بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سُنن ابوداؤد شریف
مصنفہ:
امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ
ترجمہ وتحشیہ:
فاضلِ شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

امام ابوداؤد

امام بخاری اور مسلم کے بعد جو امام حدیث سب سے زیادہ مرتبہ اور مقام کے مالک ہیں وہ امام ابوداؤد سجستانی ہیں جس زمانہ میں امام ابوداؤد نے تصنیف و تالیف کا آغاز کیا اس وقت عام طور پر علم حدیث میں جوامع اور مسانید کی تالیف کی جاتی تھی انہوں نے سب سے پہلے کتاب السنن لکھ کر علم حدیث میں ایک نئی راہ دکھلائی اور اس کے بعد متعدد آئمہ حدیث نے ان کے چراغ سے چراغ جلانے شروع کر دیئے اور فن حدیث میں کتب سنن کا ایک قابل قدر ذخیرہ جمع ہو گیا۔

امام ابوداؤد علم و حکمت میں جس طرح بے مثال تھے اسی طرح عبادت و ریاضت میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ علماء اور فضلاء ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اولیاء کرام ان کی زیارت کے لیے آتے اور حکام وقت ملاقات کے لیے پہروں ان کے دروازے پر کھڑے رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی تھی وہ جس قدر دین کی خدمت کی لگن رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اتنا ہی اونچا کر دیا۔

ولادت و سلسلۂ نسب امام ابوداؤد کے نسب میں اختلاف ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کا نسب ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن شداد بن عمرو بن عامر بیان کیا ہے بعض لوگوں نے عامر کی جگہ عمران بھی لکھا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمران جنگ صفین میں حضرت علی کی رفاقت میں شہید ہو گئے تھے اور ابن داسہ اور آجری نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے حافظ ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد سجستانی۔[1]

امام ابوداؤد ۲۰۲ھ کو سجستان میں خاندان ازد کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے یہ سال ولادت خود امام ابوداؤد کا بیان کردہ ہے۔

وطن مالوف اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ امام ابوداؤد کا وطن سجستان ہے البتہ سجستان کے تعین میں مؤرخین کا اختلاف ہے ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ سجستانی کی نسبت سجستان کی طرف ہے جو بصرہ کی ایک بستی ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس پر تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس نسبت کی تحقیق میں ابن خلکان نے مغالطہ کھایا ہے اور ان جیسے شخص سے اس مغالطہ پر حیرت ہے کیونکہ انہیں تاریخ اور تصحیح انساب میں کمال حاصل ہے چنانچہ امام تاج الدین سبکی نے بھی ان کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ابن خلکان کا وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ سجستانی کی نسبت سجستان کی طرف ہے اور وہ سندھ اور ہرات کے درمیان قندھار سے متصل ایک مشہور ملک ہے جو ہند کے پہلو میں واقع ہے اور بزرگان چشت کا مشہور شہر چشت بھی اسی ملک میں ہے۔ زمانہ قدیم میں سیستان اس ملک کا پایہ تخت تھا اہل عرب اس ملک کی طرف نسبت کرتے ہوئے سجزی بھی کہہ دیتے ہیں۔[2]

تحصیل علم حدیث ابتدائی تعلیم کے بعد امام ابوداؤد نے علم حدیث کی طرف رغبت کی اور اپنے وقت کے مشہور اور جید اساتذہ اور جلیل القدر آئمہ حدیث سے اس علم کو حاصل کیا۔ علم حدیث کی تحصیل کی خاطر انہوں نے

---

[1] حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۹

[2] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ بستان المحدثین ص ۲۸۳

متعدد اسلامی شہروں کا سفر کیا خاص طور پر مصر، شام، حجاز، عراق اور خراسان وغیرہ میں کثرت کے ساتھ قیام کر کے علم حدیث حاصل کیا۔ سنن ابوداؤد میں انہوں نے اپنے ایک سفر کا واقعہ لکھا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے مصر میں ایک لمبی لکڑی دیکھی جب اس کی پیمائش کی تو وہ تیرہ بالشت نکلی۔ نیز میں نے ایک بہت بڑا ترنج دیکھا جب اس کو کاٹ کر اونٹ پر لادا تو اس کے دونوں حصے بڑے نقاروں کی مانند معلوم ہوتے تھے [1]

خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ امام ابوداؤد بصرہ میں سکونت رکھتے تھے اور تحصیل علم کے دوران ان گنت مرتبہ بغداد گئے اور وہیں بیٹھ کر انہوں نے اپنی کتاب السنن لکھی۔ امام ابوداؤد نے اپنے بصرہ کے سفر کا ایک واقعہ لکھا کہ میں عثمان مؤذن سے سماع کے لیے بصرہ گیا جس دن بصرہ پہنچا اسی دن ان کا انتقال ہو گیا۔ [2]

سادگی امام ابوداؤد حفظ حدیث، اتقان روایت اور عبادت و ریاضت میں جس قدر بلند درجہ پر فائز تھے طبیعت کے اعتبار سے اسی قدر سادہ اور منکسر المزاج تھے ان کی سادگی اور بے نفسی کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ایک آستین فراخ اور دوسری آستین تنگ رکھا کرتے تھے جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا ایک آستین کشادہ اس لیے رکھتا ہوں کہ اس میں اپنی کتاب کے کچھ اجزاء رکھ سکوں اور دوسری آستین بلا ضرورت کشادہ رکھنا اسراف میں داخل سمجھتا ہوں۔ [3]

اساتذہ جن مشاہیر اور اعاظم اساتذہ حدیث سے امام ابوداؤد نے روایت حدیث کی ہے ان کی پوری فہرس تو بے حد طویل ہے چند اسماء یہ ہیں:۔ ابوسلمہ تبوذکی، ابوالولید طیالسی، محمد بن کثیر العبدی، مسلم بن ابراہیم، ابوعمر حوضی، ابوتوبہ حلبی، سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی، سعید بن سلیمان واسطی، صفوان بن صالح دمشقی، ابوجعفر نفیلی، احمد، علی، یحییٰ، اسحٰق، قتن بن نسیر یہ اسماء علامہ ابن حجرؒ نے ذکر کیے ہیں ان کے علاوہ حافظ ذہبی نے ابوعمرو ضریر، قعنبی، عبد اللہ بن رجاء، احمد بن یونس اور سلیمان بن حرب کا بھی امام ابوداؤد کے اساتذہ میں تذکرہ کیا ہے [4]

امام ابوداؤد خود اپنے مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو ضریر سے ایک مجلس میں سماع کیا۔ ایک مجلس میں سعدویہ سے سماع کیا اسی طرح عاصم بن علی سے بھی ایک مجلس میں سماع کیا۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں عمر بن حفص کے پیچھے ان کے گھر گیا لیکن ان سے کسی چیز کا سماع نہ کر سکا۔ آجری کہتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے ابن حمانی، سوید، ابن کاسب، ابن حمید اور ابن وکیع سے کبھی حدیث روایت نہیں کی اور خلال بیان کرتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل سے بھی ایک حدیث کا سماع کیا تھا اور وہ اس بات پر بے حد فخر کیا کرتے تھے [5]۔

تلامذہ:۔ امام ابوداؤد کے تلامذہ کا حلقہ بھی بے حد وسیع تھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کے تلامذہ میں ان حضرات

---

[1] الحافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۲

[2] الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۰

[3] الحافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۷۱

[4] الحافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۹

[5] امام شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ص ۲ ص ۵۹۱

[6] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۱

کا ذکر کیا ہے:۔ ابو علی محمد بن عمرو اللؤلؤی، ابو طیب، احمد بن ابراہیم بن عبد الرحمن اشنانی، ابو عمرو احمد بن علی بن الحسن البصری، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی، ابو بکر محمد بن عبد الرزاق بن داسۃ، ابو الحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری ابو عیسیٰ بن اسحٰق بن موسیٰ بن سعید رملی، وراق، ابو اسامہ محمد بن عبد الملک بن یزید رواس یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں جنہوں نے امام ابوداؤد سے سنن ابوداؤد کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن یعقوب البصری ہیں جنہوں نے امام ابوداؤد سے کتاب الرد علی اہل القدر کو روایت کیا ہے اور ابو بکر احمد بن سلیمان النجار ہیں جنہوں نے امام ابوداؤد سے کتاب الناسخ والمنسوخ کو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبید محمد بن علی بن عثمان آجری ہیں انہوں نے امام ابوداؤد سے کتاب المسائل کو روایت کیا ہے اور اسمٰعیل بن محمد صفار ہیں انہوں نے امام ابوداؤد سے مسند مالک کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ امام ابو عبد الرحمن نسائی، امام ابو عیسیٰ ترمذی، حرب بن اسمٰعیل کرمانی، ذکریا ساجی، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال الحنبلی، عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ عبدان الاہوازی، ابو البشر محمد بن احمد الدولابی، ابو عوانہ یعقوب بن اسحٰق الاسفرائنی، ابو بکر بن ابی داؤد، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا، ابراہیم بن حمید بن ابراہیم بن یونس عاقولی، ابو حامد بن جعفر اصبہانی، احمد بن معلی بن یزید دمشقی، احمد بن محمد بن یاسین ہروی، حسن بن صاحب الشاشی حسین بن ادریس انصاری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم رازی، علی بن عبد الصمد، محمد بن مخلد دوری، محمد بن جعفر بن مستفاض فریابی اور ابو بکر محمد بن یحییٰ صولیؒ ان کے علاوہ امام ابو عیسیٰ ترمذی صاحب الجامع اور امام ابو عبد الرحمن نسائی صاحب السنن کو بھی امام ابوداؤد سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

کلماتِ ثناء امام ابوداؤد کی علم حدیث میں بے نظیر مہارت اور ان کی عظیم خدمات پر ان کے اساتذہ، معاصرین اور دیگر علماء نے ان کی بے حد تعریف اور تحسین کی ہے۔ نیز ان کی خدا خوفی، پاک دامنی اور عبادت اور ریاضت کی بھی لوگوں نے بے حد قدر کی ہے چنانچہ احمد بن محمد بن یاسین ہروی کہتے ہیں کہ وہ حافظ حدیث تھے اور سند حدیث اور اس کی علل کے ماہر تھے خدا سے بے حد ڈرتے تھے اور بے حد عبادت گذار تھے۔ محمد بن اسحٰق صغانی اور ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امام ابوداؤد کے لیے علم حدیث اس طرح سہل کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو ملائم کر دیا تھا اور موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوداؤد کو دنیا میں خدمت حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیا تھا اور ابو حاتم بن حبان نے کہا کہ ابوداؤد علم حدیث، علم فقہ اور تقویٰ اور خدا خوفی میں دنیا والوں کے امام تھے اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا کہ جن لوگوں نے احادیث کا اخراج کیا اور حدیث معلول کو غیر معلول اور صواب کو خطا سے متمیز کیا وہ دنیا میں صرف چار شخص تھے امام بخاری امام مسلم اور ان کے بعد ابوداؤد اور نسائی[۱]

حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ امام ابوداؤد عالم باعمل تھے۔ حاکم نے کہا کہ وہ اپنے زمانہ میں تمام اصحاب حدیث کے امام تھے اور بعض آئمہ نے بیان کیا ہے کہ ابوداؤد اپنے خصائل میں امام احمد بن حنبل کے مشابہ تھے اور امام احمد اپنی سیرت میں امام وکیع کے مشابہ تھے اور وکیع، سفیان کے اور سفیان، منصور کے مشابہ تھے اور منصور ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی، علقمہ کے مشابہ تھے اور علقمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے اور ان مشائخ اور اساتذہ کے واسطوں

---

[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۱

[۲] " " ص ۱۷۲

سے امام ابوداؤد کی سیرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مشابہ تھی۔[1]

رجوع خلائق امام ابوداؤد کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے تھے۔ عقیدت مندوں کا ہر وقت ہجوم رہتا تھا۔ تشنگان علوم حدیث دور دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ معاصرین علما آپ کی مجلس میں مختلف علمی موضوعات پر مذاکرات کرتے خدا رسیدہ اور درویش صفت بزرگ آکر آپ کی زیارت کرتے اور بسا اوقات شاہان وقت بھی آکر آپ کے دروازے پر دستک دیا کرتے تھے۔

قاضی ابو محمد احمد بن محمد بن لیث بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشہور عارف باللہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری امام ابوداؤد سے ملاقات کے لیے آئے جب امام ابوداؤد کو معلوم ہوا تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے حضرت سہل کو خوش آمدید کہا حضرت سہل نے کہا اے امام ذرا اپنی وہ مبارک زبان دکھائیں جس سے آپ احادیث رسول بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں امام ابوداؤد نے زبان منہ سے باہر نکالی اور حضرت سہل نے اس کو انتہائی عقیدت کے ساتھ بوسہ دیا۔[2]

عبداللہ بن محمد مسکی کہتے ہیں کہ مجھ سے امام ابوداؤد کے ایک خادم ابوبکر بن جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں امام ابوداؤد کے ساتھ بغداد میں تھا ہم مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے تو کسی شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے جا کر دروازہ کھولا تو دروازہ پر امیر ابو احمد موفق کھڑا ہوا تھا میں نے جا کر امام کو خبر دی انہوں نے امیر کو بلایا اور پوچھا کہ اس وقت کون سی ضرورت امیر کو یہاں لے آئی ہے امیر نے کہا میں تین سوال لے کر آیا ہوں پوچھا کون کون سے امیر نے کہا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ یہاں سے بصرہ تشریف لے چلیں اور اس کو اپنا وطن بنالیں تاکہ وہاں زیادہ طلبا آپ سے فیض یاب ہو سکیں آپ نے پوچھا دوسرا سوال کونسا ہے۔ امیر نے کہا دوسری درخواست یہ ہے کہ آپ میری اولاد کے لیے کتاب السنن کی روایت کریں۔ آپ نے اس سے پھر تیسرا سوال پوچھا امیر نے کہا تیسری درخواست یہ ہے کہ میری اولاد کو باقی طلبا سے علیحدہ پڑھائیں کیونکہ خلیفہ کی اولاد کے لیے عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا مشکل ہے آپ نے فرمایا تمہاری پہلی دو خواہشیں تو پوری ہو سکتی ہیں لیکن تیسری خواہش پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ حصول علم میں عام طلبا اور خلیفہ کی اولاد کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ امام ابوداؤد نے بصرہ میں درس قائم کر دیا جہاں پر خلیفہ کے صاحبزادے بھی عام طلبا کے ساتھ بیٹھ کر اکتساب علم کیا کرتے تھے۔

تصانیف امام ابوداؤد کی زندگی طلب حدیث میں مختلف علاقوں کے سفر اور درس و تدریس کی بے پناہ مشغولیات میں گذری ہے اس کے باوجود مندرجہ ذیل تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔

(۱) کتاب السنن (۲) کتاب المراسیل (۳) کتاب المسائل (۴) کتاب الرد علی القدریۃ (۵) کتاب الناسخ و المنسوخ (۶) کتاب التفرد (۷) کتاب فضائل الانصار (۸) مسند مالک بن انس (۹) کتاب الزہد (۱۰) دلائل النبوۃ (۱۱) کتاب الدعاء (۱۲) کتاب بدء الوحی (۱۳) اخبار الخوارج (۱۴) کتاب شریعۃ التفسیر (۱۵) فضائل الاعمال (۱۶) کتاب التفسیر (۱۷) کتاب نظم القرآن (۱۸) کتاب فضائل القرآن (۱۹) کتاب البعث والنشور (۲۰) کتاب شریعۃ المقاری۔

---

[1] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۲۹

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۲

وصال تہتر سال کی قابلِ رشک اور لائقِ تقلید زندگی گزار کر امام ابوداؤد ۱۶ شوال ۲۷۵ھ کو جمعہ کے دن وصال فرما گئے[1] آپ نے وصیت کی تھی کہ حسین بن مثنیٰ سے آپ کو غسل دلایا جائے اور اگر وہ نہ ہوں تو حماد بن زید کی روایت کے مطابق آپ کو غسل دے دیا جائے چنانچہ آپ کی اس وصیت پر عمل کیا گیا۔[2]

[1] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۳

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۳

سنن ابوداؤد

سنن ابوداؤد کی تصنیف سے پہلے کتب احادیث میں مسانید اور جوامع کا رواج تھا جس میں سنن اور احکام اخبار اور قصص اور مواعظ اور آداب سب قسم کی احادیث شامل ہوتی تھیں۔ امام ابوداؤد نے سب سے پہلے مجموعہ سنن میں یہ کتاب تالیف کی۔ جب اس کتاب کو انہوں نے امام احمد بن حنبل پر پیش کیا تو انہوں نے بے حد تحسین کی۔ یحییٰ بن یحییٰ ذکریا ساجی نے کہا اسلام کی بنیاد قرآن کریم اور اس کا ستون سنن ابوداؤد ہے۔ ابن عربی نے کہا کہ دین کے مقدمات کا علم حاصل کرنے کے لیے کتاب اللہ اور سنن ابوداؤد کافی ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ علم حدیث میں اجتہاد کرنے کے لیے سنن ابوداؤد میں کافی سرمایہ ہے۔

حسن قبول

اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی اور تمام طبقات فقہاء میں باوجود اختلاف مذاہب کے یہ کتاب یکساں مقبول رہی ہے۔ مصر، عراق بلاد مغرب بلکہ مسلمانوں کے ہر علاقہ میں اس کتاب کا درس دیا جاتا ہے۔ حسن بن محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک بار انہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص سنن کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو وہ سنن ابوداؤد کا علم حاصل کرے[1]۔ حضور کے اس فرمان سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں مقبول ہے اور غالباً اسی سبب سے اس کتاب کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

کلمات الثناء

سنن ابوداؤد کی حسن افادیت، جامعیت اور احکام فقہیہ کے ماخذ ہونے کے لحاظ سے اس کو بعد کے علماء اور محققین نے بے حد پسند کیا اور تقریباً ہر دور کے علماء اس کو اپنے تعریفی کلمات سے نوازتے رہے۔ امام حافظ ابو جعفر بن زبیر غرناطی صحاح ستہ کی خصوصیات پر تبصرہ کے ضمن میں لکھتے ہیں۔ احادیث فقہیہ کے حصر و احصار میں ابوداؤد کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ صحاح ستہ کے باقی مصنفین میں سے کسی کو حاصل نہیں ہے[2]۔ امام غزالی فرماتے ہیں علم حدیث میں صرف یہی ایک کتاب مجتہد کے لیے کافی ہے[3]۔ ایک مرتبہ حافظ سعید بن سکن کی خدمت میں طلبہ حدیث کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ہمارے سامنے حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں بہتر ہو گا کہ شیخ ہماری رہنمائی کچھ ایسی کتابوں کی طرف کریں جن پر ہم کفایت کر سکیں حافظ ابن سکن نے یہ سن کر کچھ جواب نہیں دیا بلکہ اٹھ کر سیدھے گھر چلے گئے اور کتابوں کے چار بستے لا کر اوپر تلے رکھ دیئے پھر فرمانے لگے ہذا قواعد الاسلام کتاب مسلم و کتاب بخاری و کتاب ابی داؤد و کتاب نسائی۔ "یہ وہ کتابیں ہیں جو اسلام کی بنیاد ہیں۔ کتاب مسلم، کتاب بخاری، کتاب داؤد اور کتاب نسائی[4]۔"

ابو سلیمان خطابی لکھتے ہیں امام ابوداؤد کی کتاب السنن بلاریب ایسی نفیس کتاب ہے کہ اس جیسی کتاب علم دین میں آج تک تصنیف نہیں

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ — بستان المحدثین ص ۲۸۷

[2] حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۵۶

[3] حافظ شمس الدین سخاوی — فتح المغیث ص ۲۸

[4] حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی — شروط الائمۃ الستہ ص ۱۲

ہوئی اس کتاب کو ہر قسم کے لوگوں نے پسند کیا اور یہ کتاب علماء کے سب فرقوں اور فقہاء کے تمام طبقات میں باوجود اختلاف مذاہب کے حکم مانی جاتی ہے سب لوگ اسی گھاٹ پر آتے ہیں اور یہیں سے سیراب ہوتے ہیں۔ اسی کتاب پر اہل عراق، اہل مصر، بلاد مغرب اور روئے زمین کے اکثر رہنے والوں کا اعتماد ہے البتہ خراسان میں بہت سے لوگ محمد بن اسماعیل، مسلم بن حجاج اور ان لوگوں کی کتابوں کے پسند کرنے والے ہیں جو جمع صحیح میں ان دونوں حضرات کے تابع اور ان کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوں لیکن ابوداؤد کی کتاب ترتیب کے اعتبار سے بہت عمدہ اور فقہ کے لحاظ سے ان سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔[1]

امام نووی فرماتے ہیں جو شخص فقہ میں اشتغال رکھتا ہو اس کو سنن ابوداؤد کا خوب غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے کیونکہ عام احکام جن احادیث پر موقوف ہیں وہ تمام احادیث اس کتاب میں آگئی ہیں اور امام ابوداؤد نے ان احادیث کو اس طرح تلخیص اور تہذیب کے ساتھ پیش کیا ہے کہ ان سے احکام کو حاصل کرنا سہل ہو گیا ہے۔

اسلوب

امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں احادیث کو جمع کرنے اور ترتیب دینے میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ بہت سی خوبیوں اور نکات پر مشتمل ہے چند خوبیاں ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں یہ التزام کیا ہے کہ اس میں صرف احکام سے متعلق احادیث لائیں گے چنانچہ اہل مکہ کے نام مکتوب میں انہوں نے خود لکھا ہے ولم اصنف فی الزھد وفضائل الاعمال وغیرھا فھذہ اربعۃ الاف وثمان مائۃ کلھا فی الاحکام۔ یعنی میں نے زہد اور فضائل اعمال وغیرہا کے اثبات میں روایات جمع نہیں کی ہیں میری اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں اور وہ سب احکام سے متعلق ہیں۔

۲۔ اس کتاب میں امام ابوداؤد نے اپنے علم کے مطابق زیادہ تر صحیح ترین روایات ذکر کی ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں:۔ فان سالتمونی ان اذکرلکم الاحادیث التی فی کتاب السنن اھی اصح ما عرفت فی الباب فاعلموا انہ کذلک اور جن روایات میں کوئی ضعف یا علت ہو تو امام ابوداؤد اس کو بیان کر دیتے ہیں جیسا کہ عنقریب آئے گا۔

۳۔ اگر کوئی حدیث دو صحیح طریقوں سے مروی ہو اور ان میں سے ایک طریقہ کا راوی اسناد میں مقدم ہو (یعنی اس کی سند عالی ہو) اور دوسرے طریقہ کا راوی حفظ میں بڑھا ہوا ہو تو امام ابوداؤد ایسی صورت میں پہلے طریقہ کا ذکر کر دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔ قد روی من وجھین احدھما اقوی اسنادا والاخر صاحبہ اقدم فی الحفظ۔

۴۔ بسا اوقات ایک حدیث کو دو تین سندوں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں بشرطیکہ بعض سے متن میں کچھ زیادتی ہو چنانچہ مکتوب میں فرماتے ہیں: واذا اعدت الحدیث فی الباب من وجھین او ثلاثۃ مع زیادۃ کلام فیہ۔

۵۔ بسا اوقات ایک حدیث بہت طویل ہوتی ہے اور اس کو بتمامہ ذکر کر دینے سے یہ خوف ہوتا ہے کہ بعض سامعین اس کی غرض کو نہ سمجھ سکیں گے ایسی صورت میں امام ابوداؤد حدیث کا اختصار کر دیتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں وربما فیہ کلمۃ زائدۃ علی الحدیث الطویل لانی لو کتبتہ بطولہ لم یعلم بعض من سمعہ ولا یفھم موضع الفقہ منہ فاختصرتہ لذلک۔

۶۔ جن احادیث کی اسانید میں کوئی ضعف ہو یا اور کوئی علت خفیہ ہو اس کو امام ابوداؤد بیان کر دیتے ہیں اور جس حدیث کی سند کے بارے میں امام ابوداؤد کوئی کلام نہیں کرتے وہ عام طور پر صالح للعمل ہوتی ہے چنانچہ امام ابوداؤد مکتوب میں فرماتے ہیں۔ مالم اذکر فیہ شیئا فھو صالح۔

---

[1] امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی متوفی ۳۸۸ھ معالم السنن ج ۱ ص ۶

۷۔ اس کتاب میں امام ابوداؤد نے عام طور پر مشہور روایات ذکر کی ہیں انہوں نے شاذ اور غریب روایات اس کتاب میں بہت کم درج کی ہیں لکھتے ہیں والاحادیث التی وضعتها فی کتاب السنن اکثرها مشاهیر۔[1]

۸۔ امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں متروک الحدیث راوی سے کوئی روایت نہیں کی لکھتے ہیں ولیس فی کتاب السنن الذی صنفته عن رجل متروک الحدیث۔[2]

۹۔ ایک حدیث اگر متعدد اسانید سے مروی ہو تو بسا اوقات امام ابوداؤد وہ تمام اسانید ایک جگہ ذکر فرما دیتے ہیں مثلاً امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد ح وحدثنا مسدد وقتیبة عن حماد بن زید عن سنان بن ربیعة عن شهر بن حوشب عن ابی امامة ذکر وضوء النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث[3]

۱۰۔ کسی حدیث میں اگر مرفوع یا موقوف کا اختلاف ہو تو اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ابوداؤد ابوامامہ سے روایت کرتے ہیں۔ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح الماقین قال وقال الاذنان من الرأس قال سلیمان بن حرب یقولها ابوامامة قال قتیبة قال حماد لا ادری اهو من قول النبی صلی الله علیه وسلم او ابی امامة یعنی قصة الاذنین[4]

۱۱۔ اگر کوئی حدیث معلول ہو تو اس کی خفیہ علت بیان کر دیتے ہیں مثلاً باب کراهیة الکلام عند الخلاء کے تحت انہوں نے ابوسعید خدری سے ایک روایت اس بارے میں ذکر کی ہے اس کے بعد لکھتے ہیں قال ابو داود هذا لم یسنده الا عکرمة بن عمار[5] یعنی یہ حدیث عام طرق سے مرسلاً مروی ہے صرف عکرمہ بن عمار نے اس کو موصولاً روایت کیا ہے اس لیے یہ حدیث معلل قرار پائی۔

۱۲۔ جو روایت منکر ہو اس کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً باب الخاتم یکون فیہ ذکر اللہ تعالیٰ کے تحت ہمام کی سند سے ایک روایت ذکر کی کہ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جانے لگے تو آپ نے انگوٹھی اتار دی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابوداؤد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور معروف روایت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اور پھر اس کو پھینک دیا اور بتلایا کہ پہلی روایت میں ہمام کو وہم ہوا ہے۔[6] اب یہ بات الگ ہے کہ محدثین نے اس معروف روایت کو بھی زہری کا وہم قرار دیا ہے اور بتلایا کہ یہ انگوٹھی سونے کی تھی۔

۱۳۔ جو روایت ضعیف ہو اس کی بھی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً باب کیف التکشف عند الحاجة کے تحت ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں قال ابوداؤد رواه عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس بن مالک وهو ضعیف۔

۱۴۔ بعض اوقات احادیث کے راویوں کے اسماء، کنیٰ اور القاب کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں ابن ربیعہ کنیتہ ابن ربیعہ۔

۱۵۔ امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں تکرار سے حتی الامکان گریز کیا ہے اگر کہیں کسی حدیث کو دوبارہ ذکر کرتے بھی ہیں تو اس میں اسناد یا متن حدیث میں کوئی مزید فائدہ پیش نظر ہوتا ہے۔

---

[1] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث المتوفی ۲۷۵ھ سنن ابوداؤد ص ۸
[2] ایضاً " " " "
[3] " " " " ص ۳
[4] " " " " ص ۴
[5] " " " " ص ۳

شرائط

حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ امام ابوداؤد نے اپنی کتاب میں احادیث درج کرنے کے لیے یہ شرط مقرر کی ہے کہ وہ احادیث متصل السند اور صحیح ہوں اور وہ احادیث ایسے راویوں سے مروی ہوں جن کے ترک پر اجماع نہ ہوا ہو اور علامہ خطابی لکھتے ہیں کہ ابوداؤد کی کتاب صحیح اور حسن دونوں قسم کی احادیث کی جامع ہے اور ان کی اس کتاب میں احادیث سقیمہ میں سے مقلوب اور مجہول روایات اصلاً نہیں ہیں [1]

امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں جو تمام احادیث کو جمع کرنے کا قصد کیا ہے جن سے فقہاء استدلال کرتے ہیں اور جن احادیث کو عام طور پر احکام کا مبنیٰ قرار دیا جاتا ہے اس لیے امام ابوداؤد نے اپنی شرائط میں وسعت رکھی ہے اور اس کتاب میں صحیح اور حسن سے کر لین صالح العمل تک احادیث کی گنجائش رکھی ہے البتہ اس کتاب میں وہ ایسی کوئی حدیث نہیں لائے جس کے ترک پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہو۔

شیخ ابوبکر حازمی نے تصریح کی ہے کہ امام ابوداؤد راویوں کے پہلے تین طبقوں سے استیعاب کرتے ہیں اور چوتھے طبقہ سے انتخاب کرتے ہیں یعنی کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ مع الشیخ، کامل الضبط والاتقان اور قلیل الملازمۃ اور کثیر الملازمۃ ان تین طبقوں سے امام ابوداؤد استیعاب کرتے ہیں اور ناقص الضبط اور قلیل الملازمۃ کے چوتھے طبقہ سے انتخاب کرتے ہیں۔

چار جامع حدیثیں

امام ابوداؤد خود فرماتے ہیں کہ سنن ابوداؤد میں چار حدیثیں ایسی ہیں جو مرد عاقل کے لیے اس کے دین میں کافی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے [2]

(۱)	انما الاعمال بالنیات	اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔
(۲)	من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیہ۔	کسی شخص کے اچھے مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔
(۳)	لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔	کوئی شخص اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
(۴)	الحلال بین و الحرام بین و بینہما مشتبہات فمن اتقی الشبہات استبرا لدینہ۔	حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں پس جو شخص مشتبہات سے بچتا ہے اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا۔

شاہ عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث کے دین میں کفایت کے معنی یہ ہیں کہ ان میں شریعت کے قواعد کلیہ مشہورہ بیان کیے گئے ہیں اور شریعت کے قواعد کلیہ مشہورہ معلوم ہو جانے کے بعد جزئیات مسائل میں کسی مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہیں رہتی اس لیے فقط ان چار احادیث کا جان لینا ہی انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ صحت عبادات کے لیے پہلی حدیث کافی ہے اور عمر عزیز کی حفاظت کے لیے دوسری حدیث ضامن ہے اور ہمسائیگان، خویش و اقارب اور دوسرے اہل معاملہ سے حسن سلوک کے لیے تیسری حدیث کفایت کرتی ہے اور اختلاف علماء یا اختلاف دلائل سے جو شکوک پیدا ہوتے ہیں ان کے ازالہ کے لیے چوتھی حدیث کافی ہے گویا مرد عاقل کے لیے یہ چاروں حدیثیں

---

[1] فخر الحسن — مقدمہ التعلیق المحمود ص ۴
[2] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۰۴

کو چھوڑ دو۔

کتاب السنن میں مراسیل بھی ذکر کی گئی ہیں اور آئمہ حدیث کے نزدیک یہ معروف ہے کہ جب متصل حدیث نہ ملے تو مرسل بھی متصل کے حکم میں ہوتی ہے جیسے عن جابر والحسن عن ابی ھریرۃ یا عن الحکم عن المقسم عن ابن عباس یہ متصل نہیں ہے اور حکم نے مقسم سے جن چار حدیثوں کا سماع کیا ہے سنن کی روایات ان میں سے نہیں ہیں اور رہی یہ سند ابو اسحاق عن الحارث عن علی تو اس میں ابو اسحاق نے حارث سے صرف چار حدیثوں کا سماع کیا ہے جن میں سے ایک بھی متصل نہیں ہے اور کتاب السنن میں اس قسم کی احادیث بہت کم ہیں اور حارث کی تو اس میں صرف ایک روایت ہے بعض دفعہ حدیث کی کوئی علت مجھ پر مخفی رہتی ہے ایسی صورت میں کبھی میں اس حدیث کو ذکر کر دیتا ہوں اور کبھی نہیں کرتا کیونکہ یہ چیز عام لوگوں کے حق میں نقصان دہ ہے۔

کتاب السنن مراسیل سمیت اٹھارہ اجزاء پر مشتمل ہے جن میں سے ایک جزء مراسیل کا ہے اور مراسیل میں سے بعض غیر صحیح ہیں اور بعض وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کے نزدیک متصل اور صحیح ہیں کتاب السنن کی کل احادیث کی تعداد چار ہزار آٹھ سو ہے بعض احادیث فی نفسہ مرسل ہوتی ہیں اور بعض دوسری اسانید سے وہ متصل معلوم ہوتی ہیں لیکن درحقیقت وہ احادیث معلول ہوتی ہیں۔

میں نے کتاب السنن میں صرف احکام ہی کو تصنیف کیا ہے زہد اور فضائل اعمال سے متعلق احادیث نہیں لایا لہٰذا یہ چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں جو سب احکام سے متعلق ہیں ان کے علاوہ زہد اور فضائل سے متعلق بہت سی احادیث صحیحہ تھیں جن کا میں نے اس کتاب میں اخراج نہیں کیا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔[۱]

تساہل امام ابوداؤد کا سنن ابوداؤد میں ایک عام تساہل یہ ہے کہ وہ حدیث کے متابعات کی کامل تحقیق نہیں کرتے اور محض سرسری نظر سے اس پر تفرد کا حکم لگا دیتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے حدثنا عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ ثنا ابن مھدی ثنا عکرمۃ ابن عمار عن یحیی بن ابی کثیر عن ھلال بن عیاض قال حدثنی ابو سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان الغائط عن عورتھما یتحدثان فان اللہ عز وجل یمقت علی ذلک۔

اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابوداؤد لکھتے ہیں قال ابوداؤد ھذا لم یسندہ الا عکرمۃ بن عمار۔[۱] خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوداؤد نے اس روایت پر اس لیے تفرد کا حکم لگایا ہے کہ اس روایت کو صرف عکرمہ بن عمار نے موصولاً بیان کیا ہے حالانکہ امام ابن دقیق العید نے بیان کیا ہے کہ ابان بن یزید نے بھی عکرمہ کی متابعت کر کے اس کو موصولاً بیان کیا ہے[۲] لہٰذا اس روایت میں عکرمہ کا تفرد نہ رہا۔

اسی طرح ایک اور روایت کے بارے میں امام ابوداؤد نے تفرد کا قول کیا ہے وہ یہ ہے حدثنا نصر بن علی عن ابی علی الحنفی عن ھمام عن ابن جریج عن الزھری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمہ۔ اس حدیث کے بارے میں امام ابوداؤد لکھتے ہیں والوھم فیہ من ھمام ولم یروہ الا ھمام۔[۳] اس روایت کے بارے میں امام ابوداؤد ہمام کے تفرد کا قول کرتے ہیں حالانکہ امام دارقطنی نے کتاب العلل میں بیان کیا ہے کہ یحیی بن متوکل اور یحیی بن ضریس نے بھی اس حدیث کی ابن جریج سے روایت کرنے میں ہمام کی متابعت کی ہے لہٰذا اس حدیث کی ابن جریج سے روایت میں تفرد نہ رہا۔ ابن قیم نے یحیی بن متوکل پر

---

[۱] امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابوداؤد ص ۳

[۲] علامہ علاؤ الدین بن علی بن عثمان الماردینی الشہیر بابن الترکمانی المتوفی ۷۴۵ھ — الجوہر النقی فی ذیل البیہقی ج ۱ ص ۱۰۰

[۳] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ — سنن ابوداؤد ص ۱۰۹

جرح کی ہے لیکن ابوطیب شمس الحق نے عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی کی تصریحات سے ثابت کر دیا ہے کہ جو شخص مجروح ہے وہ یحییٰ بن متوکل نام کا ایک اور راوی ہے اس کی کنیت ابوعقیل ہے مزی اور امام ذہبی کا بھی یہی قول ہے نیز ایک طویل بحث کے بعد حاکم نے تصریح کر دی ہے ہمام ثقتان کہ یہ دونوں ثقہ راوی ہیں اور جبکہ یہ دو ثقہ راوی اس حدیث میں ہمام کی متابعت کرتے ہیں تو اس حدیث کی روایت میں ہمام کا تفرد نہ رہا۔

اسی طرح ایک اور حدیث امام ابوداؤد نے روایت کی ہے حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی عن البراء ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔ اس روایت کے بعد امام ابوداؤد لکھتے ہیں قال ابوداؤد روی ھذا الحدیث ھیشم و خالد و ابن ادریس عن یزید لم یذکروا ثم لا یعود، یعنی شریک، یزید بن ابی زیاد سے ثم لا یعود کی اس روایت میں متفرد ہیں کیونکہ یزید بن ابی زیاد کے دوسرے شاگرد اس حدیث میں ثم لا یعود کے الفاظ کی روایت نہیں کرتے لیکن یہاں بھی حسب سابق امام داؤد نے تسامل سے کام لیا ہے اور تتبع نہیں فرمایا کیونکہ امام ابن عدی نے کامل میں بیان کیا ہے کہ ہیشم، شریک اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس میں ثم لا یعود کے الفاظ موجود ہیں لہٰذا ثم لا یعود کی روایت میں یزید سے شریک کا تفرد نہ رہا نیز خیال رہے کہ ثم لا یعود کی روایت میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے یزید بھی متفرد نہیں ہے کیونکہ امام طحاوی نے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ بن عبدالرحمٰن نے بھی اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے رہا امام ابوداؤد کا یہ کہنا کہ ہیشم اور خالد وغیرہ نے اس حدیث کو یزید سے ثم لا یعود کے بغیر روایت کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے کہ یزید نے پہلے اس حدیث کے صرف بعض حصہ کو روایت کیا ہو اور بعد میں مکمل حدیث بیان کی ہو[3] بہرحال ثم لا یعود کی زیادتی کے ساتھ اس روایت میں نہ یزید سے شریک متفرد ہے اور نہ ابن ابی لیلیٰ سے یزید متفرد ہے اور امام ابوداؤد کا اس روایت کے بارے میں تفرد کا قول کرنا تسامل کے سوا کچھ نہیں۔

شروحات

سنن ابوداؤد کی افادیت اور مقبولیت کے پیش نظر اس کی متعدد شروح تصنیف کی گئی ہیں چند شروح کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ معالم السنن ۔ یہ شرح ابوسلیمان احمد بن محمد ابن ابراہیم الخطابی المتوفی ۳۸۸ھ کی تصنیف ہے یہ ایک مبسوط شرح ہے حافظ شہاب الدین ابومحمود احمد ابن محمد مقدسی متوفی ۷۶۵ھ نے اس شرح کا خلاصہ لکھا ہے اور اس کا نام عجالۃ العالم من کتاب المعالم لکھا ہے۔

۲۔ شرح سنن ابوداؤد ۔ یہ شرح قطب الدین ابوبکر بن احمد الشافعی ۷۵۲ھ کی تالیف ہے اور چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ شرح سنن ابوداؤد ۔ یہ شرح حافظ علاؤ الدین مغلطائی متوفی ۷۶۲ھ کی تصنیف ہے اور نامکمل ہے۔

۴۔ شرح الزوائد علی الصحیحین ۔ یہ شرح شیخ سراج الدین عمر بن علی الشافعی المتوفی ۸۰۴ھ کی تالیف ہے۔

۵۔ شرح سنن ابوداؤد ۔ یہ شرح ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم عراقی متوفی ۸۲۶ھ کی شرح ہے اور نامکمل ہے یہ شرح بہت مبسوط انداز پر لکھنی شروع کی گئی تھی صرف سجدہ سہو تک کی شرح سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱	شمس الحق عظیم آبادی	غایۃ المقصود ج ۱ ص ۴۱
۲	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ	سنن ابوداؤد ص ۱۰۹
۳	حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ	عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۷۳

۶۔ شرح سنن ابوداؤد۔ یہ شرح حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ کی تالیف ہے۔

۷۔ مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد۔ یہ شرح حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

۸۔ غایت المقصود۔ یہ شرح علامہ ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی کی ایک مبسوط تالیف ہے جس کا صرف ایک جزو دستیاب ہے۔

مختصرات

سنن ابوداؤد کا اختصار بھی کیا گیا ہے اور اس مختصر کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مختصر سنن ابی داؤد۔ یہ مختصر الحافظ ذکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے علامہ جلال الدین سیوطی نے اس مختصر کی شرح لکھی اور اس کا نام زہر الربی علی المجتبیٰ رکھا۔

۲۔ تہذیب السنن۔ ابن قیم محمد بن ابی بکر الجوزی المتوفی ۷۵۱ھ نے سنن ابوداؤد کی تہذیب کی اور اس کی شرح لکھی جس کا نام تہذیب السنن رکھا۔[۱]

[۱] شروح اور مختصرات کی یہ تمام تفصیل حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کی کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۰۴ تا ۱۰۰۵ سے لی گئی ہے۔
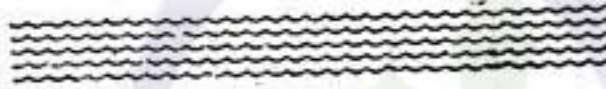
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ جب سے اردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر معرض وجود میں آئی تو دیگر علوم وفنون کی طرح اس زبان میں دینی کتابوں کے بھی انبار لگتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آرہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ یہی دین سے وابستگی کا ایک ثبوت ہے اور علوم دینیہ کی نشرواشاعت کا بہت بڑا ذریعہ میدان تصنیف وتالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہوا میں اڑ جاتے ہیں جب کہ تحریریں تاریخ کا ایک حصہ بن کر باقی رہتی ہیں:۔ ؎

کب کیا، کیونکر کیا، یہ پوچھتا کوئی نہیں
بلکہ یں یہ پوچھتے جو کچھ کیا، کیسا کیا

کس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ دین متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے آخری کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری ناقص عقل کلام الٰہی کو سمجھنے کے لیے مجبور ہے کہ احادیث رسول کا سہارا لے۔ یوں قرآن کریم متن اور سنت رسول اس کی شرح ہے۔ ندریں حالات سب سے زیادہ کام کتاب وسنت پر ہونا چاہیے تھا اور ہونا بھی شایانِ شان چاہیے تھا اسے حالات کی ستم ظریفی کے سوا اور کیا کہا جائے کہ ہم قرآن کریم ہی کے جملہ اردو تراجم اگر کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکرا جائے اور وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ جب شانِ خداوندی اور مقام مصطفوی پر ہی متفق نہیں تو دین کی اور کس بات پر متفق ہوں گے اور ان کا دین ہے کس چیز کا نام؟

آج اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہیے تو ان حضرات میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کسے جھوٹا قرار دے؟ جدھر نظر دوڑائے گا تو ہر نظریہ کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کا پورا لشکر نظر آئے گا۔ ندریں حالات کیا وہ ان میں سے کسی اسلام کے نزدیک بھی پھٹکنے کی جرأت کرے گا جن کے موجودہ علمبردار ابھی یہ فیصلہ کرنے میں مصروف ہیں کہ اس کائنات کے خالق ومالک کی شان کیا ہے اور اس کے سب میں آخری اور سب سے ممتاز پیغمبر کا مقام کیا ہے؟ ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ترجمہ احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کار فرما رہی ہے۔ یہ غیر مسلموں اور اسلام کے بدخواہوں کی وہ سازش ہے جس کا ہم شکار ہو کر رہے کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے، ایک ہی نبی کے امتی کہلانے والے اکیلے قرآن کریم کو اپنا ضابطۂ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قبلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے یوں ایک اسلام کے درجنوں اسلام اور ایک امتِ مرحومہ کی کتنی ہی جماعتیں اور فرقے بنا دیئے جن کے علمبردار اور محافظ شب وروز تقریر وتحریر کے ہر میدان میں ایک دوسرے سے دست وگریباں ہیں۔ غیر مسلم ہمیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں کہ انہوں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رخ کفر دشمنی سے ہٹا کر باہمی دشمنی کی جانب پھیر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب ایک دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے

میں لایا کرتے تھے لیکن اب ہر ایک اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ دوسرے فرقے والوں کو اپنا ہم نوا بنا کر اپنے فرقہ کی تعداد بڑھائی جائے گویا۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات کے اندر کتب احادیث کے ترجمے ہوئے تو ظاہر ہے کہ ان کے اندر بھی اسی ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہو گا بہرحال کتب احادیث کے اردو زبان میں بھی ترجمے ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس کام کی دو لہریں آئی ہیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی تقریباً تین سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر آج سے ایک صدی پہلے آئی تھی۔

پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی تھی کہ متحدہ ہندوستان میں ایک تازہ اسلام ایجاد ہوا تھا اسے اپنے زندہ رہنے کے لیے سرمایہ ملت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ تراجم کی ابتدا یوں ہوئی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزماں خاں حیدر آبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) متحدہ ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی قنوجی (المتوفی ۱۳۰۷ھ/۱۳۸۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیث رسول سے اپنا تعلق جتلانے اور کتب احادیث کے اندر من مانی کارروائی کرانے کی غرض سے موصوف کو کتب احادیث اور خصوصاً صحاح ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہاں دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی دو اڑھائی من گندم اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپے ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث فکر معاش سے مطمئن ہو کر موصوف ترجمہ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اردو میں ترجمہ کر دیا۔

ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جیسا بھی کیا لیکن اس میدان میں انہوں نے کافی کام کیا جس کے باعث اردو زبان کا دامن کتب احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا موصوف نے اپنے ہجرت کرنے اور مذکورہ وظیفہ پانے کا ذکر کرتے ہوئے خود بھی یوں تصریح فرمائی ہے۔

> بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزماں عفا عنہ المنان خدمت میں برادران دین اور متبعان شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۴ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد دکن سے بارادۂ ہجرت حرمین شریفین نکلا۔ جس وقت شہر پونا میں وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزماں صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب، قامع بدعت، محی سنت نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر دام اقبالہ ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔" [1]

مولوی وحید الزماں خاں صاحب اگرچہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملت اسلامیہ کے سواد اعظم کو خیر باد کہہ کر ایک نومولود فرقے میں شامل ہو گئے تھے جو ان دنوں اپنی کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ امام موصوف سے داد پانے کی پوری امید رکھتے تھے۔ علامہ حیدر آبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر امام کی مہر لگا کر یہاں تک لکھ گئے۔

---

[1] وحید الزماں خاں، علامہ: دیباچہ امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۷، ۱

"کیا عجیب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانہ میں یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ مہدی علیہ السلام میں جو باب بلحاظ کیفیت اور حالت احمال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر جھکا کر عالم خلوت میں تصور ذات الٰہی میں مصروف تھا، دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہو گا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گے اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعثِ ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے۔" [۱]

علامہ حیدر آبادی کے بعد ترجمۂ احادیث کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہ ہوا بلکہ جس عالم سے ہو سکا اس نے ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا ترجمہ دیوبندی حضرات کی جانب سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنہ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہ فیوض الباری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے جو تیس پاروں یعنی جلدوں میں مکمل ہوتی لیکن دس گیارہ پاروں کے بعد علامہ موصوف شاید ہار تھک کر چھوڑ بیٹھے۔ تفہیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں جس کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور باقی کام جاری ہے جناب مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) نے مرآۃ کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی، وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ بہر حال باقی علمائے اہلسنت نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہٗ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیئے تھا اتنا ہوا نہیں بلکہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوا اور یہ میدان بھی گمراہ گروں کے لیے خالی چھوڑا ہوا تھا۔

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ ملت اسلامیہ کی کشتی تلاطم خیز طوفانوں میں گھر کر بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہے ان حالات میں کشتی ملت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خواب خرگوش کے مزے لینا کہاں تک زیب دیتا ہے یہ تو وہ خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبح قیامت کو حال کھلے گا۔ چاہیئے تو یہی تھا کہ منظم طریقے پر گلشن اسلام کی اپنے خون پسینے سے آبیاری کرتے تاکہ یہ بہاروں سے ہمکنار رہتا۔ اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے حق وصداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سدِ سکندری بن کر کھڑے ہو جاتے۔ یوں ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر دور میں اور ہر میدان میں اپنے جبوں اور عماموں کی لاج رکھتے۔

موجودہ علمائے کرام نے اہلسنت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خبر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا لیکن اہل حق کی اس بے کسی اور بے بسی پر خدائے ذوالمنن کو ترس آ گیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیں جنہیں چاروں طرف سے بھیڑیئے گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ بھیڑیں حبیب پروردگار کی ہیں۔ اسی لیے اہلسنت وجماعت کے اندر چند سالوں سے بیداری کی کچھ لہر سی دوڑ گئی ہے جس کے باعث ہر میدان میں کام ہونا شروع ہو گیا ہے اگرچہ زیادہ تر کام وہ حضرات کر رہے ہیں جنہیں موجودہ علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرتے ہوئے عار محسوس کرتے ہیں۔

---

[۱] وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۲۱

بہرحال ترجمۂ احادیث کے میدان میں بھی کام شروع ہوا اور بھائیوں کہ لاہور کے دو سید برادران اس کام کا عزم بالجزم کرکے اس طرح میدان میں کود پڑے کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ کر دنیا سے جانے اور اس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا۔ ترجمۂ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

فرید بک سٹال لاہور والے سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروانے شروع کر دیئے تاکہ انہیں شایانِ شان طریقے سے منظرِ عام پر لایا جائے نصف درجن کتابیں منظرِ عام پر آ گئیں اتنی ہی تیاری کے جملہ مراحل طے کرکے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ کام بھی حوصلہ افزا طریقے پر چل پڑا ہے۔ میرے جیسا ناکارہ انسان دعائے خیر کے سوا اس مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے۔ پروردگارِ عالم انہیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے، آمین۔

آج سے قریباً سو سال پہلے حدیث کی چھ سات کتابوں کے اردو ترجمے علامہ وحید الزمان خاں صاحب کی معرفت منظرِ عام پر آئے کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ان سو سالوں میں ہوئے اور منظرِ عام پر آئے جبکہ بعض کتابوں کے ترجمے ابھی ماضی قریب میں شائع ہوئے ہیں احقر نے مذاہب و مسالک کے اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے احادیث کے ان قدیم و جدید ترجموں کو دیکھ کر ان میں بعض ایسی غلطیاں محسوس کی ہیں جو ترجمہ کرنے والوں سے دانستہ یا نادانستہ سرزد ہو گئی ہیں۔ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کے پیشِ نظر ایسی بعض فروگزاشتوں کی جانب اشارہ کر دینا مجھے ضروری نظر آیا تاکہ متعلقہ حضرات اگر واقعی انہیں غلطیاں سمجھیں تو اپنی اور مسلمانوں کی بھلائی کے پیشِ نظر وقت آنے پر ان کی اصلاح کر سکیں اور احادیثِ رسول کا تقدس برقرار رہ سکے۔

خدائے علیم و خبیر شاہد ہے کہ میرا مقصد نہ کسی کی پگڑی اچھالنا ہے اور نہ اپنی علامگی دکھانا بلکہ صرف اور صرف خیر خواہی کا فریضہ ادا کر رہا ہوں کہ احادیثِ مطہرہ کے مقدس دامن پر اگر ہمارے ہاتھوں دانستہ یا نادانستہ طور پر کوئی دھبہ لگ گیا ہے تو کیوں نہ اسے پہلی فرصت میں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی بھلائی کے پیشِ نظر مٹا دیا جائے اور خوب سے خوب تر کی جانب گامزن ہونے کی کوشش کی جائے۔ بس یہی مقصود ہے اور یہی مراد یعنی إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۔ یہ ناچیز اپنی بے بضاعتی کے باوجود جن ترجموں کو حاصل کرکے دیکھ سکا وہ حسبِ ذیل ہیں:۔

۱۔ تیسیر الباری، مکمل چھ جلدیں، از علامہ وحید الزماں حیدر آبادی صاحب، مطبوعہ لاہور
۲۔ بخاری شریف مکمل تین جلدیں، ترجمہ چار مولوی صاحبان، مطبوعہ کراچی
۳۔ بخاری شریف " " ، ترجمہ قاری محمد عادل و قاری محمد فاضل صاحبان، مطبوعہ لاہور
۴۔ تفہیم البخاری، پانچ جلدیں، از علامہ غلام رسول رضوی صاحب، مطبوعہ لاہور
۵۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، مکمل چھ جلدیں، ترجمہ علامہ وحید الزمان خاں صاحب، مطبوعہ کراچی
۶۔ مؤطا امام مالک، مکمل دو جلدیں، " "
۷۔ سنن ابو داؤد، مکمل تین جلدیں، " "
۸۔ سنن نسائی، " ، ترجمہ دوست محمد شاکر و حافظ عبد الستار صاحبان، مطبوعہ لاہور

۹- سنن ابن ماجہ، مکمل دو جلدیں، ترجمہ مولوی حبیب الرحمٰن کاندھلوی صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۰- موضوعات کبیر مکمل ” ”
۱۱- مشکوٰۃ المصابیح، مکمل تین جلدیں، ترجمہ نامعلوم مترجمین، مطبوعہ لاہور
۱۲- مرآۃ شرح مشکوٰۃ، مکمل آٹھ جلدیں، از مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی صاحب، مطبوعہ لاہور
۱۳- اشعۃ اللمعات، جلد اول، ترجمہ مولوی سعید احمد نقشبندی صاحب، ”
۱۴- مسند امام اعظم، ترجمہ و تحشیہ مولوی سعد حسن صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۵- ” ، ترجمہ و تحشیہ دوست محمد شاکر صاحب مطبوعہ لاہور
۱۶- کتاب الآثار، ترجمہ و تحشیہ مولوی محمد صغیر الدین صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۷- موطا امام محمد، ترجمہ و تحشیہ خواجہ عبد الوحید صاحب، ”
۱۸- ترجمان السنۃ، مکمل چار جلدیں، از مولوی بدر عالم میرٹھی صاحب مطبوعہ

یہ بظاہر اٹھارہ اور حقیقت میں چوّن ضخیم جلدیں ہیں۔ احقر نے بعض قسم کی اغلاط میں سے صرف چند غلطیوں کی جانب اشارے کیے ہیں جبکہ وہ ہر جلد میں سینکڑوں موجود ہیں تاکہ انہیں اگر غلطیاں محسوس کریں تو ترجمہ کرنے والے حضرات خود ایسی تمام فروگزاشتوں کو اپنی اپنی کتابوں سے نکال دیں ورنہ :- ؎

پند ہا دادیم و حاصل شد فراغ
مَا عَلَيْنَا يَا اَخِيْ اِلَّا الْبَلَاغ !

عظمت خداوندی۔ پروردگار عالم ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ انبیائے کرام و اولیائے عظام بھی اسی کے بندے ہیں اور بایں فضل و کمال بندگی کے دائرے سے سرِ مو باہر نہیں ہوئے بلکہ وہ حضرات علیٰ قدرِ مراتب دوسرے لوگوں سے بارگاہ خداوندی کے زیادہ ادب شناس تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر لحاظ سے ساری کائنات میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں نیز ذات و صفات باری تعالیٰ کے سب سے بڑے عارف ہیں۔ قارئین کرام! حسب ذیل چند سطروں کے آئینے میں ملاحظہ تو فرمائیں کہ احادیث مطہرہ کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجمین حضرات نے کہاں تک عظمت خداوندی اور مقام الوہیت کو ملحوظ رکھا ہے :-

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کے واسطے تو فرماتے :- یا اللہ! پانی پلا اپنے بندوں کو۔ [۱]
۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے، پس فرماتے تھے :- اے اللہ! پیدا کرنے والے صبح کے اور رات کے۔ [۲]
۳- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابۂ کرام) کی تکلیف اور بھوک دیکھ کر ارشاد فرمایا :- اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا بہتر ہے [۳]
۴- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کے تکلیف کی جگہ ہاتھ پھیرتے اور فرماتے :- اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور شفا دے۔ [۴]

---

[۱] وحید الزماں خاں، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۲۶
[۲] ” ” ” ص ۲۴۸
[۳] محمد داؤد و محمد فاضل مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ محمد سعید پبلشرز لاہور، ص ۵۵۹
[۴] ” ” صحیح بخاری، جلد سوم، ص ۲۸۹

۵۔ پھر فرمایا:۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ یہ دو تین بار آپ نے فرمایا۔ [5]
۶۔ ایک ران پر مجھے (حضرت اسامہ کو) اور دوسری پر حسن کو بٹھلاتے تھے۔ پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے:۔ اے اللہ! دونوں پر رحم فرما۔ [6]
۷۔ اور فرمایا:۔ یا اللہ! اس کو ثابت قدم فرما۔ [7]
۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے:۔ غفرانک یعنی چاہتا ہوں بخشش تیری۔ [8]
۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لے جاتے فرماتے:۔ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جو بڑا ہے۔ [9]
۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:۔ یا اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ [10]
۱۱۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو فرماتے۔ اللھم لک رکعت وبک آمنت۔ [11]
۱۲۔ پھر میں نے تلاش کیا تو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ملے اور آپ فرما رہے تھے:۔ اے میرے پروردگار! میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو بخش دے۔ [12]
۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد تین بار استغفار پڑھتے اور پھر فرماتے:۔ اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذوالجلال والاکرام۔ [13]
۱۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللھم حوالینا ولا علینا۔ [14]
۱۵۔ آپ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا:۔ اللھم اسقنا غیثا مغیثا۔ [15]
۱۶۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور فرمایا:۔ اللھم اغفرلی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ۔ [16]
۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:۔ اللھم ربنا لک الحمد۔ [17]

---

[5] محمد عادل و محمد فاضل مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۳۹۰
[6] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۶۲
[7] 〃 〃 〃 〃، ص ۴۲۴
[8] وحیدالزمان خاں، علامہ: سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۰
[9] 〃 〃 〃، ص ۲۰۳
[10] دوست محمد شاکر و حافظ عبدالستار: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کمیائن پرنٹرز لاہور، ص ۱۰۴
[11] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۲۴
[12] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۴۵
[13] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۹۰
[14] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۷۹
[15] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۷۹
[16] 〃 〃 〃 〃، ص ۴۷۲
[17] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۲۰۹

۱۸- حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے :- اللھم انی اسئلک خیرہا وخیر ما فیہا۔ [۱۸]

۱۹- جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ جاتے اور فرماتے :- اللھم اجعلہا رحمۃ ولا تجعلہا عذابا۔ [۱۹]

۲۰- نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجنے کی آواز اور بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو فرماتے :- اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا۔ [۲۰]

۲۱- جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اور فرماتے :- اذہب الباس رب الناس۔ [۲۱]

۲۲- اس کے بعد آپ نے فرمایا :- اللھم اغفرلی لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المہدیین۔ [۲۲]

مترجمین حضرات نے نادانستہ طور پر عظمت الوہیت کو مدنظر نہیں رکھا ورنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بارگاہ خداوندی میں دعا، عرض اور التجا ہی کیا کرتے تھے۔ بھلا اللہ تعالیٰ سے فرمانے کی کس کو مجال ہے؟ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب کوئی بڑے سے کچھ کہے تو اسے عرض کرنا وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جب بڑا اس سے کچھ کہے جو اس کی نسبت چھوٹا ہو تو اسے فرمانا کہتے ہیں۔ اب غور کیجیے کہ خدا سے بڑا کون ہے جو اس سے کچھ فرما سکے؟ ہرگز ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ اس بارگاہ میں تو ہر کوئی دعا کرتا، عرض کرتا، التجا کرتا اور مانگتا ہے اگر ہمارے یہ ترجمہ کرنے والے توحید سے آشنا ہوتے یا عظمت الوہیت ان کے دلوں اور دماغوں میں سمائی ہوئی ہوتی تو ایسا لفظ کبھی نوک قلم پر نہ لاتے جس سے مقام الوہیت کی تنقیص ہوتی ہے۔

۲۳- اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کی استطاعت نہیں رکھے گی۔ [۲۳]

یہ واقعہ معراج اور نمازوں میں کمی کروانے کا ذکر ہے۔ مترجمین کے نزدیک گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مشورہ دیا کہ آپ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ استغفر اللہ۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحیح ترجمانی نہیں کیونکہ وہ ہرگز ایسا لفظ اپنی مبارک زبان پر نہیں لا سکتے تھے جس میں شانِ الوہیت کی تنقیص ہو۔ تنقیص کی وجہ اس عاجز سے سنیے۔ کلیہ یہ ہے کہ جب کوئی بڑا اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہتے ہیں اور جب کوئی اپنے سے بڑے کے پاس جائے تو اسے حاضر ہونا کہتے ہیں۔ اب غور فرمائیے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اردو زبان میں گفتگو کرتے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مشورہ دیتے کہ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ اگر طبع مبارک پر گراں نہ گزرے تو دوسرا کلیہ بھی ملاحظہ ہو کہ تشریف لانا اس کے آنے کو کہتے ہیں جس کے آنے سے میزبان کو شرف ملے۔ کیا خدا کو کسی سے شرف مل سکتا ہے ہرگز نہیں۔ لہٰذا یاد رکھیے کہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے تھے، تشریف نہیں لے گئے تھے :- ؎

من آنچہ شرط بلاغ ست با تو می گویم
تو از سخنم خواہ پند گیر خواہ ملال

مقام مصطفیٰ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں۔ بعض مترجمین احادیث نے ترجمہ کرتے

---

[۱۸] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۳۶۱

[۱۹] " " " " ص ۳۶۳

[۲۰] " " " " ص "

[۲۱] " " " " ص ۳۶۷

[۲۲] " " " " ص ۳۸۷، ۳۸۸

[۲۳] دوست محمد شاکر، عبدالستار، مولوی: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کبائک پرنٹرز لاہور، ص ۱۳۷

وقت سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے جابجا ٹھوکریں کھائی ہیں۔ ہم ایسی سینکڑوں عبارتوں میں سے یہاں نمونے کے طور پر چند عبارتیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ آنحضرت نے ابو بکر سے حضرت عائشہ کی درخواست کی۔[۲۴]

ترجمہ کرنے والے حضرات نے مسلمان کہلاتے ہوئے جس عامیانہ طریقے سے ان ہستیوں کے نام لیے ہیں یہ ان کا ہی دل گردہ ہے علاوہ بریں درخواست کرنا اسے کہتے ہیں جبکہ مطالبہ کرنے والا اپنی سے بڑی اور عظیم ہستی سے کوئی سوال کرے۔ کیا پروردگارِ عالم کے سوا کوئی اور ہستی ایسی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درخواست کرتے یا کریں گے؟

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنالیا۔ پھر دوزخ کا تذکرہ کیا اور اپنا منہ بنالیا۔[۲۵]

منہ بنالینا ایسا محاورہ ہے جو اچھے اور برے دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسا محاورہ استعمال کرنا قرینِ ادب نہیں۔ مترجمین کو راعنا اور انظرنا والے حکم سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے تھا کہ یہ الفاظ کس ہستی کی شان میں لکھے جارہے ہیں جبکہ بزرگوں نے کائناتِ ارضی و سماوی کی اس سب سے عظیم الشان بارگاہ کی رفعت کا حال یوں بیان کیا ہے:۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا!

۳۔ پھر جناب جبرائیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو دو طرح پڑھا کرے۔[۲۶]

ترجمے کے ان چند لفظوں میں تین باتیں قابلِ غور اور محلِ نظر ہیں:۔

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حبیبِ پروردگار کی بارگاہ میں آنا اور اسے تشریف لانے سے تعبیر کرنا۔
۲۔ حضرت جبرائیل کا حضور جانِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ کہنا اور اسے فرمایا بتانا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لیے آپ کا لفظ استعمال کرنا۔

۴۔ پھر جناب جبرائیل تیسری دفعہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو تین طرح پڑھا کرے۔[۲۷]

۵۔ پھر چوتھی دفعہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمانے لگے،، اللہ جل جلالہٗ کا حکم ہے کہ آپکی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کرے۔[۲۸]

کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنا تشریف لانا تھا یا حاضر ہونا؟ نیز ان تینوں عبارتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے،، تشریف لائے اور فرمانے لگے'' جناب والا! بھلا اس کائنات میں کوئی ایک فرد بھی ایسا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ فرمانے کا مجاز ہو؟ حضور والا! بڑا جب اپنے سے چھوٹے سے کچھ کہے تو اسے فرمانا کہتے ہیں۔ کیا رحمتِ دو عالم

---

[۲۴] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ فرید بکسٹال لاہور، ص ۲،
[۲۵] " " " ، ص ۳۶۷
[۲۶] دوست محمد و عبد الستار: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کیپٹل پرنٹرز لاہور، ص ۲۹۷
[۲۷] " " " ، ص "
[۲۸] " " " ، ص "

سے حضرت جبرائیل کا رتبہ بڑا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بڑا جب اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہتے ہیں۔ کیا حضرت روح الامین شان میں سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بلند و بالا ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ان کے آنے کو تشریف لانا قرار دیا گیا؟ کیا حضرت جبرائیل کے آنے سے رحمتِ دو عالم کو شرف ملتا تھا کہ ان کے یہاں آنے کو تشریف لانا قرار دیا گیا؟

۶- پھر سیدنا بلال تشریف لائے اور آپ کو نماز کے لیے جگایا۔ [۲۹]

اس بارگاہِ بیکس پناہ میں حضرت بلال تشریف لایا کرتے تھے؟ اچھا حضور والا!

ع جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۷- جس دن میں نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں اب انہیں آپ اور آپ کی امت ادا کرے گی۔ [۳۰]

طرفہ تماشا ہے کہ ایک ہی جملے میں ضمائر کی ایسی کھچڑی! مخاطبے میں تو اور آپ شانہ بشانہ ادھر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ "تجھ پر اور تیری امت پر" ادھر ارشاد ہوتا ہے۔ "آپ اور آپ کی امت"۔ حضور والا! کیا پروردگار کو مڈل فیل منوانے کا ارادہ ہے؟ پہلے مخاطبے میں تفریط اور دوسرے میں افراط ہے۔ خوب خدا کی ترجمانی فرمائی۔ کاش! ترجمہ کرنے سے پہلے کنزالایمان سے مخاطبے کا ایمان افروز سلیقہ سیکھ لیا جاتا تو قلم یوں لغزش نہ کھاتا جبکہ حبیبِ خدا کا معاملہ بڑا ہی نازک مرحلہ اور ایسا دشوار گزار راستہ ہے جیسے پُل صراط۔

۸- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور آپ نے فرمایا یا رسول اللہ آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت سے جو شخص ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجوں گا اور تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں گا۔ [۳۱]

عجیب شتر گربہ والا معاملہ ہے کہ سابقہ عبارت میں اللہ تعالیٰ سے صعودی دوڑ لگوائی اور اس عبارت میں نزولی دوڑ شروع کروائی یعنی وہاں تیری امت کہنے کے بعد آپ کی امت کہلوایا اور یہاں آپ کی امت کہنے کے بعد تیری امت کہا۔ کتنے نازک مرحلے پر یہ بے احتیاطی! حضور والا! یہ اللہ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول کا معاملہ ہے۔ اگر عظمتِ خداوندی اور مقامِ مصطفوی ہی کو ہم سے ملحوظِ خاطر نہ رکھا گیا تو پورے دین میں ان سے نازک بات اور اہم ترین امر اور ہے کونسا جس کو پیشِ نظر رکھنے سے بات بن جائے گی۔ سارے دین کی بنیاد اور روحِ رواں یہی دونوں باتیں ہیں جن کا کلمہ طیبہ پڑھ کر حلف اٹھایا جاتا ہے۔ ذرا اس ادا پر بھی غور فرمایئے جو حضور کی زبان سے یہ کہلوایا ہے: "حضرت جبرائیل نے مجھ سے یہ فرمایا" کیا خدا کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمانے کا کوئی مجاز ہے؟ ؎

کہنے کو اُن سے کہہ رہا ہوں حالِ دل مگر
ڈر ہے کہ شانِ ناز پہ شکوہ گراں نہ ہو

۹- پھر ارشاد فرمایا تو نے تو نماز نہیں پڑھی۔ دوبارہ نماز پڑھیے۔ اس نے دوسری بار عرض کیا اس ذات گرامی کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا میں تھک گیا ہوں، آپ مجھے سکھلائیں اور بتائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو

---

[۲۹] دوست محمد و عبدالستار، مولوی: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کیانی پرنٹرز لاہور، ص ۳۴۳

[۳۰] " " ، ص ۱۳۸

[۳۱] " " ، ص ۳۹۸

کرو، پھر کھڑے ہو قبلہ رخ اور تکبیر کہیے پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے پھر اچھی طرح اطمینان سے رکوع کیجیے۔ لبعد ازاں سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیے اور پھر اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کیجیے۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جائیے۔ بعد ازاں تسلی سے سجدہ کرو۔ جب آپ ہر رکعت میں ایسا کریں گے تو نماز کو ادا کریں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کمی کرو گے۔" ۳۲

قارئین کرام! خط کشیدہ الفاظ کو ایک مرتبہ پھر بغور دیکھ لیجیے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں کلام فرماتے تو ترجمہ کرنے والوں نے جو تصویر دکھائی ہے اس قابلیت کے پیش نظر تو حضور کو مڈل پاس کا سرٹیفکیٹ بھی نہ ملتا حالانکہ وہ معلم کائنات اور دنیا کے سب سے بڑے صاحب علم ہیں اور ہر علم و فضل میں کائنات کے ہر فرد سے لائق و فائق۔ لہٰذا۔

کام کرنے کے لیے یارو سلیقہ چاہیے

۱۰۔ جب میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا۔ تو نے کیا کیا؟ میں نے بیان کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو درست کرنے کی بڑی کوشش کی اور تمہاری امت اس قدر نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ تو آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ۳۳

اللہ اللہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نبی یہ کہہ سکتا ہے کہ تو نے کیا کیا؟ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سر اس طرز تکلم کی تہمت کہاں تک درست قرار پائے گی؟ پھر ضمائر کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب سے یہ شتر گربگی دکھانا کہ وہ اپنے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ کو اس عبارت میں چار دفعہ مخاطب کر رہے ہیں لیکن ان لفظوں میں "تو نے کیا کیا؟" ——— تم سے زیادہ ——— تمہاری امت ——— آپ دوبارہ ——— کیا ترجمانی کرنے والوں کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی مڈل فیل تھے؟

۱۱۔ حضور نے اسے اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا۔ ۳۴

جناب عالی! غور فرمائیے کہ اگر کوئی سوال کرے کہ حضور نے کس کے خاوند کی طرف سے اختیار دیا؟ بتائیے تو سہی کہ مذکورہ بالا عبارت کے آئینے میں اس سوال کا جواب کیا ہوگا؟ حضور والا غور تو فرمایا ہوتا کہ یہ شان مصطفوی کا مرحلہ ہے۔ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں تو ذرا سی بے احتیاطی بھی دین و ایمان کی تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ جب اللہ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کے معاملے میں ہم احتیاط نہیں کریں گے تو باقی خواہ سارے دین کو بھی سر پر اٹھائے پھریں یا سینے سے لگائے رکھیں وہ ایک مردہ لاش کے سوا کیا ہوگا؟ ؎

وائے ناکامیٔ زاہد کہ جبیں پر اس کی
داغ سجدہ تو بنا داغ محبت نہ بنا

۱۲۔ اس کتاب (مصنف ابن ابی شیبہ) کی ایک عام خصوصیت یہ ہے کہ ہر حدیث رسول کے پہلو بہ پہلو صحابہ و تابعین کے اقوال و فتاویٰ بھی درج ہیں جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس حدیث پر اسلاف کا عمل رہا ہے یا نہیں اور صحابہ و تابعین نے اس حدیث کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ ۳۵

---

۳۲ دوست محمد شاکر، عبد الستار، مولوی: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کمپائن پرنٹرز لاہور، ص ۲۲۵

۳۳ " " ، ص ۱۳۶

۳۴ " " ، ص ۲۶۹

۳۵ حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۳

صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سب قابلِ تعظیم اور امت مرحومہ کے پیشوا ہیں ان حضرات کا مقام اپنی جگہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام اپنی جگہ دریں حالات یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ و تابعین کیا حضور کے ارشادات کو قبولیت کا شرف بخشتے تھے شرف بخشنے پر غور فرما لیا جائے کہیں اس میں فرامین مصطفویہ کی تخفیف تو نہیں؟

۱۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے۔ اس وقت آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور فرمایا کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے۔[۳۶]

حضور والا! حضرت جبرئیل علیہ السلام واقعی قابلِ تعظیم اور لائق تکریم ہیں لیکن وہ بھی حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہتے تو اسے فرمانا کہاں تک کہنا درست ہے؟ بس اس بات پر غور کر لیا جائے کیونکہ رحمتِ دو عالم سے خدا کے سوا فرمانے کا کوئی دوسرا مجاز ہی نہیں باقی تو کہتے تھے یا عرض گزار ہوتے تھے اور بس۔

۱۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل اور میکائیل تشریف لائے۔[۳۷]

حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل علیہما السلام واقعی قابلِ تعظیم لیکن جب فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو اسے آنے یا حاضر ہونے سے ہی تعبیر کیا جائے گا تشریف لانا قرار دینے میں ——— بارگاہِ مصطفوی کی تنقیص ہے اور اس تنقیص کا الزام خود حضور پر رکھنا اور جرأت۔

۱۵- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی عقیق میں یہ سنا ہے آج کی رات ایک آنے والا میرے پروردگار کی طرف سے آیا اور کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو۔[۳۸]

حضور والا! پروردگارِ عالم کی طرف سے آنے والا خواہ کتنا بھی معظم سہی لیکن پروردگار سے وہ یہ ضرور کہہ سکتا تھا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے یا پڑھ لیجیے لیکن حضور سے یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا تھا کہ نماز پڑھو، کیونکہ مخلوق کا ہر فرد خواہ وہ کتنا ہی معظم کیوں نہ ہو بہرحال حبیبِ خدا کا ادب کرنا اس کے لیے ضروری ہے۔

منصبِ نبوت :- نبوت کا منصب انسانوں کے لیے انتہائی شرف کا مقام ہے جس کا انحصار فضلِ خداوندی پر ہے اور یہ مقام کسب و محنت سے نہیں ملتا۔ بہرحال اب تو نبوت کا دروازہ ہی بند ہے اور اس سلسلے کی آخری کڑی اور اس عمارت کی آخری اینٹ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ ہر نبی ایک اعلیٰ پائے کا معلم ہوتا تھا جو عام انسانوں سے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے انتہائی ممتاز ہوتا تھا۔ گفتگو میں تہذیب و شائستگی کے وہ اعلیٰ معیار پر فائز ہوتے تھے لیکن ہمارے بعض مترجمین احادیث نے اس حقیقت کو مدِ نظر نہیں رکھا اور ان کی انتہائی خوش نما اخلاقی تصویر میں گفتگو کا بہت ہی بدنما رنگ بھر دیا ہے اور یہ سب کچھ نادانستہ اور بے خبری میں کیا ہے۔

۱- حضرت موسیٰ نے کہا آپ وہ آدم ہیں جسے اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور تجھے جنت میں سکونت عطا کی پھر تو اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتار لایا۔[۳۹]

---

[۳۶] نامعلوم مترجمین: مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۲۲۰

[۳۷] 〃 〃 〃 ، ص ۵۳۴

[۳۸] 〃 〃 〃 ، ص ۶۸۰

[۳۹] سعید احمد نقشبندی، مولانا: اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور، ۳۲۴

حضرت آدم نے فرمایا تو وہ موسیٰ ہے جسے اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھے تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور تجھے مناجات اور اپنی رازداری کے ساتھ اپنا قرب عطا۔[۳۹]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح آدم مناظرہ میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔[۴۰]

تینوں عبارتوں کے خط کشیدہ الفاظ دیکھے جائیں تو ایک عام قاری کو یہی تاثر ملے گا کہ حضرات انبیائے کرام کو تہذیب اور شائستگی کے ساتھ کلام کرنے کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ اگر غیر مسلم ایسی تحریروں کو دیکھیں تو کیا وہ یہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوں گے کہ جن حضرات کو دنیا کا معلم اور انسانیت کا درس دینے والے بتایا جاتا ہے انہیں تو گفتگو کرنے کا سلیقہ بھی نہیں تھا۔ غور فرمایئے کہ ایسی تحریروں کی موجودگی میں ان لوگوں کو کس طرح مطمئن کیا جائے گا؟ معاملہ درحقیقت یہ ہے وہ حضرات تو واقعی انسانیت کے معلم تھے لیکن ہمیں ان کی ترجمانی کا سلیقہ نہیں آیا۔

۴۔ حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ سے آیت کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا بیشک اللہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اس کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔[۴۱]

عبارت ۳ اور ۴ میں مترجم نے اس ہستی کی گفتگو کا انداز پیش کیا ہے جنہیں اخلاق عالیہ کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا جبکہ ان عبارتوں کی روشنی میں ایک عام قاری کو وہ معلم کائنات مکتب اخلاقیات کے طالب علم بھی نظر نہیں آئیں گے کہ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر کیسے لفظوں میں کیا جن لفظوں میں ایک عام آدمی بھی اپنے باپ دادا کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔

۵۔ لہٰذا مجھ (حضور) کو ان (والدہ ماجدہ) پر شفقت کی وجہ سے رونا آگیا اور مسلمان آپ پر شفقت کرتے ہوئے رو پڑے۔[۴۲]

جب کوئی اپنے سے چھوٹے پر اظہار محبت کرے تو اسے شفقت کرنا کہتے ہیں معلوم نہیں مترجم کے نزدیک مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو والہانہ محبت اور بے پناہ تعلق خاطر کا اظہار کیا اسے شفقت کا نام کس وجہ سے دیا گیا۔

منصب صحابیت

نبوت کے بعد صحابیت سب سے بلند ترین مرتبہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ساری امت محمدیہ کے سردار اور سب بزرگوں کے بزرگ ہیں۔ مصنفین حضرات جب اپنے فرقہ وارانہ بزرگوں کا نام لکھنے پر آتے ہیں تو اتنے القاب کے ساتھ کہ اکیلا نام ہی مشکل سے تین سطروں میں سماتا ہے اس کے برعکس یہ ستم ظریفی ملاحظہ فرمائی جائے کہ احادیث مطہرہ کے ترجمے کرنے والے بعض حضرات کے قلم کی سیاہی صحابہ کرام کے القاب و آداب لکھتے وقت کس طرح خشک ہوتی رہی اور عقیدت کا رشتہ کتنا ڈھیلا پڑتا رہا ہے۔

۱۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ روزہ کسی شخص کا درست نہیں جب تک نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے۔[۴۳]

---

[۳۹] سعید احمد نقشبندی، مولانا: اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور، ص ۳۲۴

[۴۰] " " " ص ۳۲۵

[۴۱] " " " ص ۳۵۲

[۴۲]

[۴۳] وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۸۲

۲۔ حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں روزہ رکھا کرتا ہوں تو کیا روزہ رکھوں سفر میں۔[۴۵]
۳۔ ابو ہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔[۴۶]
۴۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے۔[۴۷]
۵۔ سفیان بن عبداللہ کو عمر بن خطاب نے متصدق کر کے بھیجا۔[۴۸]
۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال۔ انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا۔[۴۹]
۷۔ انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔[۵۰]
۸۔ ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سنا ان سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا۔[۵۱]
۹۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔[۵۲]
۱۰۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا۔[۵۳]
۱۱۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا۔[۵۴]
۱۲۔ بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا۔[۵۵]
۱۳۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر پڑھی۔ پھر انس بن مالک کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔[۵۶]
۱۴۔ ابو الزبیر، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔[۵۷]

---

[۴۵] وحید الزماں خاں، علامہ: مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ مجاوید پریس کراچی، ص ۲۹۰
[۴۶] " " " ، ص ۳۰۹
[۴۷] " " " ، ص ۳۲۳
[۴۸] " " " ، ص ۳۴۷
[۴۹] " : تیسیر الباری، جلد سوم، مطبوعہ المکہ پریس لاہور، ص ۴۴
[۵۰] " " " ، ص ۹۱
[۵۱] " " ، جلد چہارم " ، ص ۱۰۹
[۵۲] " : صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی، ص ۸۳
[۵۳] " " " ، ص ۲۵۲
[۵۴] " : صحیح مسلم جلد دوم " ، ص ۱۵۱
[۵۵] " " " ، ص "
[۵۶] " " " ، ص ۲۵۲
[۵۷] " : سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۲

۱۵۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب جماعت جنوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔[58]
۱۶۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں گئے۔[59]
۱۷۔ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔[60]
۱۸۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتوں سے کلی کرنا ہے۔[61]
۱۹۔ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے۔[62]
۲۰۔ ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔[63]
۲۱۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے۔[64]
۲۲۔ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر۔[65]
۲۳۔ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[66]
۲۴۔ عائشہ سے روایت ہے کہ ام سلیم جو ماں ہیں انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہٗ نہیں شرم کرتا حق سے۔[67]
۲۵۔ اس سند سے بھی یہ روایت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔[68]
۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے روز ارشاد فرمایا ہمارے پاس قوم (کفار) کی خبر کون لائے گا؟ زبیر نے عرض کیا میں اس کے بعد دوبارہ آپ نے فرمایا ہمارے پاس قوم کی خبر کون لائے گا۔ پھر زبیر نے عرض کیا میں۔[69]
۲۷۔ جب فاطمہ کو اس کا علم ہوا تو وہ حضور کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں کے متعلق کسی بات پر غصہ نہیں آتا۔ علی نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔[70]

---

[58] وحید الزمان خاں، علامہ؛ سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۲
[59] " " " ، ص ۵۵
[60] " " " ، ص "
[61] " " " ، ص ۵۷
[62] " " " ، ص ۵۸
[63] " " " ، ص ۶۹
[64] " " " ، ص ۷۰
[65] " " " ، ص ۸۹
[66] " " " ، ص ۱۱۶
[67] ، ص ۱۲۰
[68] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی؛ سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۵
[69] " ، ص ۷۷
[70] " " ، ص ۵۶۹

۲۸- حضور کی خدمت میں آئے۔ یہ جھگڑا زمعہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں تھا۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم جاؤ تو زمعہ کی باندی کے لڑکے پر قبضہ کر لینا کیونکہ یہ اس کے نطفے سے تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا، یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا بیٹا ہے۔[۷۱]

۲۹- اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے۔[۷۲]

۳۰- ام ہانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔[۷۳]

۳۱- حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔[۷۴]

۳۲- مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔[۷۵]

۳۳- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوان سفید پوش انسان کی شکل میں آئے۔[۷۶]

۳۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[۷۷]

۳۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[۷۸]

۳۶- طحاوی اور دار قطنی نے عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔[۷۹]

۳۷- ایک روایت میں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔[۸۰]

۳۸- حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔[۸۱]

۳۹- مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں نکلا۔[۸۲]

---

۷۱ حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۷۱

۷۲ نامعلوم مترجمین: مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ، ص ۳۴

۷۳ سعد حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۹

۷۴ " " ، ص ۸۶

۷۵ " " ، ص ۹۰

۷۶ دوست محمد شاکر، علامہ: " ، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۵

۷۷ " " " ، ص ۲۳

۷۸ " " " ، ص ۲۴

۷۹ " " " ، ص ۴۵

۸۰ " " " ، ص ۵۱

۸۱ " " ، ص ۵۵

۸۲ " " ، ص ۵۷

۴۰۔ ابن عمر نے کہا کہ میں غزوہ جلولا میں شمولیت کی غرض سے عراق پہنچا۔[۸۳]
۴۱۔ خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی مدت[۸۴]
۴۲۔ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی یا بوریا طلب فرمایا۔[۸۵]
۴۳۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[۸۶]
۴۴۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[۸۷]
۴۵۔ انس بن مالک نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے۔[۸۸]
۴۶۔ ابوہریرہ نے کہا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے۔[۸۹]
۴۷۔ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے بکری کا گوشت کھا کر نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔[۹۰]
۴۸۔ عبداللہ بن عمر کوفہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے۔[۹۱]
۴۹۔ ابوسعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔[۹۲]
۵۰۔ جس نے جریر بن عبداللہ کو ایک دن وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔[۹۳]
۵۱۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس سے گزرے۔[۹۴]
۵۲۔ ابن عمر نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا۔[۹۵]
۵۳۔ عمرو بن میمون، عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔[۹۶]

---

[۸۳] دوست محمد شاکر، علامہ: مسند امام اعظم، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۶۰
[۸۴] " " " " ، ص ۶۳
[۸۵] " " " " ، ص ۶۶
[۸۶] " " " " ، ص ۶۹
[۸۷] " " " " ، ص ۷۱
[۸۸] عبدالوحید، خواجہ: موطا امام محمد، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۹
[۸۹] " " " ، ص ۲۰
[۹۰] " " " ، ص ۲۵
[۹۱] " " " ، ص ۳۳
[۹۲] محمد صغیرالدین، مولوی: کتاب الآثار " ، ص ۳۴
[۹۳] " " " ، ص ۳۷
[۹۴] " " " ، ص ۴۲
[۹۵] " " " ، ص ۱۲۳
[۹۶] " " " ، ص ۱۲۵

۵۴۔ مسروق، عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ [۹۷]

سینکڑوں میں سے نمونے کے طور پر صرف پچپن عبارتیں پیش کی ہیں جن کے اندر مترجمین حضرات نے صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی ایسے عامیانہ طریقے پر لکھے ہیں کہ ان کے ساتھ کسی تعظیمی لفظ کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی ہے۔ ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ ان حضرات نے اپنے جماعت وار بزرگوں کے نام کہیں اپنی تصانیف میں یوں لکھے ہوں ـــــ احمد رضا کہتے ہیں ـــــ اشرف علی کہتے ہیں ـــــ نذیر حسین کہتے ہیں۔

بلکہ جب اپنے جماعت وار بزرگوں کا نام لکھنے پر آتے ہیں تو القاب و آداب کی اس کے ساتھ اتنی فوج ہوتی ہے کہ تین تین سطروں میں اکیلا نام نہیں سماتا، معلوم نہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے گرامی لکھتے وقت ان کے قلموں کی سیاہی کیوں خشک ہو جاتی ہے، حالانکہ یہ حضرات تو بالاتفاق تمام بزرگوں کے بھی بزرگ، قصرِ ملت اسلامیہ کی بنیاد اور ساری امتِ محمدیہ کے سرتاج ہیں ان کے متعلق تو غیروں نے بھی یوں برملا اعتراف کیا ہے:۔ ؎

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

تابعین پر الزام:۔ مترجمین حضرات نے جہاں کسی تعظیمی لفظ کے بغیر صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی عامیانہ طریقے پر لکھے ہیں وہاں نادانستہ طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش بھی کی ہے کہ گویا تابعین حضرات بھی اپنی ان علمی و روحانی پرورش کرنے والی ہستیوں کے نام اسی طرح لیا کرتے تھے۔ چند ایسی عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا۔ [۹۸]

۲۔ خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک روز افطار کیا رمضان میں۔ [۹۹]

۳۔ امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک بوڑھے ہو گئے تھے۔ [۱۰۰]

۴۔ طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک برس کی لی۔ [۱۰۱]

۵۔ شام کے لوگوں نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا۔ [۱۰۲]

۶۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ پہنچا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن خطاب نے جزیہ لیا فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفان نے جزیہ لیا بربر سے۔ [۱۰۳]

---

[۹۷] محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۳۵

[۹۸] وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۶۵

[۹۹] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۰۰

[۱۰۰] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۰۵

[۱۰۱] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۴۱

[۱۰۲] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۶۰

[۱۰۳] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۶۱

۷۔ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ سنا میں نے عمر بن الخطاب سے کہتے تھے۔[104]

۸۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر صدقہ نکالتے اپنے غلاموں کی طرف سے۔[105]

۹۔ ثابت نے کہا انس بن مالک (نماز میں)، ایک شئ کرتے تھے۔[106]

۱۰۔ سعید بن حارث نے کہا کہ ہم کو ابو سعید نے نماز پڑھائی۔[107]

۱۱۔ صنابحی سے روایت ہے کہ میں عبادہ بن صامت کے پاس گیا۔[108]

۱۲۔ دونوں نے وراد سے جو منشی تھے مغیرہ کے سنا کہ لکھا معاویہ نے مغیرہ کو۔[109]

۱۳۔ ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر۔[110]

۱۴۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا۔[111]

۱۵۔ ابو جعفر الباقر کہتے ہیں ابن عمر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتے۔[112]

۱۶۔ عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے زبیر بن عوام سے حضور کے سامنے کھیتوں کے پانی کے بارے میں کچھ تنازع کیا۔[113]

۱۷۔ عمر بن میمون کہتے ہیں، میں ابن مسعود کی خدمت میں ہر جمعرات کی شام کو جاتا۔[114]

۱۸۔ شعبہ کہتے ہیں میں ابن عمر کے ساتھ ایک سال تک اٹھتا بیٹھتا رہا۔[115]

۱۹۔ طاؤس بن کیسان کہتے ہیں ابن عباس فرمایا کرتے تھے۔[116]

۲۰۔ سائب بن یزید کہتے ہیں میں مدینہ سے مکہ تک سعد بن ابی وقاص کے ساتھ رہا۔[117]

---

[104] وحید الزمان خاں۔ علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ مطبع جاوید پریس کراچی، ص ۳۶۵

[105] " " " ، ص ۳۶۶

[106] غلام رسول رضوی، علامہ: تفہیم البخاری، جلد دوم، مطبوعہ الجدید پرنٹرز لاہور، ص ۵

[107] " " " ، ص ۷

[108] وحید الزمان خاں، علامہ: صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی، ص ۱۱۵

[109] " " صحیح مسلم، جلد دوم ، ص ۱۳۸

[110] " " " ، ص ۱۳۹

[111] " : سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۸

[112] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول " ، ص ۳۹

[113] " " " ، ص ۴۳

[114] " " " ، ص ۴۵

[115] " " " ، ص ۴۶

[116] " " " ، ص ۴۶

[117] " " " ، ص ۴۷

۲۱۔ عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد زبیر سے عرض کیا۔[118]
۲۲۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو ایک رات دیکھا کہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔[119]
۲۳۔ حضرت عبدالرحمن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعب کی موت کا وقت قریب آیا۔[120]
۲۴۔ سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف روزہ سے تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔[121]
۲۵۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔[122]
۲۶۔ حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا۔[123]
۲۷۔ ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔[124]
۲۸۔ شریح کہتے ہیں کہ پھر میں علی کے پاس آیا۔[125]
۲۹۔ سالم بن عبداللہ بن عمر کے بیٹے کہتے ہیں کہ مسح خفین کے بارہ میں سعد بن ابی وقاص اور میرے والد کے درمیان اختلاف رائے ہوا۔[126]
۳۰۔ حضرت ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا۔[127]
۳۱۔ حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کی خدمت میں آیا۔[128]
۳۲۔ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔[129]
۳۳۔ ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔[130]
۳۴۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب کیا۔[131]

---

[118] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی، سنن ابن ماجہ جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۸
[119] 〃 〃 〃 ، ص ۲۹۱
[120] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۳۶۵
[121] 〃 〃 〃 ، ص ۳۹۸
[122] 〃 〃 〃 ، ص ۴۰۰
[123] سعد حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۴
[124] 〃 〃 〃 ، ص ۸۲
[125] 〃 〃 〃 ، ص ۸۶
[126] 〃 〃 〃 ، ص ۹۲
[127] دوست محمد شاکر، علامہ 〃 ، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۱۱
[128] 〃 〃 〃 ، ص ۱۲
[129] 〃 〃 〃 ، ص ۳۳
[130] 〃 〃 ، ص ۵۰
[131] عبدالوحید، خواجہ: موطا امام محمد، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۳۴

۳۵- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورت کے متعلق پوچھنے کو آئیں۔[۱۳۲]

۳۶- ابراہیم نے کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔[۱۳۳]

یقین نہیں آتا کہ تابعین عظام اگر اردو میں کلام فرماتے تو حضرات صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی اس عامیانہ طریقے سے لیتے جیسے ہمارے مذکورہ مترجمین نے بتائے ہیں۔ تابعین حضرات تو ان بزرگوں کو اپنی عقیدت کا مرکز قرار دیا کرتے تھے کیونکہ سب کچھ ان کی وساطت ہی سے پایا تھا۔ لہٰذا ان کی خاکِ پا کو سرمۂ بصیرت سمجھتے اور ان کے راستوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا دیا کرتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ وہ حضرات اس احترام کے پوری طرح مستحق تھے کیونکہ ان کے نقوشِ قدم میں امتِ محمدیہ کا ضابطۂ حیات اور ان کی پیروی میں دارین کی سربلندی و نجات ہے۔ دریں حالات ہمارے مترجمین حضرات نے اس حقیقت کو قطعاً سامنے نہیں رکھا۔

نرالی تہذیب

اس عنوان کے تحت ہم چند ایسی افسوسناک عبارتیں پیش کرنے لگے ہیں جن کے اندر حضرات صحابۂ کرام کا ذکر ایسے لفظوں میں کیا گیا ہے جن پر شرافت اور تہذیب اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ عالم کہلانے والے اور انبیائے کرام کے وارث بننے والے تو درکنار ایک عام مسلمان بھی اتنے بڑے بزرگوں کا ذکر ایسے گھٹیا لفظوں میں نہیں کر سکتے۔ دریں حالات صحابۂ کرام کے متعلق علماء کہلانے والوں کے لیے ایسے الفاظ زبان یا نوکِ قلم پر لانا ان کے جبّہ و دستار کو کب زیب دیتا ہے؟ کاش! ان مایۂ ناز ہستیوں کی عظمت اور احادیثِ مطہرہ کے تقدس کو ملحوظ رکھا ہوتا۔

۱- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں۔[۱۳۴]

حضور والا! کیا بارگاہِ رسالت کے تربیت یافتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے مایۂ ناز والدِ محترم کا نام اس عامیانہ طریقے سے لے سکتے تھے۔

۲- ان آیات سے اللہ جل جلالہٗ نے عتاب فرمایا اپنے رسول پر اس واسطے کہ رسول نے اندھے کی طرف خیال نہ کیا جو صدقِ دل سے آیا تھا اور ہدایت کا راستہ ڈھونڈتا تھا اور متوجہ ہوئے ایک دنیا دار کی طرف جو دل سے طالب اور شائق ہدایت کا نہ تھا اگرچہ غرض رسول کی اس سے یہ تھی کہ اندھے کی ہدایت بعد اس کے بھی ممکن ہے اور دنیا دار کو اگر ہدایت ہو جائے تو اس کے سبب سے دین کو بڑی ترقی ہوگی۔[۱۳۵]

حضور والا! ایک جلیل القدر اور بارگاہِ رسالت کے لاڈلے اور خاص تربیت یافتہ صحابی کے لیے اندھے کا لفظ دو بار استعمال کرنا اور القاب و آداب تو دور رہے ان کے نام تک کو نوکِ قلم پر نہ آنے دینا معلوم نہیں ذوقِ سلیم کا کونسا درجہ ہے؟ غور فرمائیے کہ مترجم کو بزرگ جاننے والے حضرات ان کی پیروی میں صحابہ کرام کا ادب کس درجہ ملحوظ رکھیں گے؟

۳- اس وقت حضرت عمر نے دل میں کہا کاش تو مر گیا ہوتا اے عمر تین بار تو نے گڑگڑا کر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی بار آپ نے جواب نہ دیا۔[۱۳۶]

۱۳۲؎ محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۶

۱۳۳؎ 〃 〃 〃، ص ۱۲۵

۱۳۴؎ وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۳۶۵

۱۳۵؎ 〃 〃 〃، ص ۲۳۹

۱۳۶؎ 〃 〃 〃، ص ۲۴۰

حضورؐ والا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرکرا کر پوچھنے کا کوئی مجاز ہے ؟ کیا آپ کے نزدیک لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی پر اکابر اسی طرح عمل کرتے تھے۔

۴ ہم آپ کی عیادت کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کے بنگلے میں تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ [۱۳۷]
ممکن ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بنگلہ علامہ حیدر آبادی نے دیکھا ہو۔

۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پھسکی مارے کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہیئے کہ لوٹے اور وضو کرے اور اعادہ کرے نماز کا۔ [۱۳۸]

۶۔ عمرو بن سلمہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میں ان کی امامت کیا کرتا تھا ایک چادر سے جس میں جوڑ لگا تھا اور پھٹی ہوئی تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو میری گانڈ کھل جاتی۔ [۱۳۹]

کاش! یہ لفظ لکھنے سے پہلے علامہ صاحب کا قلم ٹوٹ گیا ہوتا یا اس کی سیاہی خشک ہو جاتی کیا اس لفظ کا مفہوم تہذیب اور شائستگی کے پردے میں تحریر نہیں کیا جا سکتا تھا ؟ اگر صحابی کی عظمت دل میں نہیں تھی تو کم از کم احادیث کے تقدس ہی کو مدنظر رکھ لیا ہوتا۔ اگر ان دونوں سعادتوں سے محروم تھے تو حدیثوں کا ترجمہ کرنا ہی بے سود تھا۔

۷۔ سیدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں بخشش کو برقرار رکھوں ؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے اس نے عرض کیا۔ [۱۴۰]

اس عبارت کے آئینے میں اگر جھانک کر دیکھا جائے تو قاری یہی تاثر لے گا کہ حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نیچا اور ترجمہ کرنے والوں کا اونچا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو انہیں آپ کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں اور ترجمہ کرنے والے حضرات ان کی جانب لفظ اس سے اشارہ کر رہے ہیں۔ دریں حالات غور کرنا ہو گا کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ترجمہ کرنے والے کس مقام پر لے گئے اگر ڈاکٹر اقبال مرحوم آج زندہ ہوتے تو ان حضرات کے ترجمے کو دیکھ کر کیا یہ نہ کہہ اٹھتے۔

ع چہ بے خبر ز مقام محمد عربی ست

۸۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ان کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے ؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ [۱۴۱]

۹۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اور بھی بچے ہیں اس کے علاوہ اس نے عرض کیا ہاں۔ [۱۴۲]

۱۰۔ مجھے میرے والد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں جو آپ نے مجھے دیا تھا آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں یا کہ نہیں۔ [۱۴۳]

---

[۱۳۷] وحید الزمان خاں، علامہ: سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۵۴

[۱۳۸] " " " "

[۱۳۹] " " " " ، ص ۲۴۸

[۱۴۰] دوست محمد و عبد الستار، مولوی: سنن نسائی، جلد سوم، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۲

[۱۴۱] " " " " ، ص ۳

[۱۴۲] " " " " ، ص ۵

[۱۴۳] " " " " ، ص ۶

قارئین کرام ذرا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ترجمہ کرنے والوں کے یہ الفاظ تو ملاحظہ فرمائیں :۔ ــــــ اس نے عرض کیا ــــــ اس سے پوچھا ــــــ عبارت ۷ تا ۹ میں تینوں جگہ اس نے عرض کیا کے الفاظ ہیں اور عبارت ۱۰ میں ہے کہ اس سے پوچھا۔ دریں حالات عبارت ۷ میں لفظ سیدنا اور حضرت لکھنے کا فائدہ کیا ہوا ؟ کیا جس ہستی کو سیدنا اور حضرت سمجھا اور کہا جائے اس کی جانب کوئی لفظ اس کے ساتھ اشارہ کرتا ہے ؟ دور کیوں جائیں مفتی احمد یار خاں یا قبلہ ابو البرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا ذکر کر کے ترجمہ کرنے والے ان کی جانب لفظ اس کے ساتھ اشارہ کرنے کی جرأت فرمائیں گے ؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ کہاں یہ حضرات اور کہاں ایک صحابی کا مقام ؟

۱۱۔ حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے اس دیئے گئے عطیہ پر فرمایا کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے۔[۱۴۴]

ترجمہ کرنے والوں کے نزدیک گویا حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی اہلیہ محترمہ نے فرمایا تھا ؟ دریں حالات مترجمین کے نزدیک قرآن کریم میں الرجال قوامون علی النساء کی جگہ النساء قوامون علی الرجال ہونا چاہیئے تھا۔ کہیں ان حضرات کی اپنی گھریلو حالت تو اس عبارت کے اندر کارفرما نہ ہو۔ ایسے ہی حالات کے اندر تو اکبر الٰہ آبادی نے کہا ہے :۔

اکبر ڈرا نہیں کبھی جرمن کی فوج سے
لیکن شہید ہو گیا بیوی کی نوج سے

من گھڑت اضافے :۔ اگر ترجمے میں وضاحت کی غرض سے کچھ الفاظ بڑھائے جائیں تو انہیں قوسین میں لکھا جاتا ہے ورنہ انہیں ترجمہ ہی کہا جائے گا اور متن میں ایسے الفاظ نہ ہوں جن کا وہ ترجمہ ہوں تو ایسی عبارت کو اضافہ ہی شمار کیا جاتا ہے اور ایسا کرنا مناسب نہیں ہے اضافے کی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ہم نے کنوئیں کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا۔[۱۴۵]
۲۔ ان سے زہری نے ملاقات کی۔[۱۴۶]
۳۔ ظہر اور منظہر یہ دونوں بدر میں شریک تھے۔[۱۴۷]
۴۔ تاکہ آپ اس کے پھل سے گزر کریں۔ الی اخرہ۔[۱۴۸]
۵۔ مگر عائشہ نے مجھے روک دیا۔[۱۴۹]
۶۔ جان کے بدلے جان۔[۱۵۰]
۷۔ انہوں نے فوج کا امتحان لینے ...... (تین سطریں)۔[۱۵۱]

۱۴۴۔ دوست محمد شاکر و عبد الستار، مولوی: سنن نسائی، جلد سوم، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۲
۱۴۵۔ محمد عادل خاں و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۳۵۱ سطر ۱۰
۱۴۶۔ 〃 〃 〃 ، ص ۵۱۹، سطر پہلی
۱۴۷۔ 〃 〃 〃 ، ص ۵۱۹، سطر ۱۱
۱۴۸۔ 〃 〃 〃 ، ص ۵۲۵، سطر ۱۲
۱۴۹۔ چار مولوی صاحبان 〃 مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۵۸۳ ، سطر ۴
۱۵۰۔ محمد عادل و محمد فاضل 〃 شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور ، ص ۷۲۱ ، سطر ۱۱
۱۵۱۔ 〃 〃 〃 ، ص ۷۶۱ ، سطر ۲۴

من گھڑت ترجمہ کرنا: بعض مقامات ایسے بھی دیکھے کہ متن میں کچھ ہے لیکن ترجمہ میں بات کچھ اور بنادی - ایسی چند عبارتیں بھی پیش کی جاتی ہیں :-

۸- وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ (ترجمہ) قسم کھاکر کہنے لگیں کہ اگر میں اپنی بے گناہی بیان کروں تو بھی تم کو یقین نہیں آئے گا اب تو میرا اور تمہارا حال ایسا ہے جیسا یعقوب اور ان کے بیٹوں کا - [۱۵۲]

۹- حوضی مسیرۃ شہر (ترجمہ) میرا حوض تینے مہینے مسافت کے برابر ہے - [۱۵۳]

۱۰- فقال لہ ان اختی نذرت ان تحج (ترجمہ) عرض کیا کہ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی - [۱۵۴]

۱۱- (نوٹ) حضرت ابن عباس کو کریب کا مولیٰ بنا دیا ہے - (دیکھیے) [۱۵۵]

۱۲- قبل ان تخرج من المسجد (ترجمہ) قبل اس کے کہ میں مسجد سے جاؤں - [۱۵۶]

۱۳- نوٹ :- حدیث ۱۶۱۶ کا من گھڑت ترجمہ کیا ہے (دیکھیے) - [۱۵۷]

۱۴- حتی یدخلوا فی الاسلام (ترجمہ) اور ان کو کفر و شرک سے دور کریں - [۱۵۸]

۱۵- واللہ لیقول یا ایہا الرسول الی آخرہ (من گھڑت ترجمہ کیا ہے) - [۱۵۹]

۱۶- واذ ہم نجویٰ مصدر من تاجیت (ترجمہ) نجوی کے معنی ہیں آپس میں مشورہ کرتے ہیں - [۱۶۰]

۱۷- فمرت سفینۃ (ترجمہ) ایک کشتی نظر آئی - [۱۶۱]

۱۸- لا یبقی الاسلم (ترجمہ) سوائے علم کے کوئی باقی نہ رہے گا - [۱۶۲]

۱۹- کل عام مرۃ (ترجمہ) ہر سال میں دو بار پیش کرتے تھے - [۱۶۳]

---

[۱۵۲] چار مولوی صاحبان ، صحیح بخاری : جلد دوم ، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۵۸۲ ، سطر ۱۰

[۱۵۳] " صحیح بخاری ، جلد سوم " ، ص ۵۵۳ ، سطر ۱۴

[۱۵۴] " " " ، ص ۵۹۲ ، سطر ۲۱

[۱۵۵] محمد عادل و محمد فاضل ، مولوی ، صحیح بخاری ، جلد دوم ، شائع کردہ فرید بک سٹال ، لاہور ، ص ۶۶۵ ، سطر ۱۱

[۱۵۶] " " " ، ص ۷۰۹ ، سطر ۱۱

[۱۵۷] " " " ، ص ۷۲۱ ، سطر ۲۰

[۱۵۸] " " " ، ص ۷۴۶ ، سطر آخری

[۱۵۹] " " " ، ص ۷۷۴ ، سطر

[۱۶۰] " " " ، ص ۸۲۹ ، سطر

[۱۶۱] " " " ، ص ۸۴۰ ، سطر پہلی

[۱۶۲] " " " ، ص ۹۱۵ ، سطر ۶

[۱۶۳] " " " ، ص ۹۹۵ ، سطر ۱۷

۲۰- قال ابن عبید اللہ مثل زراعجلۃ (پوری عبارت کا ترجمہ من گھڑت کیا ہے) ۔ [۱۶۴]

۲۱- مسلیمۃ الکذاب صاحب الیمامۃ (ترجمہ) دوسرا قیامہ کا رہنے والا مسیلمہ کذاب ہے ۔ [۱۶۵]

نوٹ :- متن اور ترجمہ دونوں میں یمامہ کو قیامہ بنا رکھا ہے ۔

۲۲- وکان لیعرف منہ (ترجمہ) دوسرے لوگوں کو بھی یہ ناگوار محسوس ہوتا ۔ [۱۶۶]

۲۳- اَنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِھَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَہٗ (ترجمہ) میرے باپ نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا اور میں ثیبہ تھی اور مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فسخ کر دیا ۔ [۱۶۷]

۲۴- نوٹ :- حدیث نمبر ۱۵۵ کے سامنے حدیث نمبر ۱۵۶ کا اور حدیث نمبر ۱۵۶ کے سامنے حدیث نمبر ۱۵۵ کا ترجمہ لکھا ہوا ہے ۔ [۱۶۸]

۲۵- القعت لہ ترات من اللیل (ترجمہ) ایک پیالے میں آنحضرت کو کھجوروں کا شیرہ پلایا ہے ۔ [۱۶۹]

۲۶- وہو الغلیظ من المعاشرۃ (ترجمہ) غلیظ یعنی ساتھی ہے ۔ [۱۷۰]

۲۷- ثلاثین ومائۃ (ترجمہ) ایک سو بیس ۔ [۱۷۱]

۲۸- کَیْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی النَّجْوٰی (ترجمہ) تم نے سرکشی کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے ۔ [۱۷۲]

۲۹- بَابُ ۲۳۹ اَلدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاکِیْنِ وَاِیْثَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلَ الصُّفَّۃِ وَالْاَرَامِلَ حِیْنَ سَاَلَتْہُ فَاطِمَۃُ وَشَکَتْ اِلَیْہِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰی اَنْ یُّخْدِمَھَا مِنَ السَّبْیِ فَوَکَلَھَا اِلَی اللّٰہِ (ترجمہ) رسول اللہ اور مسکینوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ادائے خمس کی دلیلوں اور سرور عالم کا حضرت فاطمہ کی چکی پیسنے کی شکایت پر آپ کو لونڈی نہ دینا اور ان کی ضروریات کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حوالے کر کے اہل صفہ اور بیوہ عورتوں کے لیے ایثار کرنے کے حکم کی وضاحت ۔ [۱۷۳]

۱۶۴- محمد عادل و محمد فاضل، مولوی : صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قرسعید پبلشرز لاہور، ص ۳۴۱، سطر ۱۶

۱۶۵- 〃 〃 〃 ، ص ۳۶۸، سطر ۷

۱۶۶- 〃 : صحیح بخاری، جلد سوم 〃 ، ص ۶۰، سطر آخری

۱۶۷- 〃 〃 〃 ، ص ۹۲، سطر ۱۹

۱۶۸- 〃 〃 〃 ، ص ۱۰۲، سطر ۲۰

۱۶۹- 〃 〃 〃 ، ص ۱۰۶، سطر ۱۱

۱۷۰- 〃 〃 〃 ، ص ۱۱۳، سطر ۱۶

۱۷۱- 〃 〃 〃 ، ص ۱۱۷، سطر ۱۵، ۲۲

۱۷۲- 〃 〃 〃 ، ص ۳۸۲، سطر ۲۳

۱۷۳- 〃 〃 〃 ، ص ۱۶۹، ۱۷۰

۳۰- فان للہ خمسہ یعنی للرسول (ترجمہ) مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ [۱۷۴]

۳۱ شعبہ نے کہا میں اس لڑکے کو سرورِ عالم کی خدمت میں لے گیا۔ [۱۷۵]

نوٹ:۔ اس عبارت میں شعبہ راوی کو صحابی بنا کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

۳۲- بَابُ ۳۶ مَنْ لَّمْ یُخَمِّسِ الْاَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِیْلاً فَلَهٗ سَلَبُهٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّخَمِّسَ وَحُکْمُ الْاِمَامِ فِیْهِ (ترجمہ) جو کوئی مقتول کافروں کے ساز و سامان میں خمس نہ لے اور جو کوئی کسی کافر کو قتل کر دے تو مقتول کافروں کا مال و اسباب خمس نکالے یا امام کا حکم حاصل کیے بغیر اسی کا ہے۔ [۱۷۶]

۳۳- لیکن نعمان بن ثابت سپہ سالار فوج۔ [۱۷۷]

نوٹ:۔ لیکن صفحہ ۱۹۴ سطر ۷ اور ۱۰ میں ان کا اسم گرامی نعمان بن مقرن لکھا ہوا موجود ہے۔

۳۴- رَوَاهُ سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (ترجمہ) سعید بن میناء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ [۱۷۸]

نوٹ:۔ یہاں سعید بن میناء کو صحابی بنا دیا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہی خارج کر دیا۔

۳۵- ہشام ابن عروہ عن ابیہ (ترجمہ) ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ [۱۷۹]

نوٹ:۔ کیا ہشام بن عروہ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت عروہ نہیں جو تابعی ہیں۔

۳۶- عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ عَائِذُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا (ترجمہ) حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ جو کہ بدر میں شریک تھے۔ [۱۸۰]

نوٹ:۔ یہاں عائذ اللہ بن عبد اللہ کو غزوہ بدر میں شامل کر کے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی خارج کر دیا۔

۳۷- ائذن لنا فلنترک لابن اختنا عباس فداءہ (ترجمہ) ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم اپنے بھتیجے حضرت عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ [۱۸۱]

نوٹ:۔ معلوم نہیں مترجمین کے نزدیک بھانجے اور بھتیجے میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

۳۸- اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا۔ (ترجمہ) یا اللہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مکہ کو دو پتھریلے علاقوں کے درمیان حرم بناتا ہوں۔ [۱۸۲]

---

[۱۷۴] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی، صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۷۰، سطر ۱۷

[۱۷۵] " " " ، ص ۱۷۰، سطر ۲۳

[۱۷۶] " " جلد دوم " ، ص ۱۸۳، سطر ۱۲

[۱۷۷] " " " ، ص ۱۹۵، سطر ۲

[۱۷۸] " " " ، ص ۳۴۷، سطر ۲۰

[۱۷۹] " " " ، ص

[۱۸۰] " " " ، ص ۵۱۴، سطر ۲۷

[۱۸۱] " " " ، ص ۵۲۰، سطر ۱۴

[۱۸۲] " " " ، ص ۵۵۱

نوٹ :- یہاں دو پتھریلے علاقوں کی درمیانی جگہ سے مکہ مکرمہ نہیں بلکہ مدینہ منورہ مراد ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے جس پر سب کا اتفاق ہے۔ ہم نے موطا امام مالک کے حواشی میں اس موضوع پر تفصیلی نوٹ بھی لکھ دیا ہے۔

۳۹- قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ (ترجمہ) حضرت عمر سے دریافت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا؟ [۱۸۳]

۴۰- لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔ (ترجمہ) تم برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے ارادوں میں۔ [۱۸۴]

۴۱- تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا ضِعْفًا۔ (ترجمہ) وہ نماز جس کے لیے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لیے مسواک نہیں کی گئی ستر درجے فضیلت رکھتی ہے۔ [۱۸۵]

ایسے سینکڑوں مقامات سامنے آئے کہ ایک دو لفظوں سے لے کر سطروں تک کے ترجمے غائب ہیں یہ تو خدا ہی بہتر جانتا

نرالی دیانت :- ہے کہ وہ ترجمہ کرنے والوں کی فروگزاشت ہے یا کتابت کرنے والوں کی سہل پسندی۔ یہاں نمونے کے طور پر چند فروگزاشتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے :-

۱- سطر ۳- انما اصابها حراما سے ما کنح اباد کم من النساء تک تقریباً دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۸۶]
۲- سطر ما قبل آخر ولم يحلل نكاح اماء اهل الكتاب۔ اليهودية والنصرانية کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۸۷]
۳- سطر ۲۱۔ اِذَا ادَّعَتْهُ سے فَلَا يُعْرَفُ أَنَّهُ مِنْهُ تک کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۸۸]
۴- سطر ۳ اور سطر ۵ ا دونوں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۸۹]
۵- سطر ۹- ان عتق المكاتب سے دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۹۰]
۶- صفحہ ۱۴۴ سطر ۱۳ سے صفحہ ۱۴۵ سطر ۵ تک تقریباً سو لہ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۹۱]
۷- آخری سطر کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۹۲]

---

[۱۸۳] محمد عادل، محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۸۸
[۱۸۴] وحید الزمان خان، علامہ: سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۷۲
[۱۸۵] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۱۰۹
[۱۸۶] وحید الزمان خان، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۵
[۱۸۷] 〃 〃 〃، ص ۳۱
[۱۸۸] 〃 〃 〃، ص ۶۱
[۱۸۹] 〃 〃 〃، ص ۱۰۱
[۱۹۰] 〃 〃 〃، ص ۱۴۳
[۱۹۱] 〃 〃 〃، ص ۱۴۴
[۱۹۲] 〃 〃 〃، ص ۱۵۱

۸ - سطر گیارہ سے تقریباً اڑھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۱۹۳]

۹ - سطر ۱۹ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۱۹۴]

۱۰ - سطر ۱۲ سے تقریباً دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۱۹۵]

۱۱ - سطر ۸ ۔ نظر الی قیمتہ سے امر الناس تک کا ترجمہ غائب ہے ۔[۱۹۶]

۱۲ - سطر ۱۸ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۱۹۷]

۱۳ - سطر ۱۴ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۱۹۸]

۱۴ - سطر ۱ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۱۹۹]

۱۵ - سطر ۱۴ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۲۰۰]

۱۶ - سطر ۵ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۲۰۱]

۱۷ - سطر ۱ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے ۔[۲۰۲]

۱۸ - سطر ۲۳ فَقَدْ نُفُوقِی طُوبِیٰ مِّنْ اَطْوَاعِ بَدْ رَحِیْثٍ مُحَیْثٍ کا ترجمہ غائب ہے ۔[۲۰۳]

۱۹ - سطر ۱۱ وَلَیْسَ بِهَا مِنْ دَاعٍ وَّلَا مُجِیْبٍ کا ترجمہ غائب ہے ۔[۲۰۴]

۲۰ - سطر ۲۲ ۔ ثم اقبل الناس نحوہ کا ترجمہ غائب ہے ۔[۲۰۵]

۲۱ - سطر ۲۳ ۔ بیایع تحت الشجرۃ کا ترجمہ غائب ہے ۔[۲۰۶]

۱۹۳؎ وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۹۰

۱۹۴؎ " " " ، ص ۱۸۴

۱۹۵؎ " " " ، ص ۱۸۶

۱۹۶؎ " " " ، ص ۱۸۴

۱۹۷؎ " " " ، ص ۱۸۶

۱۹۸؎ " " " ، ص ۱۹۳

۱۹۹؎ " " " ، ص ۱۹۶

۲۰۰؎ " " " ، ص ۲۰۷

۲۰۱؎ " " " ، ص ۲۲۵

۲۰۲؎ " " " ، ص ۲۸۸

۲۰۳؎ چار مولوی صاحبان: صحیح بخاری، جلد دوم مطبوعہ مطبع سعیدی، ص ۵۰۵

۲۰۴؎ " " ۵۲۵

۲۰۵؎ " " ۵۸۵

۲۰۶؎ " " ۵۹۶

۲۲- سطر پہلی۔ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۸۷]

۲۳- سطر ۳۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۸۸]

۲۴- سطر ۲۳۔ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۸۹]

۲۵- سطر ۲۔ وَرَأْسَهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۰]

۲۶- سطر ۲۲۔ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ بَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۱]

۲۷- سطر ۲۲۔ فاذا رأیت ربی کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۲]

۲۸- باب ۵۶۲ کا ترجمہ نہیں کیا۔[۲۹۳]

۲۹- سطر ۵۔ دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۴]

۳۰- سطر ۴۔ كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا سے تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۵]

۳۱- سطر ۱۔ لم ینزل من الفجر کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۶]

۳۲- سطر ۲۲۔ فنزلت فلا تعضلوہن آیت کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۷]

۳۳- سطر ۱۔ والذین یتوفون۔ آیت کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۸]

۳۴- سطر ۷۔ تَكُونُ فِي حِجْرِ وَلِيِّهَا کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹۹]

۳۵- سطر ۱۔ فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۰]

---

[۲۸۷] چار مولوی صاحبان: صحیح بخاری، جلد دوم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۵۳

[۲۸۸] " " جلد سوم " ، ص ۲۸۸

[۲۸۹] " " " ، ص ۳۳۵

[۲۹۰] محمد عادل، محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ فرید سعید پبلشرز لاہور، ص ۶۹۷

[۲۹۱] " " " ، ص ۷۰۲

[۲۹۲] " " " ، ص ۷۱۰

[۲۹۳] " " " ، ص ۷۱۲

[۲۹۴] " " " ، ص ۷۱۵

[۲۹۵] " " " ، ص ۷۱۷

[۲۹۶] " " " ، ص ۷۲۵

[۲۹۷] " " " ، ص ۷۳۱

[۲۹۸] " " " ، ص ۷۳۲

[۲۹۹] " " " ، ص ۷۵۶

[۳۰۰] " " " ، ص ۷۵۸

۳۶- سطر ۲۳- مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۱]

۳۷- سطر ۲۲- قَالَ يَحْيٰى بَعْضَ الْحَدِيْثِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ مُرَّةَ قَالَ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۲]

۳۸- ماقبل آخر- وَجَرِّبُوْا دَلِيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْعَجَمِ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۳]

۳۹- سطر پہلی مَالَا تَاوِيْلَ لَهٗ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۴]

۴۰- سطر ۱- تَحَسَّسُوْا تَخَبَّرُوْا کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۵]

۴۱- سطر ۲- وَقَالَ مُجَاهِدٌ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۶]

۴۲- سطر ۲- نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۷]

۴۳- سطر ۱۱، ۱۲- فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ۔۔۔ مِثْلَ الطَّاقِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۸]

۴۴- سطر پہلی- يَا مُوْسٰى اِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ۔۔۔ لَا اَعْلَمُهٗ تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰۹]

۴۵- سطر ۱۵- اَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۰]

۴۶- سطر ۴- فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ۔۔۔ مِسْطَحُ ابْنُ اُثَاثَةَ تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۱]

۴۷- سطر ۱۲- وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۲]

۴۸- سطر ۱۸- حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۳]

۴۹- سطر ۳- بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۴]

---

[۳۰۱] محمد عادل، محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۷۵۹

[۳۰۲] " " " " ۷۶۰

[۳۰۳] " " " " ۷۸۹

[۳۰۴] " " " " ۸۱۷

[۳۰۵] " " " " "

[۳۰۶] " " " " ۸۲۲

[۳۰۷] " " " " ۸۲۷

[۳۰۸] " " " " ۸۳۹

[۳۰۹] " " " " ۸۴۰

[۳۱۰] " " " " ۸۵۵

[۳۱۱] " " " " ۸۶۴

[۳۱۲] " " " " ۸۷۱

[۳۱۳] " " " " ۸۷۲

[۳۱۴] " " " " ۸۹۴

۵۰۔ سطر۷۔ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۵]

۵۱۔ سطر۵۔ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالِبَانِ۔۔۔مِنَ الْاٰخِرِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۶]

۵۲۔ سطر۱۸۔ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۷]

۵۳۔ سطر۲۶۔ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۸]

۵۴۔ سطر۹۔ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَّهُمَا اَهْلُ الْبَازَرِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱۹]

۵۵۔ سطر۲۵۔ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۰]

۵۶۔ سطر۴۔ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ ۔۔۔۔ دَعَالَهٗ وَبَرَّكَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۱]

۵۷۔ سطر۷۔ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۲]

۵۸۔ سطر۴۔ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ وَّعَبَّاسٌ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۳]

۵۹۔ سطر۲۱۔ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۴]

۶۰۔ سطر۲۔ اَلَّتِيْ فِيْ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۵]

۶۱۔ سطر۱۴۔ رَكِبْنَ الْاِبِلَ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۶]

۶۲۔ سطر۱۵۔ اِذَا كَانَ ذَاتَ مَالٍ وَّجَمَالٍ۔۔۔۔ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ دو سطر کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۷]

۶۳۔ سطر۲۳ قَالَ مَرَّ بِنَا فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲۸]

---

[۳۱۵] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۲۸

[۳۱۶] " " " ، ص ۲۱۳

[۳۱۷] " " " ، ص ۲۱۸

[۳۱۸] " " " ، ص ۳۵۶

[۳۱۹] " " " ، ص ۳۵۷

[۳۲۰] " " " ، ص ۴۱۳

[۳۲۱] " " " ، ص ۴۷۸

[۳۲۲] " " " ، ص ۵۱۰

[۳۲۳] " " " ، ص ۵۲۷

[۳۲۴] " " " ، ص ۵۷۸

[۳۲۵] " : صحیح بخاری، جلد سوم " ، ص ۶۱

[۳۲۶] " " " ، ص ۷۲

[۳۲۷] " " " ، ص ۹۳

[۳۲۸] " " " ، ص ۹۹

۶۴- سطر ۱۳- ذِرَاعَ الْجَفْرَةِ ...... مِلْءُ كِسَائِهَا ڈیڑھ سطر کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۲۹]

۶۵- سطر ۲- مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ..... فَتُهْلِكِيْ پوری پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۰]

۶۶- سطر ۲- فَخَرَجْتُ بِعُثْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ فَاِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۱]

۶۷- سطر ۲۳- ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۲]

۶۸- سطر ۱۹- يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۳]

۶۹- سطر ۱۱- فَجِئْتُهٗ بِقَبْضَةٍ اُخْرٰى فَاَكَلَ مِنْهَا کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۴]

۷۰- سطر ۱۹- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ...... تا آخر اڑھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۵]

۷۱- سطر ۱۲- قَوْلُ الْمَرِيْضِ اِنِّيْ وَجِعٌ اَوْ وَارَاْسَاهُ اَوِ اشْتَدَّ بِيَ الْوَجَعُ (ترجمہ) مریض کا کہنا کر۔ [۳۳۶]

۷۲- سطر ۲- قَالَ صَاحِبَايَ مَا تَرٰى كِتَابًا کا ترجمہ غائب ہے۔ [۳۳۷]

برائے نام ترجمہ: یہاں ان چند عبارتوں کی مثال کے طور پر نشاندہی کی جاتی ہے جن میں متن کی طویل عبارت کا ترجمے کے نام سے مختصر سا خلاصہ لکھ دیا ہے۔

۱- سطر ۶- قَالَ مَالِكٌ فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا سے اَصَابَ اُمَّهَا تک تقریباً چار سطروں کا برائے نام ترجمہ کیا ہے۔ [۳۳۸]

۲- سطر ۵ سے ساڑھے چار سطروں کا پونے دو سطری برائے نام ترجمہ کیا ہے۔ [۳۳۹]

۳- صفحہ ۱۷۱ کی آخری دو سطروں اور صفحہ ۱۷۲ کی پہلی تین سطروں کا برائے نام ترجمہ کیا ہے۔ [۳۴۰]

۴- سطر ۷ تا ۱۳- ان تقریباً سات سطروں کا چار سطروں میں برائے نام ترجمہ کیا ہے۔ [۳۴۱]

---

[۳۲۹] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۰۸

[۳۳۰] " " " " ، ص ۱۱۰

[۳۳۱] " " " "

[۳۳۲] " " " " ، ص ۱۱۳

[۳۳۳] " " " " ، ص ۱۶۷

[۳۳۴] " " " " ، ص ۱۹۵

[۳۳۵] " " " "

[۳۳۶] " " " " ، ص ۲۶۳

[۳۳۷] " " " " ، ص ۴۴۷

[۳۳۸] وحید الزماں خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۹۳

[۳۳۹] " " " " ، ص ۱۹۶

[۳۴۰] " " " " ، ص ۲۰۴

[۳۴۱] " " " " ، ص ۲۲۵

۵- سطر ۲ سے تقریباً پانچ سطروں کا تین سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[342]
۶- سطر ۱۲ سے تقریباً چار سطروں کا ایک سطر میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[343]
۷- آخری چار سطروں کا دو سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[344]
۸- آخری ساڑھے پانچ سطروں کا اڑھائی سطر میں ترجمہ کیا ہے۔[345]
۹- سطر ۹ سے پونے چار سطروں کا ایک سطر میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[346]
۱۰- سطر ۱۵ سے آخری تین اقوال کا بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[347]
۱۱- پہلی سے آٹھویں سطر تک کا سوا دو سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[348]
۱۲- سطر ۲ سے آٹھ سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[349]
۱۳- قول ۱۱ سے ساڑھے پانچ سطروں کا سوا تین سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[350]
۱۴- سطر ۱۱ سے آٹھ سطروں کا پونے پانچ سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[351]
۱۵- سطر ۸ سے دس سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[352]
۱۶- سطر ۳ سے ساڑھے چھ سطروں کا پونے چار سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[353]
۱۷- قول ۱۵ سے اٹھارہ سطروں کا بارہ سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[354]
۱۸- قول ۱۶ سے تیس سطروں کا بیس سطروں میں بالتمام ترجمہ کیا ہے۔[355]

---

[342] وحید الزماں خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۱۱
[343] ″ ″ ″ ص ۲۱۶
[344] ″ ″ ″ ص ۲۱۹
[345] ″ ″ ″ ص ۲۲۲
[346] ″ ″ ″ ص ۲۲۵
[347] ″ ″ ″ ص ۲۳۱
[348] ″ ″ ″ ص ۲۴۶
[349] ″ ″ ″ ص ۲۴۸
[350] ″ ″ ″ ″
[351] ″ ″ ″ ص ۲۴۹
[352] ″ ″ ″ ص ۲۵۰
[353] ″ ″ ″ ص ۲۵۱
[354] ″ ″ ″ ص ۲۵۱
[355] ″ ″ ″ ص ۲۵۳

۱۹- سطر ۲ سے انیس سطروں کا دس سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔ [۵۶]

۲۰- سطر ۱۸ سے اڑھائی سطروں کا صرف نصف سطر میں حیرت انگیز ترجمہ کیا ہے۔ [۵۷]

نقالی:- بعض مترجمین نے ایسا بھی کیا ہے کہ کسی حدیث کی کتاب کے سابقہ ترجمے کو سامنے رکھ کر اس میں برائے نام معمولی سی ردوبدل کر کے اپنا ترجمہ بھی تیار کر لیا اور یوں انگلی کٹا کر شہیدوں میں شمار ہو گئے اور شہسواروں میں نام لکھوا لیا ہے۔ ایسا کرنے سے ناشرین کا تجارتی کاروبار تو چلتا رہتا ہے لیکن ایسے مترجمین اپنے لیے کوئی ایسا زادِ راہ فراہم نہیں کرتے جو اگلے جہاں میں ان کے لیے نفع بخش ہو۔ بعض ترجمہ کرنے والے ایسے بھی ہیں جنہوں نے معمولی ردوبدل اور کاٹ چھانٹ کر کے دوسروں کے حواشی کو اپنے بنانے کی مذموم حرکتیں بھی کی ہیں۔ اگر ان حضرات کے اندر حواشی لکھنے کی اہلیت نہیں تو کتب احادیث پر حواشی لکھنے کا مشورہ انہیں کو نسے ڈاکٹر نے دیا ہے؟

صلوٰۃ وسلام میں بدعت:- پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ لیکن اکثر کتبِ احادیث کے اردو ترجموں کو دیکھا کہ ان میں ارشادِ خداوندی صلوٰۃ وسلام کی جگہ صلعم یا صلعم یا علم قسم کی شارٹ ہینڈ سے ہزاروں مقامات پر ٹرخایا ہوا ہے اور حکمِ باری تعالیٰ کی ذرا پروا نہیں کی۔ اسی طرح صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ رضؓ کو کافی سمجھنے کی بیماری تو اتنی عام ہے کہ خدا کی پناہ۔ بھلا حکمِ خداوندی کو بدلنے کی اس مذموم حرکت کا کتاب وسنت سے کوئی جواز ہے۔ جو حضرات بدعتوں کے خلاف جہاد کرنے کے مدعی ہیں اور سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ زندہ ہی شاید شرک و بدعت کو مٹانے کے لیے ہیں، اس بدعتِ قبیحہ کی بیماری میں سب سے زیادہ مبتلا بھی وہی ہیں۔ اس غیر شرعی ایجاد کو چھوڑنے کی سب کو بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

بفضلہٖ تعالیٰ اس ناچیز کو بھی صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک اور سنن ابو داؤد کے ترجمے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ حمداً کثیراً۔ جو حضرات زیورِ علم سے آراستہ ہیں ان سے احقر متوقع ہے کہ اختلافِ مسالک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ناشر کی معرفت ہمارے ترجموں کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمائیں گے۔ ممکن ہے آئندہ ایڈیشن میں وہ شاملِ اشاعت ہو سکیں۔ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ان حضرات کا ہوگا جو اختلافی مباحث سے قطع نظر کر کے میری غلطیوں اور فروگزاشتوں سے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ قدرت کو منظور ہو تو آئندہ ان کی اصلاح ہو سکے۔

کتبِ احادیث کے ان ترجموں کو شایانِ شان طریقے سے منظرِ عام پر لانے والے سید اعجاز احمد صاحب کو خدائے ذوالمنن اشاعتِ احادیث کے لیے مستعد رکھے اور خدمتِ دینِ متین کی وافر سعادت و وسائل سے نوازے نیز انہیں دارین کی ہر پریشانی سے نجات بخشے۔ اسے میرے لیے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے در اولیاء:- محمد عبدالحکیم خاں اختر

مجددی مظہری شاہجہان پوری

لاہور چھاؤنی

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

مطابق ۹ جولائی ۱۹۸۳ء

---

[۵۶] وحید الزمان خان، علامہ، مؤطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۹۰

[۵۷] " " ص ۲۷۶

فہرست ابواب سنن ابوداؤد مترجم عربی اردو جلد اوّل

پارہ ۳

پارہ ۵ — ۳

۲۔ کتاب الصلوٰۃ

پارہ — ۴

پارہ — ۵

پارہ — ۷

۳۔ کتاب الکسوف

۴- ابواب صلوٰۃ السفر

۵- ابواب التطوع

پارہ — ۸

۶- ابواب قیام اللیل

۷- ابواب شہر رمضان

۸- ابواب السجود

۹- ابواب الوتر

پارہ — ۹

۱۰۔ کتاب الزکوٰۃ

پارہ ۔۔۔ ۱۰

۱۱- کتاب اللقطہ

۱۲- کتاب المناسک

پارہ — ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

بَابُ التَّخَلِّيْ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ۔

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ۔

کتاب الطہارۃ

قضائے حاجت کے وقت خلوت میں جانا

ابو سلمہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو بہت دور چلے جاتے تھے۔

۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور چلے جاتے کہ کسی کو نظر نہ آتے ف

ف۔ کھلی جگہ ہو تو لوگوں یا آبادی سے دور جانا ستر پوشی کے باعث ایمانی غیرت کا تقاضا ہے کیونکہ الحیاء شعبۃ من الایمان (بخاری) یعنی حیا ایمان کا ایک حصہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ۔

۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى فَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلٰى أَبِيْ مُوْسٰى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ مُوْسٰى إِنِّيْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُوْلَ فَأَتٰى دَمِثًا فِيْ أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ۔

آدمی کا پیشاب کے لیے جگہ تلاش کرنا

شیخ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس بصرہ آئے تو حضرت ابو موسیٰ سے باتیں کر رہے تھے تو حضرت عبد اللہ نے چند باتیں پوچھتے ہوئے حضرت ابو موسیٰ کے لیے لکھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے ان کے لیے جواباً لکھا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک نرم جگہ پر دیوار کی جڑ میں تشریف لے گئے اور پیشاب کیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کرنے کے لیے مناسب جگہ تلاش کرے۔ ف

ف۔ جب بیت الخلاء کے علاوہ صاف زمین میں پیشاب کرنا پڑے تو ستر پوشی کی خاطر آڑ تلاش کرنا بہت ضروری ہے نیز زمین کا سامنے کی جانب ڈھلان ہو تاکہ پیشاب بہتا ہوا پیروں کے نیچے نہ آئے۔ علاوہ بریں زمین نرم ہو تاکہ چھینٹیں اڑ کر پیروں اور کپڑوں کو پلید نہ کر دیں پیشاب کی چھینٹوں سے بچاؤ نہ کرنے میں عذاب قبر کا خطرہ ہے۔ مشہور حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چند صحابۂ کرام کی معیت میں ایک قبرستان کے پاس سے گزر ہوا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی سواری کا جانور بدکنے لگا۔ دوسری میں ہے کہ آپ نے دو قبروں سے چیخ پکار کی آواز سنی۔ آپ نے ایک درخت کی شاخ لی اس کے دو حصے کیے اور دونوں قبروں پر انہیں نصب فرما دیا۔ صحابۂ کرام نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ایک غیبت کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کیا کرتا تھا مجھے امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں سرسبز رہیں گی تو ان کی تسبیح کی برکت سے ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی (بخاری)۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی چیزوں سے خوشبو بھی بہت پسند تھی اسی لیے بزرگوں نے قبروں پر پھولوں کا ڈالنا تجویز کیا کہ جب تک تر رہیں گے تو ان کی تسبیح کی برکت سے صاحب قبر کو نفع ہوگا اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز یعنی خوشبو سے زائرین کے دلوں اور دماغوں کو فرحت حاصل ہوگی۔ واللہ تعالیٰ۔

باب ٣۔ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے حماد کی روایت میں ہے تو کہتے۔ "اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں" اور عبد الوارث کی روایت میں ہے تو کہتے۔ "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ناپاکی اور ناپاکوں سے"۔

٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللهِ وَقَالَ وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ۔

ابن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث روایت کی کہ کہتے۔ "اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں"۔ شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ کہا۔ "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں"۔ اور وہیب نے عبد العزیز سے روایت کی۔ "پس اللہ کی پناہ پکڑنی چاہیے"۔

٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شیاطین حاضر ہوتے رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو اسے کہنا چاہیے۔ "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ناپاکی اور ناپاکوں سے"۔

باب ٤۔ كَرَاهِيَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ۔

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی کراہت

٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ،

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ اَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَاَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ وَاَنْ لَا يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ يَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ عَظْمٍ۔

کہ ان سے کہا گیا کہ آپ کے نبی نے ہر چیز آپ لوگوں کو سکھا دی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی۔ فرمایا یہی بات ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے کہ بول و براز کے وقت ہم قبلہ کی طرف منہ رکھیں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور ہم سے کوئی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا نہ کرے یا گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرے۔

۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِهٖ وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہارے باپ کی طرح ہوں کیونکہ تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کرے اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور آپ تین ڈھیلوں کا حکم فرماتے نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرماتے۔ ف

ف- قبلے کی جانب منہ یا پیٹھ کر کے بول و براز کرنا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے خواہ جنگل میں کرے یا گھر میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف جنگل میں ایسا کرنا حرام ہے دونوں جانب احادیث بھی ہیں اور صحابہ و تابعین اور علمائے کاملین کا جم غفیر بھی۔ علمی بحث سے صرف نظر کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ممانعت جب کہ بیت اللہ کی عظمت کے پیش نظر احترام ہے تو عظمت والی چیزوں کی جتنی زیادہ تعظیم و توقیر کی جائے بہتر من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب کے تحت تقوی کا تقاضا اور رضائے الٰہی کا موجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رِوَايَةً قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ نہ رکھے۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت۔ بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ رکھے جب ہم شام میں آئے تو ہم نے دیکھا کہ وہاں بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں تو ہم قبلہ کی جانب سے پھر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے۔ ف

ف- یہ حکم مدینہ منورہ والوں کے لیے ہے کہ بول و براز کے وقت شمال یا جنوب کی جانب منہ نہ رکھا کریں کیونکہ مدینہ منورہ کا قبلہ جنوب کی جانب ہے یعنی مکہ مکرمہ اس کے جنوب میں ہے انہیں حکم دیا کہ بول و براز کے وقت مشرق یا مغرب کی جانب منہ رکھا کریں تاکہ قبلے کی جانب نہ منہ ہو اور نہ پیٹھ ہو مگر جو ممالک مکہ مکرمہ کے مشرق یا مغرب میں واقع ہیں ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے جیسا کہ پاکستان، بھارت، افغانستان اور ایران والوں کا قبلہ جانب مغرب ہے لہٰذا وہ مغرب کی جانب نہ منہ کر سکتے ہیں اور نہ پیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٠ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ اَبِىْ مَعْقِلٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ اَوْ غَائِطٍ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ وَاَبُوْ زَيْدٍ هُوَ مَوْلٰى بَنِىْ ثَعْلَبَةَ۔

حضرت معقل بن ابو معقل اسدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب یا پاخانے کے وقت دونوں قبلوں (بیت اللہ اور بیت المقدس) کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو زید بنی ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

١١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِىَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى اِنَّمَا نُهِىَ عَنْ ذٰلِكَ فِى الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ۔

مروان اصفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے قبلہ کی جانب اپنا اونٹ بٹھایا اور پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبد الرحمٰن کیا ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا گیا ہے؟ فرمایا کیوں نہیں، خالی جگہ میں ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن جب تمہارے اور قبلے کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جو تمہیں چھپا لے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

بَاب ٥ الرُّخْصَةِ فِىْ ذٰلِكَ۔

اس بات کی اجازت

١٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی جانب منہ کرکے حاجت رفع فرما رہے ہیں۔

١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

مجاہد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے پھر وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو ادھر منہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بَاب ٦ كَيْفَ التَّكَشُّفُ عِنْدَ الْحَاجَةِ۔

قضاء حاجت کے وقت ستر کیسے کھولے؟

١٤ـ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهٗ حَتّٰى

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے نزدیک نہ ہو جاتے اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے امام ابو داؤد

يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

نے فرمایا کہ عبد السلام بن حرب، اعمش، حضرت انس بن مالک والی سند ضعیف ہے۔

باب كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْخَلَاءِ۔

قضائے حاجت کے وقت بات کرنے کی کراہیت

۱۵ ا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ هَذَا لَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو دو آدمی قضائے حاجت کے لیے نکلیں اور اپنے ستر کھول کر آپس میں گفتگو کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عکرمہ بن عمار ہی نے روایت کیا ہے۔

باب فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ۔

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا

۱۶ ا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے اسے جواب نہ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کر کے پھر اس آدمی کو سلام کا جواب دیا۔

۱۷ ا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ قَالَ إِنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى طَهَارَةٍ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو انہوں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے انہیں جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک وضو فرمایا، پھر ان سے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کیا مگر پاکی کی حالت میں یا فرمایا کہ حالت طہارت میں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بغیر سلام کا جواب دینا پسند نہیں فرماتے تھے اگر کوئی سلام کرتا اور آپ کا وضو نہ ہوتا تو تیمم فرما لیتے۔ اس حدیث کی روشنی میں لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ (الحدیث) کو دیکھا جائے تو اس کے مفہوم کو

سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقف کی برتری واضح ہو جاتی ہے۔ مذکورہ حدیث ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ سے دارمی میں حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے اس کے باعث امام احمد بن حنبل وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا واجب اور وضو کی شرط بتاتے ہیں۔ جبکہ جمہور نے ترک تسمیہ کو نفی کمال پر محمول کیا ہے کیونکہ ارشاد خداوندی اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا والا حکم کو دیکھیے، اگر تسمیہ وضو کی شرط ہوتی تو اس کا ذکر فاغسلوا والے حکم سے بھی پہلے ہوتا۔ معلوم ہوا کہ وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا ضروری نہیں ہاں باعث تکمیل وضو ہونے کے سبب مستحب یا سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۹ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ

بغیر طہارت ذکر الٰہی کرنا

۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ يَعْنِي الْفَأْفَاءَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کا ذکر ہر حالت (وضو ہو یا نہ ہو) میں کر لیا کرتے تھے۔

باب ۱۰ الْخَاتَمِ يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَدْخُلُ بِهِ الْخَلَاءَ

جس انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو اسے لے کر بیت الخلاء میں جانا

۱۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ وَالْوَهْمُ فِيهِ مِنْ هَمَّامٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا هَمَّامٌ۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگشتری مبارک کو اتار دیا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے اور یہ معروف اس سند کے ساتھ ہے: ابن جریج، زیاد بن سعد، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور پھر اسے ڈال دیا۔ مذکورہ روایت میں ہمام کو وہم ہوا ہے اور ہمام کے سوا کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

باب ۱۱ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا

۲۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَنَّادٌ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے

بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ۔

٢١- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَسْتَنْزِهُ۔

٢٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَ ذٰلِكَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا أَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَسَدَ أَحَدِهِمْ۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا۔

٢٣- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهَذَا لَفْظُ حَفْصٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَذَهَبْتُ أَتَبَاعَدُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ۔

کے ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا اس قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ہناد نے فرمایا کہ پاک کرنے کی جگہ کو پاک نہیں کرتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اپنے پیشاب سے چھپتا نہ تھا اور ابو معاویہ نے فرمایا کہ بچتا نہ تھا۔

عبد الرحمٰن بن حسنہ کا بیان ہے کہ میں اور عمرو بن العاص دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ڈھال لے کر باہر نکلے۔ پھر اس کے ساتھ پردہ کر کے آپ نے پیشاب کیا۔ ہم نے کہا کہ ان کی طرف دیکھیے جو عورتوں کی طرح چھپ کر پیشاب کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ جب ان میں سے کسی کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو کاٹ دیتے جہاں پیشاب لگا ہوا ہوتا۔ اس نے انہیں ایسا کرنے سے روکا تو اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ منصور، ابو وائل ابو موسیٰ نے اس حدیث میں فرمایا "آدمی اپنی جلد کو"۔ عاصم، ابو وائل ابو موسیٰ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی اپنے جسم کے حصے کو"۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم، شعبہ سے۔ مسدد، ابو عوانہ حفص، سلیمان، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف فرما ہوئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگوا کر اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ مسدد نے یہ بھی فرمایا۔ میں پیچھے ہٹنے لگا تو مجھے بلا لیا، یہاں تک کہ میں آپ کے پیچھے پیچھے تھا۔

ف۔ اس حدیث حذیفہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک دفعہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہو رہا ہے جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا (احمد، ترمذی، نسائی) یعنی جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اسے سچا نہ سمجھنا کیونکہ آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ اسی لیے علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے کیونکہ اولاً اس میں بے پردگی ہے اور ثانیاً پیشاب کی چھینٹوں سے کپڑوں اور پیروں کے پلید ہونے کا احتمال۔ مذکورہ حدیث حذیفہ میں جو ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا مشاہدہ مذکور ہوا تو اس کو حضرات محدثین نے عذر پر محمول کیا اور مختلف عذر بیان کیے گئے ہیں۔ بہر حال اس ایک واقعے کا مقصد ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا امت محمدیہ کے لیے حرام نہ رہا اور بغیر کسی عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا خلاف ادب اور مکروہ قرار پایا جسے عذر کے بغیر جائز قرار دے گا مگر کوئی بے ادب یا غلاظت پسند جبکہ کامل مسلمان صفائی پسند اور باادب ہوتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳ فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ بِاللَّيْلِ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ يَضَعُهُ عِنْدَهُ۔

۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ ابْنَةِ رُقَيْقَةَ عَنْ اُمِّهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ

رات کو پیشاب کرنے کے لیے برتن اپنے پاس رکھ لینا

امیمہ بنت رقیقہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ کے تخت کے نیچے رکھا جاتا تاکہ رات کے وقت اس میں پیشاب کر لیں۔

باب ۱۴ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ نَهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِيْهَا۔

۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّهِمْ۔

۲۶- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبُوْ حَفْصٍ وَحَدِيْثُهٗ اَتَمُّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ اَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْحِمْيَرِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ۔

جن مقامات پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کے دو کاموں سے بچتے رہا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لعنت کے دو کام کون سے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے راستوں اور سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت سے فارغ ہونا۔

اسحاق بن سوید رملی اور عمر بن خطاب ابوحفص اور ان کی حدیث زیادہ قوی ہے۔ سعید بن حکم، نافع بن یزید، حیوۃ بن شریح، ابوسعید حمیری، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لعنت کے تین کاموں سے بچو یعنی لوگوں کے اترنے، راستہ چلنے اور سائے کی جگہوں میں قضائے حاجت کرنے سے۔

باب ۱۵ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ۔

۲۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَ

غسل خانے میں پیشاب کرنا

احمد بن محمد بن حنبل اور حسن بن علی، عبدالرزاق، احمد

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

معمر، اشعث، حسن، اشعث بن عبد اللہ، حسن، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی غسل خانے میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی میں نہائے گا۔ احمد کی روایت میں ہے کہ پھر اسی میں وضو کرے گا حالانکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ۔

حمید حمیری یعنی ابن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ان کی ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایسے صحبت یافتہ سے ہوئی جیسے حضرت ابوہریرہ کو صحبت حاصل ہوئی تھی اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے اور اپنے نہانے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ قَالَ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

قتادہ نے حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ معاذ بن ہشام کا بیان ہے کہ قتادہ سے پوچھا گیا کہ سوراخ میں پیشاب کرنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔ ف

ف۔ سوراخ میں پیشاب کرنا کئی وجہ سے مناسب نہیں ممکن ہے کہ اس میں کیڑے مکوڑے رہتے ہوں تو پیشاب سے انہیں ضرر پہنچے یا کسی سانپ وغیرہ موذی جانور کا مسکن ہو اور پیشاب کرنے والے کو ضرر پہنچائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی سوراخ کے اندر جنات رہتے ہوں اور سانپ وغیرہ کی شکل میں اس کے اندر رہائش پذیر ہوں۔ اگر ایسے سوراخ میں پیشاب کیا گیا تو ان کی جانب سے انتقامی کارروائی کا خطرہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلے تو کیا کہے

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ

یوسف بن ابو بردہ کے والد ماجد کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہا کرتے: بخشش تیری رخداکی، طرف سے ہے۔ ف

غُفْرَانَکَ۔

ف۔ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے غفرانک یعنی اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں کہ جس طرح تو نے اس اذیت کو مجھ سے دور کر کے عافیت بخشی ہے اسی طرح گناہوں کو دور کر کے نجات مرحمت فرما۔ یہ تعلیم امت کے لیے ہے ورنہ گناہوں کو ان کے مقدس دامن پر رسائی کہاں۔ امت کو تعلیم دی کہ وہ ہر موقع پر اپنی بخشش کے لیے کوشاں رہیں اور اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ایک حدیث میں یوں دعا کرنا وارد ہوا ہے۔ الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذیٰ وعافانی (ابن ماجہ) بہتر ہے کہ ان دونوں دعاؤں کو ملا لیا جائے یعنی غفرانک الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذیٰ وعافانی کہا جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ۱۸ کَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ فِي الْاِسْتِبْرَاءِ۔

استنجا کے وقت شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانے کی کراہیت

۳۱ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا اَبَانُ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبْ نَفَسًا وَّاحِدًا۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ سے اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور جب (پانی یا کوئی چیز) پئے تو ایک ہی سانس میں نہ پئے۔ ف

ف۔ کیونکہ ایک ہی سانس میں غٹ غٹ پانی پی جانا بعض اوقات اتنا نقصان دہ ثابت ہوا ہے کہ ایسا کرنے سے انسان کی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کیوں نہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بیٹھ کر اطمینان سے تین سانسوں میں پئیں کہ نقصان سے بچ جائیں اور ثواب بھی پائیں کہ ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون صادق آئے نیز برتن دائیں ہاتھ میں رکھیں، پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں اور فارغ ہونے پر الحمد للہ کہیں کہ منعم حقیقی کی نعمت کا شکر ادا کرنا رضائے الٰہی کا موجب بنے اور لئن شکرتم لازیدنکم کی بشارت کا مصداق ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيْصِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ نَا اَبُوْ اَيُّوْبَ يَعْنِي الْاِفْرِيْقِيَّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَثِيَابِهٖ وَيَجْعَلُ شِمَالَهٗ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

حارثہ بن وہب خزاعی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے لیے دایاں دست مبارک استعمال کیا کرتے اور ان کے سوا باقی تمام کاموں کے لیے دوسرا دست اقدس استعمال کرتے۔

۳۳ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دایاں دستِ اقدس

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى۔

وضو اور کھانے کے لیے تھا اور دوسرا دست مبارک آپ استنجا کرنے اور نجاست ہٹانے میں استعمال فرماتے تھے۔

۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، ابومعشر، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کی ہے۔

باب ۱۹ - الْاِسْتِتَارِ فِي الْخَلَاءِ۔

قضائے حاجت کے وقت ستر چھپانا

۳۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنِ الْحُصَيْنِ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَجْمَعَ كَثِيْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخَيْرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگانا چاہیے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں جو کھانا کھائے تو دانتوں میں خلال کرنے سے جو نکلے اسے پھینک دینا چاہیے اور جو زبان سے لگا ہے اسے نگل جانا چاہیے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جو قضائے حاجت کے لیے جائے تو پردہ پوشی کر لینی چاہیے اگر کوئی اوٹ نہ ملے تو ریت کا ڈھیر بنا کر اس کی آڑ لے لینی چاہیے کیونکہ شیطان آدمی کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ابوداؤد، ابوعاصم، ثور نے حصین حمیری کہا ہے۔ عبد الملک بن صباح، ثور نے ابوسعید الخیر کہا ہے۔

باب ۲۰ - مَا يُنْهٰى اَنْ يُسْتَنْجٰى بِهٖ۔

جن چیزوں سے استنجا کرنا منع فرمایا گیا ہے

۳۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ اَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ الْمِصْرِيَّ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ شَيْبَانَ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ اِنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلٰى اَسْفَلِ الْاَرْضِ قَالَ شَيْبَانُ فَسِرْنَا مَعَهٗ مِنْ كَوْمِ شَرِيْكٍ اِلٰى

شیبان قتبانی کا بیان ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے اپنی نیچے والی زمین میں کام کرنے کے لیے رویفع بن ثابت کو رکھا۔ شیبان نے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ علقام جانے کے لیے کوم شریک سے علقما تک یا علقما سے کوم شریک کو گیا۔ اس دوران رویفع نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم میں کوئی دوسرے مسلمان بھائی سے اونٹ اس شرط پہلے لیا کرتا کہ جو منافع ہو وہ

عَلْقَمَاءَ أَوْ مِنْ عَلْقَمَا إِلَى كُومِ شَرِيكٍ يُرِيدُ عَلْقَامَ فَقَالَ رُوَيْفِعٌ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْخُذُ نِضْوَ أَخِيهِ عَلَى أَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ وَالرِّيشُ وَلِلْآخَرِ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيءٌ۔

نصف آپ کا اور نصف ہمارا ہوگا اور ہم میں سے ایک کی طرف سے تیر کا پیکاں اور پر ہوتا جبکہ دوسرے کی لکڑی ہوتی۔ پھر بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ اے رویفع! شاید تمہاری عمر دراز ہو اور میرے بعد بھی زندہ رہو تو لوگوں کو بتا دینا کہ جس نے اپنی داڑھی میں گرہ لگائی یا گھوڑے کے گلے میں تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ أَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَذْكُرُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَعَهُ مُرَابِطٌ بِحِصْنِ بَابِ أَلْيُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حِصْنُ أَلْيُونَ بِالْفُسْطَاطِ عَلَى جَبَلٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ شَيْبَانُ بْنُ أُمَيَّةَ يُكْنَى أَبَا حُذَيْفَةَ۔

یزید بن خالد، مفضل، عیاش، شییم بن بیتان بھی اس حدیث کو ابو سالم جیشانی سے روایت کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمرو اس کا اس وقت ذکر کرتے تھے جبکہ قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے (مصر میں) یہ ان کے ساتھ باب الیون پر تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الیون والا قلعہ فسطاط (مصر میں) پہاڑ کے اوپر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شیبان (مذکورہ حدیث

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ أَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بَعْرٍ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں گوبر اور مینگنیوں کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ انْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا قَالَ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن الدیلمی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنات کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا محمد! آپ کی امت ہڈی۔ گوبر اور کوئلے سے استنجا کرتی ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے ان چیزوں میں ہماری روزی رکھی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو ان چیزوں کے ساتھ استنجا کرنے سے) منع فرمادیا۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ

پتھروں سے استنجا کرنا

۴۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ فَقَالَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ۔

بَابُ ۲۲ الْاِسْتِبْرَاءِ۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْءَمُ ح وَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو يَعْقُوبَ التَّوْءَمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً۔

بَابُ ۲۳ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو اسے چاہیئے کہ پاکی حاصل کرنے کے لیے تین پتھر ساتھ لے جائے کیونکہ یہ (پاک ہونے کے لیے) اسے کفایت کریں گے۔

عمرو بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استنجا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ تین ڈھیلوں سے جن میں گوبر نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو اسامہ اور ابن نمیر نے بھی ہشام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

پاکی کا بیان

قتیبہ بن سعید اور خلف بن ہشام مقری۔ عبداللہ بن یحییٰ توأم۔ عمرو بن عون، ابو یعقوب التوأم، عبداللہ بن ابی ملیکہ کی والدۂ ماجدہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے لگے تو حضرت عمر کوزے میں پانی لے کر آپ کے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔ فرمایا کہ عمر! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ دھونے کے لیے پانی ہے۔ فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب بھی پیشاب کروں تو دھویا کروں اور اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت مؤکدہ ہو جاتی۔

پانی سے استنجا کرنا

عطاء بن ابو میمونہ نے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ لوٹا لیے ہوئے ایک لڑکا تھا جو ہم میں سب سے کم عمر تھا۔ اس نے پانی ایک بیری کے درخت کے پاس رکھ دیا۔ جب حضور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے پانی سے استنجا کیا۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ آیت اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں" (۹ : ۱۰۸) فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ قُبَاءٍ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ۔

چونکہ وہ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اس لیے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

باب ۲۴ الرَّجُلُ يَدْلُكُ يَدَهُ بِالْاَرْضِ اِذَا اسْتَنْجٰى۔

استنجا کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر رگڑنا

۴۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ نَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي الْمُخَرَّمِيَّ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ اَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجٰى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَحَدِيْثُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ اَتَمُّ۔

ابراہیم بن خالد، اسود بن عامر، شریک۔ محمد بن عبداللہ مخرمی، وکیع، شریک، ابراہیم بن جریر، مغیرہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو میں پیالے یا چھاگل میں پانی لے کر حاضر خدمت ہو جاتا۔ پس آپ استنجا کرتے، پھر اپنے دست مبارک کو زمین پر رگڑتے۔ پھر دوسرے برتن کے اندر میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کرتا تو اس سے وضو فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسود بن عامر کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ ف

ف۔ مقصود یہ ہے کہ ہاتھ میں نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے اور اسی غرض سے ہاتھ مٹی پر رگڑے جاتے تھے اب ایجادات کے دور میں یہ مقصد صابن سے بدرجہ اتم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بعض نام نہاد ترقی یافتہ لوگ بیسن وغیرہ سے ہاتھ دھوتے ہیں، اس میں رزق کی بے قدری ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۵ السِّوَاكُ۔

مسواک کا بیان

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

اعرج کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور نے فرمایا: اگر میں اپنے مسلمانوں پر تنگی نہ جانتا تو انہیں نماز عشاء دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَرَاَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَاِنَّ السِّوَاكَ مِنْ اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ فَكُلَّمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے رہتے اور مسواک ان کے کان پر یوں رکھی ہوتی جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتا ہے اور جب بھی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے۔

اِسْتَاكَ۔

٤٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيْهِ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

محمد بن یحییٰ بن حبان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے کہا۔ کیا وجہ ہے کہ وضو ہو یا نہ ہو لیکن حضرت ابن عمر ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ فرمایا مجھ سے اسماء بنت زید بن خطاب اور ان سے حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابوعامر نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم فرمایا خواہ وضو ہو یا نہ ہو۔ جب اس میں آپ نے مشقت محسوس فرمائی تو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم فرمایا۔ پس حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ ان کے اندر اس کام کی قوت ہے تو وہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ترک نہ فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابراہیم بن سعد نے اسے محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے عبیداللہ بن عبداللہ کہا ہے:۔

بَابٌ ٢٦ كَيْفَ يَسْتَاكُ۔

مسواک کس طرح کرے؟

٤٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَاَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلٰى لِسَانِهٖ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلٰى طَرَفِ لِسَانِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اٰهْ اٰهْ يَعْنِيْ يَتَهَوَّعُ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا وَلٰكِنِّيْ اخْتَصَرْتُهُ۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ ہم سواری مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ زبان مبارک پر مسواک پھیر رہے تھے سلیمان کی روایت میں ہے کہ فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو زبان مبارک کے ایک جانب کر کے اُہ اُہ کہہ رہے تھے جیسے کوئی قے کرتا ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ مسدد نے فرمایا۔ یہ حدیث طویل ہے جسے میں نے مختصر کر دیا ہے۔

بَابٌ ٢٧ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهٖ۔

جو دوسرے آدمی کی مسواک استعمال کرے

٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ اَعْطِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کی خدمت میں دو آدمی موجود تھے جن میں ایک آدمی دوسرے سے بڑا تھا۔ پس آپ پر مسواک کی فضیلت میں وحی فرمائی گئی اور بڑے آدمی کو مسواک عطا فرمانے کا حکم ہوا۔

السِّوَاكَ اَكْبَرُهُمَا۔

باب ۲۸ غَسْلِ السِّوَاكِ۔

۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيُّ الْحَاسِبُ نَا كَثِيْرٌ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ فَاَبْدَأُ بِهِ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَاَدْفَعُهُ اِلَيْهِ۔

مسواک کو دھونا

کثیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے، پھر دھونے کے لیے مجھے عنایت فرمادیتے۔ پس اسے لے کر میں مسواک کرنے لگتی پھر اسے دھو کر آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دیتی۔

باب ۲۹ السِّوَاكُ مِنَ الْفِطْرَةِ۔

۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔

مسواک فطری سنت ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس باتیں پیدائشی سنت ہیں یعنی مونچھیں کترانا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا۔ بغل کے بال اکھاڑنا، موئے زیرِ ناف مونڈنا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا۔ زکریا کا بیان ہے کہ مصعب بن شیبہ نے فرمایا دسویں بات میں بھول گیا ہوں، شاید وہ کلی کرنا ہے۔

۵۳- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَدَاوٗدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مُوْسَى عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ دَاوٗدُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ اِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَزَادَ وَالْخِتَانَ قَالَ وَالْاِنْتِضَاحَ وَلَمْ يَذْكُرِ انْتِقَاصَ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ خَمْسٌ كُلُّهَا فِي الرَّاْسِ ذَكَرَ فِيْهَا الْفَرْقَ وَلَمْ يَذْكُرْ اِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرُوِيَ نَحْوُ حَدِيْثِ حَمَّادٍ

موسیٰ بن اسمٰعیل اور داؤد بن شبیب، حماد، علی بن زید سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر۔ موسیٰ، اسمٰعیل، داؤد، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیدائشی سنتوں میں سے کلی کرنا اور ناک صاف کرنا ہے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا لیکن داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا مگر ختنہ اور ازار پر پانی چھڑکنا زیادہ بیان کیا اور پانی سے استنجا کرنے کا ذکر نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اور فرمایا کہ وہ پانچ ہیں اور سر سے متعلق ہیں اور جن میں مانگ نکالنے کا ذکر کیا اور داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حدیث روایت کی حماد، طلق بن حبیب اور مجاہد، بکر بن عبداللہ

عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَوْلَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نَحْوَهُ وَذَكَرَ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَالْخِتَانَ۔

بن مزنی ہے، انہی کے لفظوں میں لیکن داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا اور جو حدیث محمد بن عبداللہ بن ابومریم، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں داڑھی بڑھانا ہے اور ابراہیم نخعی نے داڑھی بڑھانے اور ختنے کا ذکر کیا ہے۔

باب ۳۰ السِّوَاكِ لِمَنْ قَامَ بِاللَّيْلِ۔

رات کو بیدار ہونے پر مسواک کرنا

۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف فرمایا کرتے تھے۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوءُهُ وَسِوَاكُهُ فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى ثُمَّ اسْتَاكَ۔

سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی۔ جب آپ رات میں قیام فرماتے تو استنجا کرنے کے بعد مسواک کرتے۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

ام محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات یا دن میں خواب سے بیدار نہ ہوتے مگر وضو کرنے سے پہلے مسواک فرما لیا کرتے تھے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَتَى طَهُورَهُ فَأَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَاتِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ حَتّٰى قَارَبَ أَنْ يَخْتِمَ السُّورَةَ أَوْ خَتَمَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَتٰى مُصَلَّاهُ فَصَلّٰى

علی بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ام المؤمنین حضرت میمونہ کے حجرے میں گزاری۔ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے اور وضو کرنا چاہا تو مسواک کی پھر یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے باہم بدلنے میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے (۳ : ۱۹۰) یہاں تک کہ آخر کے نزدیک جا پہنچے یا سورت ختم کر دی۔ پھر وضو کر کے جائے نماز پر آ گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے بستر کی طرف لوٹے

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ۔

اور سو گئے جتنی دیر اللہ نے چاہا۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا پھر بستر کی طرف لوٹے اور سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا۔ ہر دفعہ مسواک کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے، پھر وتر پڑھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا:۔ ابن فضیل کا بیان ہے کہ حصین نے فرمایا پھر مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ کہتے:۔ ان فی خلق السموات والارض آخر سورت تک۔

باب ۳۱

۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا عِيسَى ثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

گھر میں آتے ہی مسواک کرنا

مقدام بن شریح کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے کاشانۂ عرش آستان میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کونسا کام کرتے تھے؟ فرمایا کہ مسواک کرتے تھے۔

باب ۳۲ فَرْضِ الْوُضُوءِ۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُورٍ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى جَلَّ ذِكْرُهُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔

وضو فرض ہے

ابوالملیح نے اپنے والد ماجد حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جو چوری کے مال سے ہو اور نہ اس نماز کو جو بغیر طہارت کے ہو۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نماز کو قبول نہیں فرماتا جب تک کوئی بے وضو ہو یہاں تک کہ وہ وضو کرلے۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

باب ۳۳ الرَّجُلُ يُجَدِّدُ الْوُضُوْءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَاَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ يَحْيٰى اَضْبَطُ عَنْ غُطَيْفٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالظُّهْرِ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ اَتَمُّ۔

حدث کے بغیر دوبارہ وضو کرنا

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبداللہ بن یزید المقری۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمٰن بن زیاد، امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن یحییٰ کی حدیث میں اس کے بعد مجھے یوں محفوظ ہے، غطیف محمد، ابی غطیف الہذلی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو انہوں نے وضو کرکے نماز پڑھی۔ جب عصر کی اذان ہوئی تب بھی وضو کرکے نماز پڑھی۔ میں نے یہ بات ان کی خدمت میں عرض کی تو ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو وضو کی حالت میں وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ از روئے سند مسدد کی یہ حدیث زیادہ مکمل ہے۔

باب ۳۴ مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ هٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالصَّوَابُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ۔

پانی کبھی ناپاک نہیں ہوتا

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ ان کے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے پانی (جوہڑ) کے متعلق پوچھا گیا جس میں جنگلی جانور اور درندے آتے جاتے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں۔ عثمان اور حسن بن علی نے اسے محمد بن عباد بن جعفر سے بھی روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن عباد بن جعفر نہیں بلکہ صحیح نام محمد بن جعفر ہے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابوکامل، یزید یعنی ابن زریع محمد بن اسحٰق، محمد بن جعفر، کامل نے اس کے بعد کہا کہ ابن الزبیر عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جو جنگل میں ہو۔

۶۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَفَهُ عَنْ عَاصِمٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میرے والد محترم نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو وہ نجس (ناپاک) نہیں ہوتا امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن یزید نے اس حدیث کو عاصم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ف

ف۔ حدیث قلتین کے تحت اہل حق کے ائمہ اربعہ کے درمیان قلہ کی تعریف میں شدید اختلاف ہے اور اسی طرح پانی کے کثیر و قلیل میں پایا جاتا ہے۔ پانی کی طہارت و نجاست کے بارے میں حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا موقف طہارت و نظافت کا سب سے زیادہ حامل ہے جبکہ دین متین کے اندر ہر قسم کی غلاظت کو سمیٹ لینے کے شائق ٹولے نے اپنی غلاظت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے حدیث قلتین میں انتہائی توسع سے کام لیتے ہوئے پانی کی اس بہتات کے زمانے میں بھی غلیظ پانی کو پاک منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہوا ہے۔ یہ حدیث صحیحین میں نہیں ہے بلکہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور دارمی میں ہے محدثین کے امام یعنی امام علی بن مدینی نے فرمایا جو شیوخ بخاری سے ہیں اور امام بن حنبل کے ہم عصر ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور اجماع صحابہ کے خلاف ہے (اشعۃ اللمعات) پانی کی اس بہتات کے زمانے میں حضرات احناف کے مطابق عمل کرنا ہی احوط و انسب ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۳۵ مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ۔

بضاعہ کنوئیں کا بیان

۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش پیش کی گئی کہ ہم بضاعہ کنوئیں کے پانی سے وضو کرتے ہیں حالانکہ اس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندی چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بعض حضرات نے (عبد اللہ بن رافع کے بجائے) عبد الرحمٰن بن رافع کہا ہے۔

۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ

عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن رافع انصاری عدوی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ حضور کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی کہ آپ کو بضاعہ کنوئیں سے لاکر پانی پلایا

الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ يُسْتَسْقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهِ لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَائِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيِّمَ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنْ عُمْقِهَا قَالَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ إِلَى الْعَانَةِ قُلْتُ فَإِذَا نَقَصَ قَالَ دُونَ الْعَوْرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدَّرْتُ أَنَا بِئْرَ بُضَاعَةَ بِرِدَائِي مَدَدْتُهُ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَرَعْتُهُ فَإِذَا عَرْضُهَا سِتَّةُ أَذْرُعٍ وَسَأَلْتُ الَّذِي فَتَحَ لِي بَابَ الْبُسْتَانِ فَأَدْخَلَنِي إِلَيْهِ هَلْ غُيِّرَ بِنَاؤُهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ لَا وَرَأَيْتُ فِيهَا مَاءً مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ۔

باب ۳۶ الْمَاءُ لَا يُجْنِبُ۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔

باب ۳۷ الْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جاتا ہے اور وہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں کتوں کا گوشت، حیض کے کپڑے اور لوگوں کے فضلات وغیرہ ڈالے جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بضاعہ کنوئیں کے متولی سے اس کی گہرائی کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ اس کا پانی اتنا ہوتا ہے کہ ناف تک آئے۔ میں نے پوچھا کہ جب کم ہو جاتا ہے؟ کہا کہ ستر (گھٹنے) سے نیچے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے اندازہ کرنے کی غرض سے بضاعہ کنوئیں کی اپنی چادر کے ساتھ پیمائش کی۔ چنانچہ ناپنے پر چوڑائی چھ ذراع (چھ گز) نکلی۔ پھر میں نے اس شخص سے پوچھا جس نے میرے لیے باغ کا دروازہ کھولا اور مجھے اس تک جانے دیا تھا کہ جس حالت پر پہلے تھا کیا وہ تعمیر بدل گئی ہے؟ کہا نہیں اور میں نے اس کے پانی کا رنگ بدلا ہوا ہی دیکھا ہے۔

پانی جنبی نہیں ہوتا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجۂ مطہرہ نے لگن سے غسل کیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے وضو یا غسل کرنے تشریف لے آئے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ میں جنابت سے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ بچا ہوا) پانی تو جنبی نہ ہوتا (وہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں)۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

ہشام بن محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی پانی سے غسل کرنا پڑے۔

ابو محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا یَغْتَسِلُ فِیْہِ مِنَ الْجَنَابَۃِ۔

تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور اس پانی کے اندر جا کر غسل جنابت نہ کرے۔ ف

ف۔ یہاں دو مسئلے ہیں جنہیں علیحدہ کرنا ضروری ہے۔ ایک ہے پانی میں پیشاب کرنا تو یہ جائز نہیں ہے خواہ پانی کثیر ہو یا قلیل اور جاری ہو یا ٹھہرا ہوا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پانی میں اگر کوئی پیشاب کرے تو وہ پلید ہوگا یا پاک رہے گا؟ اس سلسلے میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ جاری پانی ناپاک نہیں ہوگا اور اسی طرح آب کثیر۔ اب رہا ٹھہرا ہوا قلیل پانی تو اس کے بارے میں آئمہ کرام کے درمیان وہی اختلاف ہے جو قلتین کی تعریف میں ہے۔ بہر حال پانی کے اندر پیشاب اور پاخانہ کرنے سے حتی الامکان احتراز و اجتناب کرنا چاہیئے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اور ٹھہرا ہوا ہو یا جاری اور دریا و نہر وغیرہ میں غسل جنابت کر لینے میں چنداں مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۸ الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْکَلْبِ۔

کتے کے جھوٹے برتن کو دھونا

۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ فِیْ حَدِیْثِ ھِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طُھُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْہِ الْکَلْبُ اَنْ یُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰھُنَّ بِالتُّرَابِ۔ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ کَذٰلِکَ قَالَ اَیُّوْبُ وَحَبِیْبُ بْنُ الشَّھِیْدِ عَنْ مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال کر کتا پی جائے تو اسے سات مرتبہ دھو کر پاک کرے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ایوب، حبیب بن شہید نے محمد سے روایت کی ہے۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ جَمِیْعًا عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِمَعْنَاہُ وَلَمْ یَرْفَعَاہُ وَزَادَ وَاِذَا وَلَغَ الْھِرُّ غُسِلَ مَرَّۃً۔

مسدد، معتمر بن سلیمان۔ محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کیا لیکن دونوں روایتیں مرفوعاً نہیں ہیں اور یہ بھی کہا کہ جب بلی پی جائے تو ایک مرتبہ دھوئے۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَۃُ بِالتُّرَابِ۔ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ اَمَّا اَبُوْصَالِحٍ وَاَبُوْرَزِیْنٍ وَالْاَعْرَجُ وَثَابِتُ الْاَحْنَفُ وَھَمَّامُ بْنُ مُنَبِّہٍ وَاَبُوالسُّدِّیِّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَوْہُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَلَمْ یَذْکُرُوا التُّرَابَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا کرو۔ ساتویں دفعہ مٹی سے مانجھ کر دھونا چاہیئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوصالح اور ابورزین اور اعرج اور ثابت احنف اور ہمام بن منبہ اور ابوسدی عبدالرحمٰن نے بھی اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے مٹی کا ذکر نہیں کیا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوْهُ بِالتُّرَابِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ مُغَفَّلٍ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ تمہارا وہ کیا بگاڑتے ہیں؟ چنانچہ شکاری کتے اور ریوڑ کی رکھوالی کرنے والے کتے کی اجازت دی اور فرمایا کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا کرو اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ ابن مغفل نے اسی طرح فرمایا ہے۔ ف:

ف:۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ اس برتن کو سات بار دھویا جائے۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور اکثر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا یہی مذہب ہے کہ سات دفعہ دھونا ضروری ہے مسلم کی روایت میں ہے کہ پہلی دفعہ مٹی سے دھوئے اور ابوداؤد کی اس روایت میں ہے کہ سات دفعہ دھونے کے بعد آٹھویں بار مٹی سے مانجھے۔ ترمذی میں ہے کہ پہلی یا آخری بار مٹی سے دھوئے۔ بزار کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ مٹی سے مانجھے اور امام احمد بن حنبل سے ایک روایت آئی ہے کہ آٹھ دفعہ دھونے کے بعد مٹی سے مانجھے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مذہب ہے کہ دیگر نجاسات کی طرح یہاں بھی ضروری تین دفعہ دھونا ہے اور سات دفعہ دھونے کا حکم تکمیل طہارت کی غرض سے استحباب کے طور پر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۹ سُؤْرِ الْهِرَّةِ۔

بلی کا جھوٹا

۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے جو ابن ابوقتادہ کے نکاح میں تھیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لائے تو میں نے ان کے حضور وضو کے لیے پانی رکھ دیا پس ایک بلی آئی اور اس میں سے پانی پینے لگی۔ انہوں نے اس کے لیے برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ وہ پانی پی چکی۔ کبشہ کا بیان ہے کہ میں یہ منظر دیکھتی رہی۔ فرمایا اے بھتیجی! کیا تم اس بات پر تعجب کرتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے پاس پھرنے پھرانے والی چیزوں میں سے ہے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ التَّمَّارِ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ فَاَشَارَتْ اِلَيَّ اَنْ ضَعِيْهَا

صالح بن دینار التمار کی والدہ ماجدہ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ہریسہ دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ حضرت صدیقہ نے اسے رکھنے کا اشارہ کر دیا۔ پس ایک

فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔

بلی آئی اور اس میں سے کھانے لگی جب یہ فارغ ہوئیں تو اسی جگہ سے کھانے لگیں جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ یہ تمہارے پاس بھرنے پھرانے والی چیزوں میں سے ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔ ف

ف۔ بلی نر ہو یا مادہ پاک ہونے کی صورت میں حرج کے باعث اس کے جھوٹے کو پاک قرار دیا گیا ہے تاکہ امت محمدیہ کے لیے دقت نہ رہے کیونکہ گھروں میں پھرنے کے باعث وہ برتنوں میں اکثر منہ ڈال دیتی ہیں۔ دوسری روایت میں جو بلی کو درندوں میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ چوہے اور چوزے وغیرہ کھا جاتی ہے اور درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے لہٰذا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلی کا جھوٹا مکروہ ہے اگر اور پانی مل سکے تو بلی کے جھوٹے پانی سے وضو نہ کرے اور اگر پانی نہ مل سکے تو اس کی موجودگی میں تیمم درست نہیں۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کراہت کے بغیر بلی کا جھوٹا پاک ہے (اشعۃ اللمعات)، ابو داؤد کے علاوہ یہ روایت مؤطا امام مالک ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور دارمی میں بھی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۴۰ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ۔

عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کر لیا کرتے تھے حالانکہ ہم دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام صبیہ جہنیہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک ہی برتن میں وضو کرتے ہوئے کبھی میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپس میں ٹکرا جاتے تھے (جب کبھی ایک ہی برتن میں پانی لے کر وضو کرتے)۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، مسدد، حماد، ایوب، نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں مرد اور عورت وضو کر لیا کرتے تھے۔ مسدد نے کہا کہ سب مل کر ایک ہی برتن سے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِيَنَا۔

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک برتن سے وضو کر لیا کرتے۔ ہم سب اسی میں ہاتھ ڈالا کرتے تھے۔

باب ۴۱ النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ۔

اس کی ممانعت

۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

احمد بن یونس از زہیر از داؤد بن عبد اللہ، حمید الحمیری کا بیان ہے کہ مجھے ایک ایسا شخص ملا جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف چار سال حاصل رہا تھا جیسے حضور کی صحبت حضرت ابوہریرہ نے پائی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ چلوؤں سے اکٹھے پانی لینا چاہیے۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ۔

ابوحاجب نے حضرت حکم بن عمرو اقرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اس پانی سے وضو کرے جو عورت کی طہارت سے بچا ہو۔

باب ۴۲ الْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ۔

سمندری پانی سے وضو

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ قَالَ إِنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

سعید بن سلمہ جو آل ازرق سے تھے انہیں مغیرہ بن ابوبردہ نے بتایا جو بنی عبد الدار سے تھے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا پانی ہوتا ہے جبکہ ہم اس سے وضو کرتے ہیں تو پیاسے رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔ ف

ف۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام سمندری جانور حلال ہیں جب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان میں سے صرف مچھلی حلال ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے لیے دو مردے حلال فرما دیئے گئے ہیں یعنی ٹڈی اور مچھلی چونکہ

سمندر کے اندران دونوں حلال مردوں سے مچھلی ہی پائی جاتی ہے لہٰذا صرف وہی حلال ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۳ اَلْوُضُوْءُ بِالنَّبِيْذِ۔

نبیذ سے وضو

۸۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ فَزَارَةَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ قَالَ نَبِيْذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ اَوْ زَيْدٍ كَذَا قَالَ شَرِيْكٌ وَلَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ لَيْلَةَ الْجِنِّ۔

ابو زید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے جنات کی حاضری والی رات میں فرمایا کہ تمہاری چھاگل میں کیا ہے عرض گزار ہوا کہ نبیذ ہے فرمایا کہ کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے سلیمان بن داؤد نے ابو زید یا زید سے اسی طرح روایت کی ہے شریک کا بیان ہے کہ ہناد نے جنات والی رات کا ذکر نہیں فرمایا۔

---

۸۵ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنَّا اَحَدٌ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات میں سے جنات والی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کون موجود تھا؟ فرمایا کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی موجود نہیں تھا۔

---

۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ كَرِهَ الْوُضُوْءَ بِاللَّبَنِ وَالنَّبِيْذِ وَقَالَ اِنَّ التَّيَمُّمَ اَعْجَبُ اِلَيَّ مِنْهُ۔

ابن جریج نے عطا سے روایت کی ہے کہ وہ دودھ اور نبیذ سے وضو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرمایا کہ تیمم کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

---

۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ مَاءٌ وَعِنْدَهٗ نَبِيْذٌ اَيَغْتَسِلُ بِهٖ قَالَ لَا۔

ابو خلدہ نے ابو العالیہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو جنابت کی حالت میں ہے اور اس کے پاس پانی نہ ہو لیکن نبیذ ہو تو کیا وہ نبیذ سے غسل کرے؟ فرمایا کہ نبیذ کے ساتھ غسل نہ کرے۔

باب ۴۴ اَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ۔

کیا قضائے حاجت کے وقت کوئی نماز پڑھ لے

۸۸ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا وَمَعَهُ النَّاسُ وَهُوَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَقَامَ الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ لِيَتَقَدَّمْ اَحَدُكُمْ وَذَهَبَ الْخَلَاءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے لیے نکلے اور ان کے ساتھ کافی آدمی تھے جن کی یہ امامت کراتے تھے ایک روز جب صبح کی نماز ہونے لگی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے میں سے کسی ایک کو کھڑا کرلو اور خود قضائے حاجت کے لیے چلے گئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ قَالَ أَبُوْدَاؤدَ رَوَى وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ وَأَبُوْضَمْرَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْأَكْثَرُ الَّذِيْنَ رَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ قَالُوْا كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ۔

۸۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى الْمَعْنٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ حَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عِيْسٰى فِيْ حَدِيْثِهِ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اتَّفَقُوْا أَخُو الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيْءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُصَلّٰى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔

۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔

۹۱- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ قَالَ وَلَا يَحِلُّ

کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیت الخلاء جانا پڑے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے بیت الخلاء میں جانا چاہیے امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ وہیب بن خالد اور شعیب بن اسحاق اور ابوضمرہ نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد کوئی اور آدمی جس نے حضرت عبداللہ بن ارقم سے روایت کی ہے لیکن اکثر حضرات نے اس کی ہشام سے روایت کی اور وہی کہا جو زہیر نے کہا ہے۔

احمد بن محمد بن حنبل اور مسدد اور محمد بن عیسیٰ نے معناً تمام حضرات نے یحییٰ بن سعید، ابی حزرہ، عبداللہ بن محمد۔ ابن عیسیٰ نے اپنی حدیث میں ابن ابی بکر کہا، پھر سب قاسم بن محمد کے بھائی پر متفق ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھے کہ ان کا کھانا لایا گیا۔ پھر قاسم بن محمد کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت صدیقہ کا ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کھانا پیش ہو جائے تو نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اس وقت پڑھی جائے جب پاخانہ یا پیشاب

ابوحی مؤذن نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتوں کا کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ ایسا شخص لوگوں کی امامت نہ کرے جو لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا کرے اگر اس نے ایسا کیا تو خیانت کی اور اجازت لینے سے پہلے دوسرے کے گھر کے اندر نہ جھانکے۔ اگر ایسا کیا تو گویا اندر داخل ہو گیا اور پیشاب پاخانے کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ بوجھ ہلکا کرلے۔

ابوحی مؤذن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز پڑھے۔ یہاں تک کہ بوجھ ہلکا کرلے۔ پھر اس لفظ پر ایسا ہی اضافہ کرکے فرمایا۔ اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں

لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر ان يؤم قوما الا باذنهم ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم قال ابوداود وهذا من سنن اهل الشام لم يشركهم فيها احد۔

کہ لوگوں کی امامت کرائے مگر ان کی اجازت سے اور ان کو نہیں چھوڑ کر اپنے لیے ہی دعا نہ مانگے۔ اگر ایسا کیا تو لوگوں کی خیانت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ شام والوں کی حدیث ہے اور اس میں کوئی ایک بھی ان کا شریک نہیں ہے۔

باب ۴۵ ما يجزئ من الماء في الوضوء۔

وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے

۹۲۔ حدثنا محمد بن كثير قال ثنا همام عن قتادة عن صفية بنت شيبة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمد قال ابوداود ورواه ابان عن قتادة قال سمعت صفية۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابان نے قتادہ سے اس کی روایت کی اور فرمایا کہ میں نے اسے صفیہ سے سُنا ہے۔

۹۳۔ حدثنا احمد بن محمد بن حنبل قال ثنا هشيم قال انا يزيد بن ابي زياد عن سالم بن ابي الجعد عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمد۔

سالم بن ابی الجعد کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے۔

۹۴۔ حدثنا ابن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة عن حبيب الانصاري قال سمعت عباد بن تميم عن جدتي وهي ام عمارة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فاتي باناء فيه ماء قدر ثلثي المد۔

عباد بن تمیم نے اپنی دادی جان حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا تھا تو آپ کے حضور ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا جو ایک مد کا دو تہائی ہوگا۔

۹۵۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال حدثنا شريك عن عبد الله بن عيسى عن عبد الله بن جبر عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ باناء يسع رطلين ويغتسل بالصاع قال ابوداود ورواه شعبة قال حدثني عبد الله بن عبد الله بن جبر قال سمعت انسا الا انه قال يتوضأ بمكوك ولم يذكر رطلين قال ابوداود ورواه يحيى بن آدم عن شريك قال عن ابن جبر بن عتيك قال ورواه سفيان عن عبد الله بن عيسى قال حدثني جبر بن عبد الله قال

عبداللہ بن جبر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برتن سے وضو فرما لیتے جس میں دو رطل پانی آتا اور ایک صاع پانی سے غسل فرمالیتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبر نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس سے سنا مگر اس میں فرمایا کہ ایک مکوک پانی سے وضو فرمالیتے اور دو رطل کا ذکر نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن آدم نے شریک سے اس کی روایت کرکے فرمایا کہ انہوں نے ابن جبر بن عتیک سے فرمایا کہ سفیان، عبداللہ بن عیسیٰ نے جبر بن عبداللہ سے اسے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ

أَبُوْدَاؤُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ قَالَ أَبُوْدَاؤُدَ وَهُوَ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَهُوَ صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن ابی ذئب والا صاع ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاع ہے۔

باب ۴۶ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ۔

وضو میں زیادہ پانی خرچ کرنا

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا قَالَ يَا بُنَيَّ سَلِ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔

ابو نعامہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ ان کا صاحبزادہ یوں دعا کر رہا ہے "اے اللہ! میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب محل کا سوال کرتا ہوں تاکہ اس میں داخل ہو جاؤں"۔ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے نکلیں گے۔

باب ۴۷ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ۔

پورا وضو کرنا

۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک ہیں۔ فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے آگ میں خرابی ہے لہٰذا پورا وضو کیا کرو۔

باب ۴۸ الْوُضُوْءِ فِي آنِيَةِ الصُّفْرِ۔

پیتل کے برتن سے وضو کرنا

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَاحِبٌ لِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوْرٍ مِنْ شَبَهٍ۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں غسل کرتی تو میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانسی کے ایک ہی گھڑے سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ إِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ۔

محمد بن علاء، اسحاق بن منصور، حماد بن سلمہ، ایک آدمی ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

حسن بن علی، ابو الولید اور سہل بن حماد، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابو سلمہ، عمرو بن یحییٰ، ان کے والد محترم نے

بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے پس ہم نے آپ کے لیے پیتل کے ایک پیالے میں پانی نکالا تو آپ نے اس سے وضو فرمایا۔

باب ۴۹ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ۔

وضو سے پہلے تسمیہ پڑھنا

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ۔

یعقوب بن ابوسلمہ کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی نماز نہ ہوگی جس کا وضو نہیں ہے اور اس کا وضو (کامل) نہیں ہے جو اس پر اللہ کا نام نہ لے۔ ف

ف۔ سنن ابوداؤد کی اسی جلد کی حدیث ۷ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو بے وضو ہونے کی وجہ سے سلام کا جواب نہ دیا اور جواب نہ دینے کی وجہ یوں بیان فرمائی۔

یعنی مجھے ناپسند ہوا کہ اللہ کا نام بغیر طہارت کے لوں۔ یہ فعل بھی استحبابی ہے اور وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھی مستحب ہی ہوگا۔ اگر وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا فرض ہو جیسا کہ غیر مقلد حضرات کا خیال ہے تو یہ تضاد کیسے اٹھے گا کہ ادھر بغیر وضو بسم اللہ کا پڑھنا فرض اور ادھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہ دیا کہ "مجھے بغیر وضو اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہیں ہے"۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا بسم اللہ والحمد للہ علیٰ دین الاسلام یا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہنے کا حکم استحبابی اور تکمیل ثواب کے لیے ہے جیسا کہ دار قطنی میں حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے وضو کیا اور ذکر الٰہی کیا تو اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے لیکن جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو اس کے اعضائے وضو ہی پاک ہوں گے اس سے ظاہر ہے کہ وضو کے وقت تسمیہ کا پڑھنا اگر فرض یا واجب ہوتا تو بغیر تسمیہ کے اعضائے وضو پاک نہ ہوتے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةُ أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ إِنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلَا يَنْوِي وُضُوءً لِلصَّلٰوةِ وَلَا غُسْلًا لِلْجَنَابَةِ۔

دراوردی کا بیان ہے کہ ربیعہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث۔ "اس کا وضو نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہ لے" کی تفسیر میں فرمایا کہ جو وضو اور غسل کرے تو نماز کا وضو اور جنابت کا غسل نہیں ہوگا (دوسرا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ بات نماز کے وضو اور غسل جنابت کے متعلق نہیں ہے)۔

باب ۵۰ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا۔

دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کا بیان

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کے وقت سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ تین دفعہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ دو مرتبہ دھوئے یا تین دفعہ اور ابو رزین کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ۔

ابو مریم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ اُسے تین مرتبہ دھوئے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اُس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری، یا اس کا ہاتھ کہاں گھومتا پھرتا رہا۔ ف

ف: یہ استحباب اور کمال پاکیزگی کی وجہ سے ہے کیونکہ ہاتھ جسم کے جس حصے کو بھی سوتے ہوئے لگا ہوگا آخر وہ جسم کا حصہ اور پاک ہے کیونکہ ہاتھ کھانے اور کلام الٰہی تک کو لگتا ہے لہٰذا ان کی تکریم کے باعث ہاتھوں کو دھو لینا باعثِ ثواب اور درجہ رکھتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۵ صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى وَ

حمران بن ابان مولیٰ عثمان بن عفان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پہلے انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین دفعہ دھویا۔ پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دائیں قدم کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اسی طرح بائیں قدم کو

إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اسی وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا۔ پھر فرمایا کہ جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، جن میں اپنے نفس سے باتیں نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَقَالَ فِيهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هَكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ دُونَ هَذَا كَفَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الصَّلَاةِ۔

حمران کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا لیکن اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر کیا اور اس میں کہا کہ تین مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے دیکھا ہے اور فرمایا کہ جو اس سے کم بھی وضو کرے تب بھی اسے کفایت کرے گا اور نماز کے بارے میں کوئی ذکر نہ کیا۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِمِيضَأَةٍ فَأَصْغَاهَا عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ فَغَسَلَ بُطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُونَ عَنِ الْوُضُوءِ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَحَادِيثُ عُثْمَانَ الصِّحَاحُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ مَرَّةً فَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا

عثمان بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے پانی منگایا تو لوٹے میں لایا گیا جسے انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ پر ڈالا اور پھر اسے پانی میں داخل کیا تو تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا اور تین دفعہ منہ دھویا پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے پانی لیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا اور ان کے اندرونی اور بیرونی حصوں کو ایک مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔ پھر فرمایا کہ وضو کے متعلق پوچھنے والے کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس سلسلے میں حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثیں مروی ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سر کا مسح ایک ہے کیونکہ ہر عضو کو تین بار دھونا بتا کر فرمایا کہ سر کا مسح کرے اور دوسرے ارکان

الْوُضُوءَ ثَلٰثًا وَقَالُوا فِيهَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَدَدًا كَمَا ذَكَرُوا فِي غَيْرِهِ۔

کی طرح اس کا عدد بیان نہیں فرمایا۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَذَكَرَ الْوُضُوءَ ثَلٰثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَأَتَمَّ۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ابو علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگایا تو پہلے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو پہنچوں تک دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا تین تین مرتبہ اور ہر ایک کا دھونا تین تین مرتبہ بیان کرکے فرمایا کہ اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جیسے وضو کرتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا ہے۔ پھر باقی حدیث زہری کی طرح پوری بیان کی۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا فَقَطْ۔

عامر بن شقیق بن جمرہ کا بیان ہے کہ شقیق بن سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی کلائیاں تین تین مرتبہ دھوئیں اور تین دفعہ سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع نے اسرائیل سے بھی اسے روایت کیا ہے اور صرف یہی کہا کہ تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيٌّ وَقَدْ صَلّٰى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهُورِ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلٰى يَمِينِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ وَغَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالَ ثَلٰثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا وَرِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا۔

خالد بن علقمہ نے عبد خیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے نماز پڑھ لی تھی۔ پس انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا ہم نے آپس میں کہا کہ یہ وضو کے پانی کا کیا کریں گے جبکہ نماز پڑھ چکے ہیں لہٰذا ہمیں سکھانا چاہتے ہیں پس ایک برتن میں پانی لاکر اور ایک طشت پیش کردیا گیا پس پہلے انہوں نے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی لینے کے لیے اسی ہتھیلی میں پانی لیا پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر ایک دفعہ اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دایاں پیر تین مرتبہ دھویا اور بایاں پیر بھی تین مرتبہ۔ پھر فرمایا کہ جو

۱۱۲- حدثنا الحسن بن علي الحلواني قال حدثنا حسين بن علي الجعفي عن زائدة قال حدثنا خالد بن علقمة الهمداني عن عبد خير قال صلى علي الغداة ثم دخل الرحبة فدعا بماء فأتاه الغلام بإناء فيه ماء وطست قال فأخذ الإناء بيده اليمنى فأفرغ على يده اليسرى وغسل كفيه ثلاثا ثم أدخل يده اليمنى في الإناء فمضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا ثم ساق قريبا من حديث أبي عوانة ثم مسح رأسه مقدمه ومؤخره مرة ثم ساق الحديث نحوه۔

خالد بن علقمہ ہمدانی کا بیان ہے کہ عبد خیر نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر پڑھنے کے بعد رحبہ میں داخل ہوتے اور پانی منگوایا تو ایک لڑکے نے برتن میں پانی لاکر طشت سمیت پیش کیا راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر دایاں ہاتھ داخل کیا اور تین دفعہ کلی کی۔ پھر تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ پھر ابوعوانہ والی حدیث کے قریب قریب بیان کیا، پھر آگے اور پیچھے سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔

۱۱۳- حدثنا محمد بن المثنى قال حدثني محمد بن جعفر قال ثنا شعبة قال سمعت مالك بن عرفطة قال سمعت عبد خير قال رأيت عليا أتي بكرسي فقعد عليه ثم أتي بكوز من ماء فغسل يده ثلاثا ثم تمضمض مع الاستنشاق بماء واحد وذكر الحديث۔

مالک بن عرفطہ نے عبد خیر سے سنا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے لیے کرسی لائی گئی تو اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر پانی کا ایک کوزہ لایا گیا تو انہوں نے تین دفعہ اپنے ہاتھ دھوئے، پھر کلی کی اور اسی ایک چلو سے ناک میں پانی لیا اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۱۴- حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال ثنا أبو نعيم قال حدثنا ربيعة الكناني عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش أنه سمع عليا وسئل عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وقال مسح رأسه حتى لما يقطر وغسل رجليه ثلاثا ثم قال هكذا كان وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

زر بن حبیش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تھا تو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اپنے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ پانی ٹپکنے کو تھا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۵- حدثنا زياد بن أيوب الطوسي قال ثنا عبيد الله بن موسى قال حدثنا فطر عن أبي فروة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال رأيت عليا توضأ فغسل وجهه ثلاثا وغسل ذراعيه ثلاثا ومسح برأسه واحدة ثم قال هكذا توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ابوفروہ نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنے مبارک چہرے کو تین دفعہ دھویا اور اپنی دونوں کلائیاں تین تین دفعہ دھوئیں اور اپنے سر کا ایک دفعہ مسح کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

١١٦ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو تَوْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسدد اور ابو توبہ، ابو الاحوص۔ عمرو بن عون، ابو الاحوص ابو اسحاق، ابو حیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ان کا سارا وضو بیان کیا کہ تین تین مرتبہ تھا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر فرمایا میں نے یہ پسند کیا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنا دکھا دوں۔

١١٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ كَيْفَ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلَى فَأَصْغَى الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ جَمِيعًا فَأَخَذَ بِهِمَا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى قَبْضَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ فَتَرَكَهَا تَسْتَنُّ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُورَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ جَمِيعًا فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى رِجْلِهِ وَفِيهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا بِهَا ثُمَّ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي

عبید اللہ خولانی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ پانی سے استنجا کر چکے تھے پس انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم نے ایک پیالے میں پانی لا کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ پس انہوں نے فرمایا۔ اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے وضو فرمایا کرتے تھے؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ پر برتن سے پانی ڈالا اور اسے دھویا۔ پھر اپنی دونوں ہتھیلیاں دھوئیں۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کر کے برتن میں ڈالے اور لپ میں پانی بھر کر اپنے منہ پر مارا۔ پھر اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے گرد پھیرا۔ پھر دوسری اور تیسری دفعہ ایسا ہی کیا۔ پھر اپنے دائیں چلو میں پانی لے کر پیشانی پر ڈالا اور اسے چہرے پر بہنے دیا۔ پھر اپنی دونوں کلائیاں کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھوئیں پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کے بیرونی حصے کا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر برتن میں داخل کیا اور لپ پانی لے کر اپنے پیر پر مارا جس میں جوتا پہنا ہوا تھا اور اسے اس کے ساتھ ملا۔ پھر دوسرے پیر کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا میں عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔ میں دوبارہ عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔ میں سہ بارہ عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن جریج کی حدیث اس حدیث علی سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس میں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے

النَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ يُشْبِهُ حَدِيثَ عَلِيٍّ قَالَ فِيهِ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

روایت کی ہے کہ اپنے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا اور اس میں ابن وہب نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہ اپنے سر کا مسح تین دفعہ کیا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی جو عمرو بن یحییٰ مازنی کے جد امجد تھے کہ کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا ہاں چنانچہ وضو کے لیے پانی منگوا کر پہلے اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین دفعہ اپنا منہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا کہ انہیں آگے سے لے گئے اور پیچھے سے پیشانی تک لائے پھر انہیں گدی تک لے گئے اور اسی جگہ تک واپس لے آئے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چلو پانی سے اور ایسا تین دفعہ کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ قَالَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا۔

حبان بن واسع کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا نیا پانی لے کر اس پانی سے نہ کیا جو ہاتھوں میں لگا ہوا تھا اور اپنے دونوں پیر دھوئے یہاں تک کہ انہیں صاف کر دیا۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ

عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ ثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيَّ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ لَفْظُهُ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي مِنْهُ بَدَأَ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حَرِيزٌ۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَهِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا زَادَ هِشَامٌ وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةُ بْنُ فَرْوَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ تَوَضَّأَ لِلنَّاسِ كَمَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ رَأْسَهُ غَرَفَ غَرْفَةً مِّنْ مَاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهِ حَتّٰى وَضَعَهَا عَلٰى وَسَطِ رَأْسِهِ حَتّٰى قَطَرَ الْمَاءُ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلٰى مُؤَخَّرِهِ وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ إِلٰى مُقَدَّمِهِ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَغَسَلَ

مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ وضو کرنے لگے۔ چنانچہ تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا اور تین مرتبہ اپنا مبارک چہرہ دھویا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنی دونوں کلائیاں دھوئیں۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا اور کانوں کا ان کے باہر اور اندر سے۔

عبدالرحمٰن بن میسرہ کا بیان ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب آپ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھ کر انہیں پیچھے لے گئے یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچے پھر واپس لائے یہاں تک کہ اسی جگہ آ پہنچے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ محمود کا بیان ہے کہ یہ مجھے حریز بن عثمان نے بتایا۔

محمود بن خالد اور ہشام بن خالد نے اسی سند کے ساتھ ولید سے اس کی معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور مسح کیا اپنے دونوں کانوں کا ان کے باہر اور اندر کی جانب۔ ہشام نے یہ بھی کہا کہ اپنی انگلیاں کانوں کے سوراخ میں داخل کیں۔

یزید بن ابو مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے لوگوں کے لیے وضو کیا جیسا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا تھا۔ جب وہ سر تک پہنچے تو بائیں ہاتھ سے چلّو میں پانی لے کر سر کے درمیان میں ڈالا جو ٹپکنے لگا یا ٹپکنے کے قریب ہو گیا پھر سر کے اگلے حصے سے پچھلے حصے تک مسح کیا اور پھر پچھلے حصے سے اگلے تک کیا۔

محمود بن خالد نے ولید سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا۔ پس انہیں تین تین دفعہ دھویا اور

رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ۔

۱۲۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَحَدَّثَتْنَا أَنَّهُ قَالَ اسْكُبِي لِي وَضُوءًا فَذَكَرَتْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِيهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا وَوَضَّأَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

۱۲۷- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يُغَيِّرُ بَعْضَ مَعَانِي بِشْرٍ قَالَ فِيهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا۔

۱۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ قَرْنِ الشَّعْرِ كُلِّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ۔

۱۲۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

۱۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

دونوں پیر دھوئے بغیر کسی گنتی کے۔

عبد اللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے ایک مرتبہ فرمایا کہ میرے وضو کے لیے پانی لاؤ۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے اور مبارک چہرہ تین دفعہ دھویا اور ایک دفعہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ (بازو) تین تین مرتبہ دھوئے اور دو دفعہ سر کا مسح کیا۔ سر کے پیچھے سے ابتدا کی اور پھر آگے سے اور پھر اندر سے دونوں کانوں کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پیر دھوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی معنی ہیں۔ حدیث مسدد کے۔

اسحاق بن اسمٰعیل، سفیان نے ابن عقیل سے مذکورہ حدیث کی روایت کی اور بعض باتوں میں اختلاف کرتے ہوئے کہا اور تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔

عبد اللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس وضو فرمایا تو سارے سر کا مسح کیا، بالوں کی ابتداء سے ہر جانب بالوں کے جھکاؤ کے لحاظ سے کہ کسی بال کو اس کی ہیئت سے نہ ہلاتے (یعنی بالوں کو اسی حالت پر رکھتے۔

عبد اللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے سر کا مسح فرمایا اس کے اگلے حصے کا، پچھلے حصے کا، دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک ہی مرتبہ۔

مسدد، عبد اللہ بن داؤد، سفیان بن سعید، ابن عقیل

دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ فِي يَدِهِ۔

نے حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اسی پانی سے کیا جو ہاتھوں میں لگا ہوا تھا۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنے کانوں کے دونوں سوراخوں میں انگلیاں داخل فرمائیں۔

۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ وَهُوَ أَوَّلُ الْقَفَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ مَسَحَ رَأْسَهُ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلٰى مُؤَخَّرِهِ حَتّٰى أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ أُذُنَيْهِ قَالَ مُسَدَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيٰى فَأَنْكَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ أَنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ زَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُهُ وَيَقُولُ أَيْشٍ هٰذَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

طلحہ بن مصرف کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر کا مسح ایک دفعہ کرتے دیکھا ہے، یہاں تک کہ گردن کی ابتداء تک پہنچ جاتے اور مسدد نے کہا کہ اپنے سر کا مسح کیا اس کے اگلے حصے سے پچھلے آخری حصے تک حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے نیچے سے نکالا۔ مسدد کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث یحییٰ سے بیان کی تو انہوں نے اسے منکر ٹھہرایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن عیینہ اسے منکر قرار دیتے اور فرماتے: طلحة عن ابیه عن جده، یہ کیا ہے؟

۱۳۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر ساری حدیث میں تین تین کا ذکر کیا اور فرمایا کہ سر اور کانوں کا مسح صرف ایک بار ہی فرمایا۔

۱۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلیمان بن حرب، حماد، مسدد، قتیبہ، حماد بن زید، سنان بن ربیعہ، شہر بن حوشب سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھ کے دونوں کوئیوں کو بھی ملتے تھے ان کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا دونوں کان

يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ قَالَ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ أَبُو أُمَامَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي قِصَّةَ الْأُذُنَيْنِ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنْيَتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ۔

باب ۵۲۔ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَالَ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔

باب ۵۳۔ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا

سر کا حصہ ہیں۔ سلیمان بن حرب نے کہا کہ حضرت ابو امامہ ایسا ہی فرمایا کرتے۔ قتیبہ سے حماد نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ کانوں کے متعلق یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی یا حضرت ابو امامہ نے۔ قتیبہ نے سنان ابی ربیعہ کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ربیعہ وہی ہیں جن کی کنیت ابو ربیعہ ہے۔

تین تین مرتبہ دھونا

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وضو کا طریقہ کیا ہے؟ پس آپ نے برتن میں پانی منگوایا اور اس سے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے۔ پھر تین مرتبہ اپنا مبارک چہرہ دھویا۔ پھر تین تین دفعہ اپنی کلائیاں دھوئیں۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں داخل کیا اور دونوں انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے بیرونی حصے کا اور شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے پھر فرمایا کہ وضو کا طریقہ یہ ہے جس نے اس پر کچھ اضافہ کیا یا کچھ کمی کی تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا ظلم کیا اور برا کیا۔

دو دو بار دھونا

محمد بن علاء، زید یعنی ابن حباب، عبد الرحمن بن ثوبان، عبد اللہ بن الفضل ہاشمی، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو دفعہ وضو کیا۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں یہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ پس انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر دوبارہ پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کیا اور مبارک

بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَاغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ يَدٍ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٍ تَحْتَ النَّعْلِ ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ۔

باب ۵۴ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً۔

۱۳۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

باب ۵۵ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

۱۳۹ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ۔

باب ۵۶ فِي الِاسْتِنْثَارِ۔

۱۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ۔

۱۴۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

چہرے کو دھویا پھر اور پانی لے کر اس سے دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اور پانی لے کر اس سے بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر پانی سے ایک چلو لے کر اسے گرا دیا اور اس تری سے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا پھر ایک چلو پانی اور لے کر اپنے دائیں پیر پر چھڑکا اور اس پاؤں میں جوتا تھا تو اس پر ہاتھوں سے مسح کیا کہ ایک ہاتھ اور پاؤں کے اوپر اور دوسرا جوتے کے نیچے رکھا۔ پھر اسی طرح بائیں پیر کا مسح کیا۔

ایک ایک بار دھونا

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں؟ پس انہوں ایک ایک دفعہ وضو کیا۔

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں فرق رکھنا

طلحہ بن مصرف نے ان کے والد ماجد نے اور ان سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ وضو فرما رہے تھے اور پانی آپ کے چہرۂ اقدس اور داڑھی مبارک سے سینۂ پُرنور پر بہہ رہا تھا۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی لینے کے درمیان فرق رکھا۔

ناک سنکنے کا بیان

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی ناک میں پانی لے اور ناک سنکے۔

ابراہیم بن موسیٰ، وکیع، ابن ابی ذئب، قارظ، ابو غطفان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناک کو دو یا تین مرتبہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْثَرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

۱۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَأَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ لَنَا قَالَ وَأُتِينَا بِقِنَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ الْقِنَاعَ وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُمْ شَيْئًا أَوْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ فَقَالَ مَا وَلَّدْتَ يَا فُلَانُ قَالَ بَهْمَةً قَالَ فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ قَالَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ فَإِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ فَطَلِّقْهَا إِذًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلْ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ أُمَيَّتَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

۱۴۳ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

مبالغہ کے ساتھ سنک لیا کرو۔

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی منتفق کا وفد بنا کر یا ان کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہوا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو کاشانۂ اقدس پر آپ کو نہ پایا اور وہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں انہوں نے ہمارے لیے خزیرہ کا حکم دیا جو ہمارے لیے بنایا گیا اور تھالی لائی گئی۔ قتیبہ نے تھالی اور کھجوروں کا ذکر نہیں کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو فرمایا کہ تمہیں کچھ کھلایا یا تمہارے متعلق کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہاں! اسی اثنا میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک چرواہا گزرا جو بکریوں کو چراگاہ کی طرف سے جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک نومولود بچہ تھا جو ممیا رہا تھا۔ فرمایا کہ اے فلاں! کیا بچہ دیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ بچیا۔ فرمایا کہ اس کے بدلے ہمارے لیے ایک بکری ذبح کر دو پھر فرمایا کہ اپنے لیے نہ سمجھ لینا بلکہ اسے ہمارے لیے ذبح کرنا۔ ریوڑ میں سو بکریاں ہیں اور ہم ان میں اضافہ کرنا نہیں چاہتے جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی جگہ ہم بکری ذبح کروا لیتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری بیوی بدزبان ہے فرمایا تو اسے طلاق دے دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہم نے ایک عرصہ اکٹھے گزارا ہے اور اس سے بچے بھی ہیں۔ فرمایا تو اسے نصیحت کرو، اگر اس میں بھلائی ہوگی تو سمجھ جائے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ پورا وضو کیا کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو اور ناک میں مبالغے کے ساتھ پانی لیا کرو۔ ماسوائے اس حالت کے کہ تم روزہ دار ہو۔

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد ماجد سے

سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَلَمْ نَنْشَبْ أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ وَقَالَ عَصِيدَةٍ مَكَانَ خَزِيرَةٍ۔

روایت کی ہے کہ وہ بنی منتفق کا وفد لائے تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر معناً مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تھوڑی ہی دیر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے آگے کو جھکتے ہوئے اور راوی نے خزیرہ کی جگہ عصیدہ کہا۔

۱۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو عاصم، ابن جریج سے یہ حدیث اسی طرح روایت کرتے ہوئے اس میں کہا۔ جب وضو کرو تو کلی کر لیا کرو۔

بَابٌ ۵۶ تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ۔

داڑھی میں خلال کرنا

۱۴۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زَوْرَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي۔

ولید بن زوران نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے لگاتے اور داڑھی مبارک میں اس کے ساتھ خلال کرتے اور فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔

بَابٌ ۵۷ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ۔

عمامہ پر مسح کرنا

۱۴۶ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ۔

راشد بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا تو ان لوگوں کو سردی لگی جب وہ خدمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں واپس آ کر حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ پگڑیوں اور موزوں پر مسح کیا کریں۔

۱۴۷ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔

ابو معقل سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ کے اوپر قطری کا بنا ہوا عمامہ تھا پس آپ نے اپنا دست مبارک عمامے کے نیچے داخل کر کے سر اقدس کے اگلے حصے کا مسح کیا اور مقدس عمامے کی بندش کو نہ توڑا۔

بَابٌ ۵۸ غَسْلِ الرِّجْلِ۔

پاؤں دھونا

۱۴۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ

ابو عبدالرحمٰن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت مستورد

لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ عَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ. فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوتِهِ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُونَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ

بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو اپنے دونوں پیروں کی انگلی کو اپنی چھنگلی انگشت مبارک سے ملتے۔

موزوں پر مسح کرنا

عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے اپنے والد ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ تبوک میں نماز فجر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر لوگوں سے ایک جانب ہو گئے تو میں نے بھی آپ کے ساتھ راستہ چھوڑ دیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں نے آپ کے دست اقدس پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ پس آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا پر نور چہرہ دھویا پھر اپنی کلائیوں سے کپڑا ہٹانا چاہا تو جبہ مبارک کی دونوں آستینیں تنگ تھیں پس آپ نے ہاتھ داخل کیے اور انہیں جبہ کے نیچے سے نکال لیا اور پھر دونوں کو کہنیوں تک دھویا اور سر کا مسح فرمایا۔ پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح کر کے سوار ہو گئے۔ پس ہم سفر کرتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ جب لوگوں سے۔ تو وہ نماز پڑھ رہے تھے جنہوں نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو آگے کھڑا کر لیا تھا نماز کا وقت ہو جانے کے باعث وہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے تھے حضرت عبد الرحمٰن کو ہم نے پایا کہ وہ لوگوں کو نماز فجر کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گئے لہٰذا حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے پیچھے آپ نے دوسری رکعت پڑھی جب حضرت عبد الرحمٰن نے سلام پھیر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ مسلمان فارغ ہو چکے تھے۔ پس انہوں نے کثرت سے تسبیح کہنا شروع کر دی کیونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ

مسدد، یحییٰ یعنی ابن سعید۔ مسدد، معتمر، تیمی، بکر حسن، ابن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ

عن التیمی قال حدثنا بکر عن الحسن عن ابن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح ناصیتہ وذکر فوق العمامۃ قال عن المعتمر سمعت ابی یحدث عن بکر بن عبد اللہ عن الحسن عن المغیرۃ بن شعبۃ عن المغیرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسح علی الخفین وعلی ناصیتہ وعلی عمامتہ قال بکر وقد سمعتہ من ابن المغیرۃ۔

عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنی مبارک پیشانی پر مسح کیا اور ذکر کیا کہ عمامہ کے اوپر۔ معتمر، ان کے والد ماجد، بکر بن عبد اللہ، حسن، ابن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزوں اپنی پیشانی مبارک اور اپنے عمامہ پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ بکر کا بیان ہے کہ اسے میں نے ابن مغیرہ سے سُنا ہے۔

۱۵۱۔ حدثنا مسدد قال حدثنا عیسی بن یونس قال حدثنی ابی عن الشعبی قال سمعت عروۃ بن شعبۃ یذکر عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رکبہ ومعی اداوۃ فخرج لحاجتہ ثم اقبل فتلقیتہ بالاداوۃ فافرغت علیہ فغسل کفیہ ووجہہ ثم اراد ان یخرج ذراعیہ وعلیہ جبۃ من صوف من جباب الروم ضیقۃ الکمین فضاقت فادرعھما ادراعا ثم اھویت الی الخفین لانزعھما فقال لی دع الخفین فانی ادخلت القدمین فی الخفین وھما طاھرتان فمسح علیھما قال ابی قال الشعبی شھد لی عروۃ علی ابیہ وشھد ابوہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عروہ بن شعبہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم چند سوار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور میرے ساتھ ایک چھاگل تھی۔ پس حضور اپنی حاجت کے لیے ایک جانب نکلے۔ جب واپس تشریف لائے تو میں چھاگل لیے ہوئے ملا۔ پس میں نے پانی ڈالا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور مبارک چہرہ بھی۔ پھر اپنی کلائیاں نکالنے کا ارادہ کیا اور آپ نے رومی جبوں میں سے صوف کا جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں پس آپ نے انہیں نیچے کی جانب سے نکال لیا۔ پھر میں موزے اتارنے کے لیے جھکا تو مجھ سے فرمایا کہ موزوں کو رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں اس وقت پہنا تھا جبکہ میرے دونوں قدم طہارت سے تھے پس آپ نے ان پر مسح فرمایا۔ یونس کے والد ماجد سے شعبی نے فرمایا کہ عروہ نے اپنے والد ماجد کی شہادت دی اور ان کے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دی۔

۱۵۲۔ حدثنا ھدبۃ بن خالد قال ثنا ھمام عن قتادۃ عن الحسن وعن زرارۃ بن اوفی ان المغیرۃ بن شعبۃ قال تخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ھذہ القصۃ قال فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بھم الصبح فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاوما الیہ ان یمضی قال فصلیت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ

زرارہ بن اوفیٰ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے پھر پورے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف انہیں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف جاری رکھنے کا اشارہ فرمایا پس میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ایک رکعت پڑھی۔ جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو

رَكْعَةٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا شَيْئًا قَالَ أَبُودَاوُدَ أَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْفَرْدَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ۔

۱۵۳ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمُوقَيْهِ قَالَ أَبُودَاوُدَ وَهُوَ أَبُوعَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ۔

۱۵۴ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ۔

۱۵۵ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا دُلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ دُلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَبُودَاوُدَ هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

۱۵۶ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا ابْنُ حَيٍّ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَامِرٍ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر وہ رکعت پڑھی جو رہ گئی تھی اور اس پر کوئی اور اضافہ نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے کہ جو طاق رکعتیں پائے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں۔

ابوعبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی موجود تھے جبکہ وہ حضرت بلال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دریافت کر رہے تھے۔ پس حضرت بلال نے فرمایا کہ حضور حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا جاتا تو وضو فرماتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزوں پر۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ وہ ابوعبداللہ راوی ہیں جو بنی تمیم بن مرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیشاب کر کے وضو کیا تو موزوں پر مسح کیا اور فرمایا کہ میرے لیے مسح کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے لوگوں نے کہا کہ ایسا سورۂ المائدہ کے نزول سے پہلے ہوتا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے سورۂ المائدہ کے نازل ہو جانے کے بعد اسلام قبول کیا۔

ابوبریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نجاشی (شاہِ حبشہ) نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادے موزے آپ کے پہننے کے لیے تحفے کے طور پر بھیجے آپ نے انہیں پہنا پھر وضو فرمایا اور ان کے اوپر مسح کیا۔ مسدد نے دلہم ابن صالح کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو صرف اہلِ بصرہ نے ہی روایت کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابونعم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْبَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَابُ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ

۱۵۷ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ فِيْهِ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

۱۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَكَانَ قَدْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقِبْلَتَيْنِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلٰثَةً قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ فِيْهِ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ وَاخْتُلِفَ فِيْ اِسْنَادِهٖ۔

نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا بلکہ تم بھول گئے ہو کیونکہ مجھے میرے رب عزوجل نے یہی حکم فرمایا ہے۔

مسح کی مدت

ابو عبد اللہ جدلی نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک رات دن ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ منصور بن معتمر نے جو ابراہیم تیمی کی سند سے روایت کی ہے اس میں حضرت خزیمہ نے فرمایا کہ اگر ہم زیادہ مدت چاہتے تو زیادہ مل جاتی۔

ابی بن عمارہ سے حضرت یحییٰ بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کیا میں موزوں پر مسح کر لیا کروں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ ایک دن فرمایا دو دن۔ عرض گزار ہوئے تین دن؟ فرمایا ہاں اور جو تم چاہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابی مریم مصری، یحییٰ بن ایوب، عبد الرحمن بن رزین، محمد بن یزید بن ابو زیاد، عبادہ بن نسی نے ابی بن عمارہ سے جو روایت کی ہے اس میں کہا۔ یہاں تک کہ سات تک پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور جو تمہارا دل چاہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے اور یہ مضبوط نہیں ہے اور اسے یحییٰ بن اسحاق سیلحینی نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک رات دن اور مسافر کے لیے تین رات دن

ہے موزوں پر مسح کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس کا انکار وہی کرے گا جو بدعتی یا بدمذہب ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۶۲ المسح على الجوربين۔

۱۵۹ حدثنا عثمان بن ابي شيبة عن وكيع عن سفيان عن ابي قيس الاودي هو عبد الرحمٰن بن ثروان عن هذيل بن شرحبيل عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين قال ابوداؤد كان عبد الرحمٰن بن مهدي لا يحدث بهذا الحديث لان المعروف عن المغيرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين وروي هذا ايضا عن ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح على الجوربين و ليس بالمتصل ولا بالقوي ومسح على الجوربين علي بن ابي طالب وابن مسعود والبراء بن عازب وانس بن مالك وابو امامة وسهل بن سعد وعمرو بن حريث وروي ذلك عن عمر بن الخطاب وابن عباس۔

جرابوں پر مسح کرنا

ہزیل بن شرحبیل نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی اسے بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہ سے مشہور روایت یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ اور اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا۔ یہ روایت متصل نہیں اور یہ مضبوط بھی نہیں۔ حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت براء بن عازب، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوامامہ، حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا نیز حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اس کی روایت کی گئی ہے۔

باب ۶۳

۱۶۰ حدثنا مسدد وعباد بن موسى قالا ثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن ابيه قال عباد قال اخبرني اوس بن ابي اوس الثقفي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على نعليه وقدميه وقال عباد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى على كظامة قوم يعني الميضاة ولم يذكر مسدد الميضاة والكظامة ثم اتفقا فتوضأ ومسح على نعليه وقدميه۔

جوتوں اور پاؤں پر مسح کرنا

عباد کو حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے جوتوں اور پیروں پر مسح کیا۔ عباد نے کہا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی دو کنوؤں کی درمیانی نالی پر تشریف فرما ہوئے۔ مسدد نے دو کنوؤں کی درمیانی نالی کا ذکر نہیں کیا۔ پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں: ۔۔ اور مسح کیا اپنے جوتوں اور اپنے دونوں پیروں پر۔

باب ۶۴ كيف المسح۔

۱۶۱ حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال ثنا عبد الرحمٰن بن ابي الزناد قال ذكره ابي عن

مسح کرنے کا طریقہ

عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزوں

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ۔

پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ محمد بن صباح کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

١٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔

عبد خیر کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصے کی نسبت نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے۔

١٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ إِلَّا أَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتّٰى رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ۔

یزید بن عبد العزیز نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں پیروں کے تلووں کو دھونا مقدم شمار کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا۔

١٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتّٰى رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ وَرَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ كَمَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَرَوَاهُ أَبُو السَّوْدَاءِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

اعمش نے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اگر دین رائے پر منحصر ہوتا تو پیروں کے تلوے مسح کے ظاہری حصے سے زیادہ حقدار تھے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرمایا۔ وکیع نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں سمجھتا تھا کہ مسح کرنے میں ظاہری حصے سے تلوے مقدم ہیں یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے ظاہری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ وکیع کا بیان ہے کہ موزوں پر۔ عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے وکیع کی طرح روایت کی ہے۔ ابوالسوداء ابن عبد خیر، عبد خیر نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے دونوں قدموں کی پشت کو دھویا اور فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

١٦٥۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُودُ

رجاء بن حیاۃ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفَّيْنِ وَاَسْفَلَهُمَا قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ ثَوْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَجَاءٍ۔

بَابٌ ٦٥ فِي الْاِنْتِضَاحِ۔

١٦٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ يَتَوَضَّاُ وَيَنْتَضِحُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَافَقَ سُفْيَانَ جَمَاعَةٌ عَلٰى هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحَكَمُ اَوِ ابْنُ الْحَكَمِ۔

١٦٨ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ اَوِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔

بَابٌ ٦٦ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا تَوَضَّاَ۔

١٦٩ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُدَّامَ اَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ اِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْاِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا فَقَدْ اَوْجَبَ فَقُلْتُ بَخٍ بَخٍ مَا اَجْوَدَ

تعالیٰ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو موزوں پر ان کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے بات پہنچی ہے کہ ثور بن یزید نے یہ حدیث رجاء بن حیات سے نہیں سنی (یعنی منقطع ہے)۔

پانی چھڑکنے کا بیان

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت سفیان بن حکم ثقفی یا حضرت حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو کر لیتے اور میانی پر پانی چھڑک لیتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایک جماعت نے اس اسناد میں سفیان کی موافقت کی ہے۔ بعض حضرات نے الحکم اور بعض نے ابن الحکم کہا ہے۔

مجاہد نے حکم یا ابن حکم سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا۔ پھر وضو فرمایا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

وضو کے بعد کیا کہے

جبیر بن نفیر سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور باری سے اپنے ساتھیوں کی خدمت کرتے اور اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ایک روز اونٹ چرانے کی باری میری تھی۔ میں تیسرے پہر انہیں لے کر آیا تو میں نے پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو ان میں اپنے دل اور اپنی نگاہ کے ساتھ متوجہ رہے مگر اس کے لیے (جنت یا نجات) واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا: واہ واہ! یہ کتنی اچھی بات ہے۔ میرے سامنے

هٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيَّ الَّتِي قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجْوَدُ مِنْهَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ آنِفًا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهٖ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ إِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الرِّعَايَةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهٖ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ۔

بَابٌ الرَّجُلُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ أَبُو أَسَدِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ إِنِّي رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ۔

بَابٌ تَفْرِيقُ الْوُضُوءِ۔

کھڑے ہوئے ایک آدمی نے کہا، اے عقبہ! آپ سے پہلے جو بات ارشاد فرمائی وہ اس سے بھی اچھی تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے کہا، اے ابوحفص! وہ کیا ہے کہنے لگے کہ آپ کے آنے سے ذرا پہلے ابھی فرمایا ہے کہ تم میں کوئی بھی ایسا نہیں کہ وضو کرے تو وضو اچھی طرح کرے، پھر وضو سے فارغ ہونے پر کہے: "میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ [illegible] ربیعہ بن یزید، ابو ادریس، حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے۔

حسین بن عیسیٰ، عبداللہ بن یزید مقری، حیوہ بن شریح، ابوعقیل، ان کے چچازاد بھائی، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے اور اس میں اونٹ چرانے کا ذکر نہیں کیا۔ بتاتے ہوئے فرمایا۔ پس اچھی طرح وضو کرے۔ پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہے۔ باقی حدیث معناً حدیث معاویہ کے مطابق ہے۔

ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

محمد بن عیسیٰ، شریک، عمرو بن عامر بجلی، محمد یعنی ابوسد بن عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وضو کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرمایا کرتے تھے اور ہم ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

سلیمان بن بریدہ کے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھائیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ آج میں نے آپ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ پہلے آپ نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

وضو میں کمی رہ جانا

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ قَالَ ثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا ابْنُ وَهْبٍ وَحْدَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ۔

قتادہ بن دعامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی وضو کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے ناخن برابر جگہ اپنے پیر میں خشک چھوڑ رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث جریر بن حازم سے معروف نہیں ہے اور اسے صرف ابن وہب ہی نے روایت کیا ہے جبکہ معقل بن عبید اللہ جزری، ابوالزبیر، جابر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے جس میں فرمایا۔ واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى قَتَادَةَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، یونس اور حمید، حضرت حسن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً حدیث قتادہ کی طرح روایت کی ہے۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَفِي ظَهْرِ قَدَمِهِ لُمْعَةٌ قَدْرَ الدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلٰوةَ۔

خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے قدم پر ایک درہم کے برابر ایسی جگہ تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

بَابٌ ۶۹۔ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ۔

جب وضو ٹوٹنے کا شک ہو

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُخَيَّلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

سعید بن مسیب اور عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اگر آدمی کو نماز میں ہوا خارج ہونے کا شک گزرے۔ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو پائے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِیْ دُبُرِهٖ اَحْدَثَ اَوْلَمْ یُحْدِثْ فَاَشْكَلَ عَلَیْهِ فَلَا یَنْصَرِفْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔

جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر ہو اور وہ اپنی پیٹھ میں حرکت محسوس کرے اور شک میں مبتلا ہو جائے کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو محسوس کرے۔ ف

ف۔ کیونکہ ایسا وسوسہ آدمی کے دل میں شیطان ڈالتا ہے تاکہ وہ نماز توڑ دے۔ لہٰذا وسوسے پر عمل نہ کرے اور نماز جاری رکھے ہاں وضو ٹوٹنے اور ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے تو نماز خود ٹوٹ گئی۔ اب نماز جاری نہ رکھے بلکہ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ۔

بوسہ دینے سے وضو کا حکم

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ یَتَوَضَّأْ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ هُوَ مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ شَیْئًا قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْیَابِیُّ وَغَیْرُهٗ۔

ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور وضو نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے فریابی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ هِیَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ هٰكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُ الْحَمِیْدِ الْحِمَّانِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کو بوسہ دیا پھر نماز کے لیے نکلے اور وضو نہیں فرمایا عروہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا وہ آپ ہی ہوں گی پس وہ ہنس پڑیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ اور عبدالحمید حمانی نے سلیمان اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّالَقَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ثَنَا اَصْحَابٌ لَنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِیِّ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ اَحْكِ عَنِّیْ اَنَّ هٰذَیْنِ یَعْنِیْ حَدِیْثَیِ الْاَعْمَشِ هٰذَا عَنْ حَبِیْبٍ وَحَدِیْثَهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ یَحْیٰی اَحْكِ عَنِّیْ اَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَیْءَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَرُوِیَ

ابراہیم بن مخلد طالقانی، عبدالرحمٰن بن مغراء، اعمش ان کے چند ساتھی، عروہ مزنی نے اس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے ایک آدمی سے کہا کہ یہ دونوں حدیثیں مجھ سے نقل کرو یعنی اعمش کی حدیث بواسطہ حبیب اور اسی اسناد کے ساتھ اس کی حدیث کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے یہ غلط نقل کی گئی ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ ہم سے حبیب نے نہیں روایت

عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ مَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ يَعْنِي لَمْ يُحَدِّثْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ رَوَى حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثًا صَحِيحًا۔

کی مگر عروہ مزنی کے واسطے سے یعنی انہوں نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حمزہ الزیات حبیب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ اس اسناد کے ساتھ یہ حدیث صحیح روایت کی ہے۔ ف

ف۔ عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے یا نہیں، اس مسئلے میں آئمہ کے درمیان اختلاف ہے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے۔ خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت، عورت اپنی بیوی ہو یا غیر امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک اجنبی عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے جبکہ دونوں بالغ ہوں یہ حضرات قرآن کریم کی آیت اولمستم النساء کو اپنی دلیل ٹھہراتے ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لمس تسا سے جماع مراد ہے جیسا کہ کتب تفاسیر میں ہے لہٰذا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو نہیں ہے۔ اس مسئلے میں احناف کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو صحیحین میں موجود ہے کہ عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو میرے پیر کو چھوتے لہٰذا میں پیروں کو سکیڑ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو پھیلا لیتی۔ اس حدیث میں دوران نماز حضرت صدیقہ کے پیروں کو ہاتھ لگانا مذکور ہے جس سے ثابت ہوا کہ لمس نساء ناقض وضو نہیں ہے۔ امام ترمذی نے شافعی مذہب کی ضرورت سے زیادہ حمایت کرتے ہوئے اس حدیث کی اسناد پر مختلف اعتراضات کیے ہیں لیکن ان سے حدیث کی صحت متاثر نہیں ہوئی اور احناف کی دلیل اسی طرح اپنی جگہ پر ثابت وقائم اور جگمگا رہی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ۔

شرمگاہ چھونے سے وضو کرنا

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

عبد اللہ بن ابوبکر نے عروہ بن زبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے مروان نے کہا اور شرمگاہ چھونے سے بھی عروہ نے کہا مجھے یہ معلوم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھے حضرت بسرہ بنت صفوان نے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وضو کرے۔ ف

ف۔ مس ذکر ناقض وضو ہے یا نہیں اس مسئلے میں کافی اختلاف ہے اور اختلاف کیوں نہ ہوتا جب صحابہ کرام سے مختلف روایات وارد ہیں۔ اہل حق کے باقی آئمہ ثلاثہ کے نزدیک مس ذکر ناقض وضو ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مس ذکر سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور جسم کے دوسرے حصوں کی طرح وہ بھی ایک حصہ ہے۔ جب دوسرے حصوں کو چھونے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا تو مس ذکر سے وضو کیوں ٹوٹنے لگا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ۔

اس بات کی اجازت

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ

قیس بن طلق نے اپنے والد ماجد حضرت طلق بن علی

عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ایک بدوی شخص آکر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! اگر کوئی وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا بیٹھے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن عیینہ اور جریر رازی، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ۔

مسدد، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق سے مذکورہ حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے اضافہ کیا کہ نماز میں۔

بَاب ٧٣ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ۔

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد وضو کیا کرو۔ بکری کے گوشت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد وضو نہ کرو۔ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کا تعلق شیاطین سے ہے اور بکریوں کے ریوڑوں میں نماز پڑھنے کی بابت دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ ان میں نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ برکت کی جگہیں ہیں۔ ف

ف۔ نماز ہر پاک جگہ میں پڑھی جا سکتی ہے اور جہاں اپنے مال کی حفاظت بھی ہوتی رہے وہ اور بھی اچھا۔ اونٹوں کے تھان میں شاید بایں وجہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہو کہ وہ کوئی نماز پڑھے اور اونٹ آپس میں شرارت کرتے ہوئے ممکن ہے اسے کچل دیں لہٰذا خطرے کے باعث ان کے تھان میں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ٧٤ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيءِ وَغَسْلِهِ۔

کچا گوشت چھونے یا دھونے سے وضو کا حکم

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ الْمَعْنٰى

ہلال بن میمون جہنی نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت کی۔ ہلال نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری کے سوا مجھے اس کی کوئی

قَالُوْا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ هِلَالٌ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ اَيُّوْبُ وَعَمْرٌو اُرَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلَخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّ حَتّٰى اُرِيَكَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتّٰى تَوَارَتْ اِلَى الْاِبِطِ ثُمَّ مَضٰى فَصَلّٰى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهِ يَعْنِيْ لَمْ يَمَسَّ مَاءً وَقَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنِ الرَّمْلِيِّ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ اَبَا سَعِيْدٍ۔

باب ۷۵ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْمَيْتَةِ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

سند معلوم نہیں۔ ایوب اور عمرو نے بھی اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ایک طرف ہو جاؤ میں اتار کر دکھاتا ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھال اور گوشت کے درمیان اندر داخل کیا حتیٰ کہ وہ بغل تک چلا گیا۔ پھر آپ نے جا کر لوگوں کو نماز پڑھائی اور نیا وضو نہ کیا۔ عمرو نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا اور اسے ہلال بن میمون رملی سے روایت کیا۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالواحد بن زیاد، ابو معاویہ، ہلال، عطا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــ مرسلاً روایت کیا ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

مردار کو چھونے سے وضو نہ کرنا

جعفر کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر عالیہ بستیوں میں سے ایک بستی کے بازار میں سے ہوا جو دونوں جانب تھا۔ پس آپ کو چھوٹے کانوں والا بکری کا ایک مردہ بچہ ملا۔ آپ نے اسے کان سے پکڑ کر اٹھا لیا پھر فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ اس کا ہو؟ پھر باقی حدیث آخر تک بیان کی۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا و مافیہا کی قدر و قیمت بکری کے اس مرے ہوئے بچے سے زیادہ نہیں ہے جس طرح تم میں سے کوئی اس بچے کو لینے کے لیے تیار نہیں کیونکہ وہ کسی مصرف کا نظر نہیں آتا اسی طرح دنیا بھی بیکار ہے اور قطعاً کسی مصرف کی نہیں بلکہ قابل احتراز و اجتناب ہے۔ اسی لیے واقف اسرار حقائق اور سرمایۂ ملت کے نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے شیخ فرید بخاری گورنر لاہور کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے دنیا کی حقیقت یوں بیان فرمائی:۔

دنیا بظاہر شیریں اور صورت میں تازگی رکھتی ہے لیکن حقیقت میں زہر قاتل ہے اس کا فائدہ باطل اور اس میں گرفتار ہونا بیکار ہے۔ اس کا مقبول ذلیل و خوار ہے اور اس پر فدا ہونے والا پاگل۔ اس کا حکم سونے میں لپٹی ہوئی نجاست جیسا ہے اور شکر ملے ہوئے زہر کے مانند ہے۔ عقلمند وہ ہے جو اس بیکار دولت پر فریفتہ نہ ہو اور ایسے خراب سامان کی محبت میں گرفتار رہنے سے بچے"۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۰)۔

دنیا بارگاہِ خداوندی میں ذلیل و خوار اور مبغوض کیوں ہے، اس کی وجہ بتاتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مکتوب میں یوں فرمایا ہے:۔

"یعنی دنیا حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے نزدیک اس لیے ملعونہ و مبغوضہ ہے کہ حصولِ دنیا نفسانی خواہشات کے حصول کا ممد و معاون ہے لہٰذا جو دشمن کی مدد کرے وہ ضرور لعنت کا مستحق ہوگا اسی لیے فقر فخرِ محمدی ہوا علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات۔ فقر میں نفس کی نامرادی ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی بعثت کا مقصد نفس کو عاجز کرنا ہے جبکہ تکلیفاتِ شرعیہ میں یہ حکمت ہے کہ نفس امارہ عاجز اور خراب ہوتا ہے۔ شرائعِ نفسانی خواہشات کو مٹانے کی غرض سے وارد ہوئی ہیں جس قدر شریعت کے مطابق عمل کیا جائے گا اسی قدر نفسانی خواہشات زوال پذیر ہوں گی"۔
(مکتوباتِ امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۲)۔

پارہ — ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بابٌ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَاَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ وَقَامَ يُصَلِّيْ وَزَادَ الْاَنْبَارِيُّ وَكَانَ شَارِبِيْ وَفٰى فَقَصَّهُ لِيْ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قَالَ اَقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَسَ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت کھا کر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

مغیرہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا تو آپ نے بکری کی ایک ران کا حکم فرمایا جو بھونی گئی۔ آپ چھری سے کر اس میں سے میرے لیے کاٹنے لگے کہ اتنے میں حضرت بلال نماز کے لیے بلانے آ گئے۔ پس آپ نے چھری ڈال دی اور فرمایا کہ اس کے ہاتھ خاک آلودہ ہوں اسے ہو کیا گیا ہے؟ اور نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ انباری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ جنہیں آپ نے مسواک پر رکھ کر کاٹ دیا یا یہ فرمایا کہ میں تیرے بالوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹ دیتا ہوں۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر اپنا دستِ مبارک اس فرش سے پونچھ لیا جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۱۹۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور روٹی اور گوشت پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر وضو کے لیے پانی منگوا کر اُس سے وضو کیا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھ کر اپنا باقی کھانا منگوایا پس کھا کر پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور دوبارہ وضو نہ فرمایا۔

۱۹۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ أَبُو عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا اخْتِصَارٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں صورتوں میں سے آخری فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مذکورہ بالا حدیث کا خلاصہ ہے۔

۱۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بُضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلِكُهَا حَتَّى أَحْرَمَ بِالصَّلٰوةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

عبید بن ثمامہ مرادی کا بیان ہے کہ مصر میں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے مصر کی مسجد میں انہیں حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی کے گھر میں سات یا چھ آدمیوں کو میں نے اپنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیکھا۔ پس حضرت بلال گزرے اور انہوں نے نماز کے لیے آواز دی۔ پس ہم باہر نکلے تو ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی ہانڈی آگ پر پک رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا تمہاری ہانڈی پک گئی ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ نے اس میں سے ایک بوٹی اٹھائی اور اسے چباتے رہے، یہاں تک کہ نماز کی تکبیر کہی اور ایسا کرتے ہوئے میں نے آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ف

ف: شروع اسلام میں یہی حکم تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے دوبارہ وضو کرنا پڑتا ہے۔ بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور صرف اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کیا جاتا تھا اس کے بعد یہ دوسرا حکم بھی منسوخ ہوگیا اور فرمایا گیا کہ آگ پر پکی ہوئی خواہ کوئی چیز بھی کھائی جائے اس کا وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا اُس کے بعد صرف کلی کر لینا کافی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

بَابُ ۷۶ اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا اَنْضَجَتِ النَّارُ۔

اس سے وضو لازم آنا

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابوبکر بن حفص، اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کرنا ہوتا ہے آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانٌ عَنْ يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِنْ سَوِيْقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اَلَا تَوَضَّأُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ اَوْ قَالَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ اَخِيْ۔

ابوسلمہ نے ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت کی کہ وہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُمّ المومنین نے انہیں ایک پیالہ ستو پلائے۔ انھوں نے پانی منگوا کر کُلّی کی فرمایا اے میرے بھانجے! تم وضو کیوں نہیں کرتے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو یا فرمایا کہ جن کو آگ نے مس کیا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کی حدیث میں اے بھتیجے ہے۔ ف

ف ان دونوں حدیثوں میں جو آگ پر پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنے کا حکم ہے یہ ابتدائی دور کی بات ہے۔ شروع اسلام میں یہی حکم تھا لیکن بعد میں یہ منسوخ ہوگیا تھا کہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

بَابُ ۷۸ اَلْوُضُوْءُ مِنَ اللَّبَنِ۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔

دودھ پی کر وضو کرنا

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرما کر پانی منگوایا تو کُلّی کی۔ پھر فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

بَابُ ۷۹ اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيْعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلّٰى قَالَ زَيْدٌ دَلَّنِيْ شُعْبَةُ عَلٰى هٰذَا الشَّيْخِ۔

اس کی رخصت

توبہ عنبری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرما کر کُلّی نہیں کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑھ لی۔ زید نے فرمایا کہ اس بوڑھے کو یہ شعبہ نے بتایا۔

بَابُ ۸۰ اَلْوُضُوْءُ مِنَ الدَّمِ۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْتَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ

خون نکلنے سے وضو کا حکم

عقیل بن جابر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے

ثنا ابنُ المبارکِ عن محمدِ بنِ اسحٰقَ قالَ حدَّثَنِی صدقةُ بنُ یسارٍ عن عقیلِ بنِ جابرٍ عن جابرٍ قالَ خرجنا معَ رسولِ اللهِ صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّمَ یعنی فی غزوةِ ذاتِ الرِّقاعِ فاصابَ رجلٌ امرأةَ رجلٍ منَ المشرکینَ فحلفَ انْ لا انتهی حتّٰی اُهریقَ دمًا فی اصحابِ محمدٍ فخرجَ یتبعُ اثرَ النبیِّ صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّمَ فنزلَ النبیُّ صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّمَ منزلًا فقالَ مَن رجلٌ یکلؤُنا فانتدبَ رجلٌ منَ المهاجرینَ ورجلٌ منَ الانصارِ فقالَ کونا بفمِ الشِّعبِ قالَ فلمّا خرجَ الرجلانِ الی فمِ الشِّعبِ اضطجعَ المهاجریُّ وقامَ الانصاریُّ یصلِّی واتی الرجلُ فلمّا رای شخصَهُ عرفَ انّهُ ربیئةٌ للقومِ فرماهُ بسهمٍ فوضعَهُ فیهِ فنزعَهُ حتّٰی رماهُ بثلاثةِ اسهمٍ ثمّ رکعَ وسجدَ ثمّ انتبهَ صاحبُهُ فلمّا عرفَ انّهم قد نذروا بهِ هربَ فلمّا رای المهاجریُّ ما بالانصاریِّ منَ الدّمِ قالَ سبحانَ اللهِ الا انبهتنی اوّلَ ما رمی قالَ کنتُ فی سورةٍ اقرؤُها فلم احبَّ انْ اقطعَها۔

فرمایا:- ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یعنی غزوہ ذات الرقاع میں۔ پس ایک آدمی نے کسی مشرک کی بیوی کو مار دیا تو اس نے قسم کھائی کہ اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک محمد کے ایک ساتھی کا خون نہ بہا دوں۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوشِ قدم دیکھتا ہوا نکلا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل پر اُترے تو فرمایا: کون ہمارا پہرہ دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصار نے یہ ذمہ لیا۔ فرمایا کہ گھاٹی کے دہانے پر چلے جاؤ۔ جب دونوں حضرات گھاٹی کے دہانے پر پہنچ گئے تو مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور دیکھ کر اُس نے پہچان لیا کہ یہ قوم کے نگران ہیں۔ پس اس نے ایک تیر مارا جو انہیں آ لگا انہوں نے اُسے نکال دیا، یہاں تک کہ اُس نے تین تیر مارے۔ پھر انہوں نے رکوع سجدہ کر کے اپنے ساتھی کو بتایا۔ تیر انداز نے جب دیکھا کہ وہ خبردار ہو گئے تو بھاگ گیا۔ جب مہاجر نے انصاری کا خون دیکھا تو تعجب سے کہا کہ آپ نے مجھے پہلے ہی تیر پر کیوں نہ بتایا؟ کہا کہ میں ایک سورت پڑھ رہا تھا جسے توڑنا میں نے پسند نہ کیا۔

باب فی الوضوءِ منَ النَّومِ۔

سونے سے وضو کا حکم

۱۹۹۔ حدثنا احمدُ بنُ محمدِ بنِ حنبلٍ قالَ ثنا عبدُ الرزّاقِ قالَ انا ابنُ جریجٍ قالَ اخبرنی نافعٌ قالَ حدَّثَنِی عبدُ اللهِ بنُ عمرَ انّ رسولَ اللهِ صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّمَ شُغِلَ عنها لیلةً فاخَّرها حتّٰی رقدنا فی المسجدِ ثمّ استیقظنا ثمّ رقدنا ثمّ استیقظنا ثمّ رقدنا ثمّ خرجَ علینا فقالَ لیسَ احدٌ ینتظرُ الصلوٰةَ غیرُکم۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں اتنی دیر کر دی کہ ہم مسجد میں سو گئے۔ ہم دوبارہ بیدار ہو کر سو گئے۔ ہم سہ بارہ بیدار ہو کر سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: تمہارے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو نماز کے انتظار میں ہو۔

۲۰۰۔ حدثنا شاذُ بنُ فیّاضٍ قالَ ثنا هشامٌ الدستوائیُّ عن قتادةَ عن انسٍ قالَ کانَ اصحابُ رسولِ اللهِ صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّمَ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اتنی دیر تک نمازِ عشاء کا انتظار کرتے کہ ان کے سر جھک جاتے۔ پھر نماز پڑھتے اور

يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ زَادَ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَخْفِقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ اِبْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِلَفْظٍ اٰخَرَ۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ حَاجَةً فَقَامَ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَعَسَ الْقَوْمُ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوْءً۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ وَيَنَامُ وَيَنْفُخُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لَهُ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ وَقَدْ نِمْتَ فَقَالَ اِنَّمَا الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا زَادَ عُثْمَانُ وَهَنَّادٌ فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ قَوْلُهُ الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا هُوَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَمْ يَرْوِهِ اِلَّا يَزِيْدُ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوٰى اَوَّلَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَذْكُرُوْا شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْفُوْظًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ وَقَالَ شُعْبَةُ اِنَّمَا سَمِعَ قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَرْبَعَةَ اَحَادِيْثَ حَدِيْثَ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَحَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّلٰوةِ وَحَدِيْثَ الْقُضَاةِ ثَلٰثَةٌ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ

دوبارہ وضو نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے قتادہ سے جو روایت کی اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہمارے سر جھک جاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابو عروبہ نے اسے قتادہ سے دوسرے لفظوں میں روایت کیا ہے۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نمازِ عشاء کی اقامت کہی گئی تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے پس آپ کھڑے ہو کر اس سے سرگوشی کرتے رہے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے یا بعض حضرات۔ پھر آپ نے اُن کے ساتھ نماز پڑھی اور راوی نے دوبارہ وضو کرنے کا ذکر نہ کیا۔

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے، سو جاتے اور خراٹے لیتے رہتے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے اور دوبارہ وضو نہ کرتے میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے بغیر وضو کئے نماز پڑھ لی حالانکہ آپ سو گئے تھے۔ فرمایا کہ وضو اس پر لازم ہے جو ٹیک لگا کر سو جائے۔ عثمان اور ہناد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ٹیک لگائے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ یہ کہنا کہ وضو اس پر ہے جو ٹیک لگا کر سویا ہو۔ یہ حدیث منکر ہے کیونکہ یزید دالانی کے سوا اسے قتادہ سے کسی نے روایت نہیں کیا۔ حدیث کے پہلے حصے کو حضرت ابن عباس سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے لیکن اُنہوں نے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ شعبہ نے فرمایا کہ قتادہ نے ابو العالیہ سے چار حدیثیں سُنی ہیں۔

۱۔ یونس بن متیٰ کے متعلق حدیث۔

۲۔ نماز کے متعلق حضرت ابن عمر سے حدیث۔

۳۔ قضاۃ ثلاثہ کی حدیث۔

۴۔ حضرت ابن عباس کی یہ حدیث کہ مجھ سے کتنے ہی پسندیدہ حضرات نے حدیث بیان کی ہے جن میں سے حضرت عمر بھی

مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ۔

ہیں اور حضرت عمر مجھے اُن میں سب سے پسند ہیں۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقعد کی ڈاٹ آنکھیں ہیں (یعنی بیدار آدمی کے علم میں یہ بات رہتی ہے کہ مقعد سے کچھ نکلا یا نہ نکلا) جو سو جائے اُسے وضو کرنا چاہیئے۔ (ف)

ف: سونے کو بایں وجہ ناقضِ وضو فرمایا کہ سونے والے کو ریح کے خارج ہونے کے متعلق علم و اختیار نہیں رہتا اور یہ اُسی صورت میں ہے کہ وہ سہارا لے کر سوئے کیونکہ سہارا لے کر سونے کی صورت میں جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا کوئی بغیر سہارا لیے سو بھی جائے تو اٹھنے سے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ بھی دوسرے لوگوں سے جدا تھا۔ آپ کا سونا ناقضِ وضو بالکل نہیں تھا۔ ایک دفعہ آپ محوِ خواب تھے کہ بیدار ہونے پر نماز شروع کر دی اور وضو نہ کیا۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تعجب ہوا اور عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سُنی تھی۔ مقصد یہی تھا کہ سونے کے باوجود آپ نے نماز کے لیے وضو نہ فرمایا۔ ارشاد ہوا عائشہ! تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا (بخاری) اور باقی انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب کی حالت بھی یہی ہوتی تھی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اپنی اُمت کے حق میں ریوڑ کے محافظ کی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح نگران کا اپنے ریوڑ کی نگرانی سے غافل ہو جانا مناسب نہیں اسی طرح نبی کا اپنی امت سے خواب میں بھی غافل ہو جانا اُن حضرات کی شان کے شایان نہیں اور پروردگارِ عالم انہیں بوقتِ خواب بھی اُمت کے حالات و کوائف سے بے خبر نہیں ہونے دیتا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۸۲۔ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذَى بِرِجْلِهِ۔

جو گندگی پر پیدل چلے

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ۔

ہناد بن سری اور ابراہیم بن ابو معاویہ، عثمان بن ابو شیبہ، شریک، جریر اور ابن ادریس، اعمش، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم پیدل چلنے کے بعد پیروں کو دھویا نہیں کرتے تھے نیز نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹا نہیں کرتے تھے۔ ابراہیم بن ابو معاویہ، اعمش، شقیق، مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ ہناد، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی (یعنی بغیر واسطہ مسروق کے)

باب ۸۳۔ فِيمَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلٰوةِ۔

جس کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى

مسلم بن سلام نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

بنِ حطان عن مسلم بن سلام عن علي بن طلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم في الصلوة فلينصرف فليتوضأ وليعد الصلوة۔

باب ۸۲ في المذي۔

۲۰۶- حدثنا قتيبة بن سعيد قال ثنا عبيدة بن حميد الحذاء عن الركين بن الربيع عن حصين بن قبيصة عن علي قال كنت رجلا مذاء فجعلت اغتسل حتى تشقق ظهري فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم او ذكر له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفعل اذا رأيت المذي فاغسل ذكرك وتوضأ وضوءك للصلوة واذا فضخت الماء فاغتسل۔

۲۰۷- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي النضر عن سليمان بن يسار عن المقداد بن الاسود قال ان علي بن ابي طالب امره ان يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل اذا دنا من اهله فخرج منه المذي ماذا عليه فان عندي ابنته وانا استحيي ان اسأله قال المقداد فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال اذا وجد احدكم ذلك فلينضح فرجه وليتوضأ وضوءه للصلوة۔

۲۰۸- حدثنا احمد بن يونس قال ثنا زهير عن هشام بن عروة عن عروة ان علي بن ابي طالب قال للمقداد وذكر نحو هذا قال فسأله المقداد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليغسل ذكره وانثييه قال ابوداؤد ورواه الثوري وجماعة عن هشام عن ابيه عن المقداد عن

دورانِ نماز کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ لوٹ جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔ ۲۰۶-

مذی کا بیان

حصین بن قبیصہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ میری مذی بہت بہتی تھی مجھے بار بار غسل کرنا پڑتا جو مجھے اپنے اُوپر بوجھ نظر آیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا یا آپ سے ذکر کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر اسی طرح وضو کر لیا کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہیں اور جب تم پانی (منی) بہاؤ تو غسل کیا کرو۔

مقداد بن اسود کا بیان ہے کہ ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا لازم ہے؟ چونکہ میرے نکاح میں حضور کی صاحبزادی ہے اس لیے خود پوچھنے میں مجھے عار محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقداد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی یہ چیز دیکھے تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر اسی طرح وضو کرے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

ہشام بن عروہ نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد سے کہا پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مقداد کے دریافت کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ اور دونوں خصیوں کو دھو لینا چاہیئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری اور ایک جماعت نے ہشام، عروہ، حضرت مقداد، حضرت علی

عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ فَذَكَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ أُنْثَيَيْهِ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے مفضل بن فضالہ، ثوری، ابن عیینہ، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور فوطوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الْاِغْتِسَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ عَنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَهُ۔

سعید بن عبید بن سباق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری شدت کے ساتھ مذی نکلا کرتی ہے جس کے باعث کثرت سے غسل کرنا پڑتا۔ پس میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اس کے لیے تمہیں وضو کر لینا کافی ہے۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! جو میرے کپڑے میں لگ جاتی ہے اس کے لیے کیا کروں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ جہاں تم اپنے کپڑے پر لگی ہوئی دیکھو تو اُس پر ایک چلّو پانی چھڑک لیا کرو۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بَعْدَ الْمَاءِ فَقَالَ ذٰلِكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ۔

علاء بن حارث نے حرام بن حکیم سے روایت کی ہے کہ اُن کے چچا جان حضرت عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ غسل کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے اور اگر غسل کرنے کے بعد پانی نکل آئے؟ فرمایا کہ یہ مذی ہوتی ہے اور ہر نر کی مذی خارج ہوتی ہے اس کے باعث اپنی شرمگاہ اور فوطوں کو دھو لیا کرو اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرو۔ ف

ف۔ نہانے کے بعد یا کسی بھی وقت مذی نکلے تو اس سے غسل لازم نہیں آتا۔ بخاری و مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ۔ ترمذی میں ہے:۔ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ جبکہ ابوداؤد کی اس روایت میں فوطوں کے دھونے کا ذکر بھی ہے۔ اس سلسلے کی تمام روایات کو سامنے رکھنے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ جسم یا

کپڑے میں جہاں مذی لگ گئی ہو اُسے دھو کر وضو کر لیا جائے کیونکہ مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن غسل لازم نہیں آتا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۸۵ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ وَمُؤَاكَلَتِهَا۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَذَكَرَ مُؤَاكَلَةَ الْحَائِضِ أَيْضًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

حائضہ کے ساتھ مباشرت اور کھانے پینے کا بیان

علاء بن حارث نے حرام بن حکیم سے روایت کی ہے کہ ان کے چچاجان (حضرت سہل بن حنیف) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے لیے اپنی بیوی سے کیا چیز جائز ہے، جب کہ وہ حائضہ ہے؟ فرمایا کہ تہمد سے اُوپر تمہارے لیے سب کچھ جائز ہے اور حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کا ذکر بھی کیا۔ پھر باقی حدیث آخر تک بیان کی۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ سَعْدٍ الْأَغْطَشِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ هِشَامٌ هُوَ ابْنُ قُرْطٍ أَمِيرُ حِمْصَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

عبدالرحمٰن بن عائذ ازدی نے ہشام یعنی ابن قرط امیر حمص سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آدمی کے لیے اپنی بیوی سے کیا چیزیں جائز ہیں جب کہ وہ حائضہ ہو؟ فرمایا کہ تہمد سے اوپر سب کچھ جائز ہے اور اس سے بچنا افضل ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سند قوی نہیں ہے۔

باب ۸۶ فِي الْإِكْسَالِ۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جَعَلَ ذٰلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِقِلَّةِ الثِّيَابِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ وَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ۔

دخول کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدی نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع اسلام میں کپڑوں کی قلت کے باعث لوگوں کو اس (دخول سے غسل لازم نہ آنے) کی رخصت (معافی) عطا فرمائی تھی۔ پھر غسل کرنے کا حکم فرمایا اور غسل ترک کرنے سے منع فرما دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایسا سمجھنے سے منع فرما دیا کہ پانی نکلنے سے غسل لازم آئے گا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ یہ جو فتوے دیتے تھے کہ انزال

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ۔

ہونے سے غسل لازم آتا ہے یہ رخصت تھی کہ شروع اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معافی عطا فرمائی تھی۔ پھر اُس کے بعد غسل کرنے کا حکم فرما دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو غسان سے مراد محمد بن مطرف ہیں۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَرَاهِيدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مرد اور عورت کی چاروں شاخوں (دو دو ران رانوں اور پنڈلیوں) کے درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے سے جا ملا تو غسل واجب ہو گیا۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانی (احتلام کی منی) نظر آنے سے غسل ہے۔ ابوسلمہ ایسا ہی کیا کرتے تھے (یعنی انزال ہونے پر غسل کیا کرتے تھے)۔ ف

ف:۔ شروع اسلام میں حکم تھا کہ انزال ہونے پر غسل لازم آتا تھا۔ متعدد صحابۂ کرام نے اسے روایت کیا ہے لیکن ایک مدت کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور حکم ہوا کہ جب مرد اور عورت کے ختنے آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال خواہ ہو یا نہ ہو۔ یہی مذہب ہے حضرات خلفائے راشدین، حضرت عائشہ صدیقہ، اکثر صحابۂ کرام، تابعین عظام اور ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ زیر بحث حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ہے اور صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ اِنَّمَا الْمَاءُ فِي الْاِحْتِلَامِ یعنی یہ حکم احتلام سے متعلق ہے کہ پانی یعنی منی نظر آئے تو غسل واجب ہے اور اگر منی نظر نہ آئی تو غسل واجب نہیں خواہ خواب میں دیکھا ہو کہ اُسے احتلام ہوا ہے۔ اس کے برعکس احتلام کا کوئی علم نہ ہو لیکن جسم یا کپڑوں پر منی دیکھی تو اُس پر غسل کرنا واجب ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جماع کے متعلق بھی یہی حکم تھا کہ پانی لیکن وہ منسوخ ہوا اور یہ حکم صرف احتلام کے بارے میں مخصوص ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَعُودُ۔

جنبی کا دوبارہ جماع کرنا

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ هِشَامٌ

حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی روز ایک غسل سے اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہو آتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے

بن زربي عن انس ومعمر عن قتادة عن انس وصالح بن ابي الاخضر عن الزهري كلهم عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب۸۵ الوضوء لمن اراد ان يعود۔

۲۱۹۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا حماد عن عبد الرحمن بن ابي رافع عن عمته سلمى عن ابي رافع ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له يا رسول الله الا تجعله غسلا واحدا فقال هذا ازكى واطيب واطهر قال ابوداؤد وحديث انس اصح من هذا۔

۲۲۰۔ حدثنا عمرو بن عون اخبرنا حفص بن غياث عن عاصم الاحول عن ابي المتوكل عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم اهله ثم بدا له ان يعاود فليتوضا بينهما وضوءا۔

باب۸۹ في الجنب ينام۔

۲۲۱۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر انه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا واغسل ذكرك ثم نم۔

باب۹۰ الجنب ياكل۔

۲۲۲۔ حدثنا مسدد وقتيبة بن سعيد قالا ثنا سفيان عن الزهري عن ابي سلمة عن عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وهو جنب توضا وضوءه للصلوة۔

اور معمر، قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے اور صالح بن ابو الاخضر نے زہری سے، سب نے حضرت انس سے، انہوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرے

سلمٰی نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے (صحبت کی) ایک سے فارغ ہو کر غسل کرتے، پھر دوسری سے فارغ ہو کر۔ راوی کا بیان ہے: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ ایک ہی بار غسل کیوں نہیں فرما لیتے؟ فرمایا کہ قلبی طہارت، بہتری اور جسمانی طہارت اس میں زیادہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

عمرو بن عون، حفص بن غیاث، عاصم الاحول، ابو المتوکل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس گیا۔ پھر دوبارہ جانا چاہے تو دونوں کے درمیان وضو کرلے۔

حالتِ جنابت میں سونا

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ رات کے وقت وہ جنابت کی حالت میں ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ وضو کرو اپنی شرمگاہ کو دھو لو اور سو جایا کرو۔

حالت جنابت میں کھانا

زہری نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو فرما لیا کرتے تھے۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ فَجَعَلَ قِصَّةَ الْأَكْلِ قَوْلَ عَائِشَةَ مَقْصُورًا وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

یونس نے زہری سے اُسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ حالتِ جنابت میں جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھولیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن وہب نے یونس سے روایت کرتے ہوئے جو کھانے کے متعلق کہا وہ حضرت عائشہ کا قول ہے۔ اس کی صالح بن ابو الاخضر نے زہری سے ابن مبارک کے مطابق روایت کی ماسوائے اس کے کہ عروہ یا ابو سلمہ سے روایت کی۔ اوزاعی، یونس، زہری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن مبارک کے مطابق روایت کی۔

بَابٌ ۹۱ مَنْ قَالَ الْجُنُبُ يَتَوَضَّأُ۔

جنبی کا وضو کرنا

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ تَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے حالانکہ آپ جنابت کی حالت میں ہوتے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَيْنَ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رَجُلٌ وَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت مرحمت فرمائی ہے کہ جب کھانے، پینے یا سوئے تو وضو کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں یحییٰ بن یعمر اور حضرت عمار بن یاسر کے ایک آدمی اور ہے۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر و بن العاص اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے۔

بَابٌ ۹۲ فِي الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ۔

جنبی کا غسل میں دیر کرنا

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ

غضیف بن حارث کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے پہلے حصے میں غسل فرماتے دیکھا یا پچھلے میں؟ فرمایا کہ کبھی پہلے حصے میں غسل فرماتے اور کبھی پچھلے میں۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ يُخَافِتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَافَتَ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

کو رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے ہوئے دیکھا یا پچھلے میں؟ فرمایا کہ کبھی رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے اور کبھی پچھلے میں تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے دیکھا یا آہستہ؟ فرمایا کہ کبھی بلند آواز سے تلاوت کرتے اور کبھی آہستہ۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

عبداللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔ ف

ف۔ فرشتوں سے یہاں رحمت کے فرشتے مراد ہیں۔ جان دار کی تصویر بنانا اور رکھنا جائز نہیں ہے۔ کتا جو ریوڑ وغیرہ کی حفاظت کے لیے رکھا جائے وہ مستثنیٰ ہے۔ جنبی کو بغیر کسی وجہ کے غسل میں دیر کرنا اچھا نہیں کیونکہ اس حالت میں وہ کتنے ہی نیک کاموں سے محروم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ۔

ابواسحاق نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بن علی واسطی نے یزید بن ہارون کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابواسحاق کی یہ حدیث ایک وہم ہے۔

باب ۹۳ فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

جنبی کا قرآن کریم پڑھنا

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَ

عبداللہ بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں دو آدمیوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے خیال میں ایک ہمارے قبیلے سے اور ایک بنی اسد سے

رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ وَجْهًا وَقَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ أَوْ قَالَ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

تھا۔ حضرت علی نے دونوں کو اپنے سامنے بلا کر فرمایا کہ ماشاء اللہ تم دونوں طاقتور ہو، جانفشانی سے اپنے دین کی خدمت کرنا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور کھڈی (لٹرین) میں چلے گئے۔ پھر باہر آئے تو پانی منگوایا تو اس میں سے ایک چلو پانی لے کر منہ پر پھیرا۔ اور قرآن مجید پڑھنے لگے۔ لوگوں کو یہ بات ناپسند ہوئی تو فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکل کر ہمیں قرآن کریم پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور اس میں کوئی جھجک محسوس نہ فرماتے یا یہ فرمایا کہ جنابت کے سوا قرآن مجید سے آپ کو کوئی چیز نہ روکتی۔ ف

ف۔ جنبی قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتا۔ بے وضو تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا کیونکہ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ۔ واللہ اعلم

بَابُ ۹۴ فِي الْجُنُبِ يُصَافِحُ۔

جنبی کا مصافحہ کرنا

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجِسٍ۔

ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے تو ان کی جانب جھکے یہ عرض گزار ہوئے کہ میں جنبی ہوں۔ فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَاخْتَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ قَالَ فِي حَدِيثِ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ ثَنِي بَكْرٌ۔

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ملے جب کہ میں حالت جنابت میں تھا۔ پس میں ایک جانب ہٹ کر پرے چلا گیا اور غسل کر کے حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا اور طہارت بغیر آپ کی بارگاہ میں بیٹھنا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا سبحان اللہ! مسلمان تو کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ حدیث بشر تو حمید نے بکر سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۹۵ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ۔

جنبی کا مسجد میں داخل ہونا

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا أَفْلَتُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ بُيُوتِ

جسرہ بنت دجاجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے بعض صحابہ کرام نے اپنے گھروں کے دروازے آنے جانے کے لیے مسجد کے اندر

أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هٰذِهِ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ ۔

باب ۹ فِي الْجُنُبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ ۔

۲۳۳ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ ۔

۲۳۴ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ فَكَبَّرَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَانْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ ثُمَّ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَى الْقَوْمِ أَنِ اجْلِسُوا فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَاهُ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَبَّرَ ۔

۲۳۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ

نکال لیے تھے۔ فرمایا کہ ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کردو پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور اس سلسلے میں لوگوں نے کچھ بھی نہ کیا، اس اُمید پر کہ شاید اجازت نازل ہو جائے۔ کچھ دیر بعد آپ دوبارہ اُن کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ افلت بن خنفیہ وہی فلیت عامری ہیں۔

جب جنبی بھول کر لوگوں کو نماز پڑھانے لگے

حسن نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھانے کے لیے مسجد میں داخل ہوئے تو دست مبارک سے اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر واپس تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

حماد بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو معنًا روایت کیا اور اس کے شروع میں کہا کہ آپ نے تکبیر کہہ لی اور اس کے آخر میں کہا کہ جب آپ نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ میں بھی ایک بشر ہوں اور میں جنبی تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ مصلے پر کھڑے ہوئے اور ہم نے انتظار کیا کہ آپ تکبیر کہیں، تو آپ لوٹ چلے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ اسے روایت کرتے ہوئے کہا ایوب اور ابن عوف اور ہشام، محمد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، پس تکبیر کہی پھر لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ تو جا کر غسل فرمایا۔ اسی طرح روایت کی ہے مالک، اسمٰعیل بن ابو حکیم، عطاء بن یسار نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی تکبیر کہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی اسی طرح مسلم بن ابراہیم، ابان یحیٰی، ربیع ابن محمد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے تکبیر کہی۔

عمرو بن عثمان حمصی، محمد بن حرب، زبیدی، عیاش بن الازرق

ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا
عَيَّاشُ بْنُ الْأَزْرَقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ خَالِدٍ إِمَامُ مَسْجِدِ صَنْعَاءَ قَالَ ثَنَا رَبَاحٌ عَنْ
مَعْمَرٍ ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَصَفَّ النَّاسُ
صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مَقَامِهِ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ
لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا
يَنْطِفُ رَأْسُهُ قَدِ اغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ وَهٰذَا
لَفْظُ ابْنِ حَرْبٍ وَقَالَ عَيَّاشٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ نَزَلْ
قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى خَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبِلَّةَ فِي مَنَامِهِ۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا
حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ
وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى
أَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَلَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ
فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ الْمَرْأَةُ تَرَى ذٰلِكَ عَلَيْهَا غُسْلٌ
قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا
عَنْبَسَةُ ثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ أُمُّ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي
مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى
الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ أَمْ لَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ

ابن وہب، یونس، مخلد بن خالد، ابراہیم بن خالد امام مسجدِ صنعاء، رباح، معمر، مؤمل بن الفضل، ولید، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں بنالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے۔ یاد آیا کہ غسل نہیں کیا ہے تو لوگوں سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ پھر کاشانۂ اقدس کی جانب لوٹ گئے۔ پھر مکاں عرش آستاں سے نکل کر ہمارے پاس جلوہ افروز ہوئے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، غسل کرنے کے باعث اور ہم صف بستہ تھے۔ یہ روایت ابن حرب کے لفظوں میں ہے۔ عیاش بن ازرق نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ہم کھڑے ہو کر آپ کا انتظار کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ غسل کر کے ہمارے پاس تشریف لے آئے۔

جو خواب میں تری دیکھے

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو تری دیکھے اور اسے احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا وہ غسل کرے اور اس شخص کے متعلق جس نے دیکھا کہ اُسے احتلام ہوا ہے لیکن تری نہ پائے۔ فرمایا کہ اُس پر غسل نہیں ہے۔ حضرت اُمِّ سلیم عرض گزار ہوئیں کہ اگر عورت ایسا دیکھے تو کیا اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں اس سلسلے میں عورتیں مردوں کی طرح ہیں۔

عورت جب مرد کی طرح تری دیکھے

عُروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اُمِّ سلیم جو حضرت انس بن مالک کی والدۂ ماجدہ ہیں، عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا تو جب عورت خواب میں وہی دیکھے (احتلام) جو مرد دیکھتا ہے تو اُسے غسل کرنا چاہیئے جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرَى ذٰلِكَ الْمَرْأَةُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ يَا عَائِشَةُ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَوَافَقَ الزُّهْرِيَّ مُسَافِعٌ الْحَجَبِيُّ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَمَّا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۹ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي يُجْزِئُ بِهِ الْغُسْلُ۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيهِ قَدْرُ الْفَرَقِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الْفَرَقُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ قَالَ فَمَنْ قَالَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِمَحْفُوظٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِرِطْلِنَا هٰذَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا فَقَدْ أَوْفَى قِيلَ لَهُ الصَّيْحَانِيُّ ثَقِيلٌ قَالَ الصَّيْحَانِيُّ أَطْيَبُ قَالَ لَا أَدْرِي۔

ہاں اُسے غسل کرنا چاہیئے جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں اُن کے پاس گئی اور اُن سے کہا، آپ پر افسوس ہے، کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، اے عائشہ! تمہارے دائیں ہاتھ میں مٹی لگے اور یہ مشابہت کہاں سے ہوتی ہے؟ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے زبیدی، عقیل، یونس، زہری کے بھتیجے اور ابوالوزیر، مالک نے زہری سے، زہری کے موافق مسافع حجبی نے کہا عروہ، حضرت اُم سلمہ سے روایت کی ہے لیکن ہشام نے کہا عروہ، زینب بنت ابو سلمہ نے حضرت اُم سلمہ سے روایت کی کہ حضرت اُم سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

جتنا پانی غسل کے لیے کافی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرمایا کرتے جو فرق ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا ہے جس میں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے جس میں ایک فرق پانی ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے بھی حدیث مالک کے مانند روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک فرق ۱۶ رطل کا ہوتا ہے۔ جس نے آٹھ رطل کہا اُس کی بات درست نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے صدقۂ فطر میں ہمارے رطل سے پانچ اور ایک تہائی دیئے تو اُس نے پورا صدقۂ فطر دیا۔ اُن سے کہا گیا کہ صیحانی کھجور بھاری ہوتی ہے۔ فرمایا کہ صیحانی عمدہ ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسلِ جنابت کا بیان

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ ثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلٰثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا۔

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور غسلِ جنابت کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (کہ اس طرح پانی ڈالتا ہوں)

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو برتن میں پانی منگواتے جو دودھ دوہنے والے برتن جتنا ہوتا۔ پھر چلّو میں پانی لے کر پہلے سر کے دائیں جانب ڈالتے، پھر بائیں جانب پھر دونوں ہتھیلیوں میں لے کر سر کے اوپر۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ قَالَ ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ عِنْدَ الْغُسْلِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّفْرِ۔

بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے ایک فرد جمیع بن عمیر کا بیان ہے کہ میں اپنی والدۂ محترمہ اور خالہ جان کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ آپ غسل کے وقت کیا کرتے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے، پھر اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالتے اور ہم چوٹیوں کے باعث اپنے سر پر پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی ہیں۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو شُجَيْرٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ سُلَيْمٰنُ يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غَسَلَ يَدَيْهِ يَصُبُّ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ يُفْرِغُ عَلَى شِمَالِهِ وَرُبَّمَا كَنَتْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے سلیمان راوی نے کہا کہ ابتدا کرتے تو دائیں ہاتھ سے۔ مسدد راوی نے کہا کہ دونوں ہاتھ دھوتے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر۔ پھر دونوں حضرات متفق ہو گئے کہ اپنی شرمگاہ کو دھوتے مسدد نے کہا کہ بائیں ہاتھ پر ڈالتے اور کبھی بطور کنایہ شرمگاہ کہا۔ پھر وضو کرتے نماز وضو کی طرح۔ پھر برتن میں دونوں ہاتھ

عَنِ الْفَرْجِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ شَعْرَهُ حَتّٰى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ الْبَشَرَةَ أَوْ أَنْقَى الْبَشَرَةَ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثًا فَإِذَا فَضَلَ فَضْلَةٌ صَبَّهَا عَلَيْهِ۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَاهِلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ نَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِكَفَّيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَافِغَهُ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَإِذَا أَنْقَاهُمَا أَهْوٰى بِهِمَا إِلَى حَائِطٍ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْوُضُوْءَ وَيُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهِ۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ عُرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ نَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَئِنْ شِئْتُمْ لَأُرِيَنَّكُمْ أَثَرَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِطِ حَيْثُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا يَغْتَسِلُ بِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى فَرْجِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَغَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى نَاحِيَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ الْمِنْدِيْلَ فَلَمْ يَأْخُذْهُ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْ جَسَدِهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بِالْمِنْدِيْلِ

داخل کر کے بالوں میں خلال کرتے، یہاں تک کہ جب دیکھتے کہ پانی جلد تک پہنچ گیا یا جلد صاف ہو گئی تو تین دفعہ سر پر پانی ڈالتے پھر جتنا پانی بچ جاتا اُسے اپنے اُوپر ڈال لیتے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں سے شروع فرماتے کہ انہیں دھو کر پھر جوڑوں کو دھوتے اور اُن پر پانی ڈالتے تاکہ وہ صاف ہو جائیں اور انہیں دیوار سے رگڑتے۔ پھر وضو فرماتے اور اپنے سرِ مبارک پر پانی ڈالتے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اُس دیوار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کا نشان دکھا دوں جہاں آپ غسلِ جنابت فرماتے تھے۔

حضرت ابنِ عباس سے اُن کی خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اس کے ساتھ غسلِ جنابت فرمائیں تو آپ نے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے دو یا تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک کر اُسے دوسرے دستِ مبارک سے دھویا۔ پھر اپنا دستِ مبارک زمین پر مار کر اُسے دھویا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، پُر نور چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھ بھی۔ اپنے سرِ اقدس اور جسمِ اطہر پر پانی بہایا۔ پھر اس مقام سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے تو میں نے رومال پیش کیا جو نہ لیا اور آپ کے جسمِ اطہر سے پانی ٹپکتا رہا۔ اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ صحابۂ کرام رومال میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے لیکن عادت بنا لینا انہیں ناپسند تھا۔ امام ابوداؤد

بَأْسًا وَلٰكِنْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَادَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَادَةَ فَقَالَ هٰكَذَا هُوَ وَلٰكِنْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي هٰذَا۔

نے فرمایا کہ مسدد نے عبداللہ بن داؤد سے کہا: صحابۂ کرام عادت کو ناپسند فرماتے تھے؟ فرمایا کہ بات یہی ہے لیکن میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا ہے۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي كَمْ أَفْرَغْتُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ۔

ابن ابی ذئب کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسلِ جنابت فرماتے تو دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈالتے، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ پانی ڈالنے کی تعداد بھول گئے تو مجھ سے پوچھا کہ میں نے کتنی دفعہ پانی ڈالا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ فرمایا کہ تمہاری ماں نہ رہے، تمہیں معلوم کرنے سے کس نے روکا؟ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح طہارت فرمایا کرتے تھے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ وَغُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مِرَارٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً۔

عبداللہ بن عصم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نمازیں پچاس تھیں۔ نیز غسلِ جنابت سات دفعہ کیا جاتا اور پیشاب لگنے سے کپڑے کو سات دفعہ دھویا جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ مقرر فرما دی گئیں۔ نیز جنابت سے ایک دفعہ غسل کیا جاتا اور پیشاب لگنے سے کپڑے کو ایک دفعہ دھویا جاتا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ نَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا ہر بال کو دھو لیا کرو اور جسم کو صاف کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حارث بن وجیہ کی حدیث منکر ہے کیونکہ وہ ضعیف ہے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

زاذان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بھی چھوڑ دی جسے نہ دھویا اسے

تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

آگ کا اس طرح عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں اور اپنے بالوں کو منڈایا کرتے تھے۔

بَابٌ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

غسل کے بعد وضو کرنا

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلٰوةَ الْغَدَاةِ وَلَا أَرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوْءً بَعْدَ الْغُسْلِ۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے دو رکعتیں پڑھتے اور نماز فجر اور میں نے آپ کو غسل فرما لینے کے بعد کبھی تازہ وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابٌ الْمَرْأَةُ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ۔

کیا غسل کرتے وقت عورت اپنے بال کھولے

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ زُهَيْرٌ إِنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ زُهَيْرٌ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِي عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ۔

عبد اللہ بن رافع مولیٰ اُم سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ایک عورت نے زہیر سے کہا کہ وہ عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! میں اپنی چوٹی سختی سے باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے لیے اُسے کھولا کروں، فرمایا کہ تمہارے لیے سر پر تین لپ پانی ڈال لینا کافی ہے، زہیر کا بیان ہے کہ تین لپ پانی سر پر ڈال کر اُسے سارے جسم پر بہا لو تو اس وقت تم پاک ہو جاؤ گی۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ نَافِعٍ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيْهِ وَاغْمِزِي قُرُوْنَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ۔

مقبری نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت حضرت اُم سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے فرمایا کہ اس کی خاطر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ معناً بیان کرتے ہوئے اس میں کہا ہر لپ کے ساتھ اپنی لٹوں کو نچوڑ لیا کرو۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيٰى

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدٰىنَا اِذَا اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ هٰكَذَا تَعْنِيْ بِكَفَّيْهَا جَمِيْعًا فَتَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا وَاَخَذَتْ بِيَدٍ وَّاحِدَةٍ فَصَبَّتْهَا عَلَى الشِّقِّ وَالْاُخْرٰى عَلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ۔

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے جب کسی کو غسل جنابت کی حاجت ہوتی تو تین لپ پانی لیتے اور دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے بتایا کہ ایسے۔ پس اپنے سر پر پانی ڈالتے نیز ایک چلو پانی لے کر ایک جانب ڈالتے اور دوسرا چلو لے کر دوسری جانب ڈالا جاتا۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِلَّاتٍ وَّمُحْرِمَاتٍ۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم غسل کرتے حالانکہ ہم نے سر پر لیپ کیا ہوا ہوتا۔ اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتیں احرام سے باہر اور حالتِ احرام میں۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِيْ اَصْلِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْهِ ثَنِيْ ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَفْتَانِيْ جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُمُ اسْتَفْتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَاْسَهٗ فَلْيَغْسِلْهُ حَتّٰى يَبْلُغَ اُصُوْلَ الشَّعْرِ وَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَلَا عَلَيْهَا اَنْ لَّا تَنْقُضَهٗ لِتَغْرِفْ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا۔

ضمضم بن زرعہ نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر نے غسلِ جنابت کے متعلق مجھے فتویٰ دیا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور نے فرمایا مرد اپنا سر کھول کر دھوئے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے اور عورت کے لیے ضروری نہیں ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر نہ ڈالے۔

بَابٌ ۱۳ فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ۔

جو جنبی اپنے سر کو خطمی سے دھوئے

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُوَاءَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

بنی سواءۃ کے ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے سر مبارک کو خطمی سے دھوتے تو اسی کو کافی سمجھتے اور پھر سر پر پانی نہ بہاتے۔

بَابٌ ۱۴ فِيْمَا يَفِيْضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنَ الْمَاءِ۔

اس پانی کا بیان جو مرد و عورت کے درمیان بہنے

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا يَحْيَى بْنُ

بنی سواءۃ بن عامر کے ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہ

آدَمُ نَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ سَوَاءَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ يَصُبُّ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ يَصُبُّهُ عَلَيْهِ.

باب ۱۰۵ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُجَامَعَتِهَا.

۲۵۸ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ الْمَرْأَةُ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا.

۲۵۹ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُعْطِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہا سے اُس پانی کے متعلق روایت کی ہے جو مرد و عورت کے درمیان بہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی لے کر اُسے پانی (منی) پر ڈالتے اور دوسرا چلو پانی لے کر اُسے اپنے جسمِ اطہر پر ڈالتے۔

حائضہ کے ساتھ کھانا اور ملاپ رکھنا

ثابت البنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود کی جب کسی عورت کو حیض آتا تو اُسے گھر سے نکال دیتے، نہ اُس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ اُسے گھر میں اپنے ساتھ رکھتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ حکم نازل فرمایا، "اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے۔ تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں (۲:۲۲۲) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُنہیں گھروں میں اپنے پاس رکھو اور جماع کے سوا اُن کے ساتھ سب کچھ کرو۔ پس یہود نے کہا کہ یہ شخص ہمارے معاملات میں سے کوئی ایسی چیز چھوڑنا نہیں چاہتا جس میں ہماری مخالفت نہ کرے۔ چنانچہ حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوتے۔ یا رسول اللہ! یہودی ایسا کہتے ہیں، تو کیوں نہ ہم حیض میں جماع کر لیا کریں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پُرنور چہرے کا رنگ بدل گیا، یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ اُن دونوں حضرات پر غصہ آیا ہے۔ پس وہ دونوں نکل گئے۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ پس آپ نے اُن دونوں حضرات کو بلا کر انہیں دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ ناراضگی ان پر نہیں تھی۔

مقداد بن شریح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حالتِ حیض کے اندر میں ہڈی چوس رہی تھی تو میں نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو آپ نے اپنا منہ اُسی جگہ پر رکھا جہاں

فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ وَضَعْتُهُ وَأَشْرَبُ الشَّرَابَ فَأُنَاوِلُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِي فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

بَابٌ الْحَائِضُ تُنَاوِلُ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔

بَابٌ فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ لَقَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو أَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں نے اپنا منہ رکھا ہوا تھا۔ اور میں پانی پی کر آپ کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ رکھ کر میں پی رہی تھی۔

منصور بن عبدالرحمن نے صفیہ سے بروایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر تلاوت فرماتے اور میں حائضہ ہوتی۔

حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز لینا

قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے مجھے نماز پڑھنے کا بوریا لادو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حائضہ ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

حائضہ پر نماز کی قضا نہیں ہے

ابوقلابہ نے معاذہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا کیا تم حروریہ (خارجیہ) ہو؟ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا اور ہم قضا نہ پڑھتے اور نہ ہمیں قضا پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔

معاذہ عدویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہمیں روزے کی قضا رکھنے کا حکم دیا گیا لیکن نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا گیا تھا۔

حائضہ سے جماع کرنے کا کفارہ

مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کر بیٹھے تو وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ

وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ۔

دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس طرح یہ روایت صحیح ہے کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے اور کبھی کبھار شعبہ اسے مرفوعاً روایت نہیں کرتے تھے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي أَوَّلِ الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ۔

مقسم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حیض کے شروع میں جماع کیا تو ایک دینار اور حیض ختم ہونے کے قریب کیا ہو تو نصف دینار صدقہ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے ابن جریج، عبدالکریم نے مقسم سے۔

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آمُرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ۔

مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے تو اُسے چاہیئے کہ نصف دینار صدقہ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے علی بن بذیمہ، مقسم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اوزاعی، یزید بن ابو مالک، عبدالحمید بن عبدالرحمن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ دینار کا ۲/۵ حصہ صدقہ دے۔

بَاب ۱۰۹ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجِمَاعِ

جو حائضہ سے جماع کے سوا سب کچھ کرے

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ الرَّمْلِيُّ نِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِرُ بِهِ۔

ندبہ مولاۃ میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے مباشرت فرماتے حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں جب کہ انہوں نے ازار سے نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک پردہ کیا ہوا ہوتا۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا زَوْجُهَا وَقَالَتْ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے، پھر اس کے پاس لیٹ جاتے ایک دفعہ فرمایا کہ مباشرت بھی کرتے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسَ الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ وَاِنْ اَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيهِ۔

خلاس ہجری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رضائی میں رات گزار لیتے اور میں حائضہ ہوتی۔ اگر میرا خون آپ کے جسم اطہر کو لگ جاتا تو آپ صرف اُتنی ہی جگہ کو دھو کر نماز پڑھ لیا کرتے اور اگر میرا خون آپ کے کپڑے کو لگ جاتا تو صرف اتنے ہی کپڑے کو دھو کر اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ قَالَ اِنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا اِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ قَالَتْ اُخْبِرُكِ بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ لَيْلًا وَاَنَا حَائِضٌ فَمَضٰى اِلٰى مَسْجِدِهِ تَعْنِي مَسْجِدَ بَيْتِهِ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي وَاَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَقَالَ اُدْنِي مِنِّي فَقُلْتُ اِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ وَاِنْ اكْشِفِي عَنْ فَخِذَيْكِ فَكَشَفْتُ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَصَدْرَهُ عَلٰى فَخِذَيَّ وَحَنَيْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى دَفِئَ وَنَامَ۔

عمارہ بن غراب کو اُن کی پھوپھی جان نے بتایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ ہم میں سے کسی عورت کو جب حیض آئے جبکہ اس جوڑے (میاں اور بیوی) کے پاس صرف ایک بستر ہو؟ فرمایا کہ میں تمہیں بتاتی ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ایک رات آپ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں حائضہ تھی تو پہلے اپنی مسجد میں چلے گئے جو گھر میں تھی۔ آپ واپس نہ لوٹے یہاں تک میں اونگھنے لگی۔ آپ کو سردی محسوس ہوئی تو مجھ سے فرمایا کہ میرے قریب ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوئی کہ میں حائضہ ہوں۔ فرمایا کہ اپنی رانیں کھول دو۔ پس میں نے اپنی رانیں کھول دیں تو آپ نے اپنا رخسار مبارک اور سینہ فیض گنجینہ میری رانوں پر رکھ دیا اور میں خود بھی آپ پر جھک گئی یہاں تک کہ خود آپ کی سردی دور ہو گئی اور سو گئے۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي الْيَمَانِ عَنْ اُمِّ ذَرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُولَ

ام ذرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھے حیض شروع ہو جاتا تو میں بستر سے بوریئے پر آجاتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت تک قریب نہیں جایا کرتی تھی جب تک حیض سے پاک

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْہُ حَتّٰی نَطْہُرَ۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَیْئًا اَلْقٰی عَلٰی فَرْجِہَا ثَوْبًا۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا فِیْ فَوْحِ حَیْضِنَا اَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ یُبَاشِرُنَا وَاَیُّکُمْ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ۔

بَابٌ فِی الْمَرْاَۃِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوۃَ فِیْ عِدَّۃِ الْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُ۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ تُہَرَاقُ الدِّمَاءَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَہَا اُمُّ سَلَمَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّۃَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُہُنَّ مِنَ الشَّہْرِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَہَا الَّذِیْ اَصَابَہَا فَلْتَتْرُکِ الصَّلٰوۃَ قَدْرَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّہْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِکَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ وَیَزِیْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْہَبٍ قَالَا نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَہٗ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ تُہَرَاقُ الدَّمَ فَذَکَرَ

نہ ہو جاتی۔

عکرمہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ مطہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے مباشرت وغیرہ کا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو ان کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیا کرتے۔

عبدالرحمٰن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض کی شدت کے دوران ہمیں ازار باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر ہم سے مباشرت کرتے اور تم میں سے اپنی شہوت پر اتنا اختیار کس کو ہے جتنا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔

جس نے مستحاضہ کے متعلق کہا کہ جتنے دنوں حیض آتا تھا اتنے دنوں کی نماز چھوڑے

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کا خون جاری ہوگیا تو حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے جتنے دن حیض آتا تھا، اُن دنوں کا خیال رکھے جب کہ اُسے یہ تکلیف نہیں ہوئی تھی لہٰذا اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرے اور جب وہ دن نکل جائیں تو غسل کر کے ایک لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھا کرے۔

سلیمان بن یسار نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خون جاری ہوگیا۔ اس کا معناً ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ دن گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو غسل کرے۔ معناً

مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْتَغْتَسِلْ بِمَعْنَاهُ۔

مذکورہ حدیث کی طرح۔

٢٧٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْهُنَّ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَسَاقَ مَعْنَاهُ۔

سلیمان بن یسار نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک عورت جس کا خون جاری رہتا (یعنی استحاضہ کی بیماری ہوگئی تھی) پھر حدیث لیث کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب ایام حیض گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو تو غسل کرے اور آگے مذکورہ حدیث کی طرح معناً کہا۔

٢٧٧۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ تُصَلِّي۔

صخر بن جویریہ نے نافع سے لیث کی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر جب نماز کا وقت ہو تو غسل کرنا چاہیئے اور ایک لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھا کرے۔

٢٧٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ وَتَغْتَسِلُ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمَّى الْمَرْأَةَ الَّتِي كَانَتِ اسْتُحِيضَتْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ۔

سلیمان بن یسار نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے اور باقی دنوں میں غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اُس عورت کا نام جس کو استحاضہ کی بیماری تھی۔ اس حدیث میں حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے فاطمہ بنت ابو حبیش بتایا ہے۔

٢٧٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَرَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ قُتَيْبَةُ بَيْنَ أَضْعَافِ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ فِي آخِرِهَا وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَيُونُسُ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے متعلق پوچھا اور میں نے اُن کے ایک برتن کو خون سے بھرا ہوا دیکھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جتنے دن تم حیض کے باعث نماز نہیں پڑھتی تھیں اتنے دن نہ پڑھا کرو، پھر غسل کر لیا کرو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ جعفر بن ربیعہ کی حدیث کو قتیبہ نے درمیان اور آخر سے روایت کیا ہے۔ اور اسے روایت کیا علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث سے دونوں نے کہا جعفر بن ربیعہ سے۔

بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اللَّيْثِ فَقَالَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَسْمَاءَ أَوْ أَسْمَاءُ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا أَمَرَتْهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنْ تَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْعُدَ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هَذَا فِي حَدِيثِ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مَا ذَكَرَ سُهَيْلُ بْنُ صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ

عبداللہ بن منذر بن مغیرہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ حضرت زبیر نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کی شکایت کرتے ہوئے حکم پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے۔ تم اپنے ایام حیض کا خیال رکھا کرو۔ جب وہ دن آئیں تو نماز نہ پڑھا کرو۔ جب تمہارے حیض کے دن گزر جائیں تو پاک ہو کر نماز پڑھتی رہو ایک حیض سے دوسرے حیض تک۔

عروہ بن زبیر نے حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت اسماء کو حکم دیا یا حضرت اسماء نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ پوچھنے کا حضرت بنت ابوحبیش نے حکم دیا۔ فرمایا کہ جتنے دن تم بیٹھی تھیں اتنے دن بیٹھی رہا کرو۔ پھر غسل کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے قتادہ، عروہ بن زبیر نے زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ایام حیض کی نماز چھوڑ دیا کرو۔ پھر غسل کر لو اور نماز پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زیادہ بیان کیا ابن عیینہ نے حدیث زہری میں، عمرہ کے واسطے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ کو استحاضہ ہو گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے، زہری سے یہ بات دوسرے حفاظ حدیث کی روایتوں میں نہیں ہے ماسوائے سہیل ابن ابو صالح کے اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اور اس میں حیض کے دنوں کی نماز چھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

قمیر نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ مستحاضہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے۔ عبدالرحمن بن قاسم نے

أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَرَوَتْ قُمَيْرُ عَنْ عَائِشَةَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتْرُكُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَرَوٰى أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَرَوٰى شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ إِنَّ سَوْدَةَ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوٰى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ قُرُوئِهَا وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَطَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَعْقِلٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ وَكَذٰلِكَ رَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ قُمَيْرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا۔

بَابُ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَدَعُ الصَّلٰوةَ۔

٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا ثَنَا زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ

اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں کے مطابق نماز چھوڑ دیا کرو۔ روایت کیا اس کو ابو بشر جعفر بن ابو وحشیہ، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی۔ پھر اُسی طرح بیان کیا۔ روایت کی شریک، ابو یقظان، عدی بن ثابت، اُن کے والد محترم، اُن کے جدِ امجد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی نمازیں چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔ روایت کیا اسے علاء بن مسیب، حکم، ابو جعفر، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ جب تمہارے ایام حیض گزر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔ روایت کی اس کی سعید بن جبیر نے ——— حضرت علی اور حضرت ابن عباس سے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے۔ اسی طرح روایت کی عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے حضرت ابن عباس سے۔ اسی طرح روایت کی معقل خثعمی نے حضرت علی سے۔ اسی طرح روایت کیا اسے شعبی، قمیر زوجہ مسروق نے حضرت عائشہ سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حسن بصری، سعید بن مسیب، عطاء، مکحول، ابراہیم، سالم اور قاسم کا یہی قول ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ قتادہ نے عروہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔

جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ میں مستحاضہ عورت ہوں، کبھی پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے۔ جب حیض

أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

دن آیا کریں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكِ وَصَلِّي۔

ہشام نے زہیر کی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب اتنے دن گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنِ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آمُرَهَا فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَّ بِقَدْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ لْتَدَعِ الصَّلٰوةَ فِيهِنَّ أَوْ بِقَدْرِهِنَّ ثُمَّ لْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي۔

بہیتہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ ایک عورت حضرت عائشہ سے اس عورت کے متعلق پوچھ رہی تھی جس کا حیض بگڑ جائے اور خون جاری ہو جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ انہیں حکم دو کہ ان دنوں کا انتظار کرے جن میں کہ اسے تندرستی کی حالت کے اندر حیض آتا تھا۔ پس انہیں شمار کر کے اتنے دن نماز چھوڑ دیا کرے۔ پھر غسل کر لے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھا کرے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا

عروہ بن زبیر اور عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال خون استحاضہ آتا رہا جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ کا خون ہے، لہذا غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اوزاعی نے اس حدیث میں کچھ زائد کہا کہ زہری، عروہ اور عمرہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب ایام حیض آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ نکل جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس بات کا زہری کے اصحاب میں سے اوزاعی کے سوا

أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْكَلَامَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ الْأَوْزَاعِيِّ وَرَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَيُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَمَعْمَرٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ إِسْحٰقَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا هٰذَا الْكَلَامَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِنَّمَا هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ أَيْضًا أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَهُوَ وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ شَيْءٌ يَقْرُبُ مِنَ الَّذِي زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ ثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَ إِنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ هٰكَذَا ثُمَّ ثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوٰى أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي وَقَالَ مَكْحُولٌ إِنَّ النِّسَاءَ لَا تَخْفٰى عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ إِنَّ دَمَهَا أَسْوَدُ غَلِيظٌ فَإِذَا

کسی نے ذکر نہیں کیا اور زہری سے اس کی عمرو بن حارث اور لیث اور یونس اور ابن ابی ذئب اور معمر اور ابراہیم بن سعد اور سلیمان بن کثیر اور ابن اسحاق اور سفیان بن عیینہ نے اس کو روایت کیا لیکن اس بات کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ لفظ صرف ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ والی روایت میں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ نے اسے ایام حیض میں نماز چھوڑ دینے کا حکم فرمایا یہ ابن عیینہ کا وہم ہے اور محمد بن عمرو نے جو زہری سے روایت کی ہے اس میں جو بات ہے وہ اوزاعی والی حدیث کے اضافے سے نزدیک ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ مستحاضہ تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے تو اُن دنوں میں نماز نہ پڑھنا اور جب دوسرے رنگ کا آئے تو وضو کر کے نماز پڑھتی رہا کرو، کیونکہ وہ ایک رگ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، محمد بن عمرو، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابو حبیش مستحاضہ تھیں۔ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے انس بن سیرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ جب سیاہ گاڑھا خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی دیکھے خواہ ایک ہی ساعت رہے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔ مکحول نے فرمایا کہ حیض کا معاملہ عورتوں سے چھپا ہوا نہیں ہوتا، اس کا خون سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے۔ جب یہ رنگت چلی جائے اور خون زرد اور پتلا ہو جائے تو یہ استحاضہ ہے، چاہیئے کہ غسل کر کے نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، قعقاع بن حکیم نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ کے بارے میں کہ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے اور جب چلے جائیں تو وہ

ذَهَبَ ذٰلِكَ وَصَارَتْ صُفْرَةً رَقِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سُمَيٌّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ بِهَا الدَّمُ تُمْسِكُ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ وَقَالَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتُصَلِّ قَالَ التَّيْمِيُّ فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتَّى بَلَغَتْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ۔

روایت کی کہ وہ اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے اور اسی طرح حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب سے اس کی روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ حائضہ کا خون جب زیادہ دنوں جاری رہے تو حیض کے بعد ایک دو دن نماز سے رکی رہے کیونکہ وہ مستحاضہ ہے۔ تیمی نے قتادہ سے کہا کہ جب حیض کے دنوں سے پانچ دن اوپر چلے جائیں تو نماز پڑھنی چاہیئے۔ تیمی نے فرمایا کہ میں اس مدت میں کمی کرتے کرتے دو دنوں تک آ گیا اور کہا کہ مزید دو دنوں تک حیض ہی کے ایام حیض ہیں۔ ابن سیرین سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ عورتیں ہی اس معاملے کو بہتر جانتی ہیں۔

۲۸۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَا نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَقَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا فَقَالَتْ هُوَ

عمران بن طلحہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کی شکایت تھی اور شدت سے بہنے والے خون حیض کی طرح خون بہتا تھا۔ پس میں مسئلہ پوچھنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور صورت حال آپ کو بتائی۔ میں نے آپ کو اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے مکان میں پایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں، جس کا خون شدت سے جاری رہتا ہے۔ آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جس نے مجھے نماز اور روزے سے بھی روک دیا ہے فرمایا کہ میں تمہیں روئی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں کیونکہ وہ خون کو جذب کر لیتی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خون اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو لنگوٹ باندھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ فرمایا کہ کپڑا رکھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے

أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا فَعَلْتِ
أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ
أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ
الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ
فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ
أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ
لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ
ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ
النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ
وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ
فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَ
الْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ
تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَ
تَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ
عَلَى ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ
عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ فَقَالَ قَالَتْ حَمْنَةُ
هٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ لَمْ يَجْعَلْهُ قَوْلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهُ كَلَامَ حَمْنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ فِي حَدِيثِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ
ابْنِ عَقِيلٍ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ
عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَافِضِيًّا وَذَكَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ۔

باب ۱۱۳ مَا رُوِيَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۸۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ
الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ

بھی زیادہ ہے اور بے تحاشا بہتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں، ان میں سے جس ایک پر تم عمل کرو گی وہی تمہارے لیے کافی ہوگا اور اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ فرمایا کہ یہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ تمہیں چھ روز حیض آتا تھا کہ سات روز اتنے دن خود کو حائضہ سمجھو یہاں تک کہ جب تم اپنے آپ کو حیض سے پاک سمجھو تو ۲۳ یا ۲۴ روز نمازیں پڑھو اور روزے رکھو۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے اور ہر مہینے اسی طرح کیا کرو جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جیسے ان کا حیض اور پاکی کے دنوں میں معمول ہوتا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ اگر تم کر سکو تو نمازِ ظہر کو مؤخر کر لینا اور نمازِ عصر کو جلدی پڑھنا اور ایک غسل کے ساتھ ان دونوں نمازوں کو جمع کر لینا اور ایک دفعہ غسل نمازِ فجر کے لیے کرنا۔ اگر تم ایسا کر سکو تو روزے رکھ لینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی اس کی عمرو بن ثابت نے عقیل سے کہ "دونوں میں سے یہ مجھے زیادہ پسند ہے" یہ حضرت حمنہ کا قول ہے۔ انہوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں بلکہ حضرت حمنہ کا قول قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن ثابت نے جو ابن عقیل سے روایت کی ہے اس پر میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عمرو بن ثابت رافضی تھا اور اس بات کا ذکر یحییٰ بن معین نے کیا ہے۔

مستحاضہ ہر نماز کے لیے تازہ غسل کرے

عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی حضرت اُمّ حبیبہ بنت جحش جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں، انہیں سات سال استحاضہ کی

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ۔

شکایت رہی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں بلکہ رگ کا خون ہوتا ہے۔ پس غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے حجرے میں ایک بڑے لگن کے اندر غسل کیا کرتیں، یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ نَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت ام حبیبہ سے اسے روایت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِمَعْنَاهُ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ۔

عروہ بن زبیر نے اس حدیث کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ اس میں کہا کہ اُسے ہر نماز کے لیے غسل کرنا چاہیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قاسم بن مبرور، یونس، ابن شہاب، عمرہ، حضرت عائشہ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش سے روایت کی ہے۔ اسی طرح روایت کی معمر، زہری، عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ کبھی معمر نے عمرہ عن ام حبیبہ کہتے ہوئے اسے معناً روایت کیا۔ اسی طرح روایت کیا اسے ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہی کہا لیکن یہ نہیں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت

أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ أَيْضًا قَالَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

رہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا تھا پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔ امام اوزاعی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور اس میں کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ أَبِي الْوَلِيدِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو الولید طیالسی نے اسے روایت کیا ہے جب کہ میں نے ان سے سنا نہیں۔ انہوں نے سلیمان بن کثیر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت زینب بنت جحش سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے لیے غسل کر لیا کرو اور باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے کہ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ عبد الصمد کا وہم ہے جس میں کلام ہے اور صحیح ابو الولید کا قول ہے۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ إِنَّمَا هِيَ أَوْ قَالَ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ أَوْ عُرُوقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ ابْنِ عَقِيلٍ الْأَمْرَانِ جَمِيعًا قَالَ

ابو سلمہ نے زینب بنت ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خون جاری رہتا تھا اور وہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ہر نماز سے پہلے غسل کر کے نماز پڑھا کریں۔ ابو سلمہ نے فرمایا کہ مجھے خبر دی ام بکر نے اور انہیں خبر دیتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے متعلق فرمایا جو حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی کچھ دیکھے کہ وہ رگ ہے یا فرمایا کہ وہ رگیں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عقیل کی حدیث میں دونوں باتیں جمع ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم میں طاقت ہو تو ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو، ورنہ نمازیں جمع کر لیا کرو۔ جیسا کہ قاسم بن محمد نے اپنی حدیث میں کہا ہے

إِنْ قَوِيتِ فَاغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِلَّا فَاجْمَعِي كَمَا قَالَ الْقَاسِمُ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

اور اس قول کو روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۱۳ مَنْ قَالَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ ثَنِي أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَتْ أَنْ تُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَأَنْ تُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا فَقُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو اُسے حکم دیا گیا کہ عصر کو جلدی اور ظہر کو مؤخر کر کے دونوں کے لیے ایک ہی غسل کر لیا کرو نیز مغرب کو مؤخر اور عشاء میں جلدی کر کے ان دونوں کے لیے غسل کر لیا کرو اور صبح کی نماز کے لیے بھی غسل کرنا۔ پس میں (شعبہ) نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے کہا کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے کوئی حدیث بیان نہیں کرتا مگر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہو۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا بِمَعْنَاهُ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں تو آپ نے اُسے حکم دیا کہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرے۔ جب اس کا نبھانا مشکل ہوا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کر لیا کرو اور مغرب و عشا کو دوسرے میں اور نماز فجر کے لیے تیسرا غسل کیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے ابن عیینہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد نے معناً فرمایا کہ ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا پس آپ نے اُسے حکم فرمایا۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابو حبیش کو استحاضہ کی اتنے عرصے سے شکایت ہے

قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطٰنِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ رَوَاهُ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ۔

جس کے باعث انہوں نے نماز چھوڑ رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی شرارت ہوتی ہے انہیں لگن میں بیٹھنا چاہیئے۔ جب پانی پر زردی دیکھیں تو ظہر اور عصر کے لیے غسل کریں، مغرب و عشاء کے لیے دوسرا غسل کریں اور نماز فجر کے لیے تیسرا اور اس کے درمیان میں وضو کرتی رہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب ہر نماز کے لیے غسل کرنا ان کے لیے مشکل ہو گیا تو انہیں حکم دیا کہ دو نمازیں جمع کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابراہیم نے حضرت ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو طہر کے بعد غسل کرنا چاہیئے

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَنَا ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ زَادَ عُثْمَانُ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّي۔

جعفر بن محمد، عثمان بن ابوشیبہ، شریک، ابو یقظان، عدی بن ثابت نے اپنے والد یا جد سے، انہوں نے اپنے والد محترم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر کے نماز پڑھے اور ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان کی روایت میں یہ بھی ہے کہ روزے اور نماز پڑھے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خَبَرَهَا قَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش حاضر ہوئیں اور اپنا حال عرض کیا۔ فرمایا کہ پھر غسل کر لینا۔ پھر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرنا۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مِسْكِينٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي

احمد بن سنان قطان الواسطی، یزید، ایوب بن ابو مسکین، حجاج، ام کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک دفعہ غسل کر

المستحاضة تغتسل تعني مرة واحدة ثم توضأ الى ايام اقرائها۔

۳۰۰۔ حدثنا احمد بن سنان نا يزيد عن ايوب ابي العلاء عن ابن شبرمة عن امرأة مسروق عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال ابوداود حديث عدي بن ثابت والاعمش عن حبيب وايوب ابي العلاء كلها ضعيفة لا تصح ودل على ضعف حديث الاعمش عن حبيب عن هذا الحديث اوقفه حفص بن غياث عن الاعمش وانكر حفص بن غياث ان يكون حديث حبيب مرفوعا واوقفه ايضا اسباط عن الاعمش موقوفا على عائشة قال ابوداود ورواه ابن داود عن الاعمش مرفوعا اوله وانكر ان يكون فيه الوضوء عند كل صلوة ودل على ضعف حديث حبيب هذا ان رواية الزهري عن عروة عن عائشة قالت فكانت تغتسل لكل صلوة في حديث المستحاضة وروى ابو اليقظان عن عدي بن ثابت عن ابيه عن علي وعمار مولى بني هاشم عن ابن عباس وروى عبد الملك بن ميسرة وبيان ومغيرة وفراس ومجالد عن الشعبي عن حديث قمير عن عائشة توضأ لكل صلوة ورواه داود وعاصم عن الشعبي عن قمير عن عائشة تغتسل كل يوم مرة وروى هشام بن عروة عن ابيه المستحاضة تتوضأ لكل صلوة وهذه الاحاديث كلها ضعيفة الا حديث قمير وحديث عمار مولى بني هاشم وحديث هشام بن عروة عن ابيه والمعروف عن ابن عباس الغسل۔

لے۔ پھر اپنے ایام حیض تک وضو کرتی رہے۔

مسروق کی بیوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عدی بن ثابت کی حدیث اور اعمش کی حبیب اور ایوب العلاء سے، یہ سب ضعیف ہیں، صحیح نہیں ہیں، اور اعمش نے جو حبیب سے روایت کی اس ضعف پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے۔ حفص بن غیاث نے اعمش سے موقوفاً روایت کی ہے اور حفص بن غیاث نے حدیث حبیب کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے اور اسباط نے اعمش سے حضرت عائشہ پر موقوفاً روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن داؤد نے اعمش سے مرفوعاً اور وہ اس کا پہلا حصہ ہے اور اس میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کی بات کا انکار کیا ہے اور حدیث حبیب کے ضعف پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ روایت ہے زہری کی عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے مستحاضہ کی حدیث میں فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے۔ روایت کی ابوالیقظان، عدی بن ثابت، اُن کے والد ماجد، حضرت علی اور حضرت عمار مولیٰ بنی ہاشم نے حضرت ابن عباس سے۔ روایت کی عبدالملک ابن میسرہ اور بیان اور مغیرہ اور فراس اور مجالد نے شعبی سے بروایت قمیر، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ روزانہ ایک مرتبہ غسل کرے۔ روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ یہ تمام حدیثیں ضعیف ہیں سوائے حدیث قمیر اور حدیث عمار مولیٰ بنی ہاشم اور حدیث ہشام بن عروہ کے جو انھوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی اور حضرت ابن عباس کا مشہور قول غسل کے متعلق ہے۔ (یعنی مستحاضہ غسل کرے۔)

باب ۱۱۵ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ الْقَعْقَاعَ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَكَذَلِكَ رَوَى أَبُو دَاوُدَ وَعَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ إِلَّا أَنَّ دَاوُدَ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ عِنْدَ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ وَقَالَ مَالِكٌ إِنِّي لَأَظُنُّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ إِنَّمَا هُوَ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ وَلَكِنَّ الْوَهْمَ دَخَلَ فِيهِ وَرَوَاهُ مِسْوَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ فِيهِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ فَقَلَبَهَا النَّاسُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ۔

باب ۱۱۶ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ وَلَمْ يَقُلْ عِنْدَ الظُّهْرِ۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ يَوْمٍ وَاتَّخَذَتْ صُوفَةً فِيهَا سَمْنٌ أَوْ زَيْتٌ۔

باب ۱۱۷ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ بَيْنَ الْأَيَّامِ۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ تَدَعُ

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کے لیے غسل کرنا چاہیئے۔

سمی مولی ابوبکر کو قعقاع اور زید بن اسلم نے سعید بن مسیب کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ وہ ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے حضرت ابن عمر اور حضرت انس بن مالک سے کہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک۔ اسی طرح روایت کی ہے ابوداؤد اور عاصم نے شعبی، ایک عورت، قمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔ مگر داؤد نے روزانہ کہا۔ حدیث عاصم میں ہے کہ ظہر کے نزدیک۔ یہی قول ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا۔ مالک نے فرمایا، ابن مسیب کی حدیث میں جو ظہر سے ظہر تک ہے تو میرے خیال میں یہ طہر سے طہر تک ہوگا اور اس میں وہم داخل ہو گیا ہے۔ روایت کیا اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمن بن یربوع نے اور اس میں طہر سے طہر تک کہا جسے بدل کر لوگوں نے ظہر تک بنا دیا۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو روزانہ ایک بار غسل کرنا چاہیئے اور ظہر کا نام نہ لیا۔

احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، محمد ابواسمٰعیل، معقل خثعمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا جب حیض بند ہو جائے تو وہ روزانہ غسل کیا کرے اور گھی یا روغن زیتون لگا کر کپڑا استعمال کیا کرے۔

مستحاضہ کو ایام حیض میں غسل کرنا چاہیئے

قعنبی، عبدالعزیز ابن محمد، محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کر کے نماز

الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَتُصَلِّيْ ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي الْاَيَّامِ.

پڑھے۔ پھر ایام میں غسل کرے۔

باب ۱۱۸ مَنْ قَالَ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

جس نے کہا کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے

٣٠٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ ثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَثَنَا بِهِ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ حِفْظًا فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَرُوِيَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَشُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ الْعَلَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْقَفَهُ شُعْبَةُ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ خون دیکھنے میں سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ جب ایسا ہو تو ہر نماز سے رکی رہو۔ جب یہ ختم ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المثنیٰ اور ابن ابو عدی نے جب ہم سے زبانی یہ حدیث بیان کی تو کہا کہ عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی علاء بن مسیب اور شعبہ نے حکم کے واسطے کے ساتھ ابو جعفر سے۔ علاء نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور شعبہ نے موقوفاً کہا کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ ف

ف احادیث مطہرہ میں مستحاضہ کے متعلق مختلف احکام وارد ہوئے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے، روزانہ دو مرتبہ غسل کرے روزانہ ایک دفعہ غسل کر لیا کرے۔ یہ تمام احکام ابتدائی دور اسلام کے ہیں جو ایک دوسرے سے منسوخ ہوتے رہے اور آخری یہ ہے کہ جب استحاضہ کا خون جاری ہو تو عورت نماز پڑھتی رہے اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو کیا کرے۔ مستحاضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا اور تلاوت و طواف کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۱۹ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوْءَ اِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ.

جس نے وضو کا ذکر نہیں کیا مگر بوقت حدث

٣٠٥۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا هُشَيْمٌ نَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيْضَتْ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْتَظِرَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ فَاِنْ رَاَتْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ تَوَضَّاَتْ وَصَلَّتْ.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے دنوں کا انتظار کریں۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھیں اگر پھر کوئی چیز دیکھیں تو وضو کریں اور نماز پڑھ لیا کریں۔

٣٠٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ رَبِيْعَةَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ وُضُوْءًا عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کے لیے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے

إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا حَدَثٌ غَيْرُ الدَّمِ فَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا قَوْلُ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ۔

تو وضو کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔ ف

ف امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیگر احادیث کی رو سے خونِ استحاضہ بھی ناقضِ وضو ہے لہذا مستحاضہ ہر نماز کے لیے معذور کی طرح تازہ وضو کرے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲۰ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ۔

اس عورت کا بیان جو طہر کے بعد زردی یا گندگی دیکھے۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا۔

ام ہذیل نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انہوں نے فرمایا کہ طہر کے بعد ہم گندگی اور زردی کو کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَعِيلُ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ۔

محمد بن سیرین نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ام ہذیل وہی حفصہ بنت سیرین ہیں۔ اُن کے صاحبزادے کا نام ہذیل اور خاوند کا اسم گرامی عبدالرحمن تھا۔

باب ۱۲۱ الْمُسْتَحَاضَةُ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا۔

مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کر سکتا ہے

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مُعَلَّى ثِقَةٌ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ۔

شیبانی سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں لیکن ان کا خاوند ان سے صحبت کرتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن معین نے معلیٰ کو ثقہ کہا ہے اور امام احمد بن حنبل اُس سے روایت نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ عقلیات کی جانب مائل تھا۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا۔

احمد بن ابوسُریج رازی، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابوقیس، عاصم، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں اور ان کا خاوند اُن سے جماع کیا کرتا تھا۔

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النُّفَسَاءِ۔

نفاس کے دنوں کا بیان

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

مسّہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں نفاس والی عورتیں اپنے نفاس کے بعد چالیس رات دن

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِي عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرْسَ تَعْنِي مِنَ الْكَلَفِ۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ يَعْنِي حِبِّيَّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الْأَزْدِيَّةُ يَعْنِي مُسَّةَ قَالَتْ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِينَ صَلٰوةَ الْمَحِيضِ فَقَالَتْ لَا يَقْضِينَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ صَلٰوةِ النِّفَاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ حَاتِمٍ وَاسْمُهَا مُسَّةُ تُكْنٰى أُمَّ بُسَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ كُنْيَتُهُ أَبُو سَهْلٍ۔

بَاب ۲۳۳ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْمَحِيضِ۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ أُمَيَّةَ بِنْتِ أَبِي الصَّلْتِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَدْ سَمَّاهَا لِي قَالَتْ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَقِيبَةِ رَحْلِهِ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصُّبْحِ فَأَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِيبَةِ رَحْلِهِ فَإِذَا بِهَا دَمٌ مِنِّي وَكَانَتْ أَوَّلَ حَيْضَةٍ حِضْتُهَا قَالَتْ فَتَقَبَّضْتُ إِلَى النَّاقَةِ وَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِي وَرَأَى الدَّمَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَصْلِحِي مِنْ نَفْسِكِ ثُمَّ خُذِي إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَاطْرَحِي فِيهِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِي مَا أَصَابَ

بیٹھا کرتی تھیں اور ہم خشکی کا اثر دُور کرنے کے لیے اپنے چہروں پر ورس مَلا کرتے تھے۔

مُسّہ کا بیان ہے کہ میں نے حج کیا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اے اُمّ المومنین! سمرہ بن جندب عورتوں کو حیض کے دنوں کی نمازوں کے قضا پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ اُن پر قضا نہیں ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے نفاس کے باعث چالیس دن رات بیٹھی رہتیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نفاس کی نمازیں قضا پڑھنے کا حکم نہ فرماتے۔ محمد بن حاتم نے کہا کہ اس کا نام مُسّہ اور کنیت اُمّ بُسّہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ کثیر بن زیاد کی کنیت ابوسہل ہے۔

خونِ حیض دھونا

سلیمان بن سحیم نے اُمیہ بنت ابوصلت سے روایت کی کہ بنی غفار کی ایک عورت نے فرمایا جس نے مجھے اپنا نام بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر حقیبے میں بٹھایا۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم، صبح کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اپنا اونٹ بٹھایا تو میں آپ کے حقیبے سے اتر گئی۔ دیکھا تو وہاں میرا خون لگا ہوا تھا اور یہ میرا پہلا حیض تھا۔ میں اونٹنی سے لگ گئی اور حیا محسوس کرنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور خون کو دیکھا تو فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ شاید تمہیں حیض آگیا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اپنے آپ کو درست کر لو۔ پھر ایک برتن میں پانی لے کر نمک ڈال لو۔ پھر اس کے ساتھ حقیبے میں جو خون لگا ہوا ہے اُسے دھو ڈالو۔ پھر دوبارہ اپنی جگہ پر سوار ہو جاؤ۔ اُن کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو آپ نے

الْحَقِيبَةِ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ عُودِي لِمَرْكَبِكِ قَالَتْ فَلَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ رَضَخَ لَنَا مِنَ الْفَيْءِ قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَطْهُرُ مِنْ حَيْضَةٍ إِلَّا جَعَلَتْ فِي طَهُورِهَا مِلْحًا وَأَوْصَتْ بِهِ أَنْ يُجْعَلَ فِي غُسْلِهَا حِينَ مَاتَتْ۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ تَأْخُذُ سِدْرَهَا وَمَاءَهَا فَتَوَضَّأُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ رَأْسَهَا وَتَدْلُكُهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَاءُ أُصُولَ شَعْرِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَى جَسَدِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَتَهَا فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يَكْنِي عَنْهُ فَقُلْتُ لَهَا تَتَبَّعِينَ آثَارَ الدَّمِ۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ أَبُو عَوَانَةَ يَقُولُ فِرْصَةً وَكَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يَقُولُ قَرْصَةً۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَقَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي

نی کے مال سے ہمیں بھی مرحمت فرمایا اور وہ اپنے حیض سے کبھی پاک نہ ہوتیں مگر غسل کے پانی میں نمک ڈالتیں اور بوقت وفات اپنے غسل کے پانی میں اسے ڈالنے کی وصیت کی۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت اسماء بنت شکل انصاریہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو کر کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ بیری کے پتوں والا پانی لے کر وضو کرے۔ پھر اپنا سر دھوئے اور ملے، یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر پانی اپنے جسم پر ڈالے۔ پھر تھوڑی سی روئی، اُون یا کپڑا لے کر اُس کے ساتھ صفائی کرنا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اُس کے ساتھ کیسے صفائی کروں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں اس کنایہ کو سمجھ گئی تھی تو میں نے اُن سے کہا کہ مراد خون کے نشانات کو صاف کرنا ہے۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی تعریف کی اور فرمایا اُن کا احسان ہے کہ ان میں سے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، پھر معناً باقی حدیث بیان کی مگر اس میں فرمایا کہ کپڑا وغیرہ مشک لگا ہوا۔ مسدد کا قول ہے کہ ابو عوانہ اسے فرصہ کہتے اور ابوالاحوص قرصہ یعنی چھوٹا ٹکڑا کہتے۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت اسماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے کہ مشک لگایا ہوا پھاہا۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں اُس کے ساتھ کیسے صفائی کروں؟ فرمایا سبحان اللہ! اُسی کے ساتھ صفائی کیا کرو

بِهَا وَاسْتَتَرَ بِثَوْبٍ وَزَادَ وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ تَأْخُذِينَ مَاءَكِ فَتَطَهَّرِينَ أَحْسَنَ الطُّهُورِ وَأَبْلَغَهُ ثُمَّ تَصُبِّينَ عَلَى رَأْسِكِ الْمَاءَ ثُمَّ تَدْلُكِينَهُ حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِكِ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلْنَ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ۔

اور اپنا رخ انور کپڑے سے چھپا لیا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے آپ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ پانی لے کر خوب اچھی طرح خود کو پاک کرو اور مبالغہ کرو۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر ملو، یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے۔ پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں بہت بہترین ہیں کہ دینی مسائل پوچھنے اور انہیں سمجھنے کے واسطے میں حیا انہیں روکتی نہیں۔

بَابُ ۱۲۴ التَّيَمُّمِ۔

تیمم کا بیان

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدَةُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَأُنَاسًا مَعَهُ فِي طَلَبِ قِلَادَةٍ أَضَلَّتْهَا عَائِشَةُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ فَقَالَ لَهَا أُسَيْدٌ يَرْحَمُكِ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَكِ فِيهِ فَرَجًا۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، ابو معاویہ، عثمان بن ابو شیبہ، عبدہ ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسید بن حضیر اور اُن کے ساتھ کچھ لوگوں کو ہار کی تلاش میں روانہ فرمایا جو حضرت عائشہ نے گم کر دیا تھا۔ نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا۔ پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ ابن نفیل کی روایت میں یہ بھی ہے۔ حضرت اُسید نے حضرت عائشہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے جب بھی آپ پر کوئی افتاد پڑی تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نماز فجر کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مٹی سے تیمم کیا انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر مار کر اپنے چہروں پر ایک مرتبہ پھیریں اور دوسری مرتبہ مٹی پر ہتھیلیاں مار کر اپنے پورے ہاتھوں پر پھیریں کندھوں تک اور بازوؤں کے نیچے بھی بغلوں تک۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ نَحْوَ هَذَا

سلیمان بن داؤد مہری اور عبدالملک بن شعیب نے ابن وہب سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا، مسلمان تیمم

الْحَدِيثَ قَالَ قَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ
التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ
وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَنَاكِبَ وَالآبَاطَ قَالَ ابْنُ اللَّيْثِ
إِلَى مَا فَوْقَ الْمِرْفَقَيْنِ .

٣٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ فِي آخَرِينَ
قَالُوا نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ فَانْقَطَعَ
عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ فَحَبَسَ النَّاسَ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا
ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ
عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ
مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ
فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ
وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ
وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى
الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الآبَاطِ زَادَ ابْنُ
يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي حَدِيثِهِ وَ
لَا يَعْتَبِرُ بِهَذَا النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ
ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ ضَرْبَتَيْنِ
كَمَا ذَكَرَ يُونُسُ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ضَرْبَتَيْنِ
وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ
الزُّهْرِيِّ وَشَكَّ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ مَرَّةً عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اضْطَرَبَ فِيهِ وَمَرَّةً قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَمَرَّةً قَالَ عَنِ

کرنے لگے تو انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا اور مٹی سے کچھ نہ
لیا اور کندھوں اور بغلوں تک کا ذکر نہ کیا۔ ابن لیث نے کہا کہ
کہنیوں سے اوپر تک۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس نے حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولات
الجیش میں اترے اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ تھیں، جن
کا عقیق ظفار کا ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا تھا تو لوگوں کو اُن کا ہار
تلاش کرنے کے باعث رُکنا پڑا، یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی
اور لوگوں کے پاس پانی نہ تھا۔ حضرت ابوبکر اُن پر ناراض ہوئے
اور کہا کہ تم نے لوگوں کو روک دیا ہے جب کہ ان کے پاس پانی نہیں
ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل کرتے ہوئے
پاک مٹی سے طہارت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس مسلمان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کرنے لگے تو انہوں نے
اپنے ہاتھ زمین پر مار کر اُٹھا لیے اور مٹی ذرا بھی نہ لی اور انہیں
اپنے چہروں پر پھیرا اور اپنے ہاتھوں پر کندھوں تک اور
ہاتھوں کے اندرونی جانب بغلوں تک۔ ابن یحییٰ نے اپنی روایت
میں کہا ہے کہ ابن شہاب نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ لوگوں کے
اس عمل کا اعتبار نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحاق
نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے اور اس میں کہا کہ ابن عباس نے
دو ضربوں کا ذکر کیا ہے جیسا کہ یونس نے ذکر کیا ہے۔ روایت کی
ہے معمر نے زہری سے دو ضربیں۔ مالک، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ
اُن کے والد ماجد نے حضرت عمار سے روایت کی۔ اسی طرح
ابو اویس نے زہری سے روایت کی اور ابن عیینہ کو اس میں
شک واقع ہوا کہ ایک دفعہ کہا۔ عبید اللہ نے اپنے والد ماجد
سے یا عبید اللہ نے حضرت ابن عباس سے، اس لیے اضطراب
ہے۔ ایک دفعہ کہا کہ اپنے والد ماجد سے اور دوسری دفعہ کہا
کہ حضرت ابن عباس سے، اس میں اضطراب ہے اور زہری
سے اس کے سماع میں شک ہے اور کسی نے بھی دو ضربوں کا

ابْنِ عَبَّاسٍ اِضْطَرَبَ فِيْهِ وَفِيْ سَمَاعِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ شَكٌّ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمُ الضَّرْبَتَيْنِ اِلَّا مَنْ سَمَّيْتُ۔

۳۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اُجْنِبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا اَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ قَالَ لَا وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَاَوْشَكُوْا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَّتَيَمَّمُوْا بِالصَّعِيْدِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى وَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَهَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَبِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ عَلَى الْكَفَّيْنِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

۳۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا نَكُوْنُ بِالْمَكَانِ الشَّهْرَ اَوِ الشَّهْرَيْنِ قَالَ عُمَرُ اَمَّا اَنَا فَلَمْ اَكُنْ اُصَلِّيْ حَتّٰى اَجِدَ الْمَاءَ قَالَ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ذکر نہیں کیا مگر جن کے میں نے نام لیے ہیں۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کے درمیان بیٹھا تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اگر ایک جنبی آدمی ایک مہینے تک پانی نہ پائے تو آپ کے خیال میں کیا وہ تیمم کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں کر سکتا اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ پھر سورۂ المائدہ کی اس آیت کا کیا کرو گے: "اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا ارادہ کرو" (۵: ۶) حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو قریب ہے کہ جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا تو مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ نے اُن سے کہا کہ اسی وجہ سے آپ جنبی کے لیے تیمم کرنا پسند کرتے ہیں؟ کہا ہاں۔ پس حضرت ابوموسیٰ نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے نہیں سنا جو حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملا تو میں مٹی پر لوٹ پوٹ ہوتا رہا جیسے جانور کرتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: "تمہارے لیے یہی کافی تھا کہ ایسے کر لیتے" اور آپ نے زمین پر اپنا ہاتھ مار کر اس پر پھونک ماری۔ پھر دوسرے ہاتھ سے دائیں دستِ مبارک پر اور دائیں ہاتھ سے دوسرے دستِ مبارک اور پہنچوں پر مارا۔ پھر اپنے رُخِ انور پر مسح فرمایا۔ حضرت عبداللہ نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی۔

ابومالک سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر کے پاس تھا تو ایک آدمی نے آکر کہا کہ ہم ایسی جگہ پر ایک دو ماہ رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تو اس وقت تک نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک پانی نہ ملے۔ حضرت عمار نے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ اونٹوں میں تھے۔ پس ہم جنبی ہو گئے تو میں مٹی میں لیٹا۔ جب ہم

أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نِصْفِ الذِّرَاعِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللهَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ وَاللهِ لَمْ أَذْكُرْهُ أَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے ایسا کر لینا کافی تھا اور اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے۔ پھر ان پر پھونک ماری اور ان سے اپنے پُرنور چہرے پر مسح فرمایا اور نصف کلائیوں تک۔ حضرت عمر نے کہا، اے عمار! خدا سے ڈرو۔ انہوں نے کہا، اے امیر المومنین! اگر آپ چاہیں تو میں اس کا کبھی ذکر نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے بلکہ آپ کو پورا پورا اختیار حاصل ہے۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ ضَرَبَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذِّرَاعَيْنِ إِلَى نِصْفِ السَّاعِدِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ۔

ابن ابزیٰ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا۔ فرمایا کہ اے عمار! تمہارے لیے یہی کافی تھا۔ پھر اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے۔ پھر ایک کو دوسرے پر مار کر اپنے پُرنور چہرے پر مسح فرمایا اور کلائیوں پر نصف حد تک اور ایک ضرب میں کہنیوں تک نہ پہنچے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے وکیع، اعمش، سلمہ بن کہیل نے عبدالرحمن بن ابزیٰ سے۔ روایت کیا اسے جریر، اعمش، سلمہ، سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے والد ماجد عبدالرحمن بن ابزیٰ سے۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ قَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ يَعْنِي أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ۔

عبدالرحمن بن ابزیٰ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کی روایت کی ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہ کافی تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے، پھر ان پر پھونک مار کر انہیں اپنے پُرنور چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرا۔ سلمہ نے اس میں شک کرتے ہوئے کہا کہ معلوم نہیں کہنیوں تک فرمایا یا ہتھیلیوں تک۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الْأَعْوَرَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوِ الذِّرَاعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ سَلَمَةُ

شعبہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ کہا کہ پھر ان پر پھونک ماری اور ان کے ساتھ اپنے پُرنور چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا، پہنچوں تک یا کلائیوں تک۔ شعبہ نے کہا کہ سلمہ کہا کرتے۔ دونوں ہتھیلیوں، چہرہ اور

يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهِ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ اُنْظُرْ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ۔

اور دونوں کلائیوں پر۔ پس منصور نے ایک روز اُن سے کہا، غور کیجئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ کلائیوں کا ذکر آپ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔

٣٢٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ وَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَنْفُخْ وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ۔

عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت کی۔ ہے کہ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر، اُن کے ساتھ اپنا چہرہ اور اپنی ہتھیلیوں پر مسح کر لیا کرو اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعبہ، حصین، ابومالک نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمار کو اسی طرح خطبہ دیتے ہوئے سنا مگر یہ بھی فرمایا کہ پھونک نہ مارو۔ حسین بن محمد، شعبہ، حکم سے اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے کہا، پس اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور پھونک ماری۔

٣٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَأَمَرَنِي ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد ماجد عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت کی کہ حضرت عمار بن یاسر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے مجھے ایک ضرب کا حکم فرمایا۔

٣٢٨۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

ابان سے روایت ہے کہ قتادہ سے سفر میں تیمم کے متعلق پوچھا گیا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ محدث، شعبی، عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہنیوں تک۔ ف

ف۔ جب وضو کے لیے پانی نہ ملے تو اس کی جگہ پاک مٹی یا جنس ارض سے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ اور وہ شرعاً باوضو شمار ہوتا ہے۔ اگر غسل کے لیے پانی نہ ملے یا سخت ضرر پہنچاتا ہو تو اس کی جگہ بھی تیمم کفایت کرتا ہے۔ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ پر پھیرے جاتے ہیں اور پھر اسی طرح دوسری دفعہ مار کر دونوں ہاتھوں اور کلائیوں پر کہنیوں سمیت پھیرے جاتے ہیں۔ جہاں تک اُن کا وضو میں دھونا ضروری ہے۔ ضربوں کے متعلق دو مذہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ کہ مٹی پر ایک ہی ضرب

مارکر ہاتھوں کو پہلے منہ پر پھر کلائیوں پر پھیر لے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ پہلی ضرب کے بعد منہ پر اور دوسری ضرب کے بعد کلائیوں پر ہاتھ پھیرے۔ دونوں جانب احادیث موجود ہیں۔ ہمارے امام ابوحنیفہ، صاحبین اور امام مالک کے نزدیک دو ضربیں ہیں۔ یہی مذہب شافعی کا محفوظ و مختار اور امام احمد بن حنبل کے بعض اصحاب کا مذہب ہے۔ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر، حسن بصری، شعبی، سالم بن عبداللہ، سفیان ثوری اور اکثر علماء کا مذہب یہی ہے۔ بعض محدثین ایک ضرب کی حدیثوں کو اصح و اقوی قرار دیتے ہیں۔ جب کہ صحت و قوت میں دو ضرب کی حدیثیں بھی کم نہیں اور ایک ضرب کی حدیثوں میں تاویل کی گنجائش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲۵ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ۔ حالت اقامت میں تیمم

۳۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى جِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز نے عمیر مولیٰ ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبداللہ بن یسار گئے جو مولیٰ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے، یہاں تک کہ ہم حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمۃ انصاری کے پاس پہنچے۔ حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی جانب سے تشریف لا رہے تھے کہ آپ کو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار آئی تو آپ نے اپنے پُرنور چہرے اور دونوں مبارک ہاتھوں پر مسح فرمایا۔ پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ ف

ف۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بغیر سلام کا جواب نہ دیا اور تیمم کر کے جواب دیا پھر تیمم کر کے جواب دینے کے بعد وجہ بیان فرمائی «لم اکن علی طہر» کہ میں باوضو نہ تھا۔ دریں حالت وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا فرض یا واجب کس طرح ہو سکتا ہے؟ لہٰذا بات وہی ہوئی کہ جس طرح بغیر وضو کے سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ اسی طرح بغیر وضو یعنی وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن فرض یا واجب نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۳۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ نَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ

محمد بن ثابت عبدی نے نافع سے روایت کی ہے کہ میں ایک ضرورت کے تحت حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابن عمر نے اپنی حاجت پوری کرلی۔ دوران گفتگو اس روز حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کسی گلی میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے۔ پس اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ وہ آدمی

أَنْ يَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طُهْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدِيثًا مُنْكَرًا فِي التَّيَمُّمِ قَالَ ابْنُ دَاسَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يُتَابَعْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَلَى ضَرْبَتَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْهُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ۔

دوسری گلی میں جانے لگا تو آپ نے ایک دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور انہیں اپنے چہرۂ انور پر پھیرا۔ پھر دوسری ضرب ماری اور اپنی دونوں کلائیوں پر مسح کیا۔ پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا تھا کہ میں طہارت سے نہ تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیمم کے متعلق محمد بن ثابت نے یہ حدیث منکر روایت کی ہے۔ ابن داسہ نے کہا کہ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ضربوں کے واقعے کو محمد بن ثابت کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا، بلکہ انہوں نے حضرت ابن عمر کے فعل کو روایت کیا ہے۔ ف

ف۔ امام ابوداؤد کے نزدیک اگر محمد بن ثابت کی اس حدیث میں کسی نے مرفوعاً متابعت نہیں کی تو نہ سہی اور دو ضربوں کا قول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے تو اس سے حجت پر کیا اثر پڑا اور دلالت میں کون سی کمی آئی؟ بلکہ انصاف سے دیکھا جائے تو دو ضربوں کا معاملہ اور مستحکم ہوگیا کیونکہ حضرت ابن عمر جیسے شمعِ رسالت کے پروانے کسی کام کو اسی وقت کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھتے یا آپ کا فرمان سُن لیتے کیونکہ ان حضرات سے بڑھ کر اطاعتِ رسول کے پیکر چشمِ فلک کس نے دیکھے کب ہیں؟ بعد والے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی تلاش میں اسلاف کے علمی ذخائر کو کھنگالتے ہیں لیکن یہی دولت اُن حضرات کی نگاہوں کے سامنے تھی۔ جو کچھ وہ براہِ راست دیکھتے اور سُنتے وہی کرتے تھے۔ وہ اتباعِ رسول کے پیکر اور اطاعتِ رسول کی چلتی پھرتی تصویریں تھیں۔ لہٰذا دو ضربوں کا قول حضرت ابن عمر کا فعل ہو تب بھی اس سے دو ضربوں کے مؤقف کا وزن کم نہیں ہوتا بلکہ نظرِ غائر سے دیکھیں تو اور بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیے کہنا پڑتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف اس بارے میں بھی دیگر ائمہ کی نسبت احادیث کی معنویت اور اتباعِ رسول کے نزدیک زیادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ إِنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لا رہے تھے کہ بئر جمل کے پاس آپ کو ایک آدمی ملا اور اُس نے آپ کو سلام کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سلام کا جواب نہ دیا، یہاں تک کہ ایک دیوار کی طرف بڑھے تو دیوار پر اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اُسے اپنے پُر نور چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ملا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کے سلام کا جواب دیا۔

بابٌ ۱۲۶ الْجُنُبُ يَتَيَمَّمُ

۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيهَا فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الْخَمْسَ وَالسِّتَّ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَسَكَتُّ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَاءَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَاغْتَسَلْتُ فَكَأَنِّي أَلْقَيْتُ عَنِّي جَبَلًا فَقَالَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غُنَيْمَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ وَحَدِيثُ عَمْرٍو أَتَمُّ.

جنبی کا تیمم

عمرو بن عون، خالد، مسدد، خالد یعنی ابن عبداللہ واسطی، خالد حذاء، ابوقلابہ، عمرو بن بجدان سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کافی بکریاں اکٹھی ہو گئیں تو فرمایا: اے ابوذر! انہیں چراؤ۔ پس میں انہیں ربذہ کی جانب لے گیا۔ مجھے جنابت لاحق ہو گئی جبکہ میں وہاں پانچ چھ روز رہا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے ابوذر! میں خاموش رہا۔ ابوذر کی ماں اسے روئے تمہاری ماں کی خرابی ہو۔ پس آپ نے ایک سیاہ فام لونڈی کو بلایا جو ایک بالٹی لے کر آئی جس میں پانی تھا۔ پس میں نے ایک کپڑے سے ستر چھپا لیا اور سواری کی آڑ میں غسل کر لیا تو گویا میرے اوپر سے پہاڑ اتر گیا۔ فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ دس سال گزر جائیں۔ جب تمہیں پانی ملے تو اپنے جسم پر بہالو کیونکہ یہ بہتر ہے۔ مسدد نے کہا کہ بکریاں صدقہ کی تھیں اور مکمل حدیث عمرو سے ہے۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ دَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَأَهَمَّنِي دِينِي فَأَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِغَنَمٍ فَقَالَ لِي اشْرَبْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَشُكُّ فِي أَبْوَالِهَا فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طَهُورٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي

بنی عامر کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نے اسلام قبول کیا تو مجھے اپنے دین کو سیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا۔ پس میں حضرت ابوذر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چند اونٹوں اور بکریوں کا حکم فرمایا اور مجھ سے فرمایا کہ ان کا دودھ پیتے رہنا۔ حماد کو پیشاب کے متعلق فرمانے کا شک ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں پانی سے پرہیز کرتا رہا اور گھر والے میرے ساتھ تھے۔ مجھے جنابت لاحق ہو گئی تو میں بغیر طہارت کے نماز پڑھتا رہا۔ جب دوپہر کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد کے سائے میں شمع رسالت کے چند پروانوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوذر! میں عرض گزار ہوا۔ ہاں یا رسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ

أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ يَتَخَضْخَضُ مَا هُوَ بِمَلْآنَ فَتَسَتَّرْتُ إِلَى بَعِيرٍ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ وَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَبْوَالَهَا هَذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ فِي أَبْوَالِهَا إِلَّا حَدِيثُ أَنَسٍ تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

بَابٌ ۱۲۷ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ الْبَرْدَ أَيَتَيَمَّمُ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ أَنْ أَغْتَسِلَ فَأَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الِاغْتِسَالِ وَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ مِصْرِيٌّ مَوْلَى خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ وَلَيْسَ هُوَ ابْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ

تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ عرض گزار ہوا کہ میں پانی سے بچتا تھا اور میری بیوی میرے ساتھ تھی تو مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور میں طہارۃ کے بغیر نماز پڑھتا رہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے پانی لانے کا حکم فرمایا تو ایک کالی لونڈی بالٹی میں ہلتا ہوا پانی لے کر آئی یعنی وہ بھری ہوئی نہ تھی۔ پس میں نے اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر حاضر بارگاہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے ابوذر! بیشک پاک مٹی پاک کرنے والی ہے اگرچہ تمہیں دس سال تک پانی نہ ملے۔ جب پانی ملے تو اپنے جسم پر بہاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن زید نے ایوب سے اور پیشاب کا ذکر نہ کیا اور یہ بات صحیح نہیں ہے اور پیشاب کا ذکر صرف حدیث انس میں ہے۔

کیا جنبی خوف سردی سے تیمم کر سکتا ہے

عبدالرحمن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ ذات السلاسل کے دوران ایک ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہو گیا۔ پس مجھے ڈر محسوس ہوا کہ غسل کرنے سے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پس میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، اے عمرو! تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی؟ میں نے غسل نہ کرنے کی وجہ بیان کی اور عرض گزار ہوا کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے" (۴ : ۲۹) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور مزید آپ نے کچھ نہیں فرمایا امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن جبیر مصری یہ خارجہ بن حذافہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ابن جبیر بن نفیر نہیں ہیں۔

عبدالرحمن بن جبیر نے ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص سے روایت کی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ میں تھے، پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے سرین دھوئے اور نماز کے لیے وضو کیا۔ پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور

عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ قَالَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ هَذِهِ الْقِصَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ فِيهِ فَتَيَمَّمَ۔

بَابٌ ۱۲۸ الْمَجْدُورُ يَتَيَمَّمُ۔

۳۳۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ شَكَّ مُوسَى عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَصَابَ رَجُلًا جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ احْتَلَمَ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ۔

بَابٌ ۱۲۹ الْمُتَيَمِّمُ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي فِي الْوَقْتِ۔

۳۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرٍ

تیمم کا ذکر نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا گیا ہے اس واقعہ کو اوزاعی کے واسطے کے ساتھ حسان بن عطیہ سے اس روایت میں کہا کہ انہوں نے تیمم کیا۔

چیچک والا تیمم کرے

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی کے سر میں پتھر آکر لگا تو اس کا سر پھٹ گیا۔ پھر اُسے احتلام ہوگیا۔ اُس نے ساتھیوں سے کہا کہ کیا آپ کو میرے لیے تیمم کی اجازت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک آپ کو تیمم کی اجازت نہیں ہے کیونکہ آپ پانی پر قادر ہیں۔ پس اُس نے غسل کیا اور وفات پائی۔ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو فرمایا: اللہ تمہیں مارے، تم نے اُسے قتل کر دیا۔ جب تمہیں معلوم نہ تھا تو مسئلہ کیوں نہ پوچھا کیونکہ بے خبری کا علاج پوچھنا ہے۔ اُس کے لیے تیمم کر لینا کافی ہے اور پٹی باندھ لیتا۔ اس میں موسیٰ کو شک ہے۔ زخم پر کپڑا باندھ کر مسح کر لیا جاتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ایک آدمی کو زخم پہنچا۔ پھر اُسے احتلام ہوگیا تو اُسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔ اُس نے غسل کیا تو فوت ہوگیا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دیا گیا، اللہ انہیں مارے۔ کیا معلوم کر لینا بے خبری کا علاج نہیں ہے؟

تیمم کر کے نماز پڑھی اور وقت کے اندر پانی مل جائے

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو آدمی سفر میں نکلے اور نماز کا وقت

بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ ابْنِ نَافِعٍ يَرْوِيهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ هُوَ مُرْسَلٌ۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى إِسْمٰعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

باب ۱۳۰ فِي الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ أَتَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ الْوُضُوءَ أَيْضًا أَوَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

ہو گیا لیکن اُن کے پاس پانی نہ تھا۔ پس اُنہوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر اُنہیں پانی مل گیا۔ پس ایک آدمی نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے اس شخص سے فرمایا جس نے اعادہ کیا تھا کہ تم نے سنت کو پا لیا اور تمہاری پہلی نماز کافی ہے اور اس شخص سے فرمایا جس نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی کہ تمہارے لیے دُوگنا اجر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نافع کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے روایت کیا، لیث، عمیرہ بن ابوناجیہ، بکر بن سوادہ، عطاء بن یسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں حضرت ابوسعید کا ذکر محفوظ نہیں۔ لہٰذا یہ مُرسل ہے۔

ابو عبداللہ مولیٰ اسمٰعیل بن عبید سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دُو حضرات۔ آگے مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا۔

نمازِ جمعہ کے لیے غسل کرنا

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز جب حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ کیا آپ نماز سے روک لیے جاتے ہیں؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ ہوا یہی ہے کہ میں نے اذان کی آواز سُنی اور وضو کیا۔ حضرت عمر نے کہا، صرف وضو؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سُنا کہ جب تم میں سے کوئی نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو اُسے غسل کر لینا چاہیئے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر واجب ہے۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ رَاحَ الْجُمُعَةَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُودَاوُدَ إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ أَجْنَبَ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان کے لیے جمعہ کو جانا ضروری ہے اور جو جانا چاہے اُس پر غسل کرنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جب آدمی نے طلوع فجر کے بعد غسل کر لیا تو وہ غسلِ جمعہ کی طرف سے کافی ہوگا۔ خواہ وہ جنبی کیوں نہ ہوا ہو۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ وَهَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَزِيدُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا قَالَ وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَيَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قَالَ أَبُودَاوُدَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ كَلَامَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب رملی ہمدانی اور عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، یزید اور عبدالعزیز، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابو امامہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس نے جمعہ کے لیے غسل کیا اور اپنے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی جب کہ اس کے پاس ہو۔ پھر نماز جمعہ کے لیے آئے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے نہ پھلانگے۔ پھر نماز پڑھے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض فرمائی ہے۔ پھر خاموش رہے جبکہ امام نکل آئے، یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے تھے کہ مزید تین دن کے گناہ۔ اور فرماتے کہ نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن مسلمہ کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور حماد نے کلام ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

---

۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قُدِّرَ لَهُ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ۔

محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابو ہلال اور بکیر بن اشج، ابو بکر بن المنذر، عمرو بن سلیم زرقی۔ عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز کا غسل ہر بالغ پر ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جو قسمت میں ہو۔ مگر بکیر نے عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا۔ اور خوشبو کے متعلق کہا کہ خواہ عورت کی خوشبو ہو۔

---

۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ حِبِّي نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

ابوالاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور غسل کروایا، پھر جلدی گیا اور جلدی لے گیا اور سواری کے بغیر جائے اور امام کے قریب ہو کر غور سے سنے اور لغو بات نہ کرے تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے رکھنے اور شب بیداری کرنے کا ثواب ملے گا۔

---

۳۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَسَاقَ نَحْوَهُ۔

عبادہ بن نسی نے حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے روز اپنا سر دھویا اور غسل کیا۔ پھر باقی مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔

---

۳۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ

حضرت عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور اپنی بیوی کی خوشبو میں سے لگائی جبکہ اس کے پاس ہو۔ اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے۔ پھر لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے نہ پھلانگے اور وعظ کے دوران لغویات نہ کرے تو وہ اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی صغیرہ

ثُمَّ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا۔

گناہوں کا کفارہ ہوگا اور اگر لغویات کی اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا رہا تو یہ نماز ظہر کی طرح ہوگا۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا زَكَرِيَّا نَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ (۱) جنابت سے (۲) جمعہ کے روز (۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور (۴) میت کو غسل دینے کے بعد۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا مَرْوَانُ نَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ غَسَلَ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

محمود بن خالد دمشقی، مروان، علی بن حوشب نے مکحول سے غسل کرنے اور کروانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس سے مراد اپنے سر اور جسم کو دھونا ہے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ سَعِيدٌ غَسَلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ۔

محمد بن ولید دمشقی، ابومسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے غسل کرنے اور کروانے کے متعلق دریافت کیا تو سعید نے فرمایا کہ اس کا مطلب اپنے سر اور جسم کو دھونا ہے۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً وَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا، پھر چل دیا تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی۔ جو دوسری ساعت میں آیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی۔ جو تیسری ساعت میں آیا تو گویا اس نے مینڈھے کی قربانی دی۔ جو چوتھی ساعت میں آیا تو گویا اس نے مرغ کا ثواب پایا۔ جو پانچویں ساعت میں آیا تو گویا اس نے انڈے کا ثواب حاصل کیا اور جب امام خطبے کے لیے نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

باب ۱۳۱ الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ۔

جمعہ کے روز غسل نہ کرنے کی رخصت

۳۵۲۔ حدثنا مسدد نا حماد بن زید عن یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ قالت کان الناس مھان انفسھم فیروحون الی الجمعۃ بھیئتھم فقیل لو اغتسلتم۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ محنت مزدوری کرکے اسی حالت میں نمازِ جمعہ کے لیے جاتے کہ اُن سے کہا جاتا، کاش! آپ غسل کرلیتے۔

۳۵۳۔ حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ نا عبدالعزیز یعنی ابن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عکرمۃ ان ناسا من اھل العراق جاءوا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعۃ واجبا قال لا ولکنہ اطھر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب وساخبرکم کیف بدأ الغسل کان الناس مجھودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظھورھم وکان مسجدھم ضیقا مقارب السقف انما ھو عریش فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلک الصوف حتی ثارت منھم ریاح اذی بذلک بعضھم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الریح قال ایھا الناس اذا کان ھذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دھنہ وطیبہ قال ابن عباس ثم جاء اللہ تعالی ذکرہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدھم وذھب بعض الذی کان یؤذی بعضھم بعضا من العرق۔

عمرو بن ابو عمرو نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عراق کے رہنے والے کچھ لوگوں نے آکر کہا: اے ابن عباس! کیا آپ کے نزدیک جمعہ کے روز غسل کرنا واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جو غسل کرے تو اس میں پاکی اور بہتری ہے اور جو غسل نہ کرے تو اُس پر واجب نہیں اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کیسے شروع ہوا۔ لوگ مفلس تھے اور اُونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھاتے تھے اور اُن کی مسجد تنگ تھی، اُس کی چھت نیچی تھی کہ گویا ایک چھپر ہے۔ تو ایک گرمی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے نکلے اور لوگوں نے موٹے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے تو اُن کی بُو سے ایک دوسرے کو تکلیف ہو رہی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بُو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کرلیا کرو اور جو تمہیں اچھا سا تیل یا خوشبو ملے تو لگا لیا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی حالت درست فرما دی تو موٹے اونی کپڑوں کے سوا دوسرے پہننے لگے، محنت تقسیم ہوگئی، مسجد وسیع ہوگئی اور پسینے کی وہ بدبُو جاتی رہی جس سے ایک دوسرے کو تکلیف ہوا کرتی تھی۔ ف

ف۔ غسلِ جمعہ کے بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالک اس کے وجوب کے قائل ہیں جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل کا مذہب بھی یہی ہے کیونکہ ان احادیث میں غسلِ جمعہ کا حکم دیا گیا ہے اور ان حضرات نے امر کو وجوب پر محمول کیا ہے جب کہ دیگر ائمہ اور جمہور علماء اس کے مسنون و مستحب ہونے کے قائل ہیں اور انہوں نے امر کو استحباب کے تاکید و مبالغہ پر محمول کیا ہے۔ صحیح ترین موقف یہی معلوم ہوتا ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ غسلِ جمعہ واجب نہیں بلکہ افضل ہے اور بوقتِ ضرورت اس کی تاکید ہے جیسا کہ مسجدِ نبوی

کی ابتدائی کیفیت اور محنت و مشقت کے باعث صحابۂ کرام کی ابتدائی حالت سے واضح ہو رہا ہے۔ جب وہ حالت نہ رہی تو تاکید کا حکم بھی جاتا رہا۔ لہٰذا ایسی حالت میں غسل کی تاکید اب بھی موجود اور عام حالات میں وہی مسنون و مستحب اور باعثِ ثواب واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ۔

ابوالولید، ہمام، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے وضو کیا تو اچھا کیا اور خوب کیا اور جس نے غسل کیا تو اس میں فضیلت ہے۔ ف

ف۔ جمعہ کے روز غسل کرنا مسنون و مستحب اور باعثِ ثواب ہے لیکن واجب نہیں۔ اگر بغیر کسی مجبوری کے غسل نہ کیا تو خواہ مخواہ ثواب ضائع کیا۔ محنت و مشقت کے باعث جن کے جسموں اور کپڑوں سے بُو آئے اُن کے لیے غسل کرنا اور کپڑے بدلنا زیادہ ضروری ہے تاکہ نمازِ جمعہ میں حاضر ہونے والے دوسرے نمازیوں کو اُس کی بدبُو سے اذیت نہ پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پارہ — ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۳۲ الرَّجُلُ يُسْلِمُ فَيُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ۔

اسلام قبول کرنے والے کو غسل کا حکم دیا جائے۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَنَا سُفْيَانُ نَا الْأَغَرُّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

محمد بن کثیر عبدی، سفیان، اغر، خلیفہ بن حصین سے اُن کے جدِ امجد حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ بیری کے پتّے ڈالے ہوئے پانی سے غسل کروں۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُولُ احْلِقْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي آخَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِآخَرَ مَعَهُ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ۔

عثیم بن کلیب نے اپنے والدِ ماجد سے اور انھوں نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے زمانۂ کفر کے بال منڈوا دو اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے ساتھ جانے والے شخص سے فرمایا کہ تم بھی اپنے زمانۂ کفر کے بال منڈوا دو اور ختنہ کروالو۔

باب ۱۳۳ الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا

عورت کا ان کپڑوں کو دھونا جو اس نے حالتِ حیض میں پہنے تھے

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحَسَنِ يَعْنِي جَدَّةَ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمُ قَالَتْ تَغْسِلُهُ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنْتُ أَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ حِيَضٍ

ابو بکر عدوی کی دادی جان اُم الحسن سے روایت ہے کہ معاذہ نے فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حائضہ کے متعلق پوچھا گیا جس کے حیض کا خون اس کے کپڑے سے لگ جائے۔ فرمایا کہ اُسے دھو ڈالے اور اگر نشانات نہ جائیں تو اس کپڑے پر کوئی زرد رنگ چڑھا لے۔ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا تھا۔ متواتر تین حیض اور میں اپنے لیے کپڑا نہیں دھوتی تھی۔

جَمِيعًا لَا أَغْسِلُ لِي ثَوْبًا۔ ف

ف۔ اگر کپڑے میں حیض کا خون نہ لگے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے اور یہ سمجھنا کہ حیض کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں، یہ دور جاہلیت کا خیال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرِيقِهَا۔

حسن بن مسلم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا نے فرمایا کہ ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی کے پاس ایک سے زیادہ کپڑا نہیں ہوتا تھا، اُسی میں حیض آتا جب اس میں خون لگ جاتا تو اس پر تھوکتے اور تھوک سے چھڑا دیتے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ نَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلْبَثُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذٰلِكَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ أَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ فَإِذَا رَأَتِ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا۔

بکار بن یحییٰ کی دادی جان نے فرمایا کہ میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو ان سے قریش کی ایک عورت نے حیض والے کپڑے سے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا حضرت اُم سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہمیں حیض آتا تو وہ حیض کے دنوں میں ٹھہری رہتی۔ پھر پاک ہو کر وہ اُس کپڑے کو دیکھتی جس کے ساتھ ایام حیض گزارے اگر خون لگا ہوتا تو اُسے دھو دیتے اور اُس میں نماز پڑھتے۔ اور اس میں کوئی چیز رکاوٹ نہ تھی۔ جب ہم میں سے کسی کی چوٹی بندھی ہوئی تھی تو اُسی طرح رکھی جاتی اور غسل کرتے وقت اُسے کھولا نہ جاتا بلکہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیا جاتا اور جب یہ دیکھا جاتا کہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ گیا ہے تو سر کو ملا جاتا اور پھر سارے جسم پر پانی بہا لیا جاتا۔ ف

ف۔ تری اگر بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے تو عورت کے لیے چوٹی کا کھولنا ضروری نہیں ہے۔ اگر بالوں کی جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو چوٹی کا کھولنا ضروری ہے۔ اگر ایک بال کی جڑ میں بھی پانی نہ پہنچ سکا تو غسل نہیں ہوگا اور اُس حالت میں کی ہوئی عبادتیں رائگاں جائیں گی۔ آجکل ایسی ناخن پالش اور ہونٹوں پر سُرخی لگانے کا بھی رواج ہے جن کے باعث ناخن اور کھال تک پانی نہیں پہنچ سکتا ایسی کسی چیز کے باعث اگر جسم کے ایک بال برابر حصّے تک پانی نہ پہنچ سکا تو غسل ہرگز نہیں ہوگا اور ایسی عورت عبادت کرنے کلام الٰہی کو ہاتھ لگانے، حج و طواف کرنے اور مسجد میں جانے کے قابل نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ

فاطمہ بنت منذر روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سُنا، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی تھی کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے

سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا بِثَوْبِهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ أَتُصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَنْضَحْ مَا لَمْ تَرَ وَلْتُصَلِّ فِيهِ.

آپ کو حیض سے پاک دیکھے تو اپنے کپڑوں کا کیا کرے۔ تاکہ ان میں نماز پڑھ سکے۔ فرمایا دیکھو اگر اس میں خون نظر آئے تو تھوڑا سا پانی ڈال کر اُسے کھرچ دو اور اگر کچھ بھی نظر نہ آئے تو اس میں نماز پڑھ لو۔

۳۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لْتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لْتُصَلِّ.

فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئی۔ یارسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے میں حیض کا خون لگا ہوا دیکھے تو کیا کرے؟ فرمایا جب تم میں سے کسی کو حیض کا خون لگ جائے تو اُسے کھرچ دے۔ پھر اُسے پانی سے دھو دے اور پھر نماز پڑھ لے۔

۳۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ.

مسدد، حماد۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس۔ موسیٰ بن اسمٰعیل حماد بن سلمہ نے ہشام سے معناً روایت کرتے ہوئے دونوں نے کہا کہ اُسے کھرچ دو۔ پھر اس پر پانی ڈالو، پھر اُسے دھو لو۔

۳۶۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ ثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ.

عدی بن دینار نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے؟ فرمایا کہ اُسے لکڑی سے کھرچ دو اور بیری کے پتوں والے پانی سے دھو ڈالو۔

۳۶۴- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ وَفِيهِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا.

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک ہی کرتہ ہوتا جو دوران حیض اور حالت جنابت میں بھی پہنا جاتا۔ جب اس پر خون کا قطرہ لگا ہوا دیکھا جاتا تو اپنے تھوک سے اُسے مل دیا جاتا۔ ف

ف۔ یہ کھرچنا اور ملنا وغیرہ اسی خون حیض کے متعلق ہے جو مقدار میں کم ہو یعنی ایک دو قطرے۔ خون زیادہ جگہ پر لگا ہوا ہو تو کپڑے کو دھو کر اُسے پاک کرنا ضروری ہے۔ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ لہذا حتی الامکان پاکیزگی کا خیال

رکھنا محبوب و مرغوب اور مقبول و محمود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَاب ۱۳۴ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيهِ۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى۔

اُن کپڑوں سے نماز پڑھنا جنہیں پہن کر اپنی بیوی سے صحبت کی تھی

معاویہ بن ابوسفیان نے اپنی بہن حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کپڑوں کو پہن کر جماع کرتے کیا ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا، ہاں جب کہ اُن میں کوئی نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔

بَاب ۱۳۵ الصَّلٰوةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ شَكَّ أَبِي۔

عورتوں کے بچھانے کے کپڑوں پر نماز نہ پڑھنا۔

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بچھانے کے کپڑے اور ہمارے لحاف میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے، عبیداللہ کا قول ہے کہ میرے والد ماجد کو شک ہے۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَلَاحِفِنَا قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي وَقَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ زَمَانٍ وَلَا أَدْرِي مِمَّنْ سَمِعْتُهُ وَلَا أَدْرِي أَسَمِعْتُهُ مِنْ ثَبْتٍ أَوْ لَا فَسَلُوا عَنْهُ۔

ابن سیرین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حماد، سعید بن ابوصدقہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان نہیں کی اور کہا کہ مدت گزر گئی جب میں نے یہ سُنی تھی۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ کس سے سُنی تھی اور یہ بھی معلوم نہیں کہ جس سے سُنی وہ ثقہ تھا یا نہیں، لہٰذا اس کی تحقیق کر لو۔

بَاب ۱۳۶ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ وَعَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَيْهِ۔

اس بات کی اجازت

عبداللہ بن شداد نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے اوپر ایک چادر تھی، جس کا کچھ حصہ آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ کے اوپر تھا جو حائضہ تھیں اور نماز پڑھتے ہوئے بھی وہ حصہ آپ کے اوپر تھا۔

۳۶۹- حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا وکیع بن الجراح نا طلحۃ بن یحیی عن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عتبۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبہ وانا حائض وعلی مرط وعلیہ بعضہ۔

عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے پہلو میں تھی۔ میں حائضہ تھی اور میرے اوپر جو چادر تھی اس کا ایک حصہ آپ کے اوپر تھا۔

باب ۱۳۷ المنی یصیب الثوب۔

جب کپڑے میں منی لگ جائے

۳۷۰- حدثنا حفص بن عمر عن شعبۃ عن الحکم عن ابراہیم عن ہمام بن الحارث انہ کان عند عائشۃ فاحتلم فابصرتہ جاریۃ لعائشۃ وھو یغسل اثر الجنابۃ من ثوبہ او یغسل ثوبہ فاخبرت عائشۃ فقالت لقد رایتنی وانا افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ انہیں احتلام ہو گیا تو انہیں حضرت عائشہ کی لونڈی نے کپڑے سے جنابت کا نشان یا کپڑا دھوتے ہوئے دیکھ لیا۔ اس نے حضرت عائشہ کو بتا دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کپڑے میں اسے دیکھتی تو مل دیا کرتی تھی۔

۳۷۱- حدثنا موسی بن اسمعیل نا حماد عن حماد عن ابراہیم عن الاسود ان عائشۃ قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ قال ابوداؤد وافقہ مغیرۃ وابو معشر وواصل ورواہ الاعمش کما رواہ الحکم۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی اور آپ اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی موافقت کی ہے مغیرہ اور ابو معشر واصل نے اور اعمش نے اسے حکم کی طرح روایت کیا ہے۔

۳۷۲- حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی نا زہیر ح وثنا محمد بن عبید بن حساب البصری نا سلیم یعنی ابن اخضر المعنی والاخبار فی حدیث سلیم قالا نا عمرو بن میمون بن مہران قال سمعت سلیمان بن یسار یقول سمعت عائشۃ تقول انہا کانت تغسل المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثم اری فیہ بقعۃ او بقعا۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، زہیر۔ محمد بن عبید ابن حساب بصری، سلیم ابن اخضر عمرو بن میمون بن مہران، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو دیا کرتیں اور پھر انہیں ایک یا کئی نشانات نظر آتے رہتے۔ ف

ف۔ کپڑے میں منی لگ جائے تو اُسے دھونے اور اچھی طرح پاک کر لینے کے بعد اگر منی کے نشانات کپڑے پر باقی رہ جائیں تو اُن سے کپڑے کی پاکی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور بغیر کسی جھجک کے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۳۸ بول الصبی یصیب الثوب۔

جب بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے

۳۷۳- حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

کہ حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا اپنے چھوٹے صاحبزادے کو لے کر، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا، تو اُس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَالرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُوْ تَوْبَةَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِيْ إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

قابوس نے حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما تھے تو اُنہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ دوسرے کپڑے پہن لیں اور ازار مجھے دے دیجئے تاکہ میں دھو دوں۔ فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْمَعْنٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنِيْ مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنِيْ أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِيْ قَفَاكَ فَأُوَلِّيْهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهٖ فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَجِئْتُ أَغْسِلُهُ فَقَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو الزَّعْرَاءِ وَقَالَ هَارُوْنُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْأَبْوَالُ كُلُّهَا سَوَاءٌ۔

محل بن خلیفہ نے حضرت ابو السمح رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ غسل کا ارادہ کرتے تو مجھ سے فرماتے: میری جانب پیٹھ پھیر لو۔ پس میں آپ کی جانب پیٹھ کر کے آڑ بنا رہتا۔ چنانچہ امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما آئے اور آپ کے سینے پر پیشاب کر دیا۔ میں دھونے کے لیے حاضر ہوا تو فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔ عباس نے یحییٰ بن ولید سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اِن کی کنیت ابو الزعراء ہے اور ہارون بن تمیم نے حسن بصری سے روایت کی کہ پیشاب سب برابر ہیں۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ۔

ابو حرب بن ابو الاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھوئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکے جو کھانا نہ کھاتا ہو۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا لَمْ يَطْعَمْ زَادَ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا۔

ابو حرب بن الاسود کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پھر معنًا مذکورہ حدیث بیان کی اور کھانا نہ کھاتے کا ذکر نہ کیا۔ قتادہ نے یہ بھی کہا کہ جب کہ دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں۔ جب کھانا کھاتے ہوں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ إِنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ۔

یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ نے فرمایا، میں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا کرتیں جب تک وہ کھانا نہ کھاتا۔ جب کھانا کھانے لگتا ہے تو اُسے دھویا کرتیں اور وہ لڑکی کے پیشاب کو دھوتی تھیں۔ ف

ف: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ہے جب کہ ہمارے امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا مذہب ہے کہ بچے کا پیشاب ناپاک ہے خواہ وہ لڑکی ہو یا لڑکا۔ دونوں کے پیشاب کو دھو کر پاک کیا جائے گا۔ حدیث میں جو لڑکے کے پیشاب پر پانی بہانا آیا ہے اُس سے یہی مراد ہے کہ ملنے کے بغیر دھویا جاتا تھا۔ بہرحال بہتر یہی ہے کہ لڑکے شیر خوار کے پیشاب کو بھی تسلی بخش طریقے سے دھویا جائے کہ طہارت مقبول بارگاہ اور محمود و مستحسن ہے۔ ہاں پانی کی قلت ہو تو شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی بہا دینے کو کافی سمجھ لیا جائے اور قلت نہ ہو تو پوری طرح پاک کر لینے میں کیا مضائقہ اور رکاوٹ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳۹ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ

جس زمین پر پیشاب کر دیا جائے

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَابْنُ عَبْدَةَ فِي آخَرِينَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ صُبُّوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی مسجد نبوی میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے۔ پس اس نے نماز پڑھی۔ ابن عبدہ نے کہا کہ دو رکعتیں۔ پھر کہا، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اور محمد مصطفیٰ پر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگ اُس کی جانب لپکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع کیا اور فرمایا کہ تمہیں آسانی کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے، تم تنگی کرنے کے لیے مبعوث نہیں کیے گئے۔ اس پر ایک سجل یا ذنوب (ڈول) پانی بہا دو۔

قَالَ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن معقل بن مقرن نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مٹی پر پیشاب کیا ہے اُسے لے کر باہر پھینک دو اور اس جگہ پر پانی بہادو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔

ف۔

ف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام اُسے مارنے پیٹنے کے لیے دوڑے، معلّم کائنات نے شمع رسالت کے پروانوں کو ایسا کرنے سے روک دیا کہ اوّلاً اعرابی کے پیشاب میں رکاوٹ پڑے گی اور ثانیاً سکھانے اور بتانے کا یہ طریقہ ناپسند فرمایا کہ سختی سے کوئی بات سکھائی اور سمجھائی جائے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جو تو ٹھنڈے دل و دماغ سے اور دلکش لفظوں میں تاکہ جس کو کچھ بتانا مقصود ہو وہ ہمہ تن گوش ہو کر سنے اور بات کی معقولیت جب اُس کے دل و دماغ میں سما جائے تو اُسے ماننے پر آمادہ ہونے کی بڑی حد تک اُمید ہوتی ہے۔ صحیحین کی روایتوں میں ہے کہ فارغ ہونے کے بعد آپ نے اُس اعرابی کو پاس بُلایا اور فرمایا کہ مسجد ایسے کاموں کے لیے نہیں بنائی جاتی بلکہ وہ تو عبادت گاہ ہوتی ہے۔ یہ ہے تلقین و ہدایت کا وہ ملائم انداز جو مخالف کو بھی موم بنا دیتا ہے جب کہ سختی کرنے سے ضد میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتائج آج ہم سب کے سامنے ہیں۔ حضرات اولیائے کرام کی سیرتوں کا مطالعہ کریں۔ تو ان حضرات کا طریقہ تلقین اسی اسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہوتا تھا جس سے اُن بزرگوں کی تبلیغ کے خاطر خواہ نتیجے نگاہوں کے سامنے آجاتے تھے جب کہ موجودہ علماء کی تلقین سے خود مسلمان کہلانے والوں میں روز بروز کشیدگی بڑھتی جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۱۴۰ فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَتْ۔

خشک ہونے پر زمین کا پاک ہونا

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کے اندر میں مسجد میں رات گزارتا اور میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا۔ چنانچہ کتے مسجد میں آتے جاتے اور پیشاب کر جاتے تو کوئی اُن کے پیشاب پر پانی نہیں بہاتا تھا۔

بَابٌ ۱۴۱ الْأَذٰى يُصِيبُ الذَّيْلَ۔

جب نجاست کپڑے کے ایک حصّے میں لگے

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

ابراہیم بن عبدالرحمٰن عوف کی اُمّ ولد نے نبی کریم صلی اللہ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ۔

علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کی کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرا دامن لٹک جاتا ہے جو گندی جگہ بھی گھسٹتا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے دوسری جگہ پاک کر دیتی ہے۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسٰى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ۔

موسیٰ بن عبداللہ بن یزید نے بنی عبدالاشہل کی ایک عورت سے روایت کی اُس نے کہا کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! ہمارا مسجد والا راستہ گندا ہے تو بارش کے وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا کیا اُس کے بعد پاک راستہ نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا تو اس کی ناپاکی کو یہ دُور کر دے گا۔

بَابُ ۱۴۲ الْأَذٰى يُصِيبُ النَّعْلَ۔

جوتے میں نجاست لگنا

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ح وَحَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُمَرُ يَعْنِي عَبْدَ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ الْمَعْنٰى أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ۔

احمد بن حنبل، ابو مغیرہ۔ عباس بن ولید بن مزید کو اُن کے والد ماجد نے بتایا۔ محمود بن خالد، عمر یعنی عبدالواحد، اوزاعی سعید بن ابو سعید مقبری، اُن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے جوتے سے گندگی لگ جائے تو مٹی اُسے پاک کرنے والی ہے۔ (یعنی مٹی پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جائے گی۔)

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأَذٰى بِخُفَّيْهِ فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر معنًا روایت کی۔ فرمایا جب موزوں کو گندگی لگ جائے تو مٹی انہیں پاک کرنے والی ہے (یعنی موزوں کو پاک مٹی پر رگڑ لیا جائے تو حکمًا وہ پاک شمار ہوں گے)۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُحَمَّدٌ

محمود بن خالد، محمد بن عائذ، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی،

يَعْنِي ابْنَ عَائِذٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

محمد بن الولید، سعید بن ابو سعید، قعقاع بن حکیم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا۔

بَابُ ۱۴۳ الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ۔

نجس کپڑے سے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرنا

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَّادٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي حَمَاتِي أُمُّ جَحْدَرٍ الْعَامِرِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا يَلِيهَا فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجِفِّيهَا وَأَرْسِلِي بِهَا إِلَيَّ فَدَعَوْتُ بِقَصْعَتِي فَغَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحَرْتُهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ۔

ام یونس بنت شداد نے اپنی نند ام جحدر عامریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب کہ حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور بچھانے کا کپڑا ہمارے اوپر تھا اور ہم نے اس کے اوپر کمبل ڈال رکھا تھا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمبل لے کر اوڑھ لیا۔ پھر آپ باہر نکلے۔ اور نماز فجر پڑھ کر بیٹھ گئے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ یہ تو خون کا نشان ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ارد گرد سے پکڑ کر ایک غلام کے ہاتھوں میری طرف بھیجتے ہوئے فرمایا کہ اسے دھو دو اور جب خشک ہو جائے تو میرے پاس بھیج دینا۔ پس میں نے اپنا کونڈا منگا کر اسے دھویا اور خشک ہونے پر اسے آپ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے اور وہ کمبل آپ کے اوپر تھا۔ ف

ف۔ اس حدیث میں اس نماز کے لوٹانے کا ذکر نہیں جو اس کمبل کو اوپر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمبل میں لگا ہوا وہ خون اتنا قلیل ہوگا جو مانع نماز نہیں۔ اگر اتنا زیادہ ہوتا جو مانع نماز ہے تو اس کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۱۴۴ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ۔

کپڑے میں تھوک لگنا

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ بَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ۔

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور دوسرے حصوں سے اسے مل دیا۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۔ (اٰخِرُ كِتَابِ الطَّهَارَةِ)

موسیٰ بن اسمٰعیل، حمّاد، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مذکورہ حدیث کی طرح۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

باب ۱۴۵ فَرْضُ الصَّلٰوةِ ۔

نماز کی فرضیت

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ قَالَ فَهَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ۔

سہیل بن مالک کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک نجدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے گنگناہٹ سنائی دیتی تھی لیکن یہ پتہ نہیں لگتا تھا کہ وہ کہتا کیا ہے یہاں تک کہ نزدیک ہو کر اُس نے اسلام کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا کہ دن اور رات میں روزانہ پانچ نمازیں ہیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو خوشی سے پڑھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ماہِ رمضان کے روزوں کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ کیا ان کے سوا بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو کہتا تھا کہ خدا کی قسم نہ میں ان میں اضافہ کروں گا اور نہ کمی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا۔ ف

ف: نجات کے سلسلے میں تین باتوں کا ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ **اوّلاً** یہ کہ نجات کا دارو مدار ایمان یعنی اسلامی عقائد

نظریات پر ہے۔ اگر کسی نے ایک عقیدہ بھی غیر اسلامی اختیار کر لیا تو وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو کر اسلام کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے اگرچہ وہ خود کو مسلمان ہی کہتا رہے ــــــــــــــ اور دوسرے لوگ بھی خواہ اُسے مسلمان ہی شمار کرتے رہیں یا وہ اپنے حلقے میں عالم، مولوی مفتی، ولی اور قطب بھی کیوں نہ کہلائے لیکن عنداللہ وہ مسلمان نہیں رہتا اسلامی عقائد و نظریات وہی ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور ان کی اصل شکل و صورت وہی ہے جو اہلسنت و جماعت کے بزرگوں نے بتائی۔ کیونکہ اسلام کی اصلی اور حقیقی تصویر کا نام ہی مذہب اہلسنت و جماعت ہے۔ نجات پانے والا گروہ صرف یہی ہے۔ اور مدعیانِ اسلام کی باقی جماعتیں سب خود ساختہ فرقے ہیں جنہیں ان کے بانیوں نے اصل اسلام میں ترمیم کر کے ایجاد کیا تھا۔ ایسے جملہ اسلام ہرگز عالم نہیں ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (۱۹:۳) بلکہ یہ کتابِ اسلام کے من مانے ایڈیشن ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (بخاری شریف) یہ اسی مدارِ نجات کا ذکر ہے کہ آخر کار ایسے کی نجات ضرور ہوگی۔

ثانیاً: تکمیلِ نجات اور یہ وابستہ ہے۔ اعمالِ صالحہ سے جن مکمل نجات پانے والوں کا قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے ساتھ جگہ جگہ استثنے فرمایا ہے۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی دولت سے مالا مال ہونے والوں کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (۸۹: ۲۹، ۳۰) اور ان آیات میں اُن کی مکمل کامیابی و کامرانی کا یوں ذکر فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ. نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

اگر اعمالِ صالحہ کے ساتھ بُرے عمل بھی کیے ہوں حتیٰ کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہو تو اُن کے مطابق عذاب پا کر ایمان کے باعث ایک وقت نجات پا جائے گا اور یہ پروردگارِ عالم کی مرضی پر موقوف ہے کہ چاہے تو گنہگار کو اپنے ارشاد کے مطابق سزا دے اور چاہے معاف کر دے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ اعمالِ صالحہ سے اصل مراد وہ اوامر ہیں جن کا بجا لانا فرض ہے اور وہ منہیات ہیں جن سے بچنا فرض کیا گیا ہے اور جنہیں محرمات کہتے ہیں۔ باقی نیک اعمال ان کے بعد ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ حساب صرف اُن کا ہوگا جو ایمان کی دولت رکھتے ہوں گے۔ یعنی جن کے تمام عقائد و نظریات اسلام کے مطابق ہوں گے۔ اگر کسی کا ایک عقیدہ بھی غیر اسلامی ہوا تو اُس کا قطعاً حساب نہیں ہوگا۔ بلکہ اُسے کھلے کافروں، صریح غیر مسلموں کے ساتھ ایک ہی رسّی میں باندھ کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوگا:۔ خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ. ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ. ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُھَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْہُ۔
مذکورہ دونوں باتوں کے بارے میں سرمایۂ ملّت کے عظیم نگہبان یعنی حضرت مجدّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے یوں وضاحت فرمائی ہے:۔

اوّلاً تصحیح عقائد بمقتضائے آرائے صائبہ ایں بزرگواراں باید کرد و ثانیاً علم حلال و حرام و فرض و واجب و سنّت و مندوب و مباح و مشتبہ حاصل باید نمود و عمل بمقتضائے ایں علوم نیز درکار است۔ بعد از حصول ایں دو جناح اعتقادی و عملی اگر سعادت ازلی مدد فرماید طیرانِ عالم قدس میسّر آید (مکتوبات ۱: ۷۵)

سب سے پہلے اہلسنت کے بزرگوں کی آرائے صائبہ کے مطابق اپنے عقائد کو درست کیا جائے۔ پھر حلال و حرام، فرض و واجب، سنّت و مستحب اور مباح و مشتبہ کا علم حاصل کر کے اُن کے مطابق عمل کرے کہ ان علوم سے مقصود عمل ہے۔ یہ اعتقادی اور عملی دونوں پَر حاصل کر لینے کے بعد اگر ازلی سعادت مدد دے

تو عالمِ قدس کی جانب پرواز میسر آسکتی ہے۔

دوسرے مقام پر آپ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:

شکر منعم تعالیٰ اولاً بتصحیح عقائد است بمقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ کہ اہلسنت وجماعت اند وثانیاً باتیانِ احکامِ شرعیہ عملیہ بروفقِ آرائے مجتہدین ایں فرقہ علیہ (المکتوبات ۱: ۱۷)

منعمِ حقیقی کے شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اہلسنت وجماعت کی آرا کے مطابق عقائد کو درست کیا جائے اس کے بعد اس عالی قدر جماعت کے مجتہدین کی تحقیقات کے مطابق شرعی احکام پر عمل کرے۔

ثالثًا: یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ سنتیں حقیقت میں فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ہیں اور مستحبات سنتوں کی تکمیل کے لیے فرائض و واجبات کو ترک کر کے سنن و مستحبات پر عمل کرنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ یوں سمجھیے کہ عقائد یعنی ایمان کا درجہ شجرِ اسلام میں جڑ کی طرح ہے۔ جڑ کے بغیر درخت کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ فرائض و واجبات تنے کی طرح ہیں۔ سنتیں ٹہنیاں اور مستحبات پھل پھول ہیں۔ اگر جڑ کے اوپر تنا نہ ہو تو ٹہنیاں اور پھل پھول کس چیز میں لگیں گے۔ آجکل فرائض سے غفلت اور بعض مستحب امور کا بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔ غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ) نے اس سلسلے میں یوں تلقین فرمائی ہے:

ینبغی للمومن ان یشتغل اولا بالفرائض فاذا فرغ منہا اشتغل بالسنن ثم یشتغل بالنوافل والفضائل فما لم یفرغ من الفرائض فالاشتغال بالسنن حمق و رعونۃ فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ واھین۔

(فتوح الغیب مقالہ ۴۸)

صاحبِ ایمان کے لیے مناسب ہے کہ پہلے فرائض کو ادا کرنے میں مشغول رہے جب ان سے فارغ ہو تو سنتیں ادا کیا کرے اور پھر نفلی اور فضیلت والے کاموں میں مشغول ہوا کرے کیونکہ فرائض ادا نہ کر کے سنتوں میں مشغول ہونا حماقت اور روگردانی ہے جبکہ فرائض سے پہلے سنن و نوافل میں مشغول ہونا قبول نہ ہوگا بلکہ ذلیل کیا جائے گا۔

دریں حالات طالبانِ آخرت کو چاہیے کہ سب سے زیادہ اصلاحِ عقائد پر زور دے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات کی ادائیگی پر، پھر سنتوں کی پابندی کرے اور ان کے بعد نفل کاموں کو بجا لائے۔ زیر بحث حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سائل کو فرائض کی تلقین فرمائی کیونکہ ایمان وہ لا چکا تھا۔ اس سے واضح ہے کہ ایمان کے بعد فرائض کی پابندی سب سے ضروری ہے کیونکہ ان سے نجات کا معاملہ مکمل ہوتا ہے اور باقی اعمالِ صالحہ فرائض کی تکمیل اور زیب و زینت کے لیے ہیں اور ان کی قبولیت فرائض کی ادائیگی پر موقوف ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ بِإِسْنَادِهٖ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابو عامر نے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ نجات پا گیا اور اسی میں ہے کہ اگر سچ کہا تو جنت میں داخل ہو گیا میرے والد ماجد کی قسم اگر سچ کہا۔

بَابُ ۱۴۶ الْمَوَاقِيتِ۔

نماز کے اوقات

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ فُلَانِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِي يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی۔ پس میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی جبکہ سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا اور میرے ساتھ نماز عصر پڑھی جبکہ چیزوں کا سایہ ان کے برابر ہو گیا اور میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی جبکہ روزہ افطار کیا جاتا ہے اور میرے ساتھ نماز عشاء پڑھی جبکہ شفق غائب ہو جاتی ہے اور میرے ساتھ نماز فجر پڑھی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ جب اگلا روز ہوا تو میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی جب کہ سایہ ایک مثل ہو گیا اور میرے ساتھ نماز عصر پڑھی جبکہ سایہ دو مثل ہو گیا اور میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی جبکہ روزہ دار افطار کرتا ہے اور نماز عشاء میرے ساتھ پڑھی تہائی رات گزرنے پر اور میرے ساتھ نماز فجر پڑھی جبکہ خوب اجالا ہو گیا۔ پھر میری جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اے محمد مصطفیٰ! یہ آپ سے پہلے انبیائے کرام کے اوقات نماز ہیں اور ہر نماز کا وقت ان دونوں حدوں کے درمیان ہے۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ

اسامہ بن زید لیثی کو ابن شہاب نے بتایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے نماز عصر میں تاخیر کر دی تو حضرت عروہ بن زبیر نے ان سے کہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات بتا دیئے تھے حضرت عمر نے ان سے کہا کہ غور تو کیجیے آپ کہہ کیا رہے ہیں؟ عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابو مسعود کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے حضرت ابو مسعود انصاری کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے اوقات بتائے پس میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں پر

صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرٰى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ التَّغْلِيْسَ حَتّٰى مَاتَ لَمْ يَعُدْ إِلٰى أَنْ يُسْفِرَ قَالَ أَبُوْ دَاؤدَ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَعْمَرٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الْوَقْتَ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ وَلَمْ يُفَسِّرُوْهُ وَكَذٰلِكَ أَيْضًا رَوٰى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَحَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ مَرْزُوْقٍ عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْمَرٍ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا أَنَّ حَبِيْبًا لَمْ يَذْكُرْ بَشِيْرًا وَرَوٰى وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الْمَغْرِبِ قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَعْنِيْ مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا قَالَ أَبُوْ دَاؤدَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ يَعْنِيْ مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ حَدِيْثِ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پانچ نمازیں شمار کیں۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز ظہر زوال آفتاب کے بعد پڑھی اور کبھی اتنی مؤخر کی کہ گرمی میں خوب شدت آگئی اور میں نے آپ کو نماز عصر پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ سورج خوب بلند اور سفید تھا اس میں زردی آنے سے پہلے آدمی نماز سے فارغ ہو کر ذو الحلیفہ پہنچ جاتا اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو اور سورج غائب ہوتے ہی نماز مغرب پڑھی اور نماز عشاء اس وقت پڑھی جبکہ افق میں سیاہی آگئی اور کبھی اس میں اتنی تاخیر فرما لیتے کہ لوگ جمع ہو جاتے اور نماز فجر ایک دفعہ اندھیرے میں پڑھی اور دوسری دفعہ اجالا ہونے پر پڑھی۔ پھر آپ کی نماز اس کے بعد اندھیرے میں رہی یعنی وصال تک دوبارہ اجالے میں نہیں پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو زہری، معمر، مالک، ابن عیینہ، شعیب بن ابو حمزہ، لیث بن سعد وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کن اوقات میں نماز پڑھی اور نہ تفصیل بتائی اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے ہشام بن عروہ اور حبیب بن ابو مرزوق نے عروہ سے معمر اور ان کے ساتھیوں نے اسی طرح روایت کی ہے مگر حبیب نے بشیر کا ذکر نہیں کیا۔ روایت کیا وہب بن کیسان حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز مغرب کا وقت فرمایا پھر حضرت جبرئیل مغرب کے وقت آئے جبکہ سورج غروب ہو گیا یعنی اگلے روز بھی اسی وقت۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی فرمایا کہ پھر میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی یعنی اگلے روز بھی اسی وقت اور اسی طرح روایت کیا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حسان بن عطیہ کی حدیث سے عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس کی روایت کی۔ ف

ف نماز کے اوقات حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو دنوں میں عملاً بتائے جو بمنزلہ وحی ہے۔ پہلے روز پانچوں نمازیں اوّل وقت میں پڑھائیں اور دوسرے روز آخر وقت میں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہر نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب تک رہتا ہے اس حساب سے فجر کا وقت صبح صادق طلوع ہونے سے طلوع آفتاب تک۔ ظہر کا وقت زوال آفتاب سے

ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ اصلی کے دو مثل ہونے تک رہتا ہے۔ اس کے بعد سے غروبِ آفتاب تک عصر کا وقت ہے۔ مغرب کا وقت سے شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ نمازِ عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف رات تک اور نصف رات سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ مغرب کے علاوہ ہر نماز کے وقت کا نصف آخر مستحب وقت ہے۔ ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے پڑھی جائے۔ فجر کی نماز جتنی اُجالا کر کے پڑھی جائے اُتنا ہی ثواب زیادہ ہے طلوع اور غروب سے تقریباً بیس منٹ پہلے نماز پڑھ لی جائے۔ دانستہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے۔ نمازِ جمعہ کا وقت بھی وہی ہے جو نمازِ ظہر کا ہے۔ حضرت عُروہ بن زبیر مشہور تابعی، صاحبِ علم ودانش اور علومِ دینیہ کا سمندر تھے۔ علمِ قرآن وحدیث اور آثارِ صحابہ میں درجۂ امامت پر فائز اور سند مانے جاتے تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے چھوٹے بھائی، حضرت زبیر بن العوام کے صاحبزادے، حضرت اسماء بنت ابی بکر کے لختِ جگر، اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے بھانجے یعنی خواہرزادہ اور امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق کے نواسے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ حضرت عُروہ بن زبیر ۲۲ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے ہمارے ایک جید عالمِ دین یعنی قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) سے سہو ہوگیا کہ حضرت عُروہ بن زبیر کو صحابی شمار کرتے ہوئے انہوں نے لکھ دیا۔ "خیال رہے کہ حضرت عُروہ بن زبیر خود بھی صحابی ہیں مگر پھر بھی اسناد سے حدیث بیان کی۔ مقصد یہ ہے کہ میں نے حضور سے خود بھی یہ حدیث سُنی ہے امیر کے علاوہ اور صحابہ نے بھی سُنی اور اُن سے دوسرے مسلمانوں نے بھی۔ غرضیکہ بطور اسناد یہ گواہی پیش کی ورنہ جب صحابی خود حضور سے حدیث سُن لیں تو انہیں اسناد کی ضرورت نہیں۔" (مرأۃ جلد اوّل، ص ۳۷۵) اگر بالفرض حضرت عروہ صحابی ہوتے تو اسناد سے حدیث بیان کرتے ہوئے کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہوئے ہرگز یہ نہ فرماتے کہ

بھلا صحابی کو بشیر بن ابومسعود سے روایت کرنے اور سماعت کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت پڑی تھی جب کہ حضرت بشیر تابعی ہیں۔ کیا صحابی سے تابعی کا بیان زیادہ قابلِ اعتماد ہو سکتا ہے؟ قبلہ مفتی احمد یار خاں صاحب نے حضرت عروہ بن زبیر کا سالِ پیدائش خود بھی ۲۲ھ لکھا ہے۔ (مرأۃ جلد ہشتم، ترجمہ اکمال، ص ۶۸)

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ نَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتّٰى اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِلْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلّٰى حِيْنَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَوْ اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ اِلٰى جَنْبِهٖ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى قَالَ الْقَائِلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَلَمَّا

ابوبکر بن ابوموسیٰ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت بلال کو نمازِ فجر کی اقامت کا حکم فرمایا جبکہ پو پھٹی تھی اور ایسے وقت نماز پڑھی کہ آدمی اپنے ساتھی کا منہ پہچانتا نہ تھا یا آدمی اسے نہ پہچان سکتا جو اس کے پہلو میں ہو۔ پھر حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نمازِ ظہر کے لیے اقامت کہی جب کہ سورج ڈھلا تھا اور پوچھنے والا پوچھتا کہ کیا دوپہر ہوگئی ہے؟ پھر آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نمازِ عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ آفتاب سفید اور بلند تھا۔ آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نمازِ مغرب کی اقامت کہی جبکہ سورج غروب ہو

كَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الْفَجْرَ وَانْصَرَفَ فَقُلْنَا أَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ قَالَ أَمْسَى وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَغْرِبِ نَحْوَ هَذَا قَالَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى شَطْرِهِ وَكَذَلِكَ رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٣٩٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

بَابُ [illegible] وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ كَانَ يُصَلِّيهَا۔

٣٩٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرًا عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

٣٩٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ

گیا تھا اور شفق کے غائب ہونے پر نماز عشاء کی اقامت کہی گئی اگلے روز آپ نماز فجر کر لوٹے تو ہم نے کہا کیا سورج طلوع ہو گیا؟ پھر ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت پچھلے روز عصر کی پڑھی تھی اور عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج میں زردی آ گئی یا یہ فرمایا کہ شام ہونے لگی اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے مغرب پڑھی اور تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا کہ نماز کے اوقات پوچھنے والا سائل کہاں ہے؟ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا سلیمان بن موسیٰ، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق۔ فرمایا پھر نماز عشاء پڑھی۔ بعض حضرات نے کہا کہ تہائی رات گزرنے پر اور بعض نے کہا بوقت نصف۔ اسی طرح روایت کیا ابن بریدہ کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ظہر کا وقت ہے جب تک عصر نہ آئے اور عصر کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت ہے جب تک شفق کا اجالا ساقط نہ ہو اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا وقت ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوقات نماز اور آپ کیسے نماز پڑھتے تھے

محمد بن عمرو بن الحسن سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے اوقات پوچھے تو فرمایا:۔ حضور ظہر کی نماز دن ڈھلے پر پڑھتے اور عصر اس وقت جبکہ سورج میں جان ہوتی اور مغرب سورج غروب ہونے پر اور عشاء کے وقت جب کافی حضرات آجاتے تو جلدی پڑھتے اور تھوڑے ہوتے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ

عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ الْمَغْرِبَ وَكَانَ لَا يُبَالِي تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَمَا يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر پڑھتے کہ اگر کوئی ہم میں مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک جا کر لوٹتا تو سورج میں ابھی جان ہوتی اور مغرب کے متعلق میں بھول گیا اور آپ عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے پھر فرمایا کہ آدھی رات تک فرمایا اور آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز پڑھتے کہ ہم اپنے جانے پہچانے ساتھی کو پہچان نہیں سکتے تھے اور اس میں آپ ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

باب ١٤٢ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ۔

نماز ظہر کا وقت

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ۔

سعید بن حارث انصاری سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نماز ظہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تو ایک مٹھی کنکریاں لیتا کہ وہ میرے ہاتھ میں ٹھنڈی ہو جائیں تا کہ گرمی کی شدت کے باعث ان پر اپنی پیشانی رکھ کر سجدہ کر سکوں۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَتْ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ۔

عثمان بن ابو شیبہ، عبیدہ بن حمید، ابو مالک اشجعی، سعد بن طارق، کثیر بن مدرک، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کا گرمیوں میں اندازہ تین سے پانچ قدم تک اور سردیوں میں پانچ سے سات قدم تک تھا۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْحَسَنِ هُوَ مُهَاجِرٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ أَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

زید بن وہب نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ دو یا تین مرتبہ ایسا فرمایا یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔ پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے جب سخت گرمی ہو تو نماز

حَتّٰی رَأَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ۔

ٹھنڈی کر کے پڑھو۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِیُّ وَقُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ الثَّقَفِیُّ اَنَّ اللَّیْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گرمی کی شدت ہو تو وقت ٹھنڈا کر کے نماز ظہر پڑھا کرو۔ ابن موہب نے کہا کہ نماز کے ساتھ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔ ف

ف: شدت کی گرمیاں ہوں تو ظہر کی نماز از روئے حدیث ایسے وقت پڑھنا بہتر ہے کہ گرمی میں تھوڑی سی کمی آجائے۔ مولوی وحید الزمان خاں صاحب نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں: "ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گرمی کی شدت میں ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے اس کی تعجیل سے...... حدیث سے مقصود یہ ہے کہ بہ نسبت دوپہر کے کچھ ٹھنڈک ہو جائے" (ابوداؤد جلد اول ص ۱۸۳) لیکن موصوف نے یہ بھی لکھا ہے: "مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے...... یہ نہیں غرض ہے کہ بالکل ٹھنڈک ہو جائے تو وہ شام تک بھی نہیں ہوتی، البتہ آدھی رات کے بعد ہو جاتی ہے" (ایضاً) معلوم نہیں موصوف نے یہ نتیجہ کہاں سے نکال لیا کہ یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے؟ اپنے اس خانہ ساز مفہوم کے خلاف پر اتنا بپھر گئے کہ حدیث کے حقیقی مفہوم کا مذاق اڑاتے ہوئے ظہر کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ علامہ حیدر آبادی صاحب کو ایسے عامیانہ طریقے سے گفتگو کرنا اور وہ بھی کسی دلیل کے بغیر، ہرگز ان کی شان کے شایاں نہ تھا۔ ظہر کے وقت گرمی کی شدت میں قدرے کمی آنا ہر ایک کو تجربے سے معلوم ہو سکتا ہے اور مقصود واقعی وقت کا تھوڑا سا ٹھنڈا کر لینا ہے تاکہ نماز اطمینان سے پڑھی جا سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ بِلَالًا کَانَ یُؤَذِّنُ الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر کی اذان اس وقت کہا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

بَاب ۱۴۹ وَقْتُ الْعَصْرِ۔

نماز عصر کا وقت

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُرْتَفِعَۃٌ حَیَّۃٌ وَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَی الْعَوَالِیْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ایسے وقت پڑھتے کہ سورج سفید، بلند اور جاندار ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی تک جاتا تو سورج اس وقت بھی بلند رہتا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری نے فرمایا کہ عوالی

أنا معمر عن الزهري قال والعوالي على ميلين أو ثلثة قال وأحسبه قال أو أربعة۔

۴۰۵۔ حدثنا يوسف بن موسى نا جرير عن منصور عن خيثمة قال حيوتها أن تجد حرها۔

۴۰۶۔ حدثنا القعنبي قال قرأت على مالك بن أنس عن ابن شهاب قال عروة ولقد حدثتني عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر والشمس في حجرتها قبل أن تظهر۔

۴۰۷۔ حدثنا محمد بن عبد الرحمن العنبري نا إبراهيم بن أبي الوزير نا محمد بن يزيد اليمامي حدثني يزيد بن عبد الرحمن بن علي بن شيبان عن أبيه عن جده علي بن شيبان قال قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فكان يؤخر العصر ما دامت الشمس بيضاء نقية۔

باب في الصلوٰة الوسطى۔

۴۰۸۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا يحيى ابن زكريا ابن أبي زائدة ويزيد بن هارون عن هشام بن حسان عن محمد عن عبيدة عن علي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم الخندق حبسونا عن صلوٰة الوسطى صلوٰة العصر ملأ الله بيوتهم وقبورهم نارا۔

۴۰۹۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن زيد بن أسلم عن القعقاع بن حكيم عن أبي يونس مولى عائشة أنه قال أمرتني عائشة أن أكتب لها مصحفا وقالت إذا بلغت هذه الآية فآذني حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطى فلما بلغتها آذنتها فأملت علي حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطى وصلوٰة العصر وقوموا لله قانتين ثم قالت عائشة سمعتها من رسول

دو یا تین میل پر ہیں۔ معمر نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا تھا یا چار میل۔

یوسف بن موسیٰ، جریر، منصور، خیثمہ نے کہا کہ سورج زندگی یہ ہے کہ اس میں حرارت پائی جائے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھا کرتے کہ دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرے میں ہوا کرتی۔

محمد بن عبد الرحمٰن عنبری، ابراہیم بن ابو الوزیر، محمد بن یزید یمامی، یزید بن عبد الرحمٰن بن علی بن شیبان ان کے والد ماجد ان کے جدِ امجد حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نمازِ عصر میں اتنی تاخیر کر دیتے کہ سورج میں سفیدی اور صفائی ہوتی۔

درمیانی نماز (عصر) کا وقت

عثمان بن ابو شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابو زائدہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انہوں (کافروں) نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نمازِ عصر سے روکا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے۔

ابو یونس مولیٰ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان کے لیے قرآن مجید لکھ دوں اور انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب آیت :۔ "حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی نماز کی" تو مجھے بتا دینا۔ جب میں وہاں پہنچا تو انہیں بتا دیا۔ تو انہوں نے مجھے لکھوایا "حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی نماز اور نمازِ عصر کی اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے ہوا کرو"۔ پھر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ حَکِیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزِّبْرِقَانَ یُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّہْرَ بِالْہَاجِرَۃِ وَلَمْ یَکُنْ یُصَلِّیْ صَلٰوۃً اَشَدَّ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقَالَ اِنَّ قَبْلَہَا صَلٰوتَیْنِ وَبَعْدَہَا صَلٰوتَیْنِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پر اس سے سخت کوئی نماز نہ ہوتی۔ اسی کے متعلق یہ حکم نازل ہوا، "حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیانی نماز کی" اور فرمایا کہ دو نمازیں اس سے پہلے اور دو نمازیں اس کے بعد ہیں۔ ف

ف: صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض اس سے ظہر اور بعض فجر مراد لیتے ہیں۔ لیکن اکثر حضرات کے نزدیک اس سے مراد نمازِ عصر ہے جیسا کہ ان تینوں حدیثوں سے بھی واضح ہو رہا ہے۔ بہر حال ہر نماز کی حفاظت ضروری ہے اور نمازِ وسطیٰ کی محافظت کے لیے تاکید مزید ہے جو اکثر حضرات کے نزدیک نمازِ عصر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۱۵۱ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ اَدْرَکَہَا۔

جسے ایک رکعت مل گئی اسے پوری نماز مل گئی

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ رَکْعَۃً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ وَمَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْفَجْرِ رَکْعَۃً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نمازِ عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پا لی اس نے نمازِ عصر پا لی اور جو نمازِ فجر کی ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پالے تو اس نے نمازِ فجر پا لی۔

بَابٌ ۱۵۲ التَّشْدِیْدِ فِیْ تَاْخِیْرِ الْعَصْرِ اِلَی الْاِصْفِرَارِ۔

سورج زرد ہوتے تک نمازِ عصر میں تاخیر کرنے پر تہدید

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ بَعْدَ الظُّہْرِ فَقَامَ یُصَلِّی الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ ذَکَرْنَا تَعْجِیْلَ الصَّلٰوۃِ وَذَکَرَہَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِیْنَ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِیْنَ تِلْکَ صَلٰوۃُ

علاء بن عبد الرحمٰن نے فرمایا کہ ہم نمازِ ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ نمازِ عصر پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا اس بات کا ذکر کیا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ منافقوں کی نماز ہے کہ تم میں سے کوئی بیٹھا رہے، یہاں

الْمُنَافِقِيْنَ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا۔

بَابٌ ۱۵۳ التَّشْدِيْدُ فِي الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أُتِرَ وَاخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوْبَ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُتِرَ۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيْدُ قَالَ قَالَ أَبُوْ عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ وَذٰلِكَ أَنْ تَرٰى مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الشَّمْسِ صَفْرَاءَ۔

بَابٌ ۱۵۴ وَقْتُ الْمَغْرِبِ۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْمِيْ فَيَرٰى أَحَدُنَا مَوْضِعَ نَبْلِهِ۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيْسٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ

تک کہ سورج زرد ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے یا دونوں سینگوں پر ہوتا ہے اس وقت کھڑا ہو کر چار ٹھونگے مارے اور نہیں وہ خدا کو یاد کرتا مگر تھوڑا بہت۔

نماز عصر قضا کر دینے پر تہدید

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نماز عصر فوت ہو گئی تو گویا اس کے اہل وعیال اور مال سب کچھ لٹ گیا امام ابو داؤد نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے اُتِرَ فرمایا ہے اور اس میں ایوب پر اختلاف کیا گیا۔ اور زہری، سالم ان کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وُتِرَ روایت کیا ہے۔

محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو اوزاعی نے فرمایا کہ نماز عصر کی تاخیر سے یہ مراد ہے کہ دھوپ زمین پر زرد نظر آنے لگے۔

نماز مغرب کا وقت

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے، پھر ہم تیر چلاتے تو ہمیں اس کے گرنے کی جگہ نظر آتی تھی۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب اسی وقت پڑھ لیتے جب سورج کا اوپر والا کنارہ غائب (غروب) ہو جاتا۔

یزید بن ابو حبیب سے روایت ہے کہ مرثد بن عبد اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد کے ارادے سے ہمارے پاس تشریف لائے اور ان دنوں حضرت

عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ يَا عُقْبَةُ قَالَ شُغِلْنَا قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ۔

عقبہ بن عامر حاکم مصر تھے تو انہوں نے نماز مغرب میں تاخیر کر دی پس حضرت ابو ایوب ان کے پاس گئے اور کہا:۔ اے عقبہ یہ کیسی نماز ہے؟ کہا ہم مشغول تھے۔ کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک نماز مغرب میں اتنی دیر نہیں کرے گی کہ تارے چمکنے لگیں۔ ف

ف:۔ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت ابو ایوب نے حاکم مصر حضرت عقبہ بن عامر کو نماز مغرب میں دیر کرنے پر ٹوکا، اور انہیں حدیث رسول سنائی تو انہوں نے حدیث کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنی گورنری کو درمیان میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہ دیا اور نہ اسے اپنی توہین شمار کیا کہ پبلک کا ایک فرد گورنر کی گرفت کیوں کر رہا ہے؟ ایک وقت آج ہے کہ حدیث تو رہی اپنی جگہ بلکہ قرآنی احکام کو بھی مسلمان کہلانے والے حکام خطرے میں نہیں لاتے اور اپنی ذات کو قرآن و حدیث کے احکام سے بالاتر سمجھتے ہوئے صرف اپنے احکام منوانے اور ان کی تعمیل کروانے پر مُصر رہتے ہیں خواہ وہ قرآن و حدیث کے صریحاً خلاف ہی کیوں نہ ہوں اور اس بات کی ذرا پرواہ نہیں کرتے کہ ایسا کرکے وہ مسلمان کہلاتے ہوئے کہیں خدا اور رسول سے بغاوت تو نہیں کر رہے۔ اسی انداز فکر کی نحوست تو ہے کہ مسلمان کہلانے والے آج بڑی حد تک بھلائی سے محروم ہو چکے چونکہ اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ یعنی لوگ بھی بڑی حد تک اپنے حکام کے دین پر چلنے لگتے ہیں اور حکام اپنے اپنے قافلے کو لے کر جہنم کی طرف گامزن رہتے ہیں۔ واللہ اعلم

بَابٌ ۱۵۵ وَقْتُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ۔

نماز عشاء کا وقت

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ الثَّالِثَةِ۔

حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس آخری نماز یعنی نماز عشاء کا سب سے زیادہ علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے اس وقت پڑھتے تھے جب تیسری تاریخ کا چاند ڈوب جاتا تھا۔

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ أَمْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ أَتَنْتَظِرُونَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَوْلَا أَنْ تَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے پس آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جبکہ تہائی رات گزر گئی تھی یا اس کے بعد بھی۔ یہ نہیں معلوم نہیں کہ آپ کسی کام میں مشغول ہے یا کوئی اور بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا تم اس کا انتظار کر رہے ہو؟ اگر مجھے امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو تمہیں اسی وقت نماز پڑھایا کرتا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو نماز

فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ۔

کی اقامت ہوئی۔

۴۲۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ نَا اَبِیْ نَاحَرِیْزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَیْدٍ السَّکُوْنِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ یَقُوْلُ بَقَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْعَتَمَۃِ فَتَاَخَّرَ حَتّٰی ظَنَّ الظَّانُّ اَنَّہٗ لَیْسَ بِخَارِجٍ وَالْقَائِلُ مِنَّا یَقُوْلُ صَلّٰی فَاِنَّا لَکَذٰلِکَ حَتّٰی خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَہٗ کَمَا قَالُوْا فَقَالَ اَعْتِمُوْا بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّکُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِھَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّھَا اُمَّۃٌ قَبْلَکُمْ۔

عاصم بن حمید سلونی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نمازِ عشاء کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں تھے تو آپ نے کافی دیر کر دی یہاں تک کہ گمان ہوا ہوگا کہ آپ تشریف ہی نہیں لائیں گے اور بعض ہم میں سے کہہ رہے تھے کہ آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ ہم یہی قیاس آرائیاں کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو لوگ جو کچھ کہہ رہے تھے وہ عرض کر دیا گیا۔ فرمایا تم اس نماز کو دیر کر کے پڑھا کرو کیونکہ تمام امتوں پر تم اس نماز کے ذریعے فضیلت دیئے گئے ہو اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

۴۲۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا دَاؤُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعَتَمَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی مَضٰی نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَکُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَھُمْ وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھنا چاہتے تھے لیکن آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ آدھی رات کے قریب گزر گئی۔ فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو تو ہم بیٹھے رہے۔ فرمایا کہ دوسرے لوگ نماز پڑھ کر اپنے بستروں میں ہیں اور تم اس وقت تک نماز میں ہو جب تک نماز کا انتظار کرو گے اگر کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔ ف

ف:۔ اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ نمازِ عشاء کا وقت آدھی رات تک بلا کراہت رہتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بغیر کسی وجہ کے اتنی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ دوسری یہ بات مدِ نظر رکھنی چاہیئے کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے کمزوروں اور بیماروں پر کتنے مہربان تھے کہ ان کے باعث نمازِ عشاء کو آدھی رات تک مؤخر نہ فرمایا۔ تیسری یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ جو اپنے کمزور اور ضعیف امتیوں کو یہاں نہیں بھولے اور اُن کی تنگی کا احساس کیا تو کل قیامت میں وہ ہم جیسے بے کس و بے بس اور گناہوں کے نیچے دبے ہوئے مجبور امتیوں کو ہرگز نہیں بھولیں گے۔ لہٰذا چاہیئے کہ یہاں ہر وقت اُن کے قدموں سے وابستہ رہیں تاکہ قبر و حشر میں ان کے دامن میں پناہ مل سکے۔ چوتھی یہ بات بھی کب بھلانے کی ہے کہ ہمارا آقا اپنے پروردگار کی طرف سے اتنا با اختیار ہے کہ اعلان فرمایا: لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ یعنی میں اس نماز کو آدھی رات تک پیچھے ہٹا دیتا گویا تشریعی احکام میں بھی اُن کے خالق و مالک نے انہیں ان کے منصب کے مطابق اختیار عطا فرمایا ہوا تھا۔ لہٰذا ان لوگوں کی بات ہرگز نہ سنی جائے اور بھول کر بھی ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرح بے اختیار اور عام انسانوں جیسا شمار کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسا سمجھنے والا شخص اُمتی نہیں رہتا بلکہ ایمان کی دولت ضائع کر کے

نبی کے دشمنوں اور گستاخوں میں شمار ہونے لگتا ہے۔ پانچویں بات یہ بھی ذہن میں رکھنے والی ہے کہ مسلمان کو زیادہ سے زیادہ نماز کے انتظار میں رہنا چاہیے تاکہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ایسے تمام اوقات کو خدائے ذوالمنن نماز میں شمار فرمائے اور جس آقا کے طفیل خدا نے یوں ہمارے لیے رحمت کے خزانے کھول دیئے اُس محبوب پروردگار کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے میں کوتاہی نہ کی جائے کیونکہ کونین کی ساری بہار حبیب پروردگار ہی کے صدقے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بابٌ ۱۵۶ وَقْتِ الصُّبْحِ۔

نمازِ فجر کا وقت

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت پڑھتے کہ عورتیں جب اپنی چادریں لپیٹ کر واپس جاتیں تو اندھیرے کے باعث پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا سُفْيَنُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ صبح کو خوب روشن کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے ثواب زیادہ ہے یا اس کا ثواب زیادہ ہے۔ ف

ف: اس حدیث سے احناف کے مذہب کی صاف وضاحت اور تائید ہو رہی ہے کہ نمازِ فجر جتنی اُجالے میں پڑھی جائے گی اُتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ باقی رہی ضد، ہٹ دھرمی اور اپنی بات پالنا تو اس مرض کا علاج دنیا میں کس کے پاس ہے؟ اس سُستی اور کاہلی کے زمانے میں تو ہر سمجھدار کو اسی پر عمل کرنا چاہیے تاکہ زیادہ آدمی نمازِ فجر میں شامل ہو سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بابٌ ۱۵۷ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ۔

نمازوں کی حفاظت کرنا

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ زَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ

زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ صنابحی نے کہا کہ حضرت ابو محمد وتر کو واجب کہتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ غلط کہتے ہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ جو ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے، انہیں وقت پر پڑھے اور ان کے اندر رکوع و خشوع اچھی طرح کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے لہٰذا چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے عذاب دے۔

إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

۴۲۵۔ حدثنا محمد بن عبد الله الخزاعي وعبد الله بن مسلمة قالا نا عبد الله بن عمر عن القاسم بن غنام عن بعض امهاته عن ام فروة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل قال الصلوة في اول وقتها قال الخزاعي في حديثه عن عمة له يقال لها ام فروة قد بايعت النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل۔

۴۲۶۔ حدثنا عمرو بن عون انا خالد عن داؤد بن ابي هند عن ابي حرب بن ابي الاسود عن عبد الله بن فضالة عن ابيه قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان فيما علمني وحافظ على الصلوات الخمس قال قلت ان هذه ساعات لي فيها اشغال فمرني بامر جامع اذا انا فعلته اجزأ عني فقال حافظ على العصرين وما كانت من لغتنا فقلت وما العصران فقال صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبها۔

۴۲۷۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن اسمعيل ابن ابي خالد نا ابو بكر بن عمارة بن رويبة عن ابيه قال ساله رجل من اهل البصرة فقال اخبرني ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يلج النار رجل صلى قبل طلوع الشمس وقبل ان تغرب قال انت سمعته منه ثلث مرات قال نعم كل ذلك سمعته اذناي ووعاه قلبي فقال الرجل وانا سمعته يقول ذلك۔

باب ۱۰ اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت۔

۴۲۸۔ حدثنا مسدد نا حماد بن زيد

قاسم بن غنام کی والدۂ ماجدہ نے حضرت اُمِّ فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے فرمایا کہ نماز کا اس کے اوّل وقت میں پڑھنا۔ خزاعی نے اپنی حدیث میں اپنی پھوپھی صاحبہ سے روایت کی ہے جن کو حضرت اُمِّ فروع کہا جاتا اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔

ابوالاسود سے روایت ہے کہ عبداللہ بن فضالہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جن باتوں کی تعلیم دی ان میں یہ بھی سکھایا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ ان اوقات میں مجھے مشغولیت بہت ہوتی ہے لہٰذا مجھے ایسا جامع فارمولہ بتائیے کہ اس پر عمل کروں تو کفایت کرے۔ فرمایا کہ نچوڑ کی دونوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ چونکہ عصرین کا لفظ ہماری بول چال میں نہ تھا اس لیے میں عرض گزار ہوا کہ دو عصریں کیا ہیں؟ فرمایا کہ صبح کی نماز جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور وہ نماز جو غروب آفتاب سے۔

ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ بصرہ کے ایک باشندے نے ان کے والد ماجد حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے التجا کی کہ مجھے وہ بات بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ آدمی کبھی جہنم میں نہیں جائے گا جو سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھ لے اور سورج غروب ہونے سے پہلے۔ کہا کیا آپ نے حضور سے اسے تین مرتبہ سنا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ہر دفعہ میرے دونوں کانوں نے سُنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے بھی یہی فرماتے ہوئے

جب امام نماز میں وقت سے تاخیر کرے

عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ یَعْنِی الْجَوْنِیْ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتَھَا مَعَھُمْ فَصَلِّہٖ فَاِنَّھَا لَکَ نَافِلَۃٌ۔

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! اُس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جب کہ تمہارے حاکم ایسے ہوں گے کہ نمازوں کو مار ڈالیں گے یا فرمایا نماز میں تاخیر کیا کریں گے اس کے وقت سے۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ نماز اس کے اصل وقت پر پڑھنا۔ اگر ان کے ساتھ نماز ملے تو پڑھ لینا کیونکہ یہ تمہاری نفل ہو جائے گی۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ نَا اَبُو الْوَلِیْدِ نَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ حَسَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الْاَوْدِیِّ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلْیَمَنَ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا قَالَ فَسَمِعْتُ تَکْبِیْرَہٗ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ اَجَشُّ الصَّوْتِ قَالَ فَاُلْقِیَتْ مَحَبَّتِیْ عَلَیْہِ فَمَا فَارَقْتُہٗ حَتّٰی دَفَنْتُہٗ بِالشَّامِ مَیِّتًا ثُمَّ نَظَرْتُ اِلٰی اَفْقَہِ النَّاسِ بَعْدَہٗ فَاَتَیْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَلَزِمْتُہٗ حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکُمْ اِذَا اَتَتْ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ لِغَیْرِ مِیْقَاتِھَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِذَا اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِمِیْقَاتِھَا وَاجْعَلْ صَلَاتَکَ مَعَھُمْ سُبْحَۃً۔

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ یمن میں ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے نماز فجر میں اُن کی تکبیر سُنی کہ بھاری آواز والے تھے۔ مجھے اُن سے محبت ہو گئی اور کبھی اُن سے جُدا نہ ہوا یہاں تک کہ شام میں اُن کی میت کو میں نے دفن کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ ان کے بعد کون جاتا ہے۔ پس میں حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور یہ حاضری اپنے اوپر لازم کر لی یہاں تک کہ اُنہوں نے وفات پائی۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جبکہ تمہارے حکام بے وقت نماز پڑھا کریں گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں جبکہ میں ایسا پاؤں؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھتے رہنا اور نفل طور پر ان کے ساتھ پڑھ لینا۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَۃَ بْنِ اَعْیَنَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی عَنِ ابْنِ اُخْتِ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ الْمَعْنٰی عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی الْحِمْصِیِّ عَنْ اَبِیْ اُبَیِّ ابْنِ امْرَاَۃِ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، منصور، ہلال بن یساف، ابی المثنیٰ، عبادہ بن صامت کا بھانجا، حضرت عبادہ بن صامت۔ محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سفیان، منصور، ہلال بن یساف، ابو المثنیٰ حمصی، ابی اُبی بن امراۃ عبادہ بن صامت، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے کہ اُن کی مشغولیت انہیں وقت پر نماز پڑھنے سے روکے گی۔ یہاں تک کہ وہ ایک وقت کی نماز اس وقت پڑھیں گے جب اُس کا وقت جا چکا ہوگا۔ ایک شخص عرض گزار

أُمَرَاءُ تُشْغِلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَ قَالَ سُفْيَانُ إِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ۔

ہوا کریا رسول اللہ! کیا ہم اُن کے ساتھ نماز پڑھیں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔ سفیان نے کہا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو کیا اُن کے ساتھ نماز پڑھوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبُو هَاشِمٍ يَعْنِي الزَّعْفَرَانِيَّ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقِبْلَةَ۔

صالح بن عبید نے حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم ایسے حاکم نہیں گے جو نمازوں میں تاخیر کریں گے تو تمہارے لیے تمہارا کیا ہوا اور اُن کے لیے اُن کا کیا ہوا لیکن اُن کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرنا جب تک قبلے کی جانب منہ کر کے پڑھیں۔ ف

ف: ایک وہ وقت تھا کہ سربراہ مملکت، گورنر اور دیگر حکام خود نماز پڑھایا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ وہ وقت بھی آئے گا۔ کہ حکام کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیر سے نماز پڑھایا کریں گے۔ گویا یہ دوسرے دور کی بات ہے جبکہ تیسرا دور ایسا بھی آگیا ہے کہ حکام اوّلاً تو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر کوئی نماز پڑھتا ہے تو پڑھانے کی اُس کے اندر اہلیت ہی نہیں ہے بلکہ کھلے بندوں وہ اللہ کے بندوں اور اللہ کے گھروں میں آسکتے ہی نہیں۔ وہ کھلے بندوں آنے جانے میں اپنے آپ کو محفوظ ہی نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ خلقِ خدا کی جان و مال کی حفاظت کرنا اور انہیں سکون و آرام سے رہنے کا حق مہیا کر دینے کی جانب انہوں نے کوئی قدم بڑھایا ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ اپنی ہی رعایا اور ماتحتوں سے کس طرح بے خوف ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہمارے حکام کو اسلامی تعلیمات کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ وہ ملک و ملت کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر سکیں جس کے باعث وہ اپنی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کر کے اپنے اسلاف کی طرح دنیا میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ کیونکہ ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے!!
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بَابٌ ۱۵۹ فِي مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ أَوْ نَسِيَهَا۔ — جو سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَنَا الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ إِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ قَالَ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے لوٹے تو رات کو سفر کر رہے تھے کہ پچھلی رات نیند نے تنگ کیا لہٰذا اتر پڑے اور حضرت بلال سے فرمایا کہ رات کا خیال رکھنا حضرت بلال کی آنکھوں پر بھی نیند نے غلبہ کیا کیونکہ انہوں نے سواری کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہوئے اور نہ حضرت بلال اور نہ آپ کا ایک بھی صحابی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اِذَا ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى لَهُمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ قَالَ يُوْنُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا كَذٰلِكَ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ عَنْبَسَةُ يَعْنِيْ عَنْ يُوْنُسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِلذِّكْرٰى قَالَ اَحْمَدُ الْكَرٰى النُّعَاسُ۔

یہاں تک کہ اُن پر دھوپ آگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھبرا کر فرمایا، اے بلال! حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جس نے آپ کو پکڑا اُسی نے مجھے پکڑے رکھا، آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں پھر تھوڑی دور سواریوں کو لے کر چلے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور حضرت بلال کو حکم دیا تو نماز کی اقامت کہی گئی اور انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جو اپنی نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم کرو میری یاد کے لیے ( ) یونس نے کہا کہ ابن شہاب اسے اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ احمد، عنبسہ، یونس نے اس حدیث میں لِلذِّکریٰ روایت کی ہے، امام احمد نے فرمایا کہ الکریٰ نیند کو کہتے ہیں۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو بوقتِ خواب بھی بے خبر نہیں رہا کرتے تھے کیونکہ خود فرمایا ہے تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ (بخاری شریف) چونکہ یہاں امت کو آپ کے ذریعے پروردگارِ عالم نے اس انعام سے نوازنا تھا کہ اگر خواب یا بھول کے باعث کوئی نماز قضا ہو جائے تو بیدار ہونے اور یاد آنے پر پڑھی جا سکتی ہے بایں وجہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بوقتِ خواب دنیاوی حالات سے بے خبر کر دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَوَّلُوْا عَنْ مَكَانِكُمُ الَّذِيْ اَصَابَتْكُمْ فِيْهِ الْغَفْلَةُ قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ اِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمُ الْاَذَانَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا الْاَوْزَاعِيُّ وَاَبَانُ الْعَطَّارُ عَنْ مَعْمَرٍ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ میں تم پر غفلت طاری ہوئی اُسے چھوڑ دو۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو اذان و اقامت کا حکم فرمایا اور نماز پڑھی امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مالک اور سفیان بن عیینہ اور اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر اور ابن اسحاق سے اسے روایت کیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اذان کا ذکر نہیں کیا سوائے اس روایت کے جو اوزاعی اور ابان عطار نے معمر سے کی ہے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر

نا ابو قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
في سفر له فمال النبي صلى الله عليه وسلم
وملت معه فقال انظر فقلت هذا راكب هذان
راكبان هؤلاء ثلثة حتى صرنا سبعة فقال
احفظوا علينا صلاتنا يعني صلوة الفجر فضرب
على اذانهم فما ايقظهم الا حر الشمس فقاموا
فساروا هنية ثم نزلوا فتوضؤوا واذن بلال فصلوا
ركعتي الفجر ثم صلوا الفجر وركبوا فقال بعضهم
لبعض قد فرطنا في صلاتنا فقال النبي صلى
الله عليه وسلم انه لا تفريط في النوم انما
التفريط في اليقظة فاذا سها احدكم عن صلوة
فليصلها حين يذكرها ومن الغد للوقت۔

۴۳۵ حدثنا علي بن نصر نا وهب بن
جرير نا الاسود بن شيبان نا خالد بن سمير
قال قدم علينا عبد الله بن رباح الانصاري من
المدينة وكانت الانصار تفقهه فحدثنا قال
حدثني ابو قتادة الانصاري فارس رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال بعث رسول الله صلى
الله عليه وسلم جيش الامراء بهذه القصة
قال فلم توقظنا الا الشمس طالعة فقمنا وهلين
لصلاتنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم رويدا
رويدا حتى اذا تعالت الشمس قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من كان منكم يركع ركعتي
الفجر فليركعهما فقام من كان يركعهما ومن
لم يكن يركعهما فركعهما ثم امر رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان ينادى بالصلوة فنودي بها فقام رسول
الله صلى الله عليه وسلم فصلى بنا فلما انصرف
قال الا انا نحمد الله انا لم نكن في شيء من
امور الدنيا يشغلنا عن صلاتنا ولكن ارواحنا

میں تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانب مائل ہوئے اور
آپ کے ساتھ میں بھی مائل ہوا۔ فرمایا دیکھو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ
ایک سوار، یہ دو سوار، یہ تین سوار، یہاں تک کہ ہم سات ہو گئے۔
فرمایا کہ نماز فجر کا خیال رکھنا۔ پس ان کے کان بند ہو گئے اور انہیں
نہ جگایا مگر تیز دھوپ نے وہ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ کچھ دور چلے
پھر ایک جگہ اترے تو وضو کیا اور حضرت بلال نے اذان کہی تو فجر کی دو
سنتیں پڑھیں، پھر فجر کی نماز پڑھ کر سوار ہو گئے۔ پس ہم ایک
دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم سے نماز میں کوتاہی واقع ہو گئی۔ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند کی صورت میں کوتاہی نہیں ہے
کوتاہی تو جاگنے میں ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنا بھول
جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے اور دوسرے روز وقت پر پڑھے۔

خالد بن سمیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رباح
انصاری ہمارے پاس مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور انصار
انہیں فقیہ شمار کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو قتادہ
انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سوار تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا
پھر مذکورہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں بیدار نہیں کیا
مگر سورج نے طلوع ہو کر۔ پس ہم گھبرا کر نماز کے لیے کھڑے ہوئے
تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ یہاں تک
کہ سورج کچھ بلند ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
تم میں سے فجر کی دو سنتیں پڑھا کرتا تھا، اُسے چاہیے کہ پڑھ
لے۔ پس جو پڑھا کرتا تھا اور جو نہیں پڑھا کرتا تھا، سب نے دو
رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے
اذان کہنے کا حکم فرمایا تو اذان کہی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ آپ نے نماز پڑھی۔ جب
آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خدا کا شکر ہے، کسی
دنیاوی کام نے ہمیں نماز سے نہیں روکا بلکہ ہماری روحیں اللہ
کے قبضہ میں تھیں، جب انہیں چاہا واپس بھیجا۔ جو تم میں سے

كَانَتْ بِيَدِ اللهِ فَأَرْسَلَهَا أَنَّى شَاءَ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ مِنْ غَدٍ صَالِحًا فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا۔

کل کی نماز صحیح وقت پر پائے تو اس کے ساتھ اسی جیسی نماز اور پڑھ لے۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حَيْثُ شَاءَ وَرَدَّهَا حَيْثُ شَاءَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقَامُوا فَتَطَهَّرُوا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ۔

حصین نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو قبض فرما لیا جب چاہا اور واپس کیا جب چاہا۔ پس نماز کے لیے اذان کہو۔ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور طہارت کی، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَتَوَضَّأَ حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کیا۔ اس میں فرمایا کہ سورج بلند ہونے پر آپ نے وضو کیا اور لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا سُفْيَانُ ابْنُ دَاوُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلٰوةً حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ أُخْرٰى۔

عبداللہ بن رباح نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے رہنے کی صورت میں کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے کہ ایک نماز کو اتنا مؤخر کر دیا جائے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی نماز کو پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر اسے پڑھ لے۔ اس کے سوا اس کا کوئی اور کفارہ نہیں ہے۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتّٰى اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ۔

حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر میں تھے تو نمازِ فجر کے وقت سوتے رہے اور سورج کی گرمی نے آپ کو بیدار کیا۔ آپ تھوڑی دور چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو اس نے اذان کہی۔ پس نمازِ فجر سے پہلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور فجر کی نماز پڑھی (یعنی پڑھائی)

۴۴۱- حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَهٰذَا لَفْظُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي الْقِتْبَانِيَّ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الزِّبْرِقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَنَحَّوْا عَنْ هٰذَا الْمَكَانِ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ۔

کلیب بن صبح نے زبرقان سے روایت کی ہے کہ ان کے چچاجان حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم نماز فجر کے وقت سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا کہ اس جگہ کو چھوڑ دو۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو اذان کا حکم فرمایا اور وضو کر کے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔ پھر حضرت بلال کو نماز کی اقامت کا حکم فرمایا اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

۴۴۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ نَا حَرِيزٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي الْحَلَبِيَّ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ صُبْحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَتَوَضَّأَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءًا لَمْ يَلُثَّ مِنْهُ التُّرَابُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ عَجِلٍ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ أَقِمِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذُو مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ وَقَالَ عُبَيْدٌ يَزِيدُ بْنُ صُبْحٍ۔

ابراہیم بن حسن، حجاج بن محمد، حریز۔ عبید بن ابوالوزیر: مبشر حلبی، حریز ابن عثمان، یزید بن صبح، حضرت ذی مخبر حبشی رضی اللہ عنہ نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے پانی سے وضو فرمایا کہ زمین بھی نہ بھیگی۔ پھر حضرت بلال کو اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جلدی کیے بغیر دو رکعتیں پڑھیں۔ حجاج نے یزید بن صلیح سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ حبشہ کے رہنے والے ذو مخبر اور عبید نے یزید بن صبح کہا۔

۴۴۳- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا الْوَلِيدُ عَنْ حَرِيزٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ ابْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَذَّنَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ۔

یزید بن صلیح سے روایت ہے کہ حضرت نجاشی کے بھتیجے حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا: جلدی کیے بغیر اذان کہی گئی۔

۴۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ سَمِعْتُ

عبدالرحمن بن ابوعلقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں ہم

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ عَلْقَمَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَیْبِیَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا فَنَامُوْا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِفْعَلُوْا کَمَا کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ قَالَ فَفَعَلْنَا قَالَ فَکَذٰلِکَ فَافْعَلُوْا لِمَنْ نَامَ اَوْنَسِیَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں کون جگائے گا؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میں۔ پس سب سوتے رہے یہاں تک سورج طلوع ہو گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا، اُسی طرح نماز پڑھو جیسے پڑھا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اسی طرح کیا۔ فرمایا کہ جو سو جائے یا بھول جائے تو اسی طرح پڑھے۔

ف۔ اس بارے میں حدیث ۴۳۶ کے ماتحت وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔ حضرت بلال کے جاگنے اور پھر سو جانے کی کیفیت بخاری شریف میں تفصیلاً مرقوم ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْیَرْجِعْ اِلَیْہِ۔

بَابٌ فِیْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ۔

مسجدیں تعمیر کرنے کا بیان

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْیَانَ اَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ فَزَارَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّھَا کَمَا زَخْرَفَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصٰرٰی۔

یزید بن اصم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے مسجدوں کو بلند کرنے کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ضرور تم مسجدوں کو اُسی طرح آراستہ کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے کی تھیں۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْخُزَاعِیُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں کی ظاہری شان و شوکت کے باعث۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰی ثَنَا اَبُوْ ھَمَّامٍ الدَّلَّالُ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَیْثُ کَانَ طَوَاغِیْتُھُمْ۔

محمد بن عبداللہ بن عیاض نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں انہیں اس جگہ مسجد بنانے کا حکم فرمایا جہاں ان لوگوں کے بُت ہوا کرتے تھے۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ فَارِسٍ وَّمُجَاھِدُ بْنُ مُوْسٰی وَھُوَ اَتَمُّ قَالَا ثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاھِیْمَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ اَنَّ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت لکڑیوں کی تھی اور ستون بھی

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ بِالْجَرِيْدِ وَعُمُدُهُ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدُهُ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ شَيْئًا وَ زَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بِنَائِهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهُ خَشَبًا وَغَيَّرَهُ عُثْمَانُ وَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ سَقْفُهُ السَّاجُ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ الْقَصَّةُ الْجِصُّ۔

مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا اور حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر تعمیر کیا یعنی کچی اینٹوں اور لکڑیوں سے اور اس کے ستون دوبارہ لگائے۔ مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون لکڑی کے تھے۔ حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی اور کافی اضافہ کیا اور اُس کی دیواریں تراشے ہوئے پتھروں اور چونے سے بنائیں اور اس کے ستون تراشے ہوئے پتھروں کے بنائے اور ساگوان کی لکڑی سے اس کی چھت تیار کی۔ مجاہد نے کہا کہ اُس کی چھت ساگوان کی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اَلْقَصَّۃُ چونے کو کہتے ہیں۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سَوَارِيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ اَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ اِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ اِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْاٰجُرِّ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْاٰنَ۔

عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کھجور کی لکڑیوں کے تھے اور اوپر والے حصے پر سائے کے لیے کھجور کی ٹہنیاں تھیں۔ پھر وہ حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں گل گئیں تو دوبارہ کھجور کی لکڑیوں اور شاخوں سے بنائی گئی۔ پھر حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں گل گئیں تو اُسے پکی اینٹوں سے بنایا گیا جو آج تک اُسی حالت میں ہے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلُوِّ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوْفَهُمْ فَقَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَ اَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوالتیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کے اوپر والے حصے میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ اُن میں آپ چودہ روز ٹھہرے پھر آپ نے بنی نجار کے پاس پیغام بھیجا۔ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انس نے فرمایا گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہیں۔ اور حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنی نجار کے لوگوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہوا ہے، یہاں تک کہ آپ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا فَقَالُوا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَتْ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصُفَّ النَّخْلُ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَةَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

حضرت ابوایوب کے صحن میں پہنچ گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ نماز پڑھ لیتے جہاں وقت ہو جاتا اور آپ بکریوں کے رواڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے اور آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا تو بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا اور فرمایا۔ اے بنی نجار! تم اپنے اس قطعۂ زمین کی قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ اس کے اندر مشرکین کی قبریں تھیں اور اس میں کوٹھیاں تھیں اور کھجور کے چند درخت تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں، کوٹھیاں برابر کی گئیں اور کھجور کے درخت، کاٹ دئیے گئے اور ان کی لکڑیاں مسجد کے قبلہ جانب رکھ دی گئیں، دروازے کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی گئی۔ صحابۂ کرام پتھر اٹھا کر لاتے۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ الْمَسْجِدِ حَائِطًا لِبَنِي النَّجَّارِ فِيهِ حَرْثٌ وَنَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَامِنُونِي بِهِ فَقَالُوا لَا نَبْغِي فَقُطِعَ النَّخْلُ وَسُوِّيَ الْحَرْثُ وَنُبِشَ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فَاغْفِرْ مَكَانَ فَانْصُرْ قَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بِنَحْوِهِ وَكَانَ عَبْدُ الْوَارِثِ يَقُولُ خَرِبٌ وَزَعَمَ عَبْدُ الْوَارِثِ أَنَّهُ أَفَادَ حَمَّادًا هٰذَا الْحَدِيثَ۔

ابوالتیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد نبوی کی جگہ بنی نجار کا ایک باغ تھا جس میں کاشتکاری ہوتی، کھجوروں کے درخت تھے اور مشرکین کی قبریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسا نہیں چاہتے۔ چنانچہ درخت کاٹ دیئے گئے، کھیتی باڑی برابر کر دی اور مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں۔ باقی مذکورہ حدیث کی طرح ہے لیکن فانصر کی جگہ فاغفر کہا ہے۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہ عبدالوارث نے بھی روایت کی ہے اور عبدالوارث اس میں خرب کہتے اور عبدالوارث نے کہا کہ انہوں نے یہ حدیث حماد سے سیکھی ہے۔

بَابٌ ۱۶۱ اِتِّخَاذُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ۔

گھروں میں نماز پڑھنے کی جگہ بنانا

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم فرمایا اور یہ کہ انہیں پاک صاف اور معطر رکھا جائے۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ

محمد بن داؤد بن سفیان، یحیٰی ابن حسان، سلیمان بن موسیٰ

ثنا يحيى يعني ابن حسان ثنا سليمان بن موسى ثنا جعفر بن سعد ابن سمرة ثني خبيب بن سليمان عن أبيه سليمان بن سمرة عن أبيه سمرة قال إنه كتب إلى بنيه أما بعد فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا بالمساجد أن نصنعها في دورنا ونصلح صنعتها ونطهرها۔

جعفر بن سعد بن سمرہ، خبیب بن سلیمان، سلیمان بن سمرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے صاحبزادوں کے لیے خط لکھا، اما بعد بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور انہیں اچھی طرح بنانے اور پاک صاف رکھنے کے لیے فرمایا کرتے تھے۔

باب ۱۶۲ في السرج في المساجد۔

مسجدوں میں چراغ جلانا

۴۵۴۔ حدثنا النفيلي ثنا مسكين عن سعيد ابن عبد العزيز عن زياد بن أبي سودة عن ميمونة مولاة النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت يا رسول الله أفتنا في بيت المقدس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوه فصلوا فيه وكانت البلاد إذ ذاك حربا فإن لم تأتوه وتصلوا فيه فابعثوا بزيت يسرج في قناديله۔

زیاد بن ابو سودہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو اور اُن دنوں اُس علاقے میں لڑائی جھگڑا تھا اگر وہاں جا کر اُس میں نماز نہ پڑھ سکو تو اُس کے لیے تیل بھیج دیا کرو جو اس کی قندیلوں میں جلایا جائے۔

باب ۱۶۳ في حصى المسجد۔

مسجدوں کی کنکریوں کا بیان

۴۵۵۔ حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ثنا عمر بن سليم الباهلي عن أبي الوليد قال سألت ابن عمر عن الحصى الذي في المسجد فقال مطرنا ذات ليلة فأصبحت الأرض مبتلة فجعل الرجل يأتي بالحصى في ثوبه فيبسطه تحته فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة قال ما أحسن هذا۔

ابو الولید نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کی کنکریوں کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ایک رات بارش ہوئی تو زمین گیلی ہو گئی۔ پس لوگ کنکریاں لائے اپنے اپنے کپڑوں میں اور انہیں اپنے نیچے بچھا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ کیا ہی خوب ہے۔

۴۵۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا أبو معاوية ووكيع قالا ثنا الأعمش عن أبي صالح قال كان يقال إن الرجل إذا أخرج الحصى من المسجد يناشده۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، ابو صالح نے فرمایا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جب کوئی مسجد سے کنکریوں کو نکالتا تو کنکریاں اُسے قسم دیا کرتی تھیں۔

۴۵۷۔ حدثنا محمد بن إسحق أبو بكر ثنا أبو بدر شجاع بن الوليد ثنا شريك ثنا

ابو حصین نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابو بدر کے خیال میں انہوں نے

اَبُوحُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوبَدْرٍ اَرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ الَّذِىْ يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ۔

بَابٌ ۱۶۴ فِىْ كَنْسِ الْمَسْجِدِ۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَىَّ اُجُوْرُ اُمَّتِىْ حَتّٰى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَىَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِىْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

بَابٌ ۱۶۵ اِعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِى الْمَسَاجِدِ عَنِ الرِّجَالِ۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَبُوْ مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ اَصَحُّ۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اَعْيَنَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ بِمَعْنَاهُ وَهُوَ الْاَصَحُّ۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ ثَنَا بَكْرٌ يَعْنِى ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ۔

اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ فرمایا، کرکنکریاں اُس شخص کو قسم دیتی ہیں جو انہیں کسی بھی مسجد سے نکالتا ہے۔

مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان

مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر میری امت کے کار ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہ پایا کہ کسی کو قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت دی گئی مگر اس آدمی نے اُسے بھلا دیا ہو۔

مسجدوں میں عورتوں کا مردوں سے جُدا رہنا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کاش! ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں۔ نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر آخری دم تک اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔ عبدالوارث کے سوا دوسرے حضرات سے روایت ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

محمد بن قدامہ، اعین، اسمٰعیل، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

قتیبہ ابن سعید، بکیر ابن مضر، عمرو بن حارث، بکیر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرمایا کرتے تھے کہ کوئی عورتوں والے دروازے سے داخل ہو۔

باب ۱۶۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہنا چاہیئے

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

سعید بن سوید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو حمید یا حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنا چاہیئے۔ پھر کہے:۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ جب نکلے تو کہے:۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

ف: اس حدیث میں مسجد کے اندر داخل ہوتے وقت اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھنے سے بھی پہلے حکم ہے۔ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سلام عرض کرنا چاہیئے۔ بعض حضرات جو غیر مسلموں تک کو سلام کرنے میں فخر محسوس کرتے اور محبت پرستوں کی نیاز مندانہ غلامی کو اپنا سرمایہ افتخار شمار کرتے رہتے ہیں معلوم نہیں وہ اپنے نبی اور حبیب پروردگار کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے سے کیوں چڑتے ہیں؟ حتیٰ کہ ایسا کرنے والوں کو روز نے بڑا ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ جس نبی پر سلام کرنا عبادت کا جزو ہے اور عین حالت نماز میں کہلوایا جاتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ یعنی سلام اور وہ بھی حاضر سمجھ کر حرف ندا کے ساتھ۔ اس کے باوجود وہ حضرات نماز سے باہر نکلتے ہی سلام کو بدعت اور حرف ندا کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کو شرک و کفر بتانے لگتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا اگر کفر و شرک ہوتا تو اس کا ارتکاب وہ خود بھی عین نماز کی حالت میں کرتے ہیں۔ شاید اسی کفر و شرک بتانے کی یہ سزا ہے کہ ایسے لوگ کافروں، مشرکوں کو بخوشی سلام کرتے ہیں اور برضا و رغبت اُن کے بندۂ بے دام بنتے ہیں تاکہ اس غیر اسلامی روش کا ہر کوئی دنیا میں بھی انجام دیکھ لے اور كَذَالِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔ اللہ تعالیٰ تمام اپنائے زمانہ کو سچی ہدایت نصیب فرمائے اور ہر مسلم کہلانے والے کو عقل سلیم دے۔ آمین

۴۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ قَالَ أَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطٰنُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ۔

حیاۃ بن شریح کا بیان ہے کہ میں عقبہ بن مسلم سے ملا تو میں نے ان سے کہا۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ وہ حدیث بیان کرتے ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے:۔ میں عظمت والے رب کی پناہ پکڑتا ہوں اور ساتھ اُس کے وجہ الکریم کے اور اس کی ہمیشگی والی بادشاہی کے شیطان مردود سے۔ فرمایا بس یہی۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ اس کے بعد شیطان کہتا ہے کہ تو پورے دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

باب ۱۶۷ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں داخل ہونے کی نماز کا بیان

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ۔

عمرو بن سلیم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اُسے چاہیئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ لْيَقْعُدْ بَعْدُ إِنْ شَاءَ أَوْ لِيَذْهَبْ لِحَاجَتِهِ۔

مسدد، عبدالواحد بن زیاد، ابوعمیس عتبہ بن عبداللہ، عامر بن عبداللہ بن زبیر، بنی زریق کا ایک آدمی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ پھر چاہے تو بیٹھ جائے اور چاہے اپنی کسی حاجت کے لیے چلا جائے۔

باب ۱۶۸ فَضْلِ الْقُعُوْدِ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے اس شخص کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے اور اُسے حدث نہ ہو اور وہاں سے نہ اٹھے کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلٰوةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اُسے روکے رکھے یعنی اُسے اپنے گھر والوں میں جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ تَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ فَقِيْلَ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُوْ أَوْ يَضْرِطُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک اپنے مصلّے پر نماز کے انتظار میں ہے فرشتے کہتے ہیں۔ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما یہاں تک کہ لوٹ جائے۔ کہا گیا کہ حدث ہو جانا کیا ہے؟ فرمایا کہ آہستہ یا آواز سے ہوا کا خارج ہونا۔

۴۶۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ الْاَزْدِيُّ عَنْ عُمَيْرِ ابْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عثمان بن ابوعاتکہ ازدی عمیر بن ہانی عنسی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد میں جس کام کے لیے آیا اُسی کے مطابق اجر ملے گا۔

بَابٌ ۱۶۹ فِي كَرَاهِيَةِ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی کراہیت

۴۷۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا حَيْوَةُ يَعْنِي ابْنَ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَسْوَدِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى شَدَّادٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

عبیداللہ بن عمر جشمی، عبداللہ بن یزید، حیاۃ ابن شریح، ابوالاسود، ابوعبداللہ مولی شداد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی آدمی سے سُنے کہ اپنی گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

بَابٌ ۱۷۰ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں تھوکنے کی کراہیت

۴۷۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا هِشَامٌ وَ شُعْبَةُ وَاَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ اَنْ يُوَارِيَهُ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے چھپا دے۔

۴۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْبُزَاقَ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اُسے دفن کر دینا ہے۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں بلغم ڈالنا، پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۴۷۴ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا اَبُو مَوْدُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ هٰذَا الْمَسْجِدَ فَبَزَقَ فِيهِ اَوْ تَنَخَّمَ

عبدالرحمٰن بن ابوحدرد اسلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس مسجد میں داخل ہو اور اس میں تھوکے یا بلغم ڈالے تو چاہیے کہ مٹی کرید کر اُسے دفن کر دے۔ اگر ایسا نہ کرے تو اپنے

فَلْيَحُفْهُ وَلْيَبْدُ فِيْهِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِي ثَوْبِهِ لِيَخْرُجَ بِهِ۔

کپڑے میں تھوکے، پھر باہر ساتھ لے جائے۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلٰوةِ أَوْ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ تِلْقَاءِ يَسَارِهِ إِنْ كَانَ فَارِغًا أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ لِيَقُلْ بِهِ۔

حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو یا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے۔ ہاں اگر گنجائش ہو تو اپنے بائیں جانب تھوک لے ورنہ اپنے بائیں قدم پر تھوکے پھر اسے مَل دینا چاہیے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلّٰى فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلے کے جانب بلغم دیکھا تو لوگوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا پھر اسے کھرچ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے زعفران منگا کر اس پر مَل دیا تھا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکا کرے۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذٰلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ۔

عیاض بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کی شاخوں کو پسند فرماتے تھے اسی لیے وہ ہمیشہ آپ کے دست مبارک میں ہوتی ایک دفعہ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو مسجد کے جانب قبلہ آپ نے بلغم دیکھا تو اسے کھرچ دیا۔ پھر ناراضگی کی حالت میں لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر خوش ہوگا کہ اپنے منہ پر تھوکے؟ تم میں سے جب کوئی قبلہ کی جانب منہ کرتا ہے تو گویا وہ اپنے رب عزوجل کی جانب منہ کرتا ہے اور فرشتے دائیں جانب ہوتے ہیں۔ لہٰذا دائیں جانب نہ تھوکنا اور نہ اپنے سامنے۔ بلکہ چاہیے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے یا اپنے زیر قدم اور اگر جلدی ہو تو یوں کرے اور اس کی شرح کرتے ہوئے ہمیں ابن عجلان نے بتایا کہ اپنے کپڑے میں تھوکے اور پھر اسے الٹ پلٹ کرے۔

۴۷۸۔ حدثنا يحيى بن الفضل السجستاني
وهشام بن عمار وسليمان بن عبد الرحمن قالوا
حدثنا حاتم بن إسمعيل ثنا يعقوب بن مجاهد
أبو حزرة عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن
الصامت قال أتينا جابرا يعني ابن عبد الله وهو
في مسجده فقال أتانا رسول الله صلى الله عليه
وسلم في مسجدنا هذا وفي يده عرجون ابن
طاب فنظر فرأى في قبلة المسجد نخامة فأقبل
عليها فحتها بالعرجون ثم قال أيكم يحب أن يعرض
الله عنه بوجهه ثم قال إن أحدكم إذا قام يصلي
فإن الله قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه
ولا عن يمينه وليبصق عن يساره تحت رجله
اليسرى فإن عجلت به بادرة فليقل بثوبه
هكذا ووضعه على فيه ثم دلكه ثم قال أروني
عبيرا فقام فتى من الحي يشتد إلى أهله فجاء
بخلوق في راحته فأخذه رسول الله صلى الله
عليه وسلم فجعله على رأس العرجون ثم لطخ به
على أثر النخامة قال جابر فمن هناك جعلتم
الخلوق في مساجدكم۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے
کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت میں
حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنی مسجد میں تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں تشریف
لائے اور آپ کے دست مبارک میں ابن طاب کی شاخ تھی
جب آپ نے غور سے دیکھا تو مسجد کے جانب قبلہ بلغم نظر آیا آپ
اس کی جانب بڑھے اور اسے چھڑی سے چھڑا دیا۔ پھر فرمایا کہ تم میں
سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے اعراض
فرمالے؟ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے
تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ پس کوئی اپنے سامنے نہ
تھوکے اور نہ دائیں جانب اور اپنے بائیں جانب تھوکے یا بائیں قدم
کے نیچے اگر کسی کو بہت ہی جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں یوں تھوکے
چنانچہ اسے اپنے دہن مبارک پر رکھا پھر مل دیا۔ پھر فرمایا کہ
عبیر تو لاؤ۔ قبیلے کا ایک نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے گھر کی جانب
دوڑا۔ وہ اپنی مٹھی میں خوشبو لے کر آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے لے کر لکڑی کے سرے پر لگایا اور پھر اسے بلغم کی
جگہ پر مل دیا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اسی لیے تم اپنی مسجدوں میں
خوشبو کا اہتمام کرتے ہو۔

۴۷۹۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا عبد الله
ابن وهب أخبرني عمرو عن بكر بن سوادة الجذامي
عن صالح بن خيوان عن أبي سهلة السائب بن
خلاد قال أحمد من أصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم أن رجلا أم قوما فبصق في القبلة و
رسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ لا يصلي لكم
فأراد بعد ذلك أن يصلي لهم فمنعوه وأخبروه
بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت

صالح بن خیوان نے حضرت ابو سہلہ السائب بن خلاد
رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی۔ امام احمد نے فرمایا کہ وہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ ایک آدمی
نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ جب وہ فارغ ہو گیا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا
کرے اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو
انہوں نے منع کر دیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ارشاد گرامی بتایا چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہاں اور میرے

أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ دَلَكَهُ بِنَعْلِهِ۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ بَصَقَ عَلَى الْبُوْرِيِّ ثُمَّ مَسَحَهُ بِرِجْلِهِ فَقِيْلَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لِأَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هٰذَا الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ سَائِلُكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَتْ بَنُوْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيْرَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ

خیال میں آپ نے فرمایا:۔ بیشک تم نے اللہ اور اس کے رسول کو
ایذا دی ہے (یعنی) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مطرف نے اپنے والد ماجد (عبداللہ بن شخیر) سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بائیں قدم مبارک کے نیچے تھوکا۔

مسدد، یزید بن زریع، سعید جریری، ابوالعلاء نے اپنے والد ماجد سے معناً اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا پھر اسے اپنے نعل مبارک سے رگڑ دیا۔

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دمشق کی مسجد میں دیکھا کہ انہوں نے بوریے پر تھوکا پھر اسے اپنے پاؤں سے مل دیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لیے کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان

عبداللہ بن ابونمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ مسجد میں اونٹ لا بٹھایا اور پھر اسے باندھ دیا پھر کہا تم میں محمد کون ہیں؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے ہم نے کہا یہ سفید رنگ والے جو ٹیک لگائے ہوئے ہیں اس آدمی نے آپ سے کہا:۔ اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تمہیں جواب دینے کے لیے متوجہ ہوں۔ اس آدمی نے کہا۔ اے محمد! میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور باقی حدیث بیان کی۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا مسجد کے دروازے کے پاس اپنے اونٹ کو بٹھا کر باندھ دیا پھر مسجد میں داخل ہوا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ آپ حضرات میں ابن عبدالمطلب کون ہے؟ رسول اللہ

ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن عبد المطلب میں ہوں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ اے ابن عبد المطلب! اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْيَهُودُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا مِنْهُمْ۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ مسجد کے اندر شمع رسالت کے پروانوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم! مسئلہ درپیش تھا ایک مرد اور ایک عورت کا جنہوں نے ان میں سے زنا کیا تھا۔

بَابٌ ۲۴ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلٰوةُ۔

وہ جگہیں جن پر نماز پڑھنا جائز نہیں

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا۔

عبید بن عمیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لیے ساری زمین کو پاک کرنے والی اور مسجد بنا دیا گیا ہے۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ الْأَزْهَرِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِبَابِلَ وَهُوَ يَسِيرُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَمَّا بَرَزَ مِنْهَا أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ حِبِّي عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَنَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي أَرْضِ بَابِلَ فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ۔

عمار بن سعد مرادی نے ابو صالح غفاری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابل شہر کے پاس سے گزرے جبکہ وہ سفر میں تھے۔ چنانچہ مؤذن آیا کہ نماز عصر کے لیے اذان کہے۔ جب آپ اس کی حد سے باہر نکل گئے تو مؤذن کو حکم فرمایا چنانچہ اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے مقبرے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ ملعونہ ہے۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ مَكَانَ فَلَمَّا بَرَزَ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یحییٰ بن ازہر، ابن لہیعہ حجاج بن شداد، ابو صالح غفاری نے حضرت علی سے اسے معناً روایت کیا۔ سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ فلما برز کی جگہ فلما خرج ہے۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مسدد، عبد الواحد، عمرو بن یحییٰ، ان کے والد ماجد نے حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فِيمَا يَحْسَبُ عَمْرٌو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ بن اسمٰعیل کی حدیث عمرو بن یحییٰ کے مطابق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ساری زمین مسجد ہے سوائے حمام اور مقبرے کی زمین کے۔

باب۱۳۵ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ۔

اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کی ممانعت ہے

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ وہ شیطانوں کی جگہ ہے اور آپ سے بکریوں کے رہنے میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان میں پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ باعث برکت ہیں۔

باب۱۳۶ مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ۔

لڑکے کو نماز پڑھنے کا کب حکم دیا جائے

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ وَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا۔

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہو جائے تو نماز کے متعلق اسے مارو پیٹو۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي الْيَشْكُرِيَّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَوَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو حَمْزَةَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ

مؤمل بن ہشام یشکری، اسمٰعیل، سوار ابوحمزہ، ابوداؤد سوار بن داؤد ابوحمزہ مزنی صیرفی، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور اس پر انہیں مارو جبکہ وہ دس سال کے ہو جائیں اور انہیں الگ الگ سلایا کرو۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ

زہیر بن حرب، وکیع، داؤد بن سوار مزنی نے اپنی سند کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے خادم، غلام یا نوکر کا نکاح کر دے تو اسے ناف

إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهِمَ وَكِيعٌ فِي اسْمِهِ وَرَوَى عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ سَوَّارٌ الصَّيْرَفِيُّ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَتَى يُصَلِّي الصَّبِيُّ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ فَمُرُوهُ بِالصَّلَاةِ۔

باب ۵ك بَدْءِ الْأَذَانِ۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ زِيَادٌ أَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ اهْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسَ لَهَا فَقِيلَ لَهُ انْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ فَإِذَا رَأَوْهَا آذَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذَلِكَ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ يَعْنِي الشَّبُّورَ وَقَالَ زِيَادٌ شَبُّورُ الْيَهُودِ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذَلِكَ وَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ الْيَهُودِ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ النَّصَارَى فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُرِيَ الْأَذَانَ فِي مَنَامِهِ قَالَ فَغَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَبَيْنَ نَائِمٍ وَيَقْظَانَ إِذْ أَتَانِي آتٍ فَأَرَانِي الْأَذَانَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ رَآهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَكَتَمَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُخْبِرَنِي فَقَالَ سَبَقَنِي

سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع کو ان کے نام میں وہم واقع ہوا اور روایت کی ہے ان سے ابوداؤد طیالسی نے یہ حدیث تو کہا ابوحمزہ سوار الصیرفی۔

ہشام بن سعد سے روایت ہے کہ ہم معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے پاس گئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچہ کب سے نماز پڑھے؟ اس نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی ذکر کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب وہ دائیں اور بائیں میں تمیز کرنے لگے تو اسے نماز کا حکم کرو۔

اذان کی ابتدا

ابوعمیر بن انس نے اپنے چچا سے روایت کی جو انصار سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہتمام کیا کہ نماز کے لیے لوگوں کو کس طرح جمع کیا جائے۔ آپ سے کہا گیا کہ نماز کا وقت ہونے پر ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے۔ جب لوگ اسے دیکھیں تو ایک دوسرے کو بتا دیں۔ یہ بات آپ کو پسند نہ آئی۔ پھر آپ سے نرسنگے کا ذکر کیا گیا۔ زیاد کی روایت میں ہے کہ یہود کا نرسنگا۔ یہ بھی یہودیوں کا فعل ہونے کی وجہ سے پسند نہ آیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ناقوس کا ذکر ہوا تو نصاریٰ کا فعل ہونے کے باعث پسند نہ آیا۔ پس حضرت عبداللہ بن زید لوٹ آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس جستجو کا بڑا احساس تھا تو انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی۔ اگلے روز جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو بتاتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا، پھر کسی آنے والے نے مجھے اذان دکھائی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ان سے بھی بیس روز پہلے دیکھ چکے تھے لیکن چھپائے رکھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے ان سے فرمایا تمہیں بتانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ عبداللہ بن زید

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَانْظُرْ مَا يَأْمُرُكَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فَافْعَلْهُ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ أَبُوْ بِشْرٍ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عُمَيْرٍ أَنَّ الْأَنْصَارَ تَزْعُمُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ لَوْلَا أَنَّهٗ كَانَ يَوْمَئِذٍ مَرِيْضًا لَجَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنًا۔

بَابُ كَيْفَ الْأَذَانُ۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ ثَنَا يَعْقُوْبُ ثَنَا أَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْا بِهٖ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّيْ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ

سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور جس طرح تمہیں عبداللہ بن زید بتاتے جائیں وہ کہتے جاؤ پس حضرت بلال نے اذان کہی۔ ابوبشر نے ابوعمیر سے روایت کی ہے کہ انصار کا یہ خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید اگر اس روز بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مؤذن مقرر فرماتے۔

اذان کس طرح دی جائے

محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناقوس کا حکم فرمایا تاکہ اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے جمع کیا جائے تو میرے پاس سے ایک آدمی گزرا جبکہ میں سویا ہوا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے بندے! کیا آپ یہ ناقوس بیچتے ہیں؟ اس نے کہا آپ اس کا کیا کریں گے؟ میں نے کہا۔ ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلائیں گے۔ کہا کیا میں وہ چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر ہے۔ میں نے اس سے کہا کیوں نہیں۔ کہا کہ یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ پھر وہ مجھ سے ذرا پیچھے ہٹ گیا اور کہا کہ جب نماز کھڑی ہونے لگے تو یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف بیشک نماز کھڑی ہو گئی۔ بیشک نماز کھڑی ہو گئی۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ صبح کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ چیز بتائی جو میں نے دیکھی تھی۔ فرمایا کہ اللہ

إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ بِمَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ يَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰكَذَا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهِ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَمْ يُثَنِّيَا۔

۴۹۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِي قَالَ تَقُولُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

۴۹۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ

نے چاہا تو یہ خواب حق ہے۔ پس بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ انہیں بتاتے جانا جو تم نے دیکھا تاکہ وہ آواز سے کہیں کیونکہ ان کی آواز تمہاری نسبت بلند ہے۔ پس میں حضرت بلالؓ کے ساتھ کھڑا ہو گیا انہیں بتاتا رہا اور وہ اذان کہتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے گھر میں جب اسے سنا تو اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے بھی ایسا ہی دیکھا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ زہری۔ سعید بن مسیب نے حضرت عبد اللہ بن زید سے اسی طرح روایت کی اور اس میں ابن اسحاق نے زہری سے چار مرتبہ تکبیر روایت کی جبکہ معمر، یونس نے زہری سے دو مرتبہ تکبیر روایت کی ہے۔

ابو محذورہ کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھائیے۔ فرمایا کہ آپ نے میری پیشانی پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، یہ بلند آواز سے کہنا پھر کہنا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں یہ کہتے وقت آواز پست رکھنا، پھر بلند آواز سے شہادت دینا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف اگر وہ صبح کی نماز ہو تو کہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، نہیں ہے

عبد الملک بن ابو محذورہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے والد ماجد اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ابْنُ السَّائِبِ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ وَفِيهِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ
النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِي الْأُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ
قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ وَحَدِيْثُ مُسَدَّدٍ أَبْيَنُ قَالَ فِيهِ وَ
عَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ
أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِذَا أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ
فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
أَسَمِعْتَ قَالَ فَكَانَ أَبُوْ مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهٗ
وَلَا يَفْرِقُهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسَحَ عَلَيْهَا۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَفَّانُ
وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَحَجَّاجٌ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا ثَنَا
هَمَّامٌ ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنِي مَكْحُوْلٌ أَنَّ ابْنَ
مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ
كَلِمَةً وَّالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْأَذَانُ اَللّٰهُ
أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَالْإِقَامَةُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مذکورہ
طریقہ بتایا اس روایت میں ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند
سے بہتر ہے۔ یہ فجر کی پہلی اذان میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا
کہ مسدد کی حدیث زیادہ واضح ہے اس میں فرمایا کہ مجھے اقامت
دو مرتبہ سکھائی۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی
دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی
معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف
آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ
بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ امام ابوداؤد نے
فرمایا کہ عبدالرزاق نے کہا جب تم نماز کی اقامت کہو تو دو مرتبہ کہا
کرو۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی، یقیناً نماز کھڑی۔ کیا تم نے سنا؟ نیز
فرمایا کہ حضرت ابومحذورہ نہ کبھی اپنی پیشانی کے بال کتراتے اور
نہ منڈاتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر اپنا
دست مبارک پھیرا تھا۔

ابن محیریز نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں
اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمے سکھائے۔ اذان یہ
ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا
ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی
معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود
مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا
ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف
آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف، اللہ بہت بڑا ہے۔
اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اقامت یہ ہے
اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے،
اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَذَا فِیْ کِتَابِہٖ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ یَعْنِیْ عَبْدَ الْعَزِیْزِ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاْذِیْنَ ھُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ ارْجِعْ فَمُدَّ مِنْ صَوْتِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ نَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّیْ عَبْدَ الْمَلِکِ ابْنَ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ یَذْکُرُ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا مَحْذُوْرَۃَ یَقُوْلُ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ وَکَانَ یَقُوْلُ فِی الْفَجْرِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی۔ اللہ [illegible] بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ [illegible]

عبد الملک بن ابو محذورہ یعنی ابن محیریز نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کی مجھے بنفسِ نفیس تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کہا کرو: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر دوبارہ بلند آواز سے کہا کرو۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ [illegible] اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

عبد الملک بن ابو محذورہ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اذان کی حرف بحرف یوں تلقین فرمائی:۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ ان کا بیان ہے کہ فجر کے وقت یوں کہا کرتے:۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

[margin note] کتاب میں حضرت ابو محذورہ کی حدیث میں ایسا ہی ہے۔

۵۰۲۔ حدثنا محمد بن داود الاسکندرانی ثنا زیاد یعنی ابن یونس عن نافع بن عمر یعنی الجمحی عن عبد الملک بن ابی محذورۃ اخبرہ عن عبد اللہ بن محیریز الجمحی عن ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان یقول اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ ثم ذکر مثل اذان حدیث ابن جریج عن عبد العزیز بن عبد الملک ومعناہ وفی حدیث مالک بن دینار قال سألت ابن ابی محذورۃ قلت حدثنی عن اذان ابیک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فقال اللہ اکبر اللہ اکبر قط وکذلک حدیث جعفر بن سلیمان عن ابن ابی محذورۃ عن عمہ عن جدہ الا انہ قال ثم ترجع فترفع صوتک اللہ اکبر اللہ اکبر۔

عبداللہ بن محیریز جمحی نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان تعلیم فرمائی کہ یوں کہا کرو:۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر اذان کے متعلق اسی طرح ذکر کیا جو ابن جریج نے عبدالملک بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے اور جو معناً مالک بن دینار کی حدیث میں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ابن ابو محذورہ سے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے اپنے والد محترم کی اذان بتائیے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھی تو کہا:۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ صرف دو مرتبہ اسی طرح جعفر بن سلیمان کی حدیث میں ہے جو انہوں نے ابن ابی محذورہ سے انہوں نے اپنے چچا جان سے، انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے۔ مگر اس میں فرمایا کہ پھر ترجیع کرتے ہوئے بلند آواز سے کہا کرو:۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔

۵۰۳۔ حدثنا عمرو بن مرزوق انا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سمعت ابن ابی لیلی ح و حدثنا ابن المثنی ثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سمعت ابن ابی لیلی قال احیلت الصلوۃ ثلاثۃ احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد اعجبنی ان تکون صلوۃ المسلمین او المؤمنین واحدۃ حتی لقد هممت ان ابث رجالا فی الدور ینادون الناس لحین الصلوۃ وحتی هممت ان امر رجالا یقومون علی الاطام ینادون المسلمین لحین الصلوۃ حتی نقسوا او کادوا ان ینقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ انی لما رجعت لما رایت من اهتمامک رایت رجلا کان علیہ ثوبین اخضرین فقام علی المسجد

عمرو بن مرزوق، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ۔ ابن المثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ نماز کی تین حالتیں بدلیں۔ ہمارے ساتھیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ مسلمانوں یا ایمان والوں کی نماز ایک ہونی چاہیئے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ کچھ آدمیوں کو بھیجا کروں کہ لوگوں کو گھروں سے نماز کے لئے بلا کر لایا کریں یہاں تک کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ کچھ لوگوں کو حکم دوں کہ وہ اونچی جگہوں پر چڑھ کر مسلمانوں کو نماز کے وقت بلایا کریں یہاں تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے والے تھے کہ انصار سے ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب میں واپس لوٹا تو میں نے آپ کے اہتمام کو دیکھا اور ایک آدمی کو دیکھا کہ اوپر دو سبز کپڑے ہیں۔ وہ مسجد میں کھڑا ہو کر اذان کہہ رہا تھا۔ پھر وہ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو گیا اور اسی طرح کہا۔ اس کے سوا کہ وہ کہہ رہا تھا:۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی۔ لہٰذا اگر لوگوں کے باتیں بنانے کا خیال نہ ہوتا

فَاَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا اِلَّا اَنَّهُ
يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَلَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى اَنْ تَقُوْلُوْا لَقُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ يَقْظَانًا
غَيْرَ نَائِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى لَقَدْ اَرَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَلَمْ يَقُلْ
عَمْرٌو لَقَدْ فَمُرْ بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَمَا
اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَاٰى وَلٰكِنْ لَمَّا سُبِقْتُ
اسْتَحْيَيْتُ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ
اِذَا جَاءَ يَسْاَلُ فَيُخْبَرُ بِمَا سُبِقَ مِنْ صَلَاتِهِ وَاَنَّهُمْ
قَامُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ
قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ
بِهَا حُصَيْنٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى حَتّٰى جَاءَ مُعَاذٌ قَالَ
شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ لَا اَرَاهُ
عَلٰى حَالٍ اِلٰى قَوْلِهِ كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا ثُمَّ رَجَعْتُ
اِلٰى حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ
فَاَشَارُوْا اِلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهٰذِهِ سَمِعْتُهَا مِنْ
حُصَيْنٍ قَالَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا اَرَاهُ عَلٰى حَالٍ اِلَّا كُنْتُ
عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ اِنَّ مُعَاذًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً
كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا قَالَ وَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَهُمْ
بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اُنْزِلَ رَمَضَانُ وَكَانُوْا قَوْمًا
لَمْ يَتَعَوَّدُوا الصِّيَامَ وَكَانَ الصِّيَامُ عَلَيْهِمْ شَدِيْدًا
فَكَانَ مَنْ لَمْ يَصُمْ اَطْعَمَ مِسْكِيْنًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ
الْاٰيَةُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ فَكَانَتِ
الرُّخْصَةُ لِلْمَرِيْضِ وَالْمُسَافِرِ فَاُمِرُوْا بِالصِّيَامِ قَالَ
وَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَفْطَرَ
فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يَاْكُلَ لَمْ يَاْكُلْ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ فَجَاءَ
عُمَرُ فَاَرَادَ امْرَاَتَهُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ نِمْتُ فَظَنَّ اَنَّهَا

ابن مثنیٰ نے کہا کہ لوگ باتیں سنائیں گے ورنہ میں کہتا کہ میں جاگ
رہا تھا سویا ہوا نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا ـــــ ابن مثنیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھلائی دکھائی
ہے اور حضرت عمر نے ذکر نہ کیا۔ پس بلال سے کہو کہ اذان کہیں۔ راوی
کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ میں نے بھی اسی طرح
دیکھا ہے لیکن جب یہ مجھ پر سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہوئی
راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے بتایا کہ آدمی آکر پوچھتا تو
اسے بتایا جاتا کہ کتنی نماز ہو چکی ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوتے قیام، رکوع اور قعدہ کرنے والے
نمازیوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ـــ ابن مثنیٰ
عمرو، حصین نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ حضرت معاذ آگئے۔
شعبہ نے کہا کہ میں نے حصین سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میں تو اسی
حالت میں شامل ہوں گا، اس ارشاد تک کہ اسی طرح کرو۔ پھر میں
عمرو بن مرزوق کی حدیث کی طرف لوٹا تو کہا کہ حضرت معاذ آگئے تو
لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ شعبہ نے کہا کہ یہ میں نے حصین
سے سنا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا: میں تو اسی
حالت میں شامل ہوں گا جس کے اندر حضور ہوں گے۔ راوی کا بیان
ہے کہ حضور نے فرمایا: بیشک معاذ نے تمہارے لئے طریقہ نکال دیا
ہے۔ لہٰذا اسی طرح کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں
تشریف لائے تو لوگوں کو تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر رمضان
کے متعلق حکم نازل ہو گیا اور لوگ روزوں کے عادی نہ تھے لہٰذا روزے
ان کے لئے سخت تھے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ۔ تو تم میں جو
کوئی یہ مہینہ پائے وہ ضرور اس کے روزے رکھے (۲ : ۱۸۵) پس
رخصت بیمار اور مسافر کے لئے ہے اور سب کو روزے کا حکم دیا گیا۔
راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ آدمی روزہ کھول کر
جب کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو صبح تک نہ کھاتا۔ راوی کا بیان
ہے کہ حضرت عمر آئے اور اپنی بیوی کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں
سو گئی تھی۔ حضرت عمر نے سمجھا کہ بہانہ کرتی ہے۔ لہٰذا ان سے جماع

تَعَشَّ فَأَتَاهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَرَادَ الطَّعَامَ فَقَالُوْا حَتّٰى نُسَخِّنَ لَكَ شَيْئًا فَنَامَ فَلَمَّا أَصْبَحُوْا نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ۔

کیا۔ اسی طرح ایک انصاری نے کھانے کا ارادہ کیا لوگوں نے کہا ٹھہریئے یہاں تک کہ کچھ گرم کرلیں۔ پس وہ سو گیا۔ صبح کے وقت یہ آیت نازل ہوئی: "روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا" (۲: ۱۸۷)

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ دَاوُدَ ح وَثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيْلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيْلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَسَاقَ نَصْرٌ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَاقْتَصَّ ابْنُ الْمُثَنّٰى مِنْهُ قِصَّةَ صَلَاتِهِمْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَطْ قَالَ الْحَالُ الثَّالِثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى يَعْنِيْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ فَوَجَّهَهُ اللّٰهُ إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَمَّ حَدِيْثُهُ وَسَمّٰى نَصْرٌ صَاحِبَ الرُّؤْيَا قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ فِيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ أَمْهَلَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنْهَا بِلَالًا فَأَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ وَقَالَ فِي الصَّوْمِ قَالَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن مثنیٰ، داؤد ـــ نصر بن مہاجر، یزید بن ہارون، مسعودی عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نماز کی تین حالات رہیں اور اسی طرح روزے کی تین اور نصر نے باقی حدیث طوالت سے بیان کی۔ ابن مثنیٰ نے بیت المقدس کی طرف پڑھنے کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا کہ تیسرا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو بیت المقدس کی طرف تیرہ مہینے نماز پڑھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو" (۲: ۱۴۴) تو آپ کو اللہ نے کعبہ کی طرف پھیر دیا۔ پوری ہوئی یہ حدیث۔ نصر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیتے ہوئے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زید آئے جو انصار سے ایک آدمی تھے اور اس میں کہا کہ اس نے کعبے کی طرف منہ کرکے کہا اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف دو دفعہ۔ آؤ نجات کی طرف، دو دفعہ۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر کھڑا ہوا اور اسی طرح کہا مگر اس دفعہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد یہ بھی کہا: یقیناً نماز کھڑی ہوگئی۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بلال کو سکھا دو۔ پس حضرت بلال نے ان کلمات کے ساتھ اذان کہی۔ روزے کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے اور عاشورے کا روزہ رکھا کرتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَيَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ فَهٰذَا حَوْلٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ فَثَبَتَ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ وَعَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقْضِيَ وَثَبَتَ الطَّعَامُ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْعَجُوزِ اللَّذَيْنِ لَا يَسْتَطِيعَانِ الصَّوْمَ وَجَاءَهُ صِرْمَةُ وَقَدْ عَمِلَ يَوْمَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ”تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے کہ تم سے اگلے لوگوں پر فرض ہوتے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے گنتی کے دن ہیں تو تم میں سے جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (۲: ۱۸۴) پس جو روزہ رکھنا چاہتا رکھ لیتا اور جو چھوڑنا چاہتا وہ اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا ایک سال یہ حالت رہی تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ”رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے، ضرور اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں (۲: ۱۸۵) پس رمضان کے روزے ہر اس شخص پر لازم ہو گئے جو یہ مہینہ پائے اور مسافر پر قضا لازم ہوئی اور زیادہ بوڑھے بڑھیا جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں فدیہ ان کے لئے ہو گیا کہ روزانہ کی مشقت کے بدلے دیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ۔

اقامت کا بیان

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا وُهَيْبٌ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

سلیمان بن حرب اور عبدالرحمٰن بن مبارک، حماد، سماک بن عطیہ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہا کریں۔ حماد نے اپنی حدیث میں کہا کہ سوائے اقامت کے۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ قَالَ إِسْمٰعِيلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث وہیب کی طرح روایت کی۔ اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ایوب سے بیان کی تو کہا کہ اقامت کے سوا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ

مسلم ابوالمثنیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک ایک دفعہ ہوتی تھی۔

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِذَا سَمِعْنَا الْاِقَامَةَ تَوَضَّاْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ اَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

سوائے اس کے کہ کہتے ”یقیناً نماز کھڑی ہوگئی، یقیناً نماز کھڑی ہوگئی“۔ جب ہم اقامت سنتے تو وضو کرکے نماز کے لئے نکل آتے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے ابوجعفر سے اس حدیث کے سوا اور کچھ نہیں سنا۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُثَنّٰى مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْاَكْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

عبدالملک بن عمرو نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ مسجد عریان کے مؤذن ابوجعفر اور مسجد اکبر کے مؤذن ابوالمثنیٰ کہا کرتے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے اور مذکورہ حدیث بیان کی۔

بابٌ ۲۷۹ الرَّجُلُ يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ آخَرُ۔

اگر ایک اذان کہے اور دوسرا اقامت

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَذَانِ اَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَاُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَلْقِهٖ عَلٰى بِلَالٍ فَاَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا رَاَيْتُهٗ وَاَنَا كُنْتُ اُرِيْدُهٗ قَالَ فَاَقِمْ اَنْتَ۔

عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کی جگہ کئی کاموں کے کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن ان میں سے ایک بھی کیا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کردی۔ فرمایا کہ بلال کو سکھا دو۔ پس انہیں سکھا دی گئی تو حضرت بلال نے اذان کہی۔ حضرت عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ میں نے دیکھی لہٰذا میں اذان کہنا چاہتا تھا لیکن حضور نے فرمایا کہ تم اقامت کہو۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَاَقَامَ جَدِّيْ۔

محمد بن عمرو نے عبداللہ بن محمد سے سنا کہ میرے جدّ امجد حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ واقعہ بیان فرماتے ان کا بیان ہے کہ میرے جدّ امجد نے اقامت کہی۔

بابٌ ۲۸۰ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

جو اذان دے وہی اقامت کہے

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ يَعْنِي الْاَفْرِيْقِيَّ اَنَّهٗ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ

زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب پہلی صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے۔۔۔

الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ أَذَانِ الصُّبْحِ أَمَرَنِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَّنْتُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أُقِيمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَا حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَبَرَزَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ أَصْحَابُهُ يَعْنِي فَتَوَضَّأَ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ هُوَ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ قَالَ فَأَقَمْتُ۔

اذان کہی۔ پس میں کہتا رہا کہ یا رسول اللہ! اقامت کہوں؟ لیکن آپ اجالا ہونے تک برابر مشرق کی جانب دیکھتے رہے اور انکار فرماتے رہے۔ فجر طلوع ہونے پر آپ نے نزول اجلال فرمایا پھر میری جانب متوجہ ہوئے اور آپ کے اصحاب آ گئے تھے تو آپ نے وضو فرمایا حضرت بلال نے اذان کہی تھی اور جو اذان کہے وہی اقامت کہتا ہے ان کا بیان ہے کہ میں بیٹھ گیا۔

بَابٌ ۱۸۵ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى۔

اذان بلند آواز سے کہنا

ابو یحییٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلند آواز سے اذان کہنے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے ہر تر اور خشک چیز اس کی گواہی دیتی ہے اور جماعت میں حاضر ہونے والے کا پچیس گنا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کے دو نمازوں کے درمیانی گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز نہیں آتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو واپس آ دھمکتا ہے۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو پھر دوڑتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تکبیر ختم ہو جائے تو واپس آ پہنچتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں خیالات پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر جو اسے یاد م نہیں تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

بَابٌ ۱۸۶ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤَذِّنِ مِنْ تَعَاهُدِ الْوَقْتِ۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مؤذن کے لیے وقت کی پابندی کرنا ضروری ہے

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن اور مؤذن امانت دار ہوتے ہیں۔ اے

وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ۔

اللہ! اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ ف

ف۔ مؤذن کا وقت پر اذان کہنا اور امام کا پوری طہارت کر کے درست نماز پڑھانا بہت ضروری ہے ورنہ مقتدیوں کی نماز خراب کرنے کا وبال بھی امام پر پڑے گا۔ اگر نماز درست ہوئی اور صحیح طریقے سے ادا کی گئی تو امام کو تمام مقتدیوں کے برابر ثواب ملے گا اور اگر نماز میں نقص رہا یا فاسد و واجب الاعادہ ٹھہری تو اُس کا وبال امام پر ہوگا اور جو مقتدی امام کی اپنی غلطی پر مطلع نہ ہوا اُس کی نماز ہو جائے گی لیکن عند اللہ امام بری الذمہ نہیں ہوگا۔ آجکل ائمہ حضرات بھی اتنے بیباک واقع ہوئے ہیں کہ فرش سے عرش تک کی باتیں سامعین اور مقتدیوں کو سُنا دیں گے لیکن نماز کے ارکان و واجبات کی واقفیت اور سجدۂ سہو کے مواقع کا علم بھی نہیں رکھتے۔ مقتدیوں کا امام پر بھروسہ ہے اور امام صاحب کا گزر اوقات سے واسطہ ہے۔ باقی سب کچھ سپرد خدا۔ نماز بلا سے نہ ہو لیکن طرفین کا گزارا ہو جاتا ہے۔ کاش! یہ حضرات اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں نیز خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا کو مدِ نظر رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ قیامت کے روز لینے کے دینے پڑ جائیں۔ کاش! ہم آج ہی ہوش میں آجائیں وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حسن بن علی، ابن نمیر، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

بَابٌ ۸۳ الْأَذَانِ فَوْقَ الْمَنَارَةِ۔

منارے پر اذان کہنا

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوْبَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِيْنُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيْمُوْا دِيْنَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ نے فرمایا کہ مسجدِ نبوی کے گرد جتنے گھر تھے میرا گھر ان میں سب سے بلند تھا۔ حضرت بلال فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے وہ پچھلی رات آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے۔ اے اللہ! میں تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں وہ فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسی ایک رات بھی نہیں جب کہ انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے ہوں

بَابٌ ۸۴ الْمُؤَذِّنُ يَسْتَدِيْرُ فِيْ أَذَانِهِ۔

مؤذن کا اذان میں گھومنا

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيْعِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيْعًا عَنْ عَوْنِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، قیس ابن الربیع، محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سفیان، عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم

ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَكُنْتُ أَتَتَبَّعُ فَمَهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ بُرُودٌ يَمَانِيَةٌ قِطْرِيٌّ وَقَالَ مُوسٰى قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوٰى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَسَاقَ حَدِيثَهُ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مکہ مکرمہ کے اندر ایک چمڑے کے خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ پس حضرت بلال نکلے اور اذان کہی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے اپنا منہ ادھر ادھر کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اوپر سرخ حلہ تھا یعنی چادر کا گویا قطر کی بنی ہوئی ہے۔ موسیٰ کا بیان ہے کہ راوی نے کہا۔ میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ ابطح کی جانب نکل گئے پس اذان کہی اور جب حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں جانب پھرایا اور خود نہیں گھومے پھر اندر داخل ہوئے اور نیزہ لے کر

بَابُ ۱۸۴ فِي الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

اذان واقامت کے درمیان دعا مانگنا

ابو ایاس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ دعا رد نہیں ہوتی جو اذان واقامت کے درمیان کی جائے۔

بَابُ ۱۸۵ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔

اذان کی آواز سن کر کیا کہے

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اذان کی آواز سنو تو وہی کہتے جاؤ جو مؤذن کہہ رہا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ

عبد الرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ کے بندوں سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔ پس جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ ف

اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ۔

ف۔ وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔ روز قیامت پوری کائنات میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اُس پر رونق افروز ہوں گے۔ وہاں آپ اپنے پروردگار کی ایسی ثنائیں بیان کریں گے جو مخلوق کے کسی فرد کو معلوم نہیں ہوں گی اور دوسری جانب مخلوق خدا کی شفاعت فرمائیں گے۔ خود سجدے میں گر گرے ہوئے لوگوں کو اُٹھائیں گے۔ اپنے مالک کے حضور رو رو کر روتے ہوئے لوگوں کو ہنسائیں گے۔ خود ہماری بخشش کی خاطر تڑپیں گے اور ہمارے جیسے تڑپتے ہوئے گنہگاروں کو آرام پہنچائیں گے۔ غرضیکہ باب شفاعت کھول کر مخلوق خدا کی بگڑی بنائیں گے۔ مشکل میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی مشکل کشائی فرمائیں گے۔ بخشش کی حاجت رکھنے والوں کی حاجت روائی کریں گے۔ غرضیکہ جس میدان میں اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کی صدا بلند ہوئی تھی وہاں حبیبِ کردگار کی شفاعت ایسی زوروں پر آئے گی جس کا نقشہ ایک محرمِ راز نے یوں کھینچا ہے ؎

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ وا
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ وا

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ حُیَیٍّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَعْنِی الْحُبُلِیَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَھَیْتَ فَسَلْ تُعْطَہْ۔

ابو عبد الرحمٰن حبلی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مؤذن ہم پر فضیلت لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم بھی کہو جو وہ کہتے ہیں، جب اذان ختم ہو جائے تو مانگو تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنِ الْحُکَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اذان سنتے وقت کہا، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے، محمد مصطفےٰ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَھْدِیٍّ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَھَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مؤذن سے شہادتیں سنتے تو فرماتے:۔ میں بھی گواہ ہوں، میں بھی گواہ ہوں۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا مُحَمَّدُ

حفص بن عاصم بن عمر کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ

ثنا محمد بن جهضم ثنا اسمعيل بن جعفر عن عمارة بن غزية عن خبيب بن عبد الرحمن ابن يساف عن حفص بن عاصم بن عمر عن ابيه عن جده عمر بن الخطاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال احدكم الله اكبر الله اكبر فاذا قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة۔

باب ۸۲ ما يقول اذا سمع الاقامة۔

۵۲۵۔ حدثنا سليمان بن داود العتكي ثنا محمد بن ثابت حدثني رجل من اهل الشام عن شهر بن حوشب عن ابي امامة او عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان بلالا اخذ في الاقامة فلما ان قال قد قامت الصلوة قال النبي صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها وقال في سائر الاقامة كنحو حديث عمر في الاذان۔

باب ۸ الدعاء عند الاذان۔

۵۲۶۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا علي ابن عياش ثنا شعيب بن ابي حمزة عن محمد ابن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ۔ کہے تو تم بھی اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ کہو جب وہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ کہے تو تم بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہو جب وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔ کہے تو تم بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کہو پھر وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ کہو پھر وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہو پھر وہ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ کہے تو تم اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ کہو پھر وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہے تو تم بھی دل میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہو تو جنت میں داخل ہو گئے (جو زبان و دل سے یہ کلمات کہتا ہے اُسے جنتی شمار فرمالیا جاتا ہے)۔

اقامت سنے تو کیا کہے

شہر بن حوشب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال اقامت کہنے لگے۔ جب انہوں نے یہ کہا قد قامت الصلوٰۃ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں کہا۔ اقامہا اللہ وادامہا اور باقی ساری اقامت کے جواب میں اسی طرح کہا جیسا کہ اذان کے متعلق حدیث عمر میں ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان سن کر کہا: اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر جلوہ افروز فرما جس کا تو نے

وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

وعدہ فرمایا ہے۔ قیامت کے روز وہ میری شفاعت کا مستحق ہو گیا۔

باب ۱۸۸ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ۔

مغرب کی اذان کے وقت کیا کہے

۵۲۷ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ۔

ابوکثیر مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ مغرب کی اذان کے وقت کہا کروں: اے اللہ! یہ تیری رات کا آنا۔ تیرے دن کا جانا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ پس میری مغفرت فرما (دعاؤں کی اس لیے تعلیم دی گئی ہے کہ بندوں کی توجہ ہر موڑ پر اپنے خالق ومالک کی طرف مبذول رہے)

پارہ ــــ ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۸۹ اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَی التَّاذِیْنِ۔

۵۲۸ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ثَنَا حَمَّادٌ اَنَا سَعِیْدُنِ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوْسٰی فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُھُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِھِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا۔

اذان کہنے کی تنخواہ لینا

مطرف بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے دوسرے مقام پر کہا کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ مجھے قوم کا امام بنا دیجیے۔ فرمایا تم قوم کی امامت کرو اور سب سے ضعیف کی رعایت کرنا نیز مؤذن اسے مقرر کرنا جو اجرت نہ لے۔

ف۔ امام اس بات کا خیال رکھے کہ جماعت میں کمزور، بیمار اور حاجتمند بھی شامل ہوتے ہیں لہٰذا بقدر کفایت قرأت اتنی کم ہونی چاہیے کہ کمزوروں اور حاجتمندوں میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو لیکن اتنی کم بھی نہ پڑھے کہ نماز کے لیے ناکافی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۹۰ فِی الْاَذَانِ قَبْلَ دُخُوْلِ الْوَقْتِ۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ وَدَاؤدُ ابْنُ شَبِیْبٍ الْمَعْنٰی قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْجِعَ فَیُنَادِیَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ زَادَ مُوْسٰی فَرَجَعَ فَنَادٰی اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ لَمْ یَرْوِہٖ عَنْ اَیُّوْبَ اِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ۔

وقت سے پہلے اذان کہنے کا بیان

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ کہنے کا حکم فرمایا۔ پس انہوں نے دوبارہ کہی کیونکہ بندہ سو گیا تھا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے یہ بھی کہا۔ پس واپس لوٹے اور دوبارہ اذان کہی کیونکہ بندہ سو گیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نہیں روایت کیا اس حدیث کو ایوب سے مگر حماد بن سلمہ نے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا شُعَیْبُ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ اَنَا نَافِعٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ یُقَالُ لَہٗ مَسْرُوْحٌ اَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاَمَرَہٗ عُمَرُ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَقَدْ رَوَاہُ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

نافع نے حضرت عمر کے مؤذن سے روایت کی ہے جس کو مسروح کہا جاتا تھا کہ اس نے صبح صادق سے پہلے اذان کہہ دی تو حضرت عمر نے اسے حکم فرمایا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن زید، عبید اللہ بن عمر نے نافع یا کسی دوسرے سے کہ حضرت عمر کا

نَافِعٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ مُؤَذِّنٌ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ ذَاكَ۔

مؤذن جسے مسروح کہا جاتا تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے دراوردی، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر کا ایک مؤذن تھا جس کو مسعود کہا جاتا تھا پھر اسی طرح بیان کی اور یہ سب سے صحیح ہے۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادٍ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَا تُؤَذِّنْ حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ عَرْضًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَشَدَّادٌ لَمْ يُدْرِكْ بِلَالًا۔

شداد مولیٰ عیاض بن عامر نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اس وقت تک اذان نہ کہا کرو جب تک فجر تم پر اس طرح واضح نہ ہو جائے اور عرضاً اپنے دست مبارک پھیلا دیئے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ شداد نے حضرت بلال کو نہیں پایا۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْمَى۔

محمد بن سلمہ، ابن وہب، یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سعید بن عبد الرحمٰن، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور وہ نابینا تھے۔

ف۔ نابینا کا اذان پڑھنا جائز ہے جبکہ کوئی اسے صحیح وقت بتانے والا موجود ہو اور وقت بتا دے اگر وقت بتانے والا کوئی نہ ہو تو نابینا اذان نہ پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۱۹۱ الْخُرُوجُ عَنِ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ۔

اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابراہیم بن مہاجر سے روایت ہے کہ ابو شعثاء نے فرمایا کہ ہم مسجد کے اندر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے تو ایک آدمی باہر نکلا جبکہ مؤذن نے عصر کی اذان کہی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جس نے ایسا کیا اس نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ف۔ جب کسی مسجد میں اذان ہو جائے تو مؤذن یا کسی دوسرے شخص کو جو اس وقت مسجد میں موجود ہو بغیر نماز پڑھے مسجد سے باہر نہیں جانا چاہیے ماسوائے شرعی ضرورت کے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۱۹۲ فِي الْمُؤَذِّنِ يَنْتَظِرُ الْإِمَامَ۔

مؤذن امام کا انتظار کرے

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ

شَبَابَةُ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَاِذَا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال اذان کہنے کے بعد کچھ دیر ٹھہر جاتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آتے تو نماز کی اقامت کہی جاتی۔

بَابٌ ۱۹۳ فِي التَّثْوِيْبِ۔

تثویب کا بیان

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْقَتَّاتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ قَالَ اُخْرُجْ بِنَا فَاِنَّ هٰذِهٖ بِدْعَةٌ۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ کسی آدمی نے ظہر یا عصر کے وقت تثویب کہی۔ فرمایا کہ ہمارے ساتھ نکل چلو کیونکہ یہ تو بدعت ہے۔

بَابٌ ۱۹۴ فِي الصَّلٰوةِ تُقَامُ وَلَمْ يَاْتِ الْاِمَامُ يَنْتَظِرُوْنَهٗ قُعُوْدًا۔

نماز کی اقامت کہی جائے اور امام نہ آئے تو لوگ بیٹھ کر اس کا انتظار کریں

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا اَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰكَذَا رَوَاهُ اَيُّوْبُ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى وَهِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيَى وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَقَالَا فِيْهِ حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک نہ دیکھ لو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ایوب، حجاج صواف، یحییٰ اور ہشام دستوائی نے کہا کہ میں نے یحییٰ کے لیے لکھا اور روایت کیا اسے معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے اور اس میں کہا۔ یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو اور سکون سے رہنا ضروری ہے۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى اَنَا عِيْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرْ قَدْ خَرَجْتُ اِلَّا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ لَمْ يَقُلْ فِيْهِ قَدْ خَرَجْتُ۔

معمر نے یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ "جب تک مجھے دیکھ نہ لو کہ باہر نکل آیا ہوں"۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نکل آیا ہوں والی بات کا معمر کے سوا کسی نے ذکر نہیں کیا اور ابن عیینہ نے اسے معمر سے روایت کرتے ہوئے قَدْ خَرَجْتُ نہیں کہا۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو ح وَثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ وَهٰذَا لَفْظُهٗ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْخُذُ

محمود بن خالد، ولید، ابوعمرو، داؤد بن رشید، ولید اوزاعی، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کی اقامت کہی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے پر آنے سے پہلے لوگ اپنی اپنی جگہ سنبھال لیا کرتے تھے۔

النَّاسُ مَقَامَهُمْ قَبْلَ اَنْ يَاْخُذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد باتیں کرنے کے متعلق پوچھا تو مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو باتوں کے ذریعے روکا تھا تکبیر ہو جانے کے بعد۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ۔

عون بن کہمس سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد کہمس نے فرمایا کہ ہم منیٰ میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور امام آرہا تھا تو ہم میں سے بعض حضرات بیٹھ گئے مجھ سے کوفے کے ایک بزرگ نے فرمایا کہ آپ کو کس نے بٹھایا؟ میں نے کہا کہ ابن بریدہ نے کہا یہ تو سمود ہے۔ پھر اس بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن اوسجہ نے ان سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں تکبیر سے پہلے کافی دیر صفوں میں بیٹھے رہتے ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں ان لوگوں پر جو پہلی صفوں میں ملتے ہیں اور کوئی قدم اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے پیارا نہیں جو صف میں ملنے کے لیے چلے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ السَّدُوْسِيُّ ثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ عَنْ اَبِيْهِ كَهْمَسٍ قَالَ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ بِمِنًى وَالْاِمَامُ يَخْرُجْ فَقَعَدَ بَعْضُنَا فَقَالَ لِيْ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَا يُقْعِدُكَ قُلْتُ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ هٰذَا السُّمُوْدُ فَقَالَ لِيَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِي الصُّفُوْفِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ قَالَ وَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْ بِهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔

عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو گئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ نماز کے لیے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت سالم ابو النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز قائم کرنے کے متعلق عادت مبارکہ تھی کہ جب دیکھتے تھوڑے آدمی ہیں تو بیٹھ جاتے اور جب پوری جماعت

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا

رَاٰهُمْ قَلِيْلًا جَلَسَ لَمْ يُصَلِّ وَاِذَا رَاٰهُمْ جَمَاعَةً صَلّٰى

نظر آتی تو نماز پڑھاتے۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ اَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

عبداللہ بن اسحٰق، ابوعاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع بن جبیر، ابومسعود زرقی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۹۵۔ اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ۔

جماعت ترک کرنے پر وعید

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا زَائِدَةُ ثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ الصَّلٰوةَ فِيْ جَمَاعَةٍ۔

معدان بن ابوطلحہ یعمری سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو کسی گاؤں یا بستی میں تین آدمی ہوتے ہوئے جماعت قائم نہ کریں تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا جماعت کو ضروری سمجھو کیونکہ بھیڑیا بچھڑی ہوئی بکری کو کھاتا ہے۔ زائدہ نے سائب سے روایت کی ہے کہ جماعت سے باجماعت نماز مراد ہے۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میں نے ارادہ کیا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ایسے آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھر بار کو آگ لگا دوں۔ ف

ف۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اسی حدیث سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمایا جو گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور مسجدوں میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ معلوم ہوا کہ نماز جماعت سے پڑھنا بہت ہی ضروری ہے اور تارکِ جماعت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہیں اور اتنے ناراض کہ اس کا گھر جلا دینا چاہتے تھے۔ نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ فَيَجْمَعُوْا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰتِيَ قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ

یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیوں کے گٹھے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر شرعی عذر کے اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ پس انہیں آگ لگا دوں۔ میں

تَسَيَّتُ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُخِّرُهَا عَلَيْهِمْ قُلْتُ لِيَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يَا أَبَا عَوْفٍ الْجُمُعَةُ عَنَى أَوْ غَيْرَهَا قَالَ صُمَّتَا أُذُنَايَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرَ جُمُعَةً وَلَا غَيْرَهَا۔

نے یزید بن اصم سے پوچھا، اے ابو عوف! اس سے جمعہ مراد ہے یا دوسری نمازیں؟ فرمایا کہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے حضرت ابو ہریرہ سے یہی نہ سنا ہو جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور جمعہ یا دوسری نمازوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَافِظُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ۔

ابو الاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرو جن کے لیے اذان کہی جاتی ہے کیونکہ یہ ہدایت کے راستے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے واضح فرما دیئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ نماز سے وہی منافق پیچھے رہتا جس کا نفاق واضح تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی دو آدمیوں کا سہارا لے کر صف میں آکر کھڑا ہوتا۔ تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس کے گھر میں مسجد نہ ہو۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے اور اپنی مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا اور اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم نے کفر کیا۔ ف

ف۔ نماز کے متعلق ارشادِ نبوی ہے:۔ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ نماز دین کا ستون ہے نیز فرمایا ہے:۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نماز اہلِ ایمان کی معراج ہے نیز فرمایا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ نماز دین کا ستون ہے۔ بھلا صحابۂ کرام دین کے ستون کو جنت کی کنجی کو اور ایمان والوں کی معراج کو چھوڑنے کا تصور بھی اپنے ذہنوں میں کس طرح لا سکتے تھے اور وہ نماز چھوڑنے والے کو منافق کیوں نہ شمار کرتے۔ حقیقت یہی ہے کہ نماز چھوڑنے والا اپنے دین کی عمارت کو گرا لیتا ہے، جنت کی کنجی کو گنوا بیٹھتا ہے اور ایمان کی معراج کو ضائع کر کے بدنصیبی کی مجسم تصویر بن جاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان کی آواز سنے اور اس کی تعمیل کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو۔ عرض کی گئی کہ عذر کیا ہے؟ فرمایا کہ خوف یا مرض۔ تو اس کی پڑھی ہوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔

۵۴۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِي قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِي فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً ۔

ابو رزین نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ سوال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں، گھر دور ہے اور جو مجھے لے کر آتا ہے میرا اس پر کوئی زور بھی نہیں پس کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں، فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا تمہیں اجازت نہیں ہے۔

۵۵۰ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ ابْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ ثَنَا أَبِي ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّ هَلًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ۔

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو تو ضرور آیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے قاسم جرمی نے بھی سفیان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

باب ۱۹۶ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ ۔

نماز باجماعت کی فضیلت

۵۵۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

عبد اللہ بن ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے فرمایا۔ کیا فلاں حاضر ہے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کیا فلاں حاضر ہے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تم جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہو جاتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کے مانند ہے اور اگر تم جانتے کہ اس میں کیا فضیلت ہے تو ضرور جلدی کرتے آدمی کا ایک اور آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے اور جتنے زیادہ ہوں گے اللہ عزوجل کو اتنے ہی زیادہ پسند ہیں۔

---

۵۵۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا إِسْحٰقُ

عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ

ابْنُ يُوسُفَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ يَعْنِي عُثْمَانَ ابْنَ حَكِيمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو یہ ایسا ہے گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت سے پڑھیں تو یہ ایسا ہے گویا اس نے ساری قیام کیا۔ ف

ف۔ عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کو پوری رات عبادت کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ با جماعت نماز پڑھنے والوں پر خدائے ذوالمنن کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں خاص کرم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

نماز کے لیے چلنے کی فضیلت۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا۔

عبدالرحمٰن بن سعد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہے اسے (جماعت میں شامل ہونے کے باعث) اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ يُكْتَبَ لِي إِقْبَالِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِلٰى أَهْلِي إِذَا رَجَعْتُ فَقَالَ أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ أَنْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ كُلَّهُ أَجْمَعَ۔

ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص تھا کہ مدینہ منورہ کے اندر قبلہ رو نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے میرے علم میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جس کا گھر مسجد نبوی سے اس کی نسبت دور ہو اور وہ مسجد میں ایک بھی نماز پڑھنے سے پیچھے نہ رہا۔ میں نے اس سے کہا۔ آپ ایک گدھا خرید لیں تاکہ گرمی اور اندھیرے میں اس پر سوار ہو کر آیا کریں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے ساتھ ہو۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا مسجد کی طرف آنا لکھا جاتا ہے اور واپس لوٹنا جبکہ گھر والوں کی طرف واپس لوٹتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سب کچھ عطا فرمایا جو بھی تم نے اس کے لیے کیا۔ ف

ف۔ قربان جان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک نیتوں اور مقدس جذبات پر وہ نیکیاں جمع کرنے

میں کتنے حریص تھے۔ چونکہ نماز کے لیے آنے اور جانے میں ہر قدم پر نیکی ملتی ہے لہٰذا وہ زیادہ نیکیاں جمع کرنے کے لیے مسجد سے دور رہنے اور پھر بروقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پورا اہتمام کرتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ ہمارا انداز فکر ہی ان حضرات کے برعکس ہو گیا کہ جماعت تو رہی ایک طرف نمازیں بھی ضائع کرنے لگے اور جماعت کا باقاعدہ اہتمام تو ان حضرات کے ہاں بھی مفقود ہو گیا جو اپنے آپ کو دین کا ستون سمجھے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحٰى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى إِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر سے طہارت کر کے فرض نماز کے لیے نکلا تو اسے حج کے لیے احرام باندھ کر نکلنے والے کی طرح اجر ملے گا اور جو چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور صرف اسی کے لیے تکلیف اٹھا رہا ہو تو اسے عمرہ کرنے والے کی طرح ثواب ملے گا اور جن دو نمازوں کے درمیان کوئی لغویات نہ کی ہو تو وہ علیین میں لکھی جاتی ہیں۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ وَلَا يَنْهَزُهُ يَعْنِي إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّونَ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اس کے گھر میں یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس نماز زیادہ درجہ رکھتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور مسجد کو آئے جبکہ اس کا مقصد صرف نماز ہو اور اسے نہ لائے مگر نماز تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو جائے جب مسجد میں داخل ہو گیا تو وہ نماز میں ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے گی اور فرشتے تمہارے اس آدمی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی اسی جگہ پر بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی تھی اور کہتے ہیں۔ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ ایذا نہ پہنچائے یا بے وضو نہ ہو۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ

عطاء بن یزید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت سے نماز پڑھنا پچیس ۲۵ نمازوں کے برابر ہے جب جنگل میں نماز پڑھی اور رکوع سجدے پوری طرح کیے

خمسًا وعشرين صلوة فإذا صلاها في فلاة فأتم ركوعها وسجودها بلغت خمسين صلوة قال أبوداود وقال عبد الواحد بن زياد في هذا الحديث صلوة الرجل في الفلاة تضاعف على صلوته في الجماعة وساق الحديث۔

باب ۱۹۸ ما جاء في المشي إلى الصلوة في الظلم۔

۵۵۸۔ حدثنا يحيى بن معين نا أبو عبيدة الحداد نا إسمعيل أبو سليمان الكحال عن عبد الله بن أوس عن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة۔

باب ۱۹۹ ما جاء في الهدي في المشي إلى الصلوة۔

۵۵۹۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري أن عبد الملك بن عمرو حدثهم عن داود بن قيس قال حدثني سعد بن إسحق حدثني أبو ثمامة الحناط أن كعب بن عجرة أدركه وهو يريد المسجد أدرك أحدهما صاحبه قال فوجدني وأنا مشبك بيدي فنهاني عن ذلك وقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا توضأ أحدكم فأحسن وضوءه ثم خرج عامدًا إلى المسجد فلا يشبكن يديه فإنه في الصلوة۔

۵۶۰۔ حدثنا محمد بن معاذ بن عباد العنبري نا أبو عوانة عن يعلى بن عطاء عن معبد بن هرمز عن سعيد بن المسيب قال حضر رجلا من الأنصار الموت فقال إني محدثكم حديثا ما أحدثكموه إلا احتسابا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء ثم خرج إلى الصلوة لم يرفع

تو وہ پچاس نمازوں تک پہنچتی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالواحد بن زیاد نے اس روایت میں کہا کہ آدمی کی جنگل میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب جماعت کی نماز سے کئی گنا ہے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

اندھیری رات میں نماز کے لیے جانے کا بیان

یحییٰ بن معین، ابوعبیدہ حداد، اسمٰعیل ابوسلیمان الکحال عبداللہ بن اوس نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوشخبری سنا دو کہ اندھیرے میں مسجدوں کو جانے والوں کے لیے مکمل روشنی ہوگی۔

نماز کے لیے جاتے وقت کس طرح جانا چاہیے

ابوثمامہ حناط کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پایا جبکہ وہ مسجد کے ارادے سے آئے تو آپس میں ملاقات ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوست کی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرنا چاہیے۔ پھر مسجد کے ارادے سے نکلا تو انگلیاں آپس میں پیوست نہ کرے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے لوگوں سے کہا کہ میں آپ حضرات سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور بیان کرنے سے میرا مقصد محض رضائے الٰہی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے تو وہ دایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا

قَدَمًا اَلْيُمْنٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ اَحَدُكُمْ اَوْ لِيُبْعِدْ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهٗ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَاَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذٰلِكَ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَاَتَمَّ الصَّلٰوةَ كَانَ كَذٰلِكَ۔

ہے اور کوئی بایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے پس جو چاہے مسجد سے نزدیک رہے یا دور رہے جب مسجد میں اگر جماعت سے نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔ اگر وہ مسجد میں ایسے وقت آئے کہ کچھ نماز ہو چکی اور کچھ باقی ہے تو جو ملے اسے پڑھ لے اور جو رہ گئی اسے پوری کرے تو اس کے لیے بھی وہی اجر ہے۔ اگر مسجد میں ایسے وقت آیا کہ لوگ نماز پڑھ چکے تو خود پوری نماز پڑھے اس کے لیے

بَابٌ۳۰ فِيْ مَنْ خَرَجَ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَسُبِقَ بِهَا۔

جو نماز کے ارادے سے نکلا لیکن جماعت ہو چکی

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ عَنْ مِحْصَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْئًا۔

عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، محمد بن طحلاء، محصن بن علی، عوف بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کی جانب روانہ ہوا تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ اللہ عزوجل اسے ان لوگوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے حاضر ہو کر جماعت سے نماز پڑھی اور اس کے باعث اس کے اجر میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

بَابٌ۴۰ مَا جَاءَ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسْجِدِ۔

عورتوں کے مسجد جانے کا بیان

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں (بندیوں) کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکا کرو اور انہیں چاہیے کہ خوشبو لگا کر نہ نکلا کریں۔ ف

ف۔ یہ اسلام کے ابتدائی دور کی بات ہے ورنہ عورتوں کا مسجدوں میں آنا خلافت فاروقی ہی میں بند کر دیا گیا تھا کیونکہ تقویٰ و طہارت کی حالت عہد رسالت جیسی نہ رہی تھی اس کے پیش نظر ہمیں سوچنا ہوگا کہ جب عورت کو خانۂ خدا میں آنے کی اجازت بھی نہ رہی اور یہ خطرناک نظر آنے لگا تو عورتوں کا بازاروں دفتروں اور میلوں ٹھیلوں میں جانا اور مردوں کو دعوتِ نظارہ دینا کہاں تک مناسب ہے اس سراسر خطرناک اور خلاف دین و دانش اقدام کے تو بہ شکن و تقویٰ سوز اثرات نے آج پوری ملت اسلامیہ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اس بے راہ روی اور اخلاقی تباہی کو اس کے نقطۂ عروج تک پہنچانے کی خاطر کہیں حقوق نسواں کا خوشنما لیبل لگایا جاتا ہے اور کہیں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے لیکن ایسی کسی تنظیم نے یہ آج تک نہیں کہا کہ جب عہد رسالت میں ہمیں مسجدوں میں حاضر ہونے کی اجازت تھی تو آج ہمیں مسجدوں میں آنے اور با جماعت نماز پڑھنے سے

کوئی نہیں روک سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو عقل سلیم عطا فرمائے کہ ہم بے منزلوں کے کارواں بن کر سامان تضحیک نہ بنیں، آمین۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں (بندیوں) کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔

عثمان بن ابوشیبہ، یزید بن ہارون، عوام بن حوشب حبیب بن ابوثابت، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکا کرو اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا وَاللهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ قَالَ فَسَبَّهُ وَغَضِبَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لَهُنَّ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وقت عورتوں کو مسجدوں کی اجازت دے دیا کرو۔ اس پر ان کے ایک فرزند نے کہا۔ خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے اس کے ذریعے وہ دھوکا دیں گی، خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے برا بھلا کہا اور ناراض ہوئے۔ فرمایا کہ میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دیا کرو اور تم کہتے ہو کہ ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنا مسلمان کے لیے ضروری ہے اسی لیے مسلمانوں کے لیے حدیث حجت ہے لیکن حدیث پر عمل کرنا جو ائمہ مجتہدین نے بتایا وہ کسی دوسرے سے ممکن نہ ہوا۔ ان حضرات نے جو تحقیق فرمائی کہ فلاں حدیث پر عمل کیا جائے اور فلاں پر فلاں وجہ سے نہیں کیا جائے گا اس بات پر امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ ان چاروں حضرات کی تحقیق برحق ہے اور ان میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ہر مسلمان غیر مجتہد پر فرض ہے۔ بڑے سے بڑا ولی اور عالم بھی ان کی تقلید سے آزاد نہیں جو ان چاروں میں سے کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ اپنی تحقیق کی گاڑی چلائے وہ گمراہ بے دین ہے اور جتنے لوگ اس کے پیچھے لگیں گے وہ گمراہی کے جنگل میں بھٹکتے پھریں گے۔ مسلمانوں میں اتنے فرقوں کا وجود اسی تقلید کو چھوڑ کر تحقیق کے بہانے من مانی کرنے کا نتیجہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲۰۳ التَّشْدِيدُ فِي ذٰلِكَ۔

اس بارے میں وعید

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَمُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوٰةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَهَذَا أَصَحُّ۔

بَاب ۲۰۳ السَّعْيِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحْدَهُ فَاقْضُوا وَ

عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو اب عورتوں نے حال بنایا ہے تو آپ ضرور انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے عمرہ سے کہا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا؟ فرمایا، ہاں۔

ابوالاحوص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے صحن میں پڑھی اور اس کی کوٹھڑی میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے گھر میں پڑھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر آخری دم تک اس دروازے سے کبھی داخل نہیں ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، نافع نے روایت کی حضرت عمر سے اور یہی زیادہ صحیح ہے

نماز کے لیے دوڑنا

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آیا کرو بلکہ معمول کے مطابق چلتے ہوئے آؤ کیونکہ آرام سے چلنا ضروری ہے۔ لہٰذا جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے اسے پوری کر لو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا زبیدی اور ابن ابی ذئب اور ابراہیم بن سعد اور معمر اور شعیب بن ابو حمزہ نے زہری سے کہ جتنی نماز رہ جائے اسے پوری کر لو۔ اکیلے ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی کہ اسے پوری کر لو۔ محمد بن عمرو، ابو سلمہ نے حضرت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتِمُّوا وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ فَأَتِمُّوا۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوا الصَّلٰوةَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلْيَقْضِ وَكَذَا قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ رُوِيَ عَنْهُ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا وَاخْتُلِفَ عَنْهُ۔

بَابٌ ۲۰۴ فِي الْجَمْعِ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ۔

بَابٌ ۲۰۵ فِي مَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ جعفر بن ربیعہ اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کہ پوری کر لو۔ حضرت ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی حضرت ابوقتادہ اور حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ پوری کر لیا کرو۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کے لیے سکون و اطمینان سے آیا کرو۔ جتنی نماز ملے وہ پڑھ لیا کرو اور جو نکل گئی وہ پوری کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ پوری کر لیا کرو۔ اسی طرح ابو رافع نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے کہ اسے پوری کر لو اور پڑھ لیا کرو اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔

مسجد میں دو دفعہ جماعت

ابوالمتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کیا اس پر کوئی یہ احساس نہیں کر سکتا کہ یہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

جو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر جماعت ملے تو ان کے ساتھ پڑھ لے

جابر بن یزید بن اسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جبکہ وہ نوجوان لڑکے تھے جب آپ نماز پڑھ رہے تھے تو دو آدمیوں نے نہ پڑھی اور مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھے رہے۔ آپ نے ان دونوں کو بلایا اور وہ حاضر ہوئے تو ان کی پسلیوں کا گوشت بھی پھڑک رہا تھا۔ فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو،

وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمِنًى بِمَعْنَاهُ۔

جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے، پھر دیکھے کہ امام
ابن معاذ، شعبہ، یعلیٰ بن عطا، جابر بن یزید کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً بیان کیا۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَانْصَرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى يَزِيدَ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيدُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي وَأَنَا أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهِ مَكْتُوبَةٌ۔

نوح بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت یزید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں تھے۔ پس میں بیٹھ گیا اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوا۔ جب فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت یزید کو بیٹھے ہوئے دیکھا فرمایا کہ اے یزید! کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میں تو حلقہ بگوش اسلام ہوں فرمایا تو پھر تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا کیونکہ میں سمجھا تھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور لوگوں کو نماز میں دیکھو تو ان کے ساتھ پڑھ لیا کرو اگرچہ تم وہ نماز پڑھ چکے ہو کیونکہ یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور وہ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَفِيفَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمر، بکیر، عفیف بن عمرو بن مسیب سے بنی اسد بن خذیمہ کے ایک آدمی نے حدیث بیان کی کہ اس نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا، پھر مسجد میں آتا اور نماز کھڑی ہوتی تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیتا۔ میرے دل میں اس کے متعلق شک گزرتا تھا۔ حضرت ابو ایوب نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا بھی اسے ثواب ملے گا۔

بَابُ ۳۰۶ إِذَا صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً أَيُعِيدُ۔

جب جماعت سے نماز پڑھ لی، پھر دوسری جماعت ہو تو کیا دوبارہ پڑھے

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ سلیمان مولیٰ میمونہ

ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلٰوةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔

نے فرمایا کہ میں بلاط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے ان (حضرت ابن عمر) سے کہا کہ آپ کیوں ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو دفعہ پڑھا کرو۔

بَابٌ ۲۰۰ فِي جُنَاعِ الْإِمَامَةِ وَفَضْلِهَا۔

قوم کی امامت اور اس کی فضیلت

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عبد الرحمٰن بن حرملہ، ابو علی ہمدانی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو لوگوں کو وقت پر نماز پڑھائے تو اسے اور لوگوں کو ثواب ملے گا اور جو اس میں کوتاہی کرے گا اس پر گناہ ہے لوگوں پر نہیں ہوگا۔

بَابٌ ۲۰۱ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَافُعِ عَنِ الْإِمَامَةِ۔

امامت کے متعلق جھگڑنے کی کراہیت

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِي طَلْحَةُ أُمُّ غُرَابٍ عَنْ عُقَيْلَةَ امْرَأَةٍ بَنِي فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي۔

ہارون بن عباد ازدی، مروان، طلحہ ام غراب، عقیلہ جو بنی فزارہ کی ایک عورت اور ان کی مولاۃ تھی، خرشہ بن حر الفزاری کی بہن سلامہ بنت حر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ مسجد میں ایک دوسرے سے کہیں گے لیکن انہیں نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں ملے گا۔ ف

ف۔ موجودہ زمانے میں یہ نشانی کافی حد تک پائی جاتی ہے کیونکہ جو لوگ نماز پڑھاتے ہیں ان میں سے اکثر امامت کے اہل نہیں ہیں بلکہ محض پیشہ ور امام ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۰۹ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ۔

امامت کا زیادہ مستحق کون ہے

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً

اوس بن ضمعج نے حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کا زیادہ پڑھنے والا اور پرانا قاری ہو۔ اگر دو آدمی قرأت میں برابر ہوں تو امامت وہ کرے جس نے پہلے ہجرت کی اگر ہجرت میں بھی برابر

فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِإِسْمٰعِيلَ مَا تَكْرِمَتُهُ قَالَ فِرَاشُهُ۔

ہوں تو وہ امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔ نہ امامت کرے آدمی دوسرے کے گھر میں اور نہ اس کی بادشاہی میں اور نہ بیٹھے اس کی مسند خاص پر مگر اس کی اجازت سے شعبہ نے اسمٰعیل سے کہا کہ خاص مسند کیا ہے؟ فرمایا اس کے بیٹھنے کی جگہ۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ أَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً۔

ابن معاذ، ان کے والد نے شعبہ سے یہ حدیث روایت کی اس میں فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کی جگہ امامت نہ کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ قطان نے شعبہ سے روایت کی کہ پرانا قاری۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً وَلَمْ يَقُلْ فَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً۔

اوس بن ضمعج حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا: فرمایا کہ اگر قرأت میں برابر ہوں تو جو سنت رسول کا زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر سنتِ رسول میں برابر ہوں تو جس نے ہجرت پہلے کی ہو اس روایت میں پرانا قاری نہیں فرمایا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ إِذَا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مَرُّوا بِنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَكُنْتُ غُلَامًا حَافِظًا فَحَفِظْتُ مِنْ ذٰلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا فَانْطَلَقَ أَبِي وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَعَلَّمَهُمُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ يَؤُمُّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ فَكُنْتُ أَقْرَأَهُمْ لِمَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَقَدَّمُونِي فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي صَغِيرَةٌ صَفْرَاءُ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَكَشَّفَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَارُوا عَنَّا عَوْرَةَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا لِي

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایسی جگہ پر آباد تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے والے ہمارے پاس سے گزرا کرتے۔ جب وہ واپس لوٹتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرتے تو ہمیں بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہ آیتیں بتائی ہیں۔ میں ذہین لڑکا تھا اس لیے میں نے کافی قرآن مجید زبانی یاد کر لیا تھا۔ میرے والد ماجد اپنی قوم کا ایک وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز سکھائی اور فرمایا کہ تمہاری امامت وہ کرے جو زیادہ قاری ہو لیں حفظ کرنے کے باعث میں قرآن کریم زیادہ جانتا تھا، لہٰذا مجھے آگے کیا تو میں امامت کراتا۔ میرے اوپر ایک چھوٹی سی زرد چادر ہوتی چنانچہ جب میں سجدہ کرتا تو میرا ستر کھل جاتا۔ قبیلے کی عورتوں میں سے

قَمِيصًا عُمَانِيًّا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحِي بِهِ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ فِي بُرْدَةٍ مُوَصَّلَةٍ فِيهَا فَتْقٌ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ خَرَجَتْ اِسْتِي۔

۵۸۴۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلِمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْصَرِفُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ يَؤُمُّنَا قَالَ أَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْاٰنِ أَوْ أَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ جَمَعَ مَا جَمَعْتُ فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِي قَالَ فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إِلَّا كُنْتُ إِمَامَهُمْ وَكُنْتُ أُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِهِمْ إِلَى يَوْمِي هٰذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لَمَّا وَفَدَ قَوْمِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِيهِ۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَحَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا زَادَ الْهَيْثَمُ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ح وَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ

ایک نے کہا۔ اپنے قاری کا ستر تو ہم سے چھپا لیجیے پس لوگوں نے میرے لیے عمانی قمیص خرید دی۔ اسلام لانے کے بعد اتنا میں کسی اور بات پر خوش نہیں ہوا تھا میں امامت کراتا اور میری عمر سات سال کی تھی۔

عاصم احول نے حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں جوڑ لگی ہوئی پھٹی سی چادر سے امامت کرتا تھا اور جب میں سجدہ کرتا تو میری پیٹھ ننگی ہو جاتی۔

حضرت عمرو بن سلمہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ وفد لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہماری امامت کون کرے؟ فرمایا کہ جس نے قرآن مجید زیادہ یاد کیا ہو یا قرآن کریم زیادہ حاصل کر لیا ہو تو قوم میں سے میرے برابر کسی نے بھی یاد نہیں کیا تھا۔ پس مجھے آگے کر دیا۔ حالانکہ میں لڑکا تھا اور میرے جسم پر تہمد ہوتا۔ لوگوں کے جس مجمع کے اندر میں ہوتا تو میں ان کا امام ہوتا اور میں نے ہی آج تک ان کے جنازوں کی نماز پڑھائی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے یزید بن ہارون، مسعر بن حبیب سے حضرت عمرو بن سلمہ نے فرمایا کہ جب میری قوم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے والد ماجد

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب سب سے پہلے ہجرت کرنے والے مہاجرین آئے تو عصبہ میں ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ان کی امامت حضرت سالم مولیٰ حذیفہ کرتے تھے اور انہیں سب سے زیادہ قرآن کریم یاد تھا۔ ہیثم نے یہ بھی فرمایا کہ ان میں حضرت عمر اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی تھے۔

ابوقلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِصَاحِبٍ لَهُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا سِنًّا وَفِي حَدِيثِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقُرْاٰنُ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ۔

ان سے یا ان کے ساتھی سے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہا کرو، پھر اقامت کہو، پھر جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے مسلمہ کی حدیث میں ہے کہ ان دنوں علم میں ہم دونوں برابر تھے۔ اسمٰعیل کی حدیث میں ہے کہ خالد نے فرمایا کہ میں نے ابو قلابہ سے گزارش کی کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ فرمایا کہ وہ دونوں برابر تھے۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

عثمان بن ابو شیبہ، حسین بن عیسیٰ حنفی، حکم بن ابان، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ تم میں سے بہتر لوگ اذان کہیں اور تمہاری امامت وہ کرے جو تم میں قرآن مجید زیادہ جانتا ہو۔

بَابُ ۶۲۔ إِمَامَةِ النِّسَاءِ۔

عورتوں کی امامت

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِي الْغَزْوِ مَعَكَ أُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَرِّي فِي بَيْتِكِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةَ قَالَ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَأَذِنَ لَهَا قَالَ وَكَانَتْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَهَا وَجَارِيَةً فَقَامَا إِلَيْهَا بِاللَّيْلِ فَغَمَّاهَا بِقَطِيفَةٍ لَهَا حَتّٰى مَاتَتْ وَذَهَبَا فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذَيْنِ عِلْمٌ أَوْ مَنْ رَآهُمَا فَلْيَجِئْ بِهِمَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَصُلِبَا فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبٍ فِي الْمَدِينَةِ۔

ولید بن عبد اللہ بن جمیع کی دادی کی دادی جان اور عبد الرحمٰن بن خلاد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر فرمانے لگے تھے کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد کی اجازت دیجئے کہ بیماروں کی تیمارداری کروں شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا درجہ عطا فرما دے۔ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں رہو، اللہ عزوجل تمہیں شہادت مرحمت فرما دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کا نام شہیدہ پڑ گیا۔ وہ اپنے گھر میں قرآن کریم پڑھا کرتی تھیں لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن رکھنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی اور انہوں نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا ہوا تھا۔ ایک رات ان دونوں نے چادر سے گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا اور دونوں بھاگ گئے۔ صبح ہوئی تو حضرت عمر نے لوگوں میں اعلان فرمایا کہ جس کو ان دونوں کا علم ہو یا جس نے انہیں دیکھا ہو تو انہیں پیش کرے پس ان کے متعلق حکم دیا گیا تو انہیں سولی دی گئی اور مدینہ منورہ میں سب سے پہلے سولی انہیں دی گئی۔ ف

ف۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتائیں یا نہ بتائیں کہ آپ کو ہر شخص کا انجام معلوم تھا، اسی لیے تو حضرت ام ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمادیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائے گا۔ قربان جائیں صحابۂ کرام کے اس عقیدے کی پختگی پر کہ ان تمام حضرات کو یہ مکمل یقین ہوگیا تھا کہ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اس زبان مبارک سے فرمادیا جو کن کی کنجی ہے تو ام ورقہ بن نوفل کو ضرور شہادت حاصل ہوگی کیونکہ:۔ ؂

جو دن کو کہہ دیا رات تو رات ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

ایک آج بدنصیبی کا وقت ہے کہ اسی عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کردی جاتی ہے کہ کہ انہیں نہ اپنے خاتمے کا پتہ تھا اور نہ دوسروں کا۔ بلکہ بعض بدبخت تو یہاں تک کہہ گئے کہ انہیں دیوار کے پرے کا بھی پتہ نہیں تھا اور ایک گندم نما جو فروش نے تو یہاں تک کہہ مارا کہ ان کا علم بچوں پاگلوں اور جانوروں جیسا تھا اللہ تعالیٰ ایسے کفر فروش لوگوں کے متبعین و معتقدین کو راہ ہدایت نصیب فرمائے اور تمام مسلمانوں کو ایسے کفریہ عقائد سے دور رہنے کی سعادت بخشے۔ آمین

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔

حسن بن حماد حضرمی، محمد بن فضیل، ولید بن جمیع، عبدالرحمٰن بن خلاد سے حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے اور ان کے لیے موذن مقرر کیا جو اذان کہا کرتا اور حضرت ام ورقہ کو حکم فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی امامت کیا کرو۔ عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے ان کے موذن کو دیکھا ہے وہ بالکل بوڑھے تھے۔

بَابٌ ۲۱۱۔ الرَّجُلُ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ۔

ایسے کا امامت کرنا جس سے لوگ ناراض ہوں

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عَبْدٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً۔

عمران بن عبد المعافری نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا ایک وہ جو ایسے لوگوں کا امام بن بیٹھے کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں دوسرا وہ شخص جو نماز کا وقت گزرنے کے بعد نماز پڑھنے آئے۔ تیسرا وہ جو کسی آزاد مرد یا عورت کو غلام بنالے۔

بَابٌ ۲۱۲۔ إِمَامَةُ الْأَعْمٰى۔

اندھے کی امامت

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مَهْدِيٌّ ثَنَا عِمْرَانُ

محمد بن عبدالرحمٰن عنبری ابو عبداللہ، ابن مہدی، عمران القطان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر حضرت ابن ام مکتوم کو امامت پر مقرر فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔

باب ۲۱۳ إِمَامَةِ الزَّائِرِ۔

زیارت کرنے والے کی امامت

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ بُدَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى مِنَّا قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا هَذَا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَقَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

ابوعطیہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس نماز پڑھنے کی جگہ میں تشریف لائے اور نماز کھڑی ہونے لگی تو ہم نے ان سے کہا کہ آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائیے۔ انہوں نے ہم سے فرمایا کہ نماز پڑھانے کے لیے اپنے میں سے کسی آدمی کو آگے کر دو اور میں تم سے ابھی ایک حدیث بیان کروں گا کہ میں کیوں تمہیں نماز نہیں پڑھاتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی قوم سے ملنے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ ان میں سے کوئی آدمی ان کی امامت کرے۔

باب ۲۱۴ الْإِمَامِ يَقُومُ مَكَانًا أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ۔

جب امام لوگوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا يَعْلَى ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي۔

ابراہیم نے ہمام سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ نے مدائن میں ایک دکان میں کھڑے ہو کر امامت کرنے لگے تو حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قمیص سے پکڑ کر کھینچا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ لوگ اس بات سے منع کیے جاتے تھے؟ کہا کیوں نہیں جب آپ نے کھینچا تو مجھے یہ بات یاد آئی۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلُ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن ثابت انصاری سے ایک آدمی نے بیان کیا جو مدائن میں حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ تھا تو نماز کھڑی ہونے لگی پس حضرت عمار آگے ہو گئے اور ایک دکان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے اور لوگ نیچے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت حذیفہ آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ پکڑ کر حضرت عمار کو نیچے اتار لیا۔ جب حضرت عمار اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت حذیفہ نے ان سے کہا۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی لوگوں کی امامت کرے تو لوگوں سے

يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ۔

اونچی جگہ پر نہ کھڑا ہو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔ حضرت عمار نے کہا کہ جب آپ نے میرے ہاتھ پکڑے تو اسی لیے میں نے آپ کی بات مان لی تھی۔

باب ۲۱۵ إِمَامَةِ مَنْ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَقَدْ صَلّٰى تِلْكَ الصَّلٰوةَ۔

اس شخص کی امامت جو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا اور وہی نماز پڑھائے

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَبْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ۔

عبید اللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت معاذ بن جبل عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اور اپنی قوم کے پاس جا کر پھر وہی نماز انہیں پڑھایا کرتے۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ لیتے واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے۔

باب ۲۱۶ الْإِمَامُ يُصَلِّي مِنْ قُعُودٍ۔

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو گر پڑے اور آپ کی داہنی کروٹ زخمی ہو گئی پس آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ف

ف۔ اس حدیث کا یہ حصہ: "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو" جمہور علماء کے نزدیک منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدائی دور کی بات ہے اور ناسخ کے بارے میں یہی حدیث کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری مرض کے دوران آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور تمام صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ نَا جَرِیْرٌ وَوَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِیْنَةِ فَصَرَعَهُ عَلٰی جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَکَّتْ قَدَمُهُ فَاَتَیْنَاهُ نَعُوْدُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِیْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ یُسَبِّحُ جَالِسًا قَالَ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَسَکَتَ عَنَّا ثُمَّ اَتَیْنَاهُ مَرَّةً اُخْرٰی نَعُوْدُهُ فَصَلَّی الْمَکْتُوْبَةَ جَالِسًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَاَشَارَ اِلَیْنَا فَقَعَدْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ قَالَ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَاِذَا صَلَّی الْاِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَلَا تَفْعَلُوْا کَمَا یَفْعَلُ اَهْلُ فَارِسٍ بِعُظَمَائِهَا۔

اعمش سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو ایک کھجور کی جڑ پر گرا دیا جس سے آپ کے پیر مبارک میں چوٹ لگ گئی ہم آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ کو حضرت عائشہ کے حجرے میں بیٹھے ہوئے تسبیح پڑھتے پایا۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے رہے اور آپ نے ہم سے کلام نہ فرمایا۔ ہم دوبارہ عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ بیٹھے ہوئے فرض نماز ادا فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسے نہ کرو جو ایرانی اپنے سرداروں کے لیے کرتے ہیں۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْمَعْنٰی عَنْ وُهَیْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَلَا تُکَبِّرُوْا حَتّٰی یُکَبِّرَ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَلَا تَرْکَعُوْا حَتّٰی یَرْکَعَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ قَالَ مُسْلِمٌ وَلَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَسْجُدُوْا حَتّٰی یَسْجُدَ وَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِیْنَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَفْهَمَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ سُلَیْمَانَ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور اس سے پہلے تکبیر نہ کہا کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور اس سے پہلے رکوع نہ کیا کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا کرو۔ مسلم نے کہا وَلَکَ الْحَمْدُ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سے پہلے سجدہ نہ کیا کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ میرے بعض ساتھیوں نے مجھے سلیمان سے روایت کرتے ہوئے سمجھایا۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ الْمِصِّیْصِیُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ بِهٰذَا الْخَبَرِ زَادَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَهٰذِهِ الزِّیَادَةُ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا لَیْسَتْ بِمَحْفُوْظَةٍ۔

صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس جز کے ساتھ یہ بھی ہے کہ جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اضافہ ہے اور جب وہ قرآن مجید پڑھے تو تم خاموش رہو یہ محفوظ نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ ابو خالد کا وہم ہے۔

أَلُوهُمْ عِنْدَنَا مِنْ أَبِي خَالِدٍ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنٰى أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ لِيُسْمِعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ ثَنِي حُصَيْنٌ مِنْ وُلْدِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ۔

بَابُ ۱۷۲ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ كَيْفَ يَقُومَانِ۔

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ فَأَتَوْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ فَقَالَ رُدُّوا هٰذَا فِي وِعَائِهِ وَهٰذَا فِي سِقَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ عَلَى بِسَاطٍ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کیا کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھایا کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔

ابوزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار تھے، پس ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہتے تاکہ لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا دی جائے پھر باقی حدیث بیان کی۔

محمد بن صالح نے حضرت سعد بن معاذ کے صاحبزادے حصین سے روایت کی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے امام صاحب بیمار ہیں۔ فرمایا کہ جب وہ بیٹھ کر پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے۔

دو میں سے ایک جماعت کرائے تو دونوں کیسے کھڑے ہوں؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے گھی اور کھجوریں پیش کیں فرمایا کہ اسے اس کے برتن میں ڈال دو اور اسے اس کے مشکیزے میں کیونکہ میں روزہ دار ہوں پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ نفل نماز کی دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں ثابت نے کہا کہ میرے علم کے مطابق حضرت انس نے فرمایا کہ مجھے اپنے اپنے م

۶۰۵۔ حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن عبد الله بن المختار عن موسى بن انس يحدث عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امه وامراة منهم فجعله عن يمينه والمراة خلف ذلك۔

موسیٰ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی امامت کی تو ایک عورت کو ان کے دائیں جانب اور ایک کو ان کے پیچھے کھڑا کر لیا۔

۶۰۶۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن عبد الملك ابن ابي سليمان عن عطاء عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل فاطلق القربة فتوضا ثم اوكا القربة ثم قام الى الصلوة فقمت فتوضات كما توضا ثم جئت فقمت عن يساره فاخذني بيميني فادارني من ورائه فاقامني عن يمينه فصليت معه۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری تو رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مشکیزے کا منہ کھول کر وضو کیا، پھر اس کا منہ بند کر دیا۔ پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ میں بھی کھڑا ہوا، آپ کی طرح وضو کیا، پھر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب سے پکڑا اور اپنے پیچھے سے نکال کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا پس میں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

۶۰۷۔ حدثنا عمرو بن عون نا هشيم عن ابي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في هذه القصة قال فاخذ براسي او بذوابتي فاقامني عن يمينه۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے میرے سر یا میری زلفوں سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

باب ۲۱۸ اذا كانوا ثلثة كيف يقومون۔

جب تین ہوں تو کیسے کھڑے ہوں

۶۰۸۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن اسحق ابن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بطعام صنعته فاكل منه ثم صلى قال قوموا فلاصلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف۔

عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کی دادی جان حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو انہوں نے تیار کیا تھا پس آپ نے اس میں سے کھایا، پھر نماز پڑھی اور فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں اپنے ایک بوریئے کی طرف اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گیا تھا۔ میں نے اسے پانی سے دھو دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنالی اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں آپ ہمیں دو رکعتیں پڑھا کر فارغ ہو گئے۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَلْقَمَۃُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ وَقَدْ کُنَّا اَطَلْنَا الْقُعُوْدَ عَلٰی بَابِهٖ فَخَرَجَتِ الْجَارِیَۃُ فَاسْتَاْذَنَتْ لَهُمَا فَاَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ علقمہ اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ہم ان کے دروازے پر کافی دیر بیٹھے رہے تو ایک لونڈی نکلی اس نے دونوں کے لیے اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور میرے اور ان کے درمیان نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَاب ۲۱۹ اَلْاِمَامُ یَنْحَرِفُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ۔

سلام کے بعد امام پھر جائے

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ ثَنِیْ یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ۔

جابر بن یزید بن اسود سے حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو قبلہ کی جانب سے پھر گئے۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَیُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

عبید بن براء سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کے دائیں جانب ہونا پسند کرتے تاکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پرنور چہرہ ہماری جانب ہو قربان جائیں ہم صحابہ کرام کے اس جذبہ پر کہ حبیب پروردگار کے شربت دیدار کے ہر وقت شائق رہتے تھے۔

بَاب ۲۲۰ اَلْاِمَامُ یَتَطَوَّعُ فِیْ مَکَانِهٖ۔

امام کا اپنی جگہ پر نفل پڑھنا

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَۃَ الرَّبِیْعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْقُرَشِیُّ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ حَتّٰی یَتَحَوَّلَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ لَمْ یُدْرِكِ الْمُغِیْرَۃَ ابْنَ شُعْبَۃَ۔

عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام نے جس جگہ نماز پڑھائی ہے وہاں اور نماز نہ پڑھے بلکہ ہٹ جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا (یعنی ان سے ملاقات ثابت نہیں)۔

بَاب ۲۲۱ اَلْاِمَامُ یُحْدِثُ بَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ الرَّکْعَۃِ۔

امام جب آخری رکعت کے سجدے سے سر اٹھالے اور اس کا وضو ٹوٹ جائے

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ ثَنَا زُهَیْرٌ

عبدالرحمٰن بن رافع اور بکر بن سوادہ نے حضرت عبداللہ

ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد بن نعم عن عبد الرحمٰن بن رافع وبکر بن سوادۃ عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی الامام الصلوٰۃ وقعد فاحدث قبل ان یتکلم فقد تمت صلوتہ ومن کان خلفہ ممن اتم الصلوٰۃ۔

بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام نماز پوری کر کے قعدہ میں بیٹھا ہو اور کلام کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز پوری ہو گئی اور جن مقتدیوں نے اس کے پیچھے ساری نماز پڑھی ہے ان کی نماز بھی پوری ہو گئی۔

باب ۲۲۲ فی تحریم الصلوٰۃ وتحلیلها۔

نماز کی تحریم و تحلیل کا بیان

۶۱۴۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن سفیان عن ابی عقیل عن محمد بن الحنفیۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوٰۃ الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها التسلیم۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے۔ تکبیر (ابتدائی تکبیر) اس کی تحریم اور سلام کرنا (آخر میں دونوں جانب) اس کی تحلیل ہے۔

باب ۲۲۳ ما یؤمر بہ المأموم من اتباع الامام۔

مقتدیوں کو امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے

۶۱۵۔ حدثنا مسدد ثنا یحیی عن ابن عجلان حدثنی محمد بن یحیی بن حبان عن ابن محیریز عن معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبادرونی برکوع ولا بسجود فانہ مهما اسبقکم بہ اذا رکعت تدرکونی بہ اذا رفعت انی قد بدنت۔

ابن محیریز نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ کرنے میں مجھ سے آگے نہ نکل جایا کرو کیونکہ اگر میں رکوع میں پہلے چلا جاؤں تو تم مجھے پالو گے اور اسی طرح جب سر اٹھاؤں کیونکہ میرا جسم اب بھاری ہو گیا ہے۔

۶۱۶۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق قال سمعت عبد اللہ بن یزید الخطمی یخطب الناس ثنا البراء وهو غیر کذوب انهم کانوا اذا رفعوا رءوسهم من الرکوع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاموا قیاما فاذا راوہ قد سجد سجدوا۔

عبد اللہ بن یزید خطمی نے خطبہ دیتے ہوئے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو جھوٹے نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ حضور سجدے میں چلے گئے ہیں، تب سجدے میں جاتے۔

۶۱۷۔ حدثنا زهیر بن حرب وهارون بن معروف المعنی قالا ثنا سفیان عن ابان بن تغلب قال ابوداؤد قال زهیر ثنا الکوفیون ابان وغیرہ عن الحکم عن عبد الرحمٰن ابن

زہیر بن حرب اور ہارون بن معروف، سفیان، ابان بن تغلب۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ زہیر، ابان وغیرہ کوفی حکم، عبد الرحمٰن بن ابولیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ.

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى يَرَوْنَهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۲۲۴ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ يَرْفَعُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ يَضَعُ قَبْلَهُ.

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ.

بَابُ ۲۲۵ فِي مَنْ يَنْصَرِفُ قَبْلَ الْإِمَامِ.

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا حَفْصُ ابْنُ بُغَيْلٍ الدُّهْنِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ.

بَابُ ۲۲۶ جُمَّاعِ أَثْوَابِ مَا يُصَلَّى فِيهِ.

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے اس وقت تک کوئی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکوع میں نہ دیکھ لیا کرتا۔

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو حضور رکوع میں چلے جاتے تو وہ جاتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ لیا جاتا تو برابر کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کی مبارک پیشانی کو زمین پر دیکھ لیتے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں سجدہ کرتے۔

امام سے پہلے سر اٹھانے اور اس سے پہلے سر رکھنے پر وعید

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جبکہ وہ سجدے سے اپنا سر اٹھا لیتا ہے حالانکہ امام سجدے میں ہوتا ہے کہ اس کا سر گدھے جیسا ہو جائے یا وہ گدھے کی صورت میں تبدیل ہو جائے۔

امام سے پہلے چلے جانے کا بیان

مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز کی ترغیب دی اور لوگوں کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے واپس لوٹنے سے منع فرمایا۔

کتنے کپڑوں میں نماز پڑھی جائے

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں ہر ایک کے پاس

وَسَلَّمَ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ الْمَعْنٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بِطَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَاَطْلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارَهُ طَارَقَ بِهِ رِدَاءَهُ فَاشْتَمَلَ بِهِمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنْ قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

بَابُ ۲۲ الرَّجُلِ يَعْقِدُ الثَّوْبَ فِي قَفَاهُ ثُمَّ يُصَلِّي۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

دو کپڑے ہیں۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس میں سے اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

مسدد، یحییٰ۔ مسدد، اسمٰعیل، ہشام بن عبد اللہ یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے دونوں کنارے ان کے مخالف کندھوں پر ڈال لیا کرے۔

ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ اس کے دونوں کنارے ان کے مخالف کندھوں پر ڈالے۔ (یعنی کپڑا لپیٹ کر جسم چھپا لینا چاہیے)۔

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے تہبند اور چادر کو ایک دوسرے پر منطبق کر کے دونوں کو اپنے اوپر لپیٹ لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں۔

جو کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کتنے ہی آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے تنگی

سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ كَأَمْثَالِ الصِّبْيَانِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ۔

کے باعث اپنی ازاریں گردنوں کے پیچھے باندھی ہوئی تھیں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکوں کی طرح ایک کہنے والے نے کہا۔ اے عورتوں کے گروہ۔ تم اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھایا کرو جب تک مرد نہ اٹھالیا کریں۔

بَابُ ۲۲۸ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى غَيْرِهِ۔

ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ۔

ابو صالح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کپڑے سے نماز پڑھی جس کا کچھ حصہ میرے اوپر تھا۔

بَابُ ۲۲۹ الرَّجُلُ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ۔

آدمی کا اکیلی قمیص سے نماز پڑھنا

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ فَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

موسیٰ بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں شکاری آدمی ہوں لہٰذا ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا ہاں لیکن اسے باندھ لیا کرو خواہ کانٹے کے ساتھ ہی۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَوْمَلٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ وَهُوَ أَبُو حَرْمَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، یحییٰ بن ابو بکیر، اسرائیل، ابو حرمل عامری۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا ابو حرمل، محمد بن عبد الرحمٰن بن ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر نے فرمایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ہماری امامت کی اور قمیص کے علاوہ ان کے اوپر چادر بھی نہ تھی جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ ۲۳۰ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا۔

جب کپڑا تنگ ہو

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ قَالُوا ثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلا تو نماز پڑھنے کھڑا ہوا اور میرے اوپر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو الٹنے لگا لیکن ان میں اتنی گنجائش نہ تھی لیکن اس میں کنارے لگے ہوئے تھے میں نے لپیٹ کر

غَزْوَةٍ فَقَامَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا لَا تَسْقُطُ ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَتَّزِرَ بِهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ۔

اس کے دونوں کناروں کو باندھ دیا اور جھک گیا کہ مبادا گر جائے پھر میں آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھماتے ہوئے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر ابن صخر آکر آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کن انکھیوں سے دیکھتے رہے جسے میں سمجھ نہ سکا، پھر سمجھا تو آپ نے مجھے ازار باندھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا، اے جابر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ جب کپڑے میں وسعت ہو تو دونوں کنارے مخالف کندھوں پر ڈال لیا کرو اور جب تنگ ہو تو اسے کمر سے باندھا کرو۔

بَابٌ ۲۳۳ الْإِسْبَالِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں کپڑے لٹکانا

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هٰذَا جَمَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ۔

ابو عثمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو نماز میں ازراہِ تکبر اپنی ازار کو لٹکائے گا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو روایت کیا ایک جماعت نے عاصم سے حضرت ابن مسعود پر موقوف کرتے ہوئے ان میں سے حماد بن زید، ابوالاحوص اور ابومعاویہ بھی ہیں۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا أَبَانُ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَأَنَّ اللّٰهَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَقْبَلُ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تہمد لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ وہ وضو کر کے آیا تو فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ وہ گیا اور پھر وضو کر کے آیا تو فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے کس وجہ سے وضو کرنے کا حکم فرمایا ہے؟ فرمایا کہ یہ تہمد لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہمد لٹکائے

صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَہٗ۔

بَاب ۲۳۲ مَنْ قَالَ يَتَّزِرُ بِہٖ اِذَا كَانَ ضَيِّقًا۔

تنگ کپڑا ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھ لے

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِذَا كَانَ لِاَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اِلَّا ثَوْبٌ فَلْيَتَّزِرْ بِہٖ وَلَا يَشْتَمِلُ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ جب تمہارے پاس دو کپڑے ہوں تو ان کے ساتھ نماز پڑھا کرو اور جب ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھ لو اور اسے یہودیوں کی طرح نہ لٹکایا کرو۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ثَنَا اَبُو الْمُنِيْبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِہٖ وَالْاٰخَرُ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ۔

محمد بن یحییٰ ذہلی، سعید بن محمد، ابوتمیلہ یحییٰ بن واضح ابومنیب عبداللہ عتکی، عبداللہ بن بریدہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ اسے لپیٹا نہ جائے اور شلوار کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب کہ آدمی کے اوپر چادر نہ ہو۔

بَاب ۲۳۳ فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ۔

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ اُمِّہٖ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ مَاذَا تُصَلِّي فِيْهِ الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تُصَلِّيْ فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِيْ يُغَيِّبُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا۔

محمد بن زید بن قنفذ نے اپنی والدۂ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم دوپٹے اور لمبے کُرتے کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں جو پیروں کے اوپر والے حصّوں کو چھپا لیتا ہے۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

مجاہد بن موسیٰ۔ عثمان بن عمر، عبدالرحمٰن بن عبداللہ یعنی ابن دینار، محمد بن زید نے اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عورت کُرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس کے جسم پر تہمد نہ ہو؟ فرمایا جبکہ کُرتا اتنا لمبا ہو کہ پیروں کے ظاہری حصّے کو چھپا لے۔
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو مالک بن انس، بکر بن مضر حفص بن غیاث، اسمٰعیل بن جعفر، ابن ابی ذئب، ابن اسحاق نے محمد بن زید ان کی والدۂ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

حَمَّادٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرُوْا بِهٖ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ۔

تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور کسی ایک نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیا بلکہ اسے حضرت ام سلمہ پر موقوف کیا ہے۔

بَابُ ۲۳۴ اَلْمَرْاَةُ تُصَلِّيْ بِغَيْرِ خِمَارٍ۔

جب عورت دوپٹے کے بغیر نماز پڑھے

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ سَعِيْدٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صفیہ بنت حارث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جوان عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا مگر دوپٹے کے ساتھ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے سعید یعنی ابن ابو عروبہ قتادہ، حسن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلٰى صَفِيَّةَ اُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَاَتْ بَنَاتٍ لَهَا فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ وَفِيْ حُجْرَتِيْ جَارِيَةٌ فَاَلْقٰى اِلَيَّ حَقْوَهٗ قَالَ شُقِّيْهِ بِشِقَّتَيْنِ فَاَعْطِيْ هٰذِهٖ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِيْ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَاِنِّيْ لَا اَرَاهَا اِلَّا قَدْ حَاضَتْ اَوْ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا قَدْ حَاضَتَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ۔

ایوب نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صفیہ ام طلحہ کے پاس گئیں اور ان کی لڑکیوں کو دیکھ کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف فرما ہوئے اور وہاں ایک لڑکی تھی تو آپ نے اپنی لنگی میری جانب پھینکتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ اس کے دو برابر حصے کر کے ایک اس لڑکی کو دے دو اور دوسرا حصہ اس لڑکی کو جو ام سلمہ کے پاس ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ دونوں جوان ہو چکی ہیں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام نے بھی محمد بن سیرین سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ ۲۳۵ اَلسَّدْلُ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں کپڑا لٹکانا

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔

محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ، ابن مبارک، حسن بن ذکوان، سلیمان احول، عطاء، ابراہیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّيْ سَادِلًا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ عِسْلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

محمد بن عیسیٰ بن طباع، حجاج، ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کو نماز میں اکثر سدل کرتے نہیں دیکھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عسل، عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلوٰةِ۔

بَابٌ ۲۳۶ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ عَاقِصًا شَعْرَهٗ۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَهٗ فِيْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا اَبُوْ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ حَسَنٌ اِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ رَافِعٍ اَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ مَغْرَزَ ضَفْرِهٖ۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَّرَائِهٖ فَقَامَ وَرَاءَهٗ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ وَاَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَاْسِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔

بَابٌ ۲۳۷ الصَّلوٰةُ فِي النَّعْلِ۔

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّسَارِهٖ۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ

نماز میں سدل سے منع فرمایا ہے۔

جو بالوں کا گچھا بنا کر نماز پڑھے

سعید بن ابو سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ ابو رافع کو دیکھا کہ وہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے گردن کے پیچھے اپنے بالوں کا گچھا باندھ رکھا تھا تو حضرت ابو رافع نے اسے کھول دیا۔ حضرت حسن نے ان کی جانب غصے سے دیکھا تو حضرت ابو رافع نے کہا اپنی نماز کی جانب توجہ رکھو اور غصہ جانے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جنہوں نے اپنے سر کے پیچھے بالوں کا گچھا باندھا ہوا تھا۔ یہ ان کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے کھولنے لگے اور وہ خاموش رہے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت ابن عباس کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ آپ نے میرے سر کو ہاتھ کیوں لگایا؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے نماز میں کسی کے ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے ہوں۔

جوتے پہن کر نماز پڑھنا

ابن سفیان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار کے بائیں جانب رکھے۔

محمد بن عباد بن جعفر نے ابو سلمہ بن سفیان، عبد اللہ بن مسیب عابدی اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ

ابن عباد بن جعفر يقول أخبرني أبو سلمة بن سفيان وعبد الله بن المسيب العابدي وعبد الله بن عمرو عن عبد الله بن السائب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح بمكة فاستفتح سورة المؤمنين حتى إذا جاء ذكر موسى وهارون أو ذكر موسى وعيسى ابن عباد يشك أو اختلفوا أخذت النبي صلى الله عليه وسلم سعلة فحذف فركع وعبد الله بن السائب حاضر لذلك۔

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ نے سورہ المؤمنون کی تلاوت شروع کر دی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ و حضرت ہارون یا حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ کے ذکر پر پہنچے ابن عباد کو اس میں شک ہے یا شیوخ نے اختلاف کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانسی آئی تو قرأت چھوڑ کر رکوع کیا اور حضرت عبد اللہ بن سائب اس وقت وہاں موجود تھے۔

۶۲۵۔ حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا حماد عن أبي نعامة السعدي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بأصحابه إذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما رأى القوم ذلك ألقوا نعالهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال ما حملكم على إلقائكم نعالكم قالوا رأيناك ألقيت نعليك فألقينا نعالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن جبريل عليه السلام أتاني فأخبرني أن فيهما قذرا أو قال إذا جاء أحدكم المسجد فلينظر فإن رأى في نعليه قذرا أو أذى فليمسحه وليصل فيهما۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار دیئے اور انہیں بائیں جانب رکھ دیا۔ جب لوگوں نے یہ بات دیکھی تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے اپنے جوتے اتارے ہ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار دیئے لہٰذا ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں نجاست لگی ہوئی ہے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور اپنے جوتوں میں نجاست لگی ہوئی دیکھے تو اسے رگڑ دے اور ان کے م

۶۲۶۔ حدثنا موسى يعني ابن إسمعيل ثنا أبان ثنا قتادة حدثني بكر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا قال فيهما خبث قال في الموضعين خبث۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، قتادہ، حضرت بکر بن عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ دونوں میں نجاست تھی فرمایا کہ دونوں جگہ لفظ نجاست ہے۔

۶۲۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا مروان بن معاوية الفزاري عن هلال بن ميمون الرملي عن يعلى بن شداد بن أوس عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود

یعلیٰ بن شداد بن اوس نے اپنے والد ماجد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔

فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُتَنَعِّلًا۔

مسلم بن ابراہیم، علی بن مبارک، حسین معلم، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ننگے پیر اور نعلین مبارک پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

باب ۲۳۹ الْمُصَلِّي إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ أَيْنَ يَضَعُهُمَا۔

نمازی اپنے جوتے اتار کر کہاں رکھے

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ۔

یوسف بن ماہک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے دائیں جانب نہ رکھے اور نہ بائیں جانب کیونکہ وہ دوسرے آدمی کی دائیں جانب ہے مگر یہ کہ اس کے بائیں جانب کوئی آدمی نہ ہو اور چاہیے کہ انہیں اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ لے۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ ثَنَا بَقِيَّةُ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا لِيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتار کر ان کے ذریعے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے لہٰذا انہیں اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ لے یا انہیں پہن کر نماز پڑھے۔

باب ۲۴۰ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ۔

چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنا

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں حالت حیض کے اندر آپ کے برابر ہوتی جب آپ سجدے میں جاتے تو کبھی آپ کا کپڑا مجھ سے لگ بھی جاتا اور آپ بوریے پر نماز پڑھا کرتے۔

باب ۲۴۱ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ۔

پرانے بوریے پر نماز پڑھنا

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک انصاری عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں موٹا آدمی ہوں اور موٹاپے کے باعث

رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِي بِكَ فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا اس نے آپ کے لیے کھانا تیار کروایا اور اپنے گھر آپ کی دعوت کی۔ تاکہ آپ نماز پڑھیں اور میں آپ کا نماز پڑھنا دیکھ کر پیروی کروں۔ پس انہوں نے آپ کیلئے بوریے کا ایک کنارا دھویا۔ آپ کھڑے ہوگئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ فلاں بن جارود نے حضرت انس بن مالک سے دریافت کیا کہ کیا حضور چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے اس روز کے سوا آپ کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْمُثَنَّى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلٰوةُ أَحْيَانًا فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ تَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت ام سلیم سے ملنے جاتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو ہمارے فرش پر نماز پڑھتے جو بوریے کا تھا اور اسے پانی سے دھو دیا جاتا۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيثِ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابو شیبہ، ابو احمد زبیری، یونس بن حارث، ابو عون ان کے والد ماجد سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوریئے اور دباغت کیے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۴۱ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ۔

اپنے کپڑے پر سجدہ کرنا

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شدت کی گرمی میں نماز پڑھا کرتے جب ہمارے لیے زمین پر اپنی پیشانی رکھنا مشکل ہو جاتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیا کرتے۔

بَابٌ ۲۴۲ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ۔

صفیں برابر کرنا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا عَنِ

عبد اللہ بن محمد نفیلی، زہیر، سلیمان اعمش نے حضرت جابر بن سمرہ سے پہلی صف کے متعلق روایت کی۔ مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ

الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

٦٥٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّينَا فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَخَذْنَا ذَلِكَ عَنْهُ وَفَقِهْنَا أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ إِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔

٦٥٩۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ۔

٦٦٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي يَعْنِي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔

٦٦١۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے اپنے رب کے حضور فرشتے صفیں بناتے ہیں ہم عرض گزار ہوئے کہ فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں بناتے ہیں۔ فرمایا کہ پہلی صف کو سب سے پہلے پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفوں کو یوں سیدھی کیا کرتے جیسے تیر کی لکڑی کو سیدھا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ آپ نے محسوس فرمایا کہ ہمیں اس کی مشق ہو گئی ہے۔ پس ایک روز آپ نے ہماری جانب توجہ فرمائی تو ایک آدمی کا سینہ آگے نکلا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اپنی صفیں سیدھی کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

ہناد بن سری اور ابو العاصم بن جواس حنفی، ابو الاحوص، منصور، طلحہ یامی، عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفوں کے درمیان پھرا کرتے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہمارے سینوں اور کندھوں کو برابر کیا کرتے اور فرمایا کرتے کہ آگے پیچھے نہ رہا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھی فرمایا کرتے۔ جب ہم صفیں سیدھی کر لیتے تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے۔

عیسیٰ بن ابراہیم غافقی، ابن وہب۔ قتیبہ بن سعید، لیث اور ابن وہب کی حدیث زیادہ مکمل ہے جو معاویہ بن صالح، ابو الزاہریہ، کثیر بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے۔ دوسری قتیبہ، ابو الزاہریہ نے ابو الشجرہ سے

عُمَرَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ اَبِي الشَّجَرَةِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ لَمْ يَقُلْ عِيْسٰى بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ اَبُوْ شَجَرَةَ كَثِيْرُ بْنُ مُرَّةَ۔

روایت کی اور حضرت ابن عمر کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو قائم کرو، کندھوں کو برابر رکھو، خالی جگہ کو پُر کر دیا کرو اور اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ۔ عیسیٰ نے بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ نہیں کہا اور شیطان کے گزرنے کے لیے جگہ نہ چھوڑا کرو۔ جو صف کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا اور جو صف کو توڑے گا تو اللہ تعالیٰ اسے توڑے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوشجرہ کا نام کثیر بن مرہ ہے۔

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ صفوں میں مل کر کھڑے ہوا کرو اور ان میں فاصلہ کم رکھو اور گردنیں برابر رکھا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح تمہاری م

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کیا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو مکمل کرنا ہے۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ صَاحِبِ الْمَقْصُوْرَةِ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ تَدْرِيْ لِمَ صُنِعَ هٰذَا الْعُوْدُ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ عَلَيْهِ يَدَهٗ فَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَاعْدِلُوْا صُفُوْفَكُمْ۔

مقصورہ والے محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا:۔ تم جانتے ہو کہ یہ لکڑی کس لیے رکھی ہوئی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم نہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا کرتے۔ سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفیں درست کرو۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اَخَذَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ اَخَذَهٗ بِيَسَارِهٖ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ۔

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اس لکڑی کو اپنے دائیں دست مبارک سے پکڑ لیتے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اپنی صفوں کو درست کر لو پھر اسے دوسرے دست مبارک سے پکڑ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو درست کر لو۔

۶۶۶۔ حدثنا محمد بن سليمان الانباري ثنا عبد الوهاب يعني ابن عطاء عن سعيد عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذي يليه فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلی صف کو پوری کر لیا کرو، پھر جو اس کے نزدیک والی صف ہے اگر کچھ کمی رہے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیئے۔

۶۶۷۔ حدثنا ابن بشار ثنا ابو عاصم ثنا جعفر ابن يحيى بن ثوبان اخبرني عمي عمارة بن ثوبان عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم الينكم مناكب في الصلوة۔

ابن بشار، ابو عاصم، جعفر بن یحیی بن ثوبان، عمارہ بن ثوبان، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ آدمی ہیں جن کے کندھے نماز میں نرم رہتے ہیں۔

باب ۲۴۳ الصفوف بين السواري۔

ستونوں کے درمیان صفیں بنانا

۶۶۸۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الله ثنا سفيان عن يحيى بن هانئ عن عبد الحميد ابن محمود قال صليت مع انس بن مالك يوم الجمعة فدفعنا الى السواري فتقدمنا وتاخرنا فقال انس كنا نتقي هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

عبد الحمید بن محمود سے روایت ہے کہ میں نے جمعہ کی نماز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھی پس ہمیں ہجوم نے ستونوں کی جانب دھکیل دیا تو ہم ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہم اس بات سے بچا کرتے تھے۔

باب ۲۴۴ من يستحب ان يلي الامام في الصف وكراهية التاخر۔

صف میں امام سے نزدیک رہنا مستحب ہے اور دور رہنے کی کراہیت

۶۶۹۔ حدثنا ابن كثير انا سفيان عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن ابي معمر عن ابي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليليني منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم۔

ابو معمر نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سن رسیدہ لوگ میرے نزدیک رہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔

۶۷۰۔ حدثنا مسدد ثنا يزيد بن زريع ثنا خالد عن ابي معشر عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم واياكم وهيشات الاسواق۔

علقمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔ یہ زیادہ ہے آگے پیچھے نہ رہا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیا جائے گا اور بازاروں کی طرح شور مچانے سے بچا کرو۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

بابٌ ۲۴۵ مَقَامِ الصِّبْيَانِ مِنَ الصَّفِّ۔

صف میں لڑکے کہاں کھڑے ہوں؟

۶۷۲ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا بُدَيْلٌ ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَفَّ الرِّجَالُ وَصَفَّ الْغِلْمَانُ خَلْفَهُمْ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى لَا أَحْسِبُهٗ إِلَّا أُمَّتِي۔

عبد الرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے مردوں نے صفیں بنائیں اور ان کے پیچھے لڑکوں نے صف پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی، پھر آپ کی نماز کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ نماز یہ ہوتی ہے۔ عبد الاعلیٰ نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا کہ میری امت کی نماز یہ ہے۔

بابٌ ۲۴۶ صَفِّ النِّسَاءِ وَالتَّأَخُّرِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

عورتوں کی صف اور اگلی صف سے پیچھے رہنا

۶۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ثَنَا خَالِدٌ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے بری پچھلی ہے اور عورتوں کی بہتر صف پچھلی اور بری سب سے اگلی ہے۔

۶۷۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ فِي النَّارِ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ پہلی صف سے ہمیشہ تاخیر کرتے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں پیچھے کر دے گا۔

۶۷۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے

أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى في أصحابه تأخرا فقال لهم تقدموا فأتموا بي وليأتم بكم من بعدكم ولا يزال قوم يتأخرون حتى يؤخرهم الله عز وجل۔

بعض اصحاب کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ .... آگے آجاؤ اور میری پیروی کرو تاکہ بعد والے تمہاری پیروی کریں اور لوگ ہمیشہ پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے ڈال دے گا۔

باب ۲۴۷ مقام الإمام من الصف۔

امام صف سے کدھر کھڑا ہو؟

۶۷۶۔ حدثنا جعفر بن مسافر ثنا ابن أبي فديك عن يحيى بن بشير بن خلاد عن أمه أنها دخلت على محمد بن كعب القرظي فسمعته يقول حدثني أبو هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وسطوا الإمام وسدوا الخلل۔

یحییٰ بن بشیر بن خلاد کی والدہ ماجدہ محمد بن کعب قرظی کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور خالی جگہوں کو پر کرو۔

باب ۲۴۸ الرجل يصلي وحده خلف الصف۔

جو پچھلی صف میں اکیلا نماز پڑھے

۶۷۷۔ حدثنا سليمان بن حرب وحفص بن عمر قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن هلال ابن يساف عن عمرو بن راشد عن وابصة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي خلف الصف وحده فأمره أن يعيد قال سليمان ابن حرب الصلوٰة۔

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر شعبہ، عمرو بن مرہ، ہلال بن یساف، عمرو بن راشد نے حضرت وابصہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف سے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے دہرانے کا حکم فرمایا۔ سلیمان بن حرب کا بیان ہے کہ نماز۔ ف

ف۔ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا کھڑے ہو کر جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے چاہیئے کہ امام کے رکوع میں جانے تک دوسرے آدمی کے آنے کا انتظار کرے ورنہ اگلی صف سے کسی آدمی کو اپنے ساتھ ملالے۔ جس آدمی کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اسے چاہیئے کہ پیچھے ہٹ کر اس کے ساتھ آملے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۴۹ الرجل يركع دون الصف۔

جو صف میں بغیر رکوع کیے ملے

۶۷۸۔ حدثنا حميد بن مسعدة أن يزيد ابن زريع حدثهم ثنا سعيد بن أبي عروبة عن زياد الأعلم ثنا الحسن أن أبا بكرة حدث أنه دخل المسجد ونبي الله صلى الله عليه وسلم راكع قال فركعت دون الصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم زادك الله حرصا ولا تعد۔

حمید بن مسعدہ، یزید بن زریع، سعید بن ابوعروبہ، زیاد اعلم حسن کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے صف سے پیچھے ہی رکوع کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو بڑھائے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

۶۷۹۔ حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا حماد أنا زياد الأعلم عن الحسن أن أبا بكرة جاء ورسول

زیاد اعلم نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

کو زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا

باب ۲۵۰ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَعَلْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلَا يَضُرُّكَ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ آخِرَةُ الرَّحْلِ ذِرَاعٌ فَمَا فَوْقَهُ۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ خَلْفَ الْعَنَزَةِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

باب ۲۵۱ الْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدْ عَصًا۔

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ مُحَمَّدِ

تھے انہوں نے صف سے پیچھے ہی رکوع کر لیا اور پھر چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کر لی تو فرمایا۔ تم میں سے صف سے پیچھے کس نے رکوع کیا اور پھر چل کر صف میں ملا؟ حضرت ابو بکرہ عرض گزار ہوئے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرص

نمازی کے سترے کا بیان

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد ماجد حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے آگے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز رکھ لو گے تو جو بھی تمہارے سامنے سے گزرے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

حسن بن علی، عبد الرزاق، ابن جریج سے عطاء نے فرمایا کہ پچھلی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز نکلے تو آپ نے نیزے کا حکم فرمایا جو آپ کے سامنے کھڑا کیا گیا آپ نے اس کی جانب نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے تھے اور سفر میں بھی آپ ایسا ہی کیا کرتے پھر حکام نے اسے اپنا لیا۔

عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطحاء میں نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں نیزے کے پرے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

جب لکڑی نہ ملے تو لکیر کھینچ لے

ابو عمرو بن محمد بن حریث نے اپنے دادا جان سے سنا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ

ابن حريث انه سمع جده حريثا يحدث عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئا فان لم يجد فلينصب عصا فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا ثم لا يضره ما مر امامه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے۔ اگر کوئی چیز نہ ملے تو لاٹھی کھڑی کرے اگر لاٹھی نہ ملے تو اپنے سامنے خط کھینچ لے۔ پھر اس سامنے سے گزرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

٦٨٥۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس حدثنا علي يعني ابن المديني عن سفيان عن اسمعيل بن امية عن ابي محمد بن عمرو بن حريث عن جده حريث رجل من بني عذرة عن ابي هريرة عن ابي القاسم صلى الله عليه وسلم قال فذكر حديث الخط قال سفيان ولم نجد شيئا نشد به هذا الحديث ولم يجئ الا من هذا الوجه قال قلت لسفيان انهم يختلفون فيه فتفكر ساعة ثم قال ما احفظ الا ابا محمد بن عمرو قال سفين قدم ههنا رجل بعد ما مات اسمعيل بن امية فطلب هذا الشيخ ابا محمد حتى وجده فسأله عنه فخلط عليه قال ابوداود وسمعت احمد يعني ابن حنبل سئل عن وصف الخط غير مرة فقال هكذا عرضا مثل الهلال قال ابوداود وسمعت مسددا قال قال ابن داود الخط بالطول۔

بنی عذرہ کے ایک شخص ابو محمد بن عمرو بن حریث کے جد امجد حریث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابو القاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر خط والی حدیث ذکر کی۔ سفیان نے کہا کہ ہم ایسی کوئی چیز نہیں پاتے جس سے اس حدیث کو مضبوط کریں۔ صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔ ابن مدینی نے سفیان سے کہا کہ لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر سوچ کر فرمایا کہ مجھے تو ابو محمد بن عمرو ہی یاد ہے سفیان نے کہا کہ اسمٰعیل بن امیہ کی وفات کے بعد ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے اس بزرگ ابو محمد کو تلاش کیا تو پالیا تو اس سے بات خلط ملط ہو گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے خط کی کیفیت کے بارے میں کئی دفعہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ عرض میں ہلال کی طرح ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے مسدد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن داؤد نے خط کو طول میں بتایا ہے۔

٦٨٦۔ حدثنا عبد الله بن محمد الزهري ثنا سفيان بن عيينة قال رايت شريكا صلى بنا في جنازة العصر فوضع قلنسوته بين يديه في فريضة حضرت۔

سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ میں نے شریک کو دیکھا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ جنازے کی نماز پڑھی پھر جب عصر کی فرض نماز پڑھی تو اپنی ٹوپی کو اپنے سامنے رکھ لیا۔

باب ٢٥٢ الصلوة الى الراحلة۔

اونٹ کی طرف نماز پڑھنا

٦٨٧۔ حدثنا عثمان ابن ابي شيبة ووهب ابن بقية وابن ابي خلف وعبد الله بن سعيد قال عثمان ثنا ابو خالد ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي على بعيره۔

عثمان بن ابو شیبہ اور وہب بن بقیہ اور ابن ابو خلف اور عبداللہ بن سعید، عثمان، ابو خالد، عبید اللہ، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ کی طرف نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب ۲۵۳ إِذَا صَلَّى إِلَى سَارِيَةٍ أَوْ نَحْوِهَا أَيْنَ يَجْعَلُهَا مِنْهُ۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا۔

جب سترے کی طرف نماز پڑھے تو اسے اپنی کس چیز کے سامنے رکھے

ضباعہ بنت مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی لکڑی، ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھی ہو مگر اسے اپنے دائیں یا دوسرے ابرو مبارک کے بالمقابل رکھا اور اسے اپنے بالکل سامنے نہیں رکھا کرتے تھے۔

باب ۲۵۴ الصَّلَاةِ إِلَى الْمُتَحَدِّثِينَ وَالنِّيَامِ۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَعْنِي لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ۔

باتیں کرنے والوں اور سوئے ہوئے کی طرف نماز پڑھنا

عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، عبد الملک بن محمد بن ایمن، عبد اللہ بن یعقوب بن اسحاق، محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوئے ہوئے اور باتیں کرنے والے کی جانب نماز نہ پڑھا کرو۔

باب ۲۵۵ الدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ۔

سترے سے نزدیک رہنا

محمد بن صباح بن سفیان، سفیان، عثمان بن ابو شیبہ اور حامد ابن السرح، سفیان، صفوان بن سلیم، نافع بن جبیر نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سترے کی جانب نماز پڑھے تو اس کے نزدیک رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو نہ توڑ سکے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے واقد بن محمد، صفوان، محمد بن سہل نے اپنے والد ماجد یا محمد بن سہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ بعض حضرات نے کہا کہ نافع بن جبیر نے حضرت سہل بن سعد سے اور اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔

۶۹۱۔ حدثنا القعنبي والنفيلي قالا ثنا عبد العزيز ابن أبي حازم أخبرني أبي عن سهل قال وكان بين مقام النبي صلى الله عليه وسلم وبين القبلة ممر عنز قال أبو داود الخبر للنفيلي۔

عبد العزیز بن ابو حازم کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور قبلہ کے درمیان بکری کی گزرگاہ کے برابر فاصلہ ہوتا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ خبر

باب ۲۵۶ ما يؤمر المصلي أن يدرأ عن الممر بين يديه۔

نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکے

۶۹۲۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن زيد ابن أسلم عن عبد الرحمن ابن أبي سعيد الخدري عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا كان أحدكم يصلي فلا يدع أحدا يمر بين يديه وليدرأه ما استطاع فإن أبى فليقاتله فإنما هو شيطان۔

عبد الرحمٰن بن ابو سعید خدری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور اگر باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیوں وہ شیطان ہے۔

۶۹۳۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا أبو خالد عن ابن عجلان عن زيد بن أسلم عن عبد الرحمن ابن أبي سعيد الخدري عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى أحدكم فليصل إلى سترة وليدن منها ثم ساق معناه۔

عبد الرحمٰن بن ابو سعید خدری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے سترہ کی جانب پڑھنی چاہیئے اور اس سے نزدیک رہے۔ پھر باقی حدیث معناً بیان کی۔

۶۹۴۔ حدثنا أحمد بن أبي سريج الرازي ثنا أبو أحمد الزبيري أنا مسرة بن معبد اللخمي لقيته بالكوفة قال حدثني أبو عبيد صاحب سليمان قال رأيت عطاء بن يزيد الليثي قائما يصلي فذهبت أمر بين يديه فردني ثم قال حدثني أبو سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم أن لا يحول بينه وبين قبلته أحد فليفعل۔

سلیمان بن دربان ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے عطا بن یزید لیثی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا۔ پھر فرمایا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کسی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان گزرنے سے روک سکتا ہے تو وہ ایسا کرے۔

۶۹۵۔ حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا سليمان يعني ابن المغيرة عن حميد يعني ابن هلال قال قال أبو صالح أحدث عما رأيت من أبي سعيد وسمعته منه دخل أبو سعيد على مروان فقال

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید کو دیکھا اور ان سے سنا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروان کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کی جانب

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

باب ۲۵۷ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔

باب ۲۵۸ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ الْمَعْنَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَفْصٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ وَقَالَا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ قِيْدُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ

نماز پڑھے پھر کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے اس کے سینے میں مارے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

بسر بن سعید کو زید بن خالد جہنی نے حضرت ابوجہیم کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق کیا فرمایا ہے حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان جائے کہ اس پر کتنا گناہ لازم آیا تو وہ چالیس سال تک کھڑے رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزر جانے کی نسبت بہتر شمار کرے۔
ابونضر نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور نے چالیس دن فرمائے یا مہینے یا سال۔

جو چیز نماز توڑتی ہے

حفص بن عمر، شعبہ۔ عبد السلام بن مطہر اور ابن کثیر سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ حضرت حفص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔ دونوں نے سلیمان سے روایت کی کہ حضرت ابوذر نے فرمایا کچھ چیزیں آدمی کی نماز کو توڑ دیتی ہیں جبکہ اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی چیز نہ ہو وہ گدھا، سیاہ کتا اور عورت ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کالے، زرد اور سفید کتے میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کہ بھتیجے! جیسے تم نے پوچھا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ شعبہ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور نے فرمایا

ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ اَوْقَفَهُ سَعِيْدٌ وَهِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حائضہ عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید اور ہشام اور ہمام نے قتادہ، جابر بن زید، حضرت ابن عباس سے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاذٌ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَحْسِبُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو کتا، گدھا خنزیر، یہودی آگ پرست اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں اور ایک ڈھیلے کی مار سے پرے پرے گزریں تو نماز ہو جائے گی۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ مَوْلًى لِيَزِيْدَ ابْنِ نِمْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا بِتَبُوْكَ مُقْعَدًا فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اقْطَعْ اَثَرَهُ فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا بَعْدُ۔

حضرت یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے تبوک میں ایک لنجے کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے گدھے پر گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ اے اللہ! اس کے پاؤں کاٹ دے اس کے بعد میں ان پر نہ چل سکا۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ يَعْنِي الْمَذْحِجِيَّ ثَنَا حَيْوَةُ عَنْ سَعِيْدٍ بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فَقَالَ قَطَعَ صَلٰوتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ اَثَرَهُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ مُسْهِرٌ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ فِيْهِ قَطَعَ صَلٰوتَنَا۔

کثیر بن عبید مذحجی، حیاۃ نے سعید سے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا اس نے ہماری نماز کو توڑا اللہ تعالیٰ نے اس کے پیر توڑ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسہر نے سعید سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ نَزَلَ بِتَبُوْكَ وَهُوَ حَاجٌّ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُقْعَدٍ فَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرِهِ فَقَالَ سَاُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا فَلَا تُحَدِّثْ بِهِ مَا سَمِعْتَ اَنِّيْ حَيٌّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِتَبُوْكَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ قِبْلَتُنَا ثُمَّ صَلّٰى اِلَيْهَا فَاَقْبَلْتُ وَاَنَا غُلَامٌ اَسْعٰى حَتّٰى مَرَرْتُ بَيْنَهُ

سعید بن غزوان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حج کے ارادے سے تبوک میں اترے ہوئے تھے تو انہوں نے ایک لنجے کو دیکھ کر اس سے اس بارے میں پوچھا اس نے کہا کہ میں آپ کو اس کا ماجرا بتا دیتا ہوں لیکن جو آپ مجھ سے سنیں وہ میری زندگی میں کسی کو نہ بتائیں۔ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبوک میں ایک کھجور کے پاس اترے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی جانب نماز پڑھی۔ میں لڑکا تھا اور دوڑتا ہوا حضور کے اور کھجور کے درمیان

وَبَيْنَهَا فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ أَثَرَهُ فَمَا قُمْتُ عَلَيْهَا إِلَى يَوْمِي هَذَا۔

سے گزر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پیروں کو توڑ ڈالا۔ میں آج تک ان پر کھڑا نہیں ہو سکا۔

بَاب ۲۵۹ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ۔

امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَعْنِي فَصَلَّى إِلَى جُدُرٍ فَاتَّخَذَهُ قِبْلَةً وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَاءَتْ بُهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا حَتَّى لَصِقَ بَطْنُهُ بِالْجُدُرِ وَمَرَّتْ مِنْ وَرَائِهِ أَوْ كَمَا قَالَ مُسَدَّدٌ۔

عمرو بن شعیب سے ان کے والد محترم نے اور ان سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم اذاخر کی گھاٹی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گزر رہے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ ایک دیوار کو قبلے کی جانب رکھتے ہوئے نماز پڑھی اور ہم آپ کے پیچھے تھے۔ ایک مویشی آیا اور آپ کے سامنے سے گزرنے لگا آپ اسے روکتے رہے یہاں تک کہ اپنا شکم مبارک دیوار سے لگا دیا۔ پس وہ آپ کے پیچھے سے گزر گیا یا جیسے مسدد نے کہا۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَتَّقِيهِ۔

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ پس ایک بکری کا بچہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ نے اسے روکا۔

بَاب ۲۶۰ مَنْ قَالَ الْمَرْأَةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

جس نے کہا کہ عورت کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهَا قَالَتْ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ وَهِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو الْأَسْوَدِ وَتَمِيمُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَذْكُرُوا وَأَنَا حَائِضٌ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان ہوتی۔ شعبہ نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ میں حائضہ تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے زہری اور عطا اور ابوبکر بن حفص اور ہشام بن عروہ اور عراک بن مالک اور ابو الاسود اور تمیم بن سلمہ نے عروہ بن زبیر کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابراہیم نے اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابو الضحیٰ نے مسروق کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ قاسم بن محمد اور ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ میں حائضہ تھی۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ

ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھا کرتے تو میں آپ کے اور قبلے کے درمیان

مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ رَاقِدَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ۔

٧٠٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

٧٠٨۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ نَائِمَةً وَرِجْلَايَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ضَرَبَ رِجْلِي فَقَبَضْتُهُمَا فَسَجَدَ۔

٧٠٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي قِبْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمَامَهُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ زَادَ عُثْمَانُ غَمَزَنِي ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ تَنَحَّي۔

باب ٣٦ مَنْ قَالَ الْحِمَارُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

٧١٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ عَلَى حِمَارٍ ح وَثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ

لیٹی ہوتی جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ وتر پڑھتے تو مجھے وتر پڑھنے کے لیے جگا دیا کرتے۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تم نے بُرا کیا جو ہمیں گدھے اور کتے کے ساتھ رکھا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے لیٹی رہتی جب آپ سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیر کو دبا دیتے۔ پس میں اسے سمیٹ لیتی، پھر آپ سجدہ کر لیتے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں سوئی ہوئی ہوتی اور میرے دونوں پیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے جبکہ آپ رات کو نماز پڑھتے۔ جب آپ سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو میرے پاؤں پر ضرب لگاتے تو میں اسے سمیٹ لیتی اور آپ سجدہ کرتے۔

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن بشیر۔ قعنبی، عبد العزیز بن محمد محمد بن عمرو، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے قبلے کی جانب سو جاتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ مجھے دبا دیتے تو میں سرک جاتی۔

جس نے کہا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عثمان ابن ابو شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ میں ایک گدھے پر آیا۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا

وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ مَالِكٌ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ وَاسِعًا إِذَا أَقَامَتِ الصَّلٰوةُ.

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ تَذَاكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى الْحِمَارِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ أَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَى ذٰلِكَ.

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا فَأَخَذَهُمَا قَالَ عُثْمَانُ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ دَاوُدُ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى فَمَا بَالَى ذٰلِكَ.

باب ۲۶۲ مَنْ قَالَ الْكَلْبُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ.

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى ذٰلِكَ.

رہے تھے۔ پس میں کچھ صف کے سامنے سے گزرا، گدھی سے اترا اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا اس بات کا کسی نے بھی برا نہیں منایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ الفاظ قعنبی کے ہیں اور یہ سب سے مکمل ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو میرے نزدیک اس میں وسعت ہے۔

ابو صہباء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ہم گفتگو کر رہے تھے کہ کیا چیز نماز کو توڑتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور بنی عبدالمطلب کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ پس وہ اترا اور میں بھی اتر پڑا اور گدھے کو ہم نے صف کے آگے چھوڑ دیا اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ نیز بنی عبدالمطلب کی دو لڑکیاں آئیں اور صف کے درمیان میں داخل ہو گئیں اور کوئی قباحت محسوس نہ کی۔

جریر نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بنی عبدالمطلب کی دو لڑکیاں لڑتی ہوئی آئیں تو انہیں پکڑ لیا گیا۔ عثمان نے کہا کہ انہیں جدا کر دیا گیا۔ داؤد نے کہا کہ ایک دوسری سے اتر گئی اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔

جس نے کہا کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عباس بن عبیداللہ بن عباس نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے جنگل میں تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ پس آپ نے کھلے جنگل میں نماز پڑھی جبکہ آپ کے سامنے سترہ بھی نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے پھر رہی تھیں۔ آپ نے اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔

باب ۲۶۳ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ۔

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

ابوالوداک نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور گزرنے والے کو حتی الامکان روکو کہ وہ شیطان ہے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا مُجَالِدٌ ثَنَا اَبُو الْوَدَّاكِ قَالَ مَرَّ شَابٌّ مِّنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ يَدَيْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَفَعَهُ ثُمَّ عَادَ فَدَفَعَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ وَلٰكِنْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ اِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُظِرَ اِلٰى مَا عَمِلَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

ابوالوداک سے روایت ہے کہ قریش کا ایک نوجوان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سے گزرا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے اسے ہٹا دیا۔ وہ پھر آیا، یہاں تک کہ انہوں نے تین دفعہ ہٹایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حتی الامکان اسے روکو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث دونوں جانب ہیں تو دیکھا جائے گا کہ آپ کے بعد صحابہ کرام کا عمل کس بات پر تھا۔

پارہ — ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۲۶۴ تَفْرِيْعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

نماز شروع کرنے کا بیان

باب ۲۶۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ۔

رفع یدین کرنا

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ اٹھاتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ فَيَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَيَرْفَعُهُمَا فِيْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے اور وہ اسی طرح ہوتے۔ پس رکوع کرتے۔ پھر جب سیدھے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو انہیں کندھوں تک اٹھاتے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور سجدوں میں ہاتھ نہ اٹھاتے اور رکوع سے پہلے آپ جو تکبیر کہتے اس میں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کی نماز پوری ہو جاتی۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلٰوةَ أَبِيْ فَحَدَّثَنِيْ وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ

وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر چھپا لیے، پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا اور انہیں اپنے کپڑے میں داخل کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ رکوع کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو نکال کر

رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ هِيَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُحَادَةَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ مِنَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ۔

اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر سجدہ کرتے اور اپنے مبارک چہرے کو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے اور جب سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ محمد بن جحادہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کا محمد بن ابوالحسن سے ذکر کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یہی ہے کرنے والوں نے ایسا ہی کیا اور چھوڑنے والوں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمام نے ابن جحادہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے تو وہ سجدوں کے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں کرتے۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَهْلُ بَيْتِي عَنْ أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرِ۔

عبدالجبار بن وائل کا بیان ہے کہ میرے گھر والوں نے میرے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکبیر کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد محترم حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہوتے اور انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے تو تکبیر کہا کرتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلے کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ وہ کانوں تک پہنچ گئے پھر بائیں دست مبارک کو دائیں دست اقدس سے پکڑا جب رکوع کا ارادہ فرمایا تو حسب سابق ہاتھ اٹھائے پھر اپنے

عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَہُمَا مِثْلَ ذٰلِکَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَہٗ بِذٰلِکَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَحَدَّ مِرْفَقَہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ ثِنْتَیْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَۃً وَرَاَیْتُہٗ یَقُوْلُ ھٰکَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْاِبْہَامَ وَالْوُسْطٰی وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ۔

ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیے جب رکوع سے سر اٹھایا تو مثل سابق ہاتھ اٹھائے جب سجدے میں گئے تو سر مبارک کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھا۔ پھر بیٹھے تو بائیں پیر کو بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور چھوٹی دو انگلیوں کو بند کر کے حلقہ بنا لیا اور میں نے انہیں یہی فرماتے ہوئے دیکھا اور بشر بن مفضل نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُو الْوَلِیْدِ نَا زَائِدَۃُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ بِاِسْنَادِہٖ وَمَعْنَاہُ قَالَ فِیْہِ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَہْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ وَقَالَ فِیْہِ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ زَمَانٍ فِیْہِ بَرْدٌ شَدِیْدٌ فَرَاَیْتُ النَّاسَ عَلَیْہِمْ جُلُّ الثِّیَابِ تَحَرَّکُ اَیْدِیْہِمْ تَحْتَ الثِّیَابِ۔

زائدہ نے عاصم بن کلیب سے اسے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور پہنچا اور کلائی بھی۔ اسی روایت میں کہا کہ پھر ایک مدت کے بعد میں سخت سردی کے دنوں میں حاضر ہوا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر کپڑے ہوتے اور کپڑوں کے اندر اپنے ہاتھوں کو حرکت دیا کرتے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا شَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیَالَ اُذُنَیْہِ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُہُمْ فَرَاَیْتُہُمْ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَہُمْ اِلٰی صُدُوْرِہِمْ فِیْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَعَلَیْہِمْ بَرَانِسُ وَاَکْسِیَۃٌ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو کانوں کی لو تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ان کا بیان ہے کہ پھر میں حاضر خدمت ہوا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ سینوں تک اٹھاتے اور ان کے اوپر جبّے اور کمبل وغیرہ ہوتے۔ ف

ف۔ رفع یدین کرنے اور نہ کرنے دونوں کے بارے میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ امام شافعی وغیرہ حضرات کا عمل رفع یدین کرنے کی حدیثوں پر ہے اور ان حضرات کے مقلدین کو اپنے آئمہ کی تقلید کرنا چاہیے حضرات احناف کا عمل رفع یدین نہ کرنے کی حدیثوں پر ہے حنفیوں کو رفع یدین نہیں کرنا چاہیے اور فریقین کے درمیان یہ محل نزاع ہی نہیں ہے، ہاں ترجیح فعل احناف کو ہے کیونکہ ہرگز کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع یدین فرمایا اور نہ کسی حدیث میں مدت ہی مذکور بلکہ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ترک فرما دیا تھا۔ یہ تو ہوا مسلمانوں کے ناجی گروہ کا مذہب مہذب لیکن جن حضرات کو آئمہ کرام تو رہے دور ان کے مقلدین علمائے اعلام کا کلام سمجھنے کی لیاقت و اہلیت نہیں وہ مجتہدین کر فیصلہ کریں اور رفع یدین پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمیشہ کرنے کا ادعا فرمائیں تو سینہ زوری سے تفریق بین المسلمین کا راستہ نکالنا اور اپنی بے راہ روی کی بات پالنا ہے۔ جب ان کے نزدیک بھی یہ فرض واجب نہیں بلکہ غایت درجہ مستحب ہے۔ در یں حالات مستحب کی خاطر فتنہ و فساد بپا کرنا بڑی معیوب بات ہے کہ کہاں مستحب کا ثواب اور کہاں فتنہ و فساد

کا عذاب کہ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہدایت فرمائے اور مسلمانوں کو فتنہ وفساد سے بچائے آمین، مخلصاً (فتاویٰ رضویہ، جلد سوم) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

باب ۲۶۶ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

نماز شروع کرنا

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّتَاءِ فَرَاَيْتُ اَصْحَابَهٗ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ۔

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں موسم سرما کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ نماز میں کپڑوں کے اندر رفع یدین کیا کرتے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى وَهٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَلِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ بِاَكْثَرِنَا لَهٗ تَبَعَةً وَّلَا اَقْدَمِنَا لَهٗ صُحْبَةً قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَنْصِبُ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ

احمد بن حنبل، ابوعاصم ضحاک بن مخلد، مسدد، یحییٰ، عبدالحمید ابن جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب کی موجودگی میں حضرت ابوحمید ساعدی سے سنا جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو میں آپ حضرات کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم یہ کس طرح؟ جبکہ نہ آپ کو پیروی کرتے ہم سے زیادہ عرصہ گزرا اور نہ آپ نے صحبت کا شرف ہم سے زیادہ پایا۔ انہوں نے کہا کہ بات یہی ہے۔ سب نے کہا کہ بیان کیجیے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے پھر تکبیر کہتے یہاں تک کہ ہر ہڈی سیدھی ہو کر اپنی جگہ قرار پکڑ جاتی۔ پھر قرأت پڑھتے، پھر تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور برابر رہتے کہ سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ نیچے جھکاتے۔ پھر سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے پھر سیدھے ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور اپنے بازوؤں کو کروٹوں سے جدا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدے کے وقت پیروں کی انگلیوں کو کھلی رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور بائیں پیر کو بچھا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلٰوتِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخَّرَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ قَالُوْا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کراس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر لوٹ جاتی۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی تھی۔ پھر اپنی باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ کر لیتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہے تو بائیں پیر کو باہر نکال لیتے اور بائیں پہلو پر جم کر بیٹھتے۔ سب نے کہا۔ آپ نے سچ فرمایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ف

ف۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کیا جاتا ہے۔ بعض حدیثوں سے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور بعض احادیث صحیحہ سے کانوں کی لو تک۔ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل کرتے ہیں کہ مردوں کو کانوں کی لو تک اور عورتوں کو کندھوں تک ہاتھ اٹھانے چاہییں۔ غائر نظر اور صائب فکر ہو تو یہی مذہب احادیث صحیحہ کے مفہوم و مراد سے قریب تر ہے۔ باقی رہی ان حضرات کی بات جن کا محبوب مشغلہ ہی یہ ہے کہ مقدس شجر اسلام میں کفریات کی قلمیں لگائیں اور فروعی مسائل میں اختلاف کر کے مسلمانوں کو ان میں الجھائیں۔ ان حضرات کا مقصد قرآن و حدیث پر عمل کرنا نہیں بلکہ فروعی مسائل کی آڑ میں اپنی اسلام دشمنی کو چھپانا اور بے خبر مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعی اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو سچے مسلمان بنائے آمین۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ یَعْنِی ابْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ عَمْرِو الْعَامِرِیِّ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَجْلِسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَذَاکَرُوْا صَلٰوتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ فَذَکَرَ بَعْضَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالَ فَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ کَفَّیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ وَفَرَّجَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ ھَصَرَ ظَھْرَہٗ غَیْرَ مُقْنِعٍ رَاْسَہٗ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّہٖ وَقَالَ اِذَا قَعَدَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا کَانَ فِی الرَّابِعَۃِ اَفْضٰی بِوَرِکِہِ الْیُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَیْہِ مِنْ نَاحِیَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔

محمد بن عمرو بن حلحلہ کا بیان ہے کہ عمرو عامری نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مجلس میں تھا تو انہوں نے حضور کی نماز کا ذکر کیا۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پھر اس حدیث کے بعض حصے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جب رکوع کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جما لیتے اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھتے پھر کمر کو سیدھا کیا سر کو اوپر اٹھائے یا ادھر ادھر جھکائے بغیر اور فرمایا کہ جب دو رکعتوں پر قعدہ کیا تو بائیں پیر کے تلوے پر بیٹھے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھا اور جب چوتھی پر بیٹھے تو اپنا بایاں پہلو زمین پر رکھا اور دونوں قدم مبارک ایک جانب نکال لیے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْمِصْرِیُّ نَا

عیسیٰ بن ابراہیم مصری، ابن وہب، لیث بن سعد،

ابن وهب عن الليث بن سعد عن يزيد بن محمد القرشي ويزيد بن ابي حبيب عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن محمد بن عمرو بن عطاء نحو هذا قال فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصابعه القبلة۔

۷۲۸۔ حدثنا علي بن حسين بن ابراهيم نا ابو بدر حدثني زهير ابو خيثمة ثنا الحسن بن الحر حدثني عيسى بن عبد الله بن مالك عن محمد بن عمرو بن عطاء احد بني مالك عن عباس او عياش بن سهل الساعدي انه كان في مجلس فيه ابوه وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو حميد الساعدي وابو اسيد بهذا الخبر يزيد او ينقص قال فيه ثم رفع راسه يعني من الركوع فقال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ورفع يديه ثم قال الله اكبر فسجد فانتصب على كفيه وركبتيه وصدور قدميه وهو ساجد ثم كبر فجلس فتورك ونصب قدمه الاخرى ثم كبر فسجد ثم كبر فقام ولم يتورك ثم ساق الحديث قال ثم جلس بعد الركعتين حتى اذا هو اراد ان ينهض للقيام قام بتكبيرة ثم ركع الركعتين الاخريين ولم يذكر التورك في التشهد۔

۷۲۹۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الملك بن عمرو اخبرني فليح حدثني عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه

یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا جب سجدہ کیا تو اپنے بازو زمین پر نہ بچھائے اور نہ انہیں اکٹھا کیا اور اپنی انگلیوں کے سرے قبلے کی جانب رکھے۔

محمد بن عمرو بن عطاء نے جو بنی مالک کے ایک فرد تھے عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت کی ہے کہ وہ اسی مجلس میں تھے جس میں ان کے والد ماجد تھے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور جس میں حضرت ابوہریرہ، حضرت ابو حمید ساعدی اور حضرت ابو اسید بھی تھے تو کم و بیش یہی حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں یہ بھی فرمایا: پھر رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ، پس اپنی دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر جمایا جبکہ آپ نے سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہی اور پہلو پر بیٹھ گئے اور دوسرے پیر کو کھڑا رکھا۔ پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور پہلو پر نہ بیٹھے۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے پھر آخری دو رکعتیں بھی پڑھ لیں اور تشہد میں تورک (پہلو پر بیٹھنے) کا ذکر نہ فرمایا۔

عباس بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید، حضرت ابو اسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا آپ سب سے زیادہ علم ہے پس انہوں نے اس حدیث کی بعض باتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے

كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ لَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ وَذَكَرَ نَحْوَ فُلَيْحٍ وَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَحْوَ جِلْسَةِ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَعُتْبَةَ۔

گویا انہیں پکڑ لیا ہے اور دونوں کو وتر بناتے ہوئے کروٹوں سے جدا رکھا۔ فرمایا کہ پھر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی ٹکائی اور اپنے بازو کروٹوں سے علیحدہ رکھے اور اپنی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھیں پھر سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آ گئی یہاں تک کہ فارغ ہو گئے پھر بیٹھے تو اپنے بائیں پیر کو بچھا لیا اور دائیں پیر کی انگلیاں قبلہ رُو رکھتے ہوئے کھڑا کر لیا اور دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھ لی اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو عتبہ بن ابوحکیم، عبداللہ بن عیسیٰ، عباس بن سہل نے اور تورک کا ذکر نہیں کیا۔ فلیح نے بھی اس طرح ذکر کیا ہے۔ حسن بن حر نے بیٹھنے کا ذکر فلیح اور عتبہ کی طرح کیا ہے۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا فُلَيْحٌ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَحَدَّثَنِيهِ أُرَاهُ ذَكَرَ عِيسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ۔

عباس بن سہل سعدی نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب سجدہ کیا تو اپنی رانوں کے درمیان فاصلہ رکھا اور شکم مبارک کا ذرا بھی حصہ رانوں پر نہ رکھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن مبارک، فلیح، عباس بن سہل نے کہ ابن مبارک کو اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ غالباً ان سے عیسیٰ بن عبداللہ نے ذکر کیا اور انہوں نے عباس بن سہل سے سنا کہ میں حضرت ابوحمید ساعدی کی خدمت میں حاضر تھا۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَا كَفَّاهُ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبدالجبار بن وائل کے والد ماجد نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سجدہ کیا تو زمین پر اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور جب سجدہ کیا تو اپنی پیشانی ہتھیلیوں کے درمیان رکھی اور بغلیں کھلی رکھیں۔ حجاج اور ہمام، شقیق، عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے ان میں سے ایک کی حدیث میں ہے کہ محمد بن جحادہ کی حدیث میں یہ ہے کہ جب آپ اٹھتے تو اپنے

وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ۔

گھٹنوں کے بل اٹھتے اور اپنی رانوں پر بوجھ ڈالتے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

عبدالجبار بن وائل کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو تک اٹھایا کرتے تھے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ لِلسُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

عبدالملک بن شعیب بن لیث ان کے والد، ان کے دادا، یحییٰ بن ایوب، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، ابن شہاب ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل کر لیتے اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کیا کرتے اور جب سجدوں کے لیے اٹھتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے اس وقت بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ مَيْمُونٍ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا فَوَصَفْتُ لَهُ هٰذِهِ الْإِشَارَةَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلٰوةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

ابوہبیرہ نے میمون مکی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ اپنی ہتھیلیوں سے اشارہ کرتے جب کھڑے ہوتے جب رکوع کرتے جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہونے لگتے جب وہ کھڑے ہو جاتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے پس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ کسی دوسرے کو اس طرح پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہیں ان اشاروں کے متعلق بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر جیسی نماز پڑھو۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي السَّعْدِيَّ

نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے کہ مسجد خیف کے اندر عبداللہ بن طاؤس نے میرے پہلو میں نماز پڑھی جب

قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ۔

انہوں نے پہلا سجدہ کر کے اس سے اپنا سر اٹھایا تو اپنے دونوں ہاتھ چہرے تک بلند کیے میں نے اس بات کا انکار کیا۔ اور وہیب بن خالد سے کہا۔ وہیب بن خالد نے ان سے کہا کہ آپ ایسا کام کرتے ہیں جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ ابن طاؤس نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ میرے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَيَرْفَعُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الصَّحِيحُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ لَيْسَ بِمَرْفُوعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى بَقِيَّةُ أَوَّلَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَأَسْنَدَهُ وَرَوَاهُ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ فِيهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُهُمَا إِلَى ثَدْيَيْهِ وَهَذَا الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا وَأَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحْدَهُ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَيُّوبُ وَمَالِكٌ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَذَكَرَهُ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْأُولَى أَرْفَعَهُنَّ قَالَ لَا سَوَاءٌ قُلْتُ أَشِرْ لِي فَأَشَارَ إِلَى الثَّدْيَيْنِ أَوْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کر لیتے تو سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کرتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر کا قول مرفوع نہیں ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ باقی حضرات نے اس کے پہلے حصے کو عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے مستند کیا ہے اور ثقفی نے عبید اللہ سے اسے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن عمر پر موقوف کیا اور اس میں کہا۔ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو انہیں چھاتیوں تک اٹھاتے اور صحیح یہی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے لیث بن سعد اور مالک اور ایوب اور ابن جریج نے موقوفاً اور صرف حماد بن سلمہ نے اسے ایوب سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ایوب اور مالک نے اس کا مرفوعاً ذکر نہیں کیا کہ جب سجدوں سے کھڑے ہوتے جبکہ لیث نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے اس میں کہا کہ میں نافع سے عرض گزار ہوا کہ کیا حضرت ابن عمر پہلی تکبیر میں زیادہ اونچے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ فرمایا نہیں بلکہ برابر۔ میں عرض گزار ہوا کہ بتائیے تو انہوں نے چھاتیوں تک اشارہ کیا یا اس سے بھی نیچے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو

يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ رَفْعَهُمَا دُونَ ذٰلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ مَالِكٍ فِي مَا أَعْلَمُ۔

کندھوں کے برابر ہوتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انہیں اٹھاتے مگر اس سے نیچے رکھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق مالک کے سوا نیچے ہاتھ اٹھانے کا کسی ایک نے ذکر نہیں کیا۔

باب ۲۶۷

دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُحَارِبِيِّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن محاربی، محمد بن فضیل، عاصم بن کلیب، محارث بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

عبیداللہ بن ابو رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے تو اسی طرح کرتے جبکہ رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے اٹھتے اور نماز میں کسی اور جگہ پر نہ اٹھاتے جبکہ بیٹھے ہوئے ہوتے اور جب سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوحمید ساعدی کی حدیث میں ہے جبکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا حال بیان کیا کہ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی تھی۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

نصر بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا جبکہ تکبیر تحریمہ کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کانوں کی لو تک پہنچ جاتے۔ ف۔

ف۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے جائیں اور عورتیں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھایا کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ مَرْوَانَ نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ الْمَعْنٰى عَنْ عِمْرَانَ عَنْ لَاحِقٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَأَيْتُ إِبْطَيْهِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ يَقُولُ لَاحِقٌ أَلَا تَرٰى أَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ مُوسٰى يَعْنِي إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

ابن معاذ ان کے والد ماجد۔ موسیٰ بن مروان، شعیب ابن اسحاق، عمران، لاحق، بشیر بن نہیک سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ ابن معاذ نے یہ بھی کہا کہ لاحق کہا کرتے :۔ بھلا وہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس طرح آگے ہو سکتے تھے؟ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أَمَرَنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی۔ پس تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھتے جب حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ بات پہنچی تو فرمایا۔ میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمیں حکم فرمایا گیا کہ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

باب ۲۶۸ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ۔

جس نے رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہ کیا

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

عثمان بن ابوشیبہ، وکیع، سفیان، عاصم بن کلیب، عبدالرحمٰن بن اسود، علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک دفعہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ نماز میں ہاتھ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی اٹھائے جائیں اور احناف کا اسی پر عمل ہے کیونکہ رفع یدین کی ایک بھی روایت ایسی نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ رفع یدین کرتے رہے اور نہ کسی حدیث میں مدت ہی مذکور ہے۔ دریں حالات دو صورتیں ممکن ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ شروع میں رفع یدین کیا جاتا ہوگا پھر چھوڑ دیا گیا لہٰذا رفع یدین اس صورت میں منسوخ شمار ہوگا۔ دوسری صورت یہ کہ کبھی کیا جاتا ہوگا اور کبھی ترک کر دیا جاتا ہوگا کیونکہ

دونوں قسم کی احادیث صحیحہ موجود ہیں اس صورت میں کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز قرار پائیں گے لیکن ترجیح رفع یدین نہ کرنے کو ہوگی کیونکہ رفع یدین نہ کرنے میں سکون ہے اور وہ نماز میں مطلوب و مقصود، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ وَ خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَ أَبُو حُذَيْفَةَ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

حسن بن علی، معاویہ اور خالد بن عمرو اور ابوحذیفہ نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہا:۔ پہلی دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے اور بعض نے کہا کہ ایک ہی مرتبہ اٹھائے

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور پھر ایسا نہ کرتے۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا بِالْكُوفَةِ بَعْدُ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَ خَالِدٌ وَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ لَمْ يَذْكُرُوا ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

عبداللہ بن محمد زہری، سفیان نے یزید سے حدیث شریک کے مطابق روایت کی لیکن یہ نہیں کہا کہ پھر ایسا نہ کرتے سفیان نے کہا ہم سے کوفے میں کہا گیا کہ پھر ایسا نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ پھر ایسا نہ کرتے۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتّٰى انْصَرَفَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے اور فارغ ہونے تک پھر نہیں اٹھائے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے یعنی درجۂ صحت پر فائز نہیں۔ ف

ف۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ہٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ بِصَحِیْحٍ تو فرمادیا لیکن اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کی وجہ بیان نہ فرمائی۔ محدثین کرام جب اس حکم پر کان نہیں دھرتے جو وجہ کے بغیر لگایا جائے تو امام موصوف نے یہ جانتے ہوئے بھی شاید اپنے شافعی مذہب کی ترجیح دکھانے کی غرض سے اس حدیث کی صحت سے انکار کیا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

سعید بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اونچا کر کے اٹھاتے۔

باب ۲۶۹ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۷۴۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ۔

زرعہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قدموں کو برابر رکھنا اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھنا سنت ہے۔

۷۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے بائیں ہاتھ کو داہنے پر رکھے ہوئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔ ف

۷۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے (اس حدیث کو حدیث رسول کے بدخواہوں نے اپنے مطبوعہ نسخوں سے [illegible]

باب ۲۷۰ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ مِنَ الدُّعَاءِ۔

کس دعا کے ساتھ نماز شروع کی جائے

۷۵۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي

عبید اللہ بن ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر گویا ہوتے میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ تو مالک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس میرے

ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

سارے گناہ بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے، ان کی خوبی کی ہدایت نہیں دیتا مگر تو۔ ان کی برائی مجھ سے پھیر دے اور ان کی برائی نہیں پھیرتا مگر تو۔ میں تیرے حکم ماننے کے لیے تیار اور مستعد ہوں۔ تمام بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں اور برائی تیری طرف سے نہیں ہے میں تیرے ساتھ ہوں اور اور تیری طرف سے ہوں۔ تو برکت والا اور بلند ہے میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیری جانب تائب ہوتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو کہتے:۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع فرمان ہوا۔ تیرے حضور عاجزی پیش کرتی ہے میری سماعت، میری بصارت، میرا دماغ میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جب سر اٹھاتے تو کہتے سُن لیا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب اور تیرے لیے سب تعریفیں ہیں جن سے بھرے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور بھری ہوئی ہیں تمام چیزیں جو ان کے درمیان ہیں اور ان کے بعد بھری ہوئی ہے ہر وہ چیز جو تو نے چاہی اور جب سجدہ کرتے تو کہتے:۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع فرمان ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور صورت دی اور اچھی صورت بنائی اور اس میں سماعت و بصارت رکھی اور برکت والا ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔ اور جب نماز کا سلام پھیرتے تو کہتے اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور بعد میں کروں اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو زیادتی ہوئی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ آگے لے جانے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔

۷۵۲/ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

عبید اللہ بن ابو رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور اسی طرح کرتے جب قرأت ختم کر کے رکوع کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی

أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَوٰةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَٰلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَٰلِكَ وَكَبَّرَ وَدَعَا نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدُّعَاءِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ الشَّيْءَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَزَادَ فِيهِ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَوٰةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَٰهِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

ایسا ہی کرتے اور بیٹھے ہوئے کسی موقع پر رفع یدین نہ کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ لینے کے بعد کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے تکبیر کہتے اور دعا کرتے۔ دعا کے متعلق کم و بیش حدیث عبدالعزیز کے مطابق لیکن وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے پر کہتے:۔ اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں اور جو چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ أَبِي فَرْوَةَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا قُلْتَ أَنْتَ ذَاكَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي وَقَوْلَهُ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ۔

عمرو بن عثمان، شریح بن یزید، شعیب بن ابوحمزہ نے کہا کہ مجھ سے ابن منکدر اور ابن ابی فروہ وغیرہ مدینہ منورہ کے فقہاء نے فرمایا کہ جب تم اس دعا کو پڑھو تو أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ کی جگہ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ کہا کرو یعنی میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَوٰةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا وَزَادَ حُمَيْدٌ فِيهِ وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْشِ نَحْوَ مَا كَانَ يَمْشِي فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَهُ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ۔

قتادہ، ثابت اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا اس نے کہا اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ... جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے ہیں اور اس نے کوئی بُری بات نہیں کہی اس آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے۔ میں حاضر ہوا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا پس میں نے وہ کہے۔ فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ انہیں اٹھانے کے لیے دوڑ رہے تھے۔ حمید نے اس میں یہ بھی کہا۔ جب تم میں سے کوئی آئے تو حسب معمول چلے پس جتنی نماز مل جائے پڑھ لے اور جتنی رہ جائے تو پوری کر لے۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ اَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوۃً قَالَ عَمْرٌو لَا اَدْرِيْ اَيَّ صَلٰوۃٍ هِيَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَۃً وَّاَصِيْلًا ثَلَاثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَۃُ۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي التَّطَوُّعِ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَۃُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَرَازِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَۃِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَۃَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَۃَ نَحْوَهٗ۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَۃُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ عمرو نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی پس کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ وَھَمْزِہٖ ۔۔۔۔۔
فرمایا کہ نفث اس کی لغویات نفخ اس کا تکبر اور ھمز اس کے وسوسے ہیں۔

نافع بن جبیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفلی نماز کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کس چیز کے ساتھ شروع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے بھی نہیں پوچھی۔ جب حضور کھڑے ہوتے تو دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، دس دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دس دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہا کرتے اور کہتے اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت پر رکھ اور مجھے روزی دے اور مجھے عافیت سے رکھ اور قیامت کے روز کھڑے ہونے کی تنگی سے پناہ مانگتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے خالد بن معدان اور ربیعہ جرشی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے جبکہ رات کو قیام فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ حضور جب رات کو

وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

کھڑے ہوتے تو اپنی نماز اس دعا سے شروع کرتے :۔ اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپی اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اختلافی باتوں میں مجھے اپنے حکم سے حق کی ہدایت فرما۔ تو جسے چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَبُو نُوحٍ قُرَادٌ نَا عِكْرِمَةُ بِإِسْنَادِهِ بِلَا إِخْبَارٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ وَيَقُولُ۔

محمد بن رافع، ابونوح، قراد، عکرمہ نے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا جب آپ کھڑے ہوتے تو تکبیر کے بعد کہتے :۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا بَأْسَ بِالدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ فِي أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ فِي الْفَرِيضَةِ وَغَيْرِهَا۔

قعنبی نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ نماز کے شروع، درمیان یا آخر میں دعا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ نماز فرض ہو یا دوسری۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ۔

یحییٰ زرقی سے ان کے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا ابھی ابھی یہ کلمات کس نے کہے؟ اس آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس سے اوپر فرشتوں کو لپکتے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔ ف۔

ف۔ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معجز نما حالت کا پتہ لگتا ہے کہ آپ نے صحابی کی زبان سے نکلے ہوئے کلمے بھی نماز کی حالت میں سن لیے۔ ان کا ثواب لکھنے کے لیے جو فرشتے آئے انہیں بھی دیکھ لیا۔ فرشتوں کی تعداد بھی نماز کی حالت میں معلوم کر لی۔ فرشتوں کا مقصد بھی جان لیا کہ ان کلمات کو لکھنے کے لیے ہی دوڑ رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہو گیا

کہ ہر فرشتہ دوسروں سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھا سبحان اللہ، اگر ہم نماز میں دیگر امور کی جانب توجہ کریں تو اس سے ہماری نماز میں خلل واقع ہوتا ہے لیکن حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا اور نہ توجہ الی اللہ میں کوئی فرق آتا تھا۔ معلوم ہوا کہ حبیب خدا کی حالت دوسروں سے بالکل مختلف تھی اور انہیں دوسروں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ تو خالق اور مخلوق کے درمیان رابطہ اور برزخ کبریٰ تھے۔ اسی لیے عارف رومی نے فرمایا ہے۔ ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
آنچہ آمد در نوشتن شیر و شیر

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے۔ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیری ہے تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور تعریف تیری ہے تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان میں ہے تو سچا ہے تیری بات سچی ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات سچی ہے اور جنت و دوزخ و قیامت حقیقت ہیں۔ اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع ہوا، تیرے لیے جھگڑا، تیری طرف سے حکم کیا پس بخش دے جو میں نے تقدیم و تاخیر کی اور خفیہ یا علانیہ کیا تو میرا معبود ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ نَا خَالِدٌ یَعْنِیْ ابْنَ الْحَارِثِ نَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ قَیْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَہٗ قَالَ نَا طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ فِی التَّهَجُّدِ یَقُوْلُ بَعْدَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاہُ۔

ابو کامل، خالد بن حارث، عمران بن مسلم، قیس بن سعد طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد میں تکبیر یعنی اللہ اکبر کے بعد کہتے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً روایت کی۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَحْوَہٗ قَالَ قُتَیْبَۃُ نَا رِفَاعَۃُ بْنُ یَحْیٰی ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ اَبِیْہِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رِفَاعَۃُ لَمْ یَقُلْ قُتَیْبَۃُ رِفَاعَۃُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ

معاذ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس حضرت رفاعہ کو چھینک آئی۔ قتیبہ نے حضرت رفاعہ نہیں کہا پس میں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْہِ مُبَارَكًا عَلَیْہِ كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ...

حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَتَمَّ مِنْهُ۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ قَالَ فَسَكَتَ الشَّابُّ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا قُلْتُهَا لَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَ مَا تَنَاهَتْ دُونَ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ جَلَّ ذِكْرُهُ۔

باب ۱۲۷۔ مَنْ رَأَى الْإِسْتِفْتَاحَ بِسُبْحٰنَكَ۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا الْحَدِيثُ يَقُولُونَ هُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا الْوَهْمُ مِنْ جَعْفَرٍ۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى نَا طَلْقُ بْنُ

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو نماز میں بولنے والے سے فرمایا۔ پھر حدیث مالک کی طرح بیان کیا بلکہ اس سے مکمل۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے انصار کے ایک نوجوان کو چھینک آئی تو اس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضٰى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ان لفظوں کا کہنے والا کون ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ نوجوان خاموش رہا۔ پھر فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے؟ اس نے بری بات نہیں کی وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ میں نے کہے اور ان کے ساتھ میرا ارادہ نہیں تھا مگر بھلائی کا۔ فرمایا وہ کلمات اللہ تعالیٰ کے عرش سے نیچے کہیں نہ ٹھہرے۔

جس کے نزدیک نماز سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ سے شروع کی جائے

ابو المتوکل ناجی سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد کہتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ پھر تین مرتبہ کہتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پھر تین مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔۔ پھر قرأت پڑھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ علی بن علی نے حسن سے مرسلاً روایت کی ہے اس میں جعفر کو وہم ہوا۔

ابو الجوزا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

غَنَّامٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ وَقَدْ رَوَى قِصَّةَ الصَّلٰوةِ عَنْ بُدَيْلٍ جَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالسلام سے یہ حدیث مشہور نہیں ہے اسی لیے طلق بن غنام کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور نماز کے واقعہ کو بدیل سے کافی لوگوں نے روایت کیا ہے لیکن اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

باب ۲۷۳ السَّكْتَةِ عِنْدَ الْإِفْتِتَاحِ۔

نماز شروع کرتے وقت سکتہ کرنا

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ عِنْدَ الرُّكُوعِ قَالَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلٰى أُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ حُمَيْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ۔

حسن نے حضرت سمرہ سے روایت کی ہے کہ نماز میں مجھے دو سکتے یاد رہے ہیں۔ ایک جب امام تکبیر تحریمہ کہہ لے تو قرأت شروع کرنے سے پہلے اور دوسرے جب فاتحہ اور سورت پڑھ لے یعنی رکوع میں جاتے وقت۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے مدینہ منورہ کو ایک خط حضرت ابی بن کعب کے لیے لکھا۔ حضرت ابی نے حضرت سمرہ کی تصدیق فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کے بارے میں ایسا ہی حمید نے کہا ہے کہ دوسرا سکتہ اس وقت ہے جب (قرأت سے فارغ ہو جائے)

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ كُلِّهَا فَذَكَرَ بِمَعْنٰى يُونُسَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو مقامات پر ٹھہرتے تھے۔ ایک جب نماز شروع کرتے اور دوسرے جب قرأت سے بالکل فارغ ہو جاتے۔ یونس نے معناً اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ نَا سَعِيدٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے مذاکرہ کیا۔ پس حضرت سمرہ بن جندب نے کہا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد ہیں ایک تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہہ کر فارغ ہو جائے حضرت سمرہ کو یہی یاد تھا اور حضرت عمران نے انکار کیا پس دونوں

نَحفظ ذٰلِكَ سَمُرَةَ وَاَنكرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِي ذٰلِكَ اِلَى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ اِلَيْهِمَا اَوْفِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ۔

نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب کے لیے لکھا انہوں نے دونوں کو جواب دیتے ہوئے بتایا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى نَا سَعِيْدٌ بِهٰذَا قَالَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِ قَالَ سَعِيْدٌ قُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

قتادہ نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ اس سلسلے میں سعید نے کہا ہم قتادہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ وہ سکتے کونسے ہیں؟ فرمایا کہ ایک نماز شروع کرتے وقت اور دوسرا قرأت سے فارغ ہونے کے بعد۔ پھر فرمایا کہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہنے کے بعد۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُعَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ الْمَعْنٰى عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلٰوةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ لَهُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ اَخْبِرْنِي مَا تَقُوْلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْاَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

احمد بن شعیب، محمد بن فضیل، عمارہ۔ الکامل، عبدالواحد عمارہ، ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہہ لیتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں آپ کو تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش دیکھا کرتا ہوں، مجھے بتایئے کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا یہ کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْاَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ...

بَابٌ ۲۳ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جس کے نزدیک تسمیہ جہر سے نہیں پڑھنی چاہیئے

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔ ف۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں بلکہ سورۂ نمل کا حصہ ہے اور سورتوں کے شروع میں ایک سورت کو دوسری سے جدا کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے۔ اگر تسمیہ سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت ہوتی تو امت محمدیہ کے یہ تینوں

جلیل القدر سرپرست اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قرأت شروع نہ کیا کرتے بلکہ تسمیہ سے شروع کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ امام قرأت شروع کرتے وقت تسمیہ کو ہمیشہ آہستہ پڑھے جیسا کہ احناف کا مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَوٰةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ يَفْرُشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فَرْشَةِ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَوٰةَ بِالتَّسْلِيمِ۔

ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کرتے اور قرأت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے اور جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اونچا رکھتے اور نہ نیچے جھکاتے بلکہ اس کے درمیان رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب ایک سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور جب بیٹھتے تو بائیں پیر کو بچھا لیتے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے نیز جانوروں کی طرح بازوؤں کو بچھانے سے منع فرماتے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ۔

مختار بن فلفل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پس آپ نے پڑھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ آخر تک فرمایا کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ نَا جَعْفَرٌ نَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ الْإِفْكَ قَالَتْ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْآيَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہتان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، مبارک چہرے سے کپڑا ہٹا کر پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ (۲۴: ۱۱)

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اس حدیث کو زہری سے کتنے ہی حضرات نے روایت کیا ہے لیکن اس کلام

الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمْ يَذْكُرُوا هٰذَا الْكَلَامَ عَلٰى هٰذَا الشَّرْحِ وَأَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ أَمْرُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ كَلَامِ حُمَيْدٍ۔

بَابُ ۲۷۲ مَنْ جَهَرَ بِهَا۔

۷۷۷۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلٰى بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ وَإِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ فَجَعَلْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَنَزَّلُ عَلَيْهِ الْاٰيَاتُ فَيَدْعُوْ بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ لَهُ وَيَقُوْلُ لَهُ ضَعْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَتُنَزَّلُ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ وَالْاٰيَتَانِ فَيَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ اٰخِرِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ هُنَاكَ وَضَعْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ أَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيْهِ فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَبُوْ مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حَتّٰى نَزَلَتْ سُوْرَةُ النَّمْلِ هٰذَا مَعْنَاهُ۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ

شرح کا ذکر نہیں کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ تعوذ کی بات حمید کا کلام ہے یعنی آیت سے پہلے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ روایت کرنا۔

جس نے اسے آواز سے پڑھا

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ سورہ برأت جو مئین میں سے ہے آپ نے اسے سورہ انفال سے پیچھے کر دیا جو مثانی میں سے ہے اور اسے سات لمبی سورتوں میں شامل کر دیا اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی سطر نہیں لکھی۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آیتیں نازل ہوتیں تو اپنے کسی کاتب کو بلا کر اس سے فرماتے کہ اسے فلاں سورت کی فلاں جگہ لکھ دو اور آپ پر ایک یا دو آیتیں نازل ہوتیں تو اسی طرح فرماتے سورۂ انفال پہلے نازل ہوئی مدینہ منورہ میں اور سورہ برأت آخر میں نازل ہونے والے قرآن کریم سے ہے اور دونوں کے مضامین میں مشابہت ہے۔ پس میں نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے۔ بایں وجہ میں نے اسے سات لمبی سورتوں میں رکھا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی سطر نہ لکھی۔

یزید فارسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا ہے اس میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا لیکن ہم سے آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ سورۂ برأت سورۂ انفال کا حصہ ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبی، ابومالک، قتادہ اور ثابت بن عمارہ کا ارشاد ہے کہ سورۂ نمل کے نازل ہونے تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھا کرتے تھے یہ اس ارشاد کا مفہوم ہے۔

قتیبہ کے لفظوں میں سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ

مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى تَنْزِلَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورتوں کا ایک دوسرے سے جدا ہونا نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوگئی۔ یہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ سورتوں کے شروع میں جو بسم اللہ شریف لکھی ہوتی ہے یہ سورتوں کا جزو نہیں بلکہ ایک سورت کو دوسری سے جدا کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے۔ حضرت سورۂ نمل کا ہے جہاں کہ اس کے درمیان میں واقع ہوئی ہے اسی لیے احناف کا مذہب ہے کہ تسمیہ سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲۷۵ تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ.

کوئی حادثہ پیش آجائے تو نماز مختصر کر لینا

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ۔

عبدالرحمٰن بن ابراہیم، عمر بن عبدالواحد اور بشر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ ہوتا ہے کہ اسے تو لمبی پڑھوں گا۔ پس میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کی ماں کی تنگی مجھے ناپسند ہے۔

بَابُ ۲۷۶ مَا جَاءَ فِي نُقْصَانِ الصَّلٰوةِ۔

نماز میں نقص آنے کا بیان

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَنَمَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلٰوتِهِ تُسْعُهَا ثُمْنُهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا۔

عبداللہ بن عنمۃ المزنی سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نماز سے فارغ ہو کر لوٹتا ہے تو نہیں لکھا جاتا اس کے لیے مگر دسواں، نواں، آٹھواں ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور نصف حصہ ثواب کا۔

بَابُ ۲۷۷ تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ۔

نماز کو مختصر کرنا

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا قَالَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز پڑھا کرتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پھر واپس آکر ہماری امامت کرتے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ واپس آکر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً الصَّلٰوۃَ وَقَالَ مَرَّۃً الْعِشَاءَ فَصَلّٰی مُعَاذٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ یَؤُمُّ قَوْمَہٗ فَقَرَأَ الْبَقَرَۃَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰی فَقِیْلَ نَافَقْتَ یَا فُلَانُ فَقَالَ مَا نَافَقْتُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مُعَاذًا یُصَلِّیْ مَعَکَ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَؤُمُّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِاَیْدِیْنَا وَاِنَّہٗ جَاءَ یَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اِقْرَأْ بِکَذَا اِقْرَأْ بِکَذَا قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی فَذَکَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ اُرَاہُ قَدْ ذَکَرَہٗ۔

نے رات کی نماز میں دیر کر دی اور ایک دفعہ فرمایا عشاء میں۔ پس حضرت معاذ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کی تو سورہ البقرہ پڑھی۔ چنانچہ ایک آدمی نے لوگوں سے الگ نماز پڑھی۔ اس سے کہا گیا کہ اے فلاں! کیا آپ منافق ہو گئے ہیں؟ جواب دیا کہ میں تو منافق نہیں ہوا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس جا کر ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم مشقت کرنے اور ہاتھوں سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ جب وہ امامت کرانے ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھی۔ فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالنے والے ہو کیا تم فتنے میں ڈالنے والے ہو؟ اتنا قرآن مجید پڑھا کرو۔ ابوالزبیر نے کہا کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی پس ہم نے عمرو سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس کا ذکر کیا ہے۔

٧٨٣۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا طَالِبُ بْنُ حَبِیْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جَابِرٍ یُحَدِّثُ عَنْ حَزْمِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّہٗ اَتٰی مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَہُوَ یُصَلِّیْ بِقَوْمٍ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ فِیْ ہٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُعَاذُ لَا تَکُنْ فَتَّانًا فَاِنَّہٗ یُصَلِّیْ وَرَاءَکَ الْکَبِیْرُ وَالضَّعِیْفُ وَذُو الْحَاجَۃِ وَالْمُسَافِرُ۔

عبدالرحمٰن بن جابر نے حضرت حزم بن کعب سے روایت کی ہے کہ میں حضرت معاذ بن جبل کے پاس گیا جبکہ وہ لوگوں کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے۔ اسی خبر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ فتنے میں ڈالنے والے نہ ہو کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، کمزور، ضرورت مند اور مسافر بھی نماز پڑھتے ہیں۔

٧٨٤۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ کَیْفَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَتَشَہَّدُ وَاَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ اَمَا اِنِّیْ لَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَکَ وَلَا دَنْدَنَۃَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْلَہَا نُدَنْدِنُ۔

ابوصالح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا میں کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بھی اسی کے ارد گرد دعا مانگتے ہیں۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ذَكَرَ قِصَّةَ مُعَاذٍ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَتَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ قَالَ أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكَ وَلَا دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي وَمُعَاذٌ حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ هَذَا۔

عبیداللہ بن مقسم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت معاذ کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوجوان سے فرمایا: اے بھتیجے! تم نماز میں کیسے کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ چاہتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ آپ اور حضرت معاذ کیا دعا مانگتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور معاذ بھی ان دونوں باتوں کے گرد رہتے ہیں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ جماعت میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

ابن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پھلکی رکھے کیونکہ ان میں بیمار زیادہ بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

باب ۲۷۸ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ۔

ظہر کی قرأت کا بیان

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُونٍ وَحَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ۔

عطاء بن ابورباح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرآن مجید پڑھا جاتا۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں سنا کر پڑھتے وہ ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جو آپ نے ہم سے چھپا کر پڑھا وہ میں تم پر چھپا کر پڑھتا ہوں۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ح وَثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهَذَا اللَّفْظُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مسدد، یحییٰ، ہشام بن ابوعبداللہ۔ ابن مثنیٰ، ابن ابوعدی، حجاج، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ ابن المثنیٰ اور ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

ابن ابي قتادة قال ابن المثنى وابي سلمة ثم اتفقا عن ابي قتادة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بنا فيقرأ في الظهر والعصر في الركعتين الاوليين بفاتحة الكتاب وسورتين ويسمعنا الآية احيانا وكان يطول الركعة الاولى من الظهر ويقصر الثانية وكذلك في الصبح قال ابوداؤد لم يذكر مسدد فاتحة الكتاب وسورة۔

تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنا دیتے اور ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کر دیتے اور دوسری کو مختصر رکھتے اور اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد نے سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کا ذکر نہیں کیا۔

٧٩٠۔ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون انا همام وابان بن يزيد العطار عن يحيى عن عبد الله ابن ابي قتادة عن ابيه ببعض هذا وزاد في الاخريين بفاتحة الكتاب وزاد عن همام قال وكان يطول في الركعة الاولى ما لا يطول في الثانية وهكذا في صلوة العصر وهكذا في صلوة الغداة۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بعض حصے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے۔ ہمام سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ آپ پہلی رکعت کو لمبی کرتے اور دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہ رکھتے اور اسی طرح نماز عصر میں کرتے اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کیا جاتا۔

٧٩١۔ حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق انا معمر عن يحيى عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال فظننا انه يريد بذلك ان يدرك الناس الركعة الاولى۔

عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پس ہم نے گمان کیا کہ اس سے آپ کا یہ ارادہ ہوتا کہ لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔

٧٩٢۔ حدثنا مسدد نا عبد الواحد بن زياد عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن ابي معمر قال قلنا لخباب هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر والعصر قال نعم قلنا بم كنتم تعرفون ذلك قال باضطراب لحيته صلى الله عليه وسلم۔

ابومعمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرات کو اس کا کیسے پتہ لگتا تھا؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک ہلنے سے۔

٧٩٣۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا عفان نا همام نا محمد بن جحادة عن رجل عن عبد الله بن ابي اوفى ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقوم في الركعة الاولى من صلوة الظهر حتى لا يسمع وقع قدم۔

محمد بن جحادہ نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی رکعت میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ پھر کسی کے قدموں کی آواز سنائی نہ دیتی۔

باب ۲۷۹ تَخْفِيفِ الْأُخْرَيَيْنِ۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

پچھلی دو رکعتوں کو مختصر رکھنا

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ لوگ ہر بات میں آپ کی شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی انہوں نے کہا کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی رکھتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھنے میں حتی الامکان کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ کے ساتھ مجھے بھی یہی حسن ظن ہے۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي النُّفَيْلِيَّ نَا هُشَيْمٌ أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِينَ آيَةً قَدْرَ الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

ابو صدیق ناجی سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگایا۔ پس ہمیں اندازہ ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کا قیام تیس آیتوں یعنی سورہ الم سجدہ کے برابر تھا اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف اور ہم نے اندازہ لگایا کہ آپ کی عصر کی پہلی دو رکعتوں کا قیام ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر ہوتا اور عصر کی آخری دو رکعتوں کا قیام اس سے نصف ہوتا۔

باب ۲۸۰ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

ظہر اور عصر میں قرأت کی مقدار

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں سورہ الطارق، سورہ البروج اور ان جیسی کوئی سورت پڑھا کرتے تھے۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَرَأَ بِنَحْوٍ مِنْ وَاللَّيْلِ

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر ادا کرتے اور سورہ واللیل کے برابر کوئی سورت پڑھتے اسی طرح عصر اور دوسری نمازوں میں ماسوائے صبح

إِذَا يَغْشَى وَالْعَصْرَ كَذٰلِكَ وَالصَّلَوَاتِ إِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ كَانَ يُطِيلُهَا.

کے کہ اسی لمبی قرأت پڑھا کرتے تھے۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ قَالَ ابْنُ عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ أُمَيَّةَ أَحَدٌ إِلَّا مُعْتَمِرٌ.

ابو مجلز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں (دوران قیام) سجدہ کیا، پھر کھڑے ہو گئے، پس رکوع کیا تو ہم نے جان لیا کہ آپ نے سورہ تنزیل السجدہ پڑھی ہے۔ ابن عیسیٰ کا قول ہے کہ معتمر کے سوا امیہ کا کسی نے بھی ذکر نہیں کیا۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَبَابٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا لَا فَقِيلَ لَهُ لَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ خَمْشًا هٰذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا بَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ.

عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ میں بنی ہاشم کے کچھ نوجوانوں کے ساتھ حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم میں سے ایک نوجوان نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے پوچھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں ان سے کہا گیا کہ شاید دل میں پڑھتے ہوں۔ فرمایا ہت تمہاری، یہ تو پہلی بات سے بھی بُری ہے۔ حضور بندے تھے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پہنچانے پر مامور تھے اور آپ نے ہمیں دوسرے لوگوں سے خاص نہیں کیا مگر تین باتوں میں یعنی پورا وضو کرنے، صدقہ نہ کھانے اور گدھے کو گھوڑی پر نہ چڑھانے کا حکم فرمایا۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے یا نہیں۔

بَابٌ ۲۸ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ.

مغرب میں قرأت کی مقدار

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ أَنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں سورۂ والمرسلات پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا۔ اے بیٹے! تم نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد کروا دی یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ اسے مغرب میں پڑھا کرتے تھے۔

فِي الْمَغْرِبِ.

٨٠٢- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

محمد بن جبیر بن مطعم سے ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۂ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔

٨٠٣- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ وَالْأُخْرَى الْأَنْعَامُ وَسَأَلْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ الْمَائِدَةُ وَالْأَعْرَافُ.

عروہ بن زبیر نے مروان بن حکم سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے جو مغرب میں بہت چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب میں دو لمبی سورتیں پڑھا کرتے۔ راوی کا بیان ہے میں نے کہا کہ وہ دونوں لمبی سورتیں کونسی ہیں۔ فرمایا کہ سورۂ اعراف اور سورۂ انعام اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا تو اپنی طرف سے کہا کہ سورۂ المائدہ اور سورۂ الاعراف۔

بَاب ٢٨٢ مَنْ رَأَى التَّخْفِيفَ فِيهَا.

مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

٨٠٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا تَقْرَءُونَ وَالْعَادِيَاتِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مَنْسُوخًا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر مغرب میں آپ کی طرح ہی پڑھا کرتے سورۂ العادیات یا اس جیسی کوئی سورت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی بات منسوخ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

٨٠٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

عمرو بن شعیب کے والد محترم سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ کوئی مفصل سورت چھوٹی یا بڑی نہیں مگر میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی امامت کرتے ہوئے فرض نماز میں اسے پڑھا کرتے۔

٨٠٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا قُرَّةُ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِقُلْ

نزال بن عمار نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز مغرب پڑھی تو انہوں نے سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

باب ۲۸۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ.

عشاء کی قرأت کا بیان

باب ۲۸۴ الرَّجُلِ يُعِيدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ.

جو اسی سورت کو دوسری رکعت میں دہرائے

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا۔

معاذ بن عبد اللہ جہنی کو جہینہ کے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز فجر کی ہر رکعت میں سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھتے ہوئے سنا۔ پس یہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھول گئے تھے یا آپ نے دانستہ اس طرح پڑھا۔

باب ۲۸۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ۔

فجر کی قرأت کا بیان

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَصْبَغَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَأَنِّي أَسْمَعُ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔

اصبغ مولیٰ عمرو بن حریث سے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ صبح کی نماز میں پڑھ رہے ہیں فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ (یعنی سورہ والشمس کی یہ آیت)

باب ۲۸۶ مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلٰوتِهِ۔

جو نماز میں قرأت ترک کر دے

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ جو قرآن کریم سے میسر آئے پڑھا کریں۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَصْرِيِّ نَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جا کر مدینہ منورہ میں منادی کر دو کہ قرآن مجید کے بغیر نماز نہیں ہوتی خواہ وہ سورہ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ ہو۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا جَعْفَرٌ عَنْ

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِیَ اَنَّهٗ لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَآءَةِ فَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَمَا زَادَ۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قَالَ فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِنِّیْ اَکُوْنُ اَحْیَانًا وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِیْ وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا یَا فَارِسِیُّ فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا یَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ فَهٰذِهٖ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ منادی کرنے کا حکم فرمایا کہ نماز نہیں مگر سورۂ فاتحہ اور کچھ زیادہ پڑھنے کے ساتھ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے مکمل نہیں ہے میں (ابوسائب) عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابوہریرہ! میں کبھی امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔ انہوں نے میری کلائی دباتے ہوئے فرمایا کہ اے فارسی! اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز کو میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصفا نصف تقسیم کر لیا ہے۔ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا۔ پڑھو بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ بندہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی بندہ کہتا ہے مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ … تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا۔ بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تو یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا۔

محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيٰنُ لِمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ۔

اور کچھ زیادہ نہ پڑھے۔ سفیان کا قول ہے کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا۔

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرأت پڑھی تو قرأت پڑھنے میں آپ کو دقت پیش آئی۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ شاید تم امام کے پیچھے قرأت پڑھتے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو سوائے سورۂ فاتحہ کے کیونکہ جو اسے نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ ف

ف۔ احناف کا مذہب دربارہ قرأت مقتدی عدم اباحت وکراہت تحریمہ ہے۔ نماز سری میں جو حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف استحباب کی ایک روایت نسبت کی گئی وہ محض ضعیف ہے کما بسط المحقق علی الاطلاق فقیہ النفس مولانا کمال الملت والدین محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کما قالہ فی الدر المختار۔ خود تصانیف امام محمد میں جابجا عدم جواز مصرح۔ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں:۔ یہی مذہب ہمارا مختار اور اسی پر عامہ حدیث واخبار وارد اور فرمایا ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرأت مقتدی کو مفسد نماز کہتی ہے اور اقوی الدلیلین پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ موطا میں بہت آثار روایت فرمائے جن سے عدم جواز ثابت قالہ الشیخ المحقق مولانا عبد الحق المحدث الدھلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز فی اللمعات۔ بایں ہمہ خلاف تصریحات امام ایک روایت مرجوحہ مجروحہ سے نماز سری میں جواز خواہ استحباب قرأت ان کا مذہب ٹھہرانا اور فقہ حنفی میں اس کا وجود سمجھنا محض باطل ووہم عاطل۔ ہمارے علمائے مجتہدین بالاتفاق عدم جواز کے قائل ہیں اور یہی مذہب جمہور صحابہ وتابعین کا ہے حتی کہ صاحب ہدایہ یعنی علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعویٰ اجماع صحابہ کیا ہے رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین احادیث وآثار کہ اس باب میں وارد بے حد وشمار۔ یہاں بخوف طوالت بیان بعض پر اقتصار الحاصل ان احادیث معتبرہ وصحیحہ سے مذہب حنفیہ بحمد اللہ ثابت ہوگیا۔ اب باقی رہے تمسکات شافعیہ، ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہنا چاہیے حدیث صحیحین ہیں یعنی لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے یہاں اس قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع وسجود بے فاتحہ کے تمام نہیں امام کی ہو خواہ ماموم کی، مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے لیے امام کی قرأت کافی اور امام کا پڑھنا بعینہ اس کا پڑھنا ہے کما مر سابقاً۔ پس خلاف ارشاد حضور والا تم نے کہاں سے نکال لیا کہ مقتدی جب تک خود نہ پڑھے گا نماز اس کی بے فاتحہ رہے گی اور فاسد ہو جائے گی؟ دوسری دلیل حدیث مسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرء فیھا بام القرآن فھی خداج ہی خداج ہی خداج۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے۔ اس کا جواب بھی بعینہ مثل اول کے ہے۔ نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرأت امام قرأت ماموم سے مغنی خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث

اگرچہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکار آمد ہوں گی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو وہو ممنوع اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقرأ بہا فی نفسک یا فارسی کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔ فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جس کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔ تیسری دلیل حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتفعلوا الا بام القرآن امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔ اولاً یہ حدیث ضعیف ہے ان صحیح حدیثوں کی جو ہم نے مسلم اور ترمذی ونسائی وموطائے امام مالک وموطائے امام محمد وغیرہا صحاح ومعتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کرسکتی ہے۔ امام احمد بن حنبل وغیرہا حفاظ نے اس کی تضعیف کی، یحییٰ بن معین جیسے ناقد جن کی نسبت امام ممدوح نے فرمایا جس حدیث کو یحییٰ نہ پہچانے حدیث ہی نہیں، فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔ ثانیاً خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے ایک یہ کہ اس میں ماورائے فاتحہ سے نہی ہے اور ان کے نزدیک مقتدی کو ضم سورت بھی جائز صرح بہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم۔ دوسرے یہ کہ یہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی، بآواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔ اور یہ امر بالاجماع ممنوع۔ صرح بہ الشیخ فی اللمعات ولیفیدہ الکلام النووی فی الشرح۔ پس جو حدیث خود ان کے نزدیک متروک ہو ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ ودلائل وافیہ سے ثابت اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ اسے معاذ اللہ باطل یا مضمحل کرسکے۔ مگر اس زمانہ پُرفتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لیے تقلید آئمہ کرام میں خدشات واوہام پیدا کرتے ہیں، جس سازو سامان پر آئمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ وعن مقلدیہ اور جس بے بضاعت مزجات پر ادعائے اجتہاد وفقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم اصل مقصود ان کا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن وحدیث سے ناواقف ہیں خود ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت وباعث فضیحت ہوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ وساوس شیطان سے امان بخشے، آمین ملخصاً (فتاویٰ رضویہ، جلد سوم)۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَزْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ ابْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ أَبْطَأَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى أَبُو نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتّٰى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلْ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا الْقِرَاءَةَ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ

حضرت نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت صبح کی نماز کے لیے دیر سے پہنچے تو ابونعیم مؤذن نے اقامت کہی اور ابونعیم لوگوں کو نماز پڑھانے لگے تو حضرت عبادہ آگے بڑھے اور میں ان کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ ہم نے حضرت ابونعیم کے پیچھے صف بنالی۔ ابونعیم آواز سے قرأت پڑھنے لگے تو حضرت عبادہ سورہ فاتحہ پڑھنے لگے جب فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہ سے کہا کہ میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور ابونعیم آواز سے قرأت پڑھ رہے تھے کہا یہی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کوئی نماز پڑھی جس میں آواز سے قرأت پڑھی جاتی ہے تو قرأت میں آپ کو رکاوٹ پیش آئی۔ جب فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمایا جب میں آواز سے قرأت پڑھتا ہوں کیا

فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا اِنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

تم بھی اس وقت پڑھتے ہو ہم میں سے کوئی عرض گزار ہوا کہ ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ فرمایا ایسا نہ کیا کرو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے پس آواز سے قرأت کے وقت قرآن کریم سے کچھ نہ پڑھا کرو مگر سورۂ فاتحہ۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عُبَادَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوْا فَكَانَ مَكْحُوْلٌ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا قَالَ مَكْحُوْلٌ اِقْرَاْ بِهَا فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ اِذَا قَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ وَسَكَتَ سِرًّا فَاِنْ لَّمْ يَسْكُتْ اِقْرَاْ بِهَا قَبْلَهٗ وَمَعَهٗ وَبَعْدَهٗ لَا تَتْرُكْهَا عَلٰى حَالٍ۔

مکحول نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ربیع بن سلیمان کی حدیث کے مانند روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکحول مغرب عشا اور فجر کی ہر رکعت میں آہستہ سورۂ فاتحہ پڑھتے مکحول نے فرمایا کہ جب امام جہر سے سورۂ فاتحہ پڑھے تو سکتے کے وقت آہستہ پڑھ لیا کرو اگر سکتہ نہ کرے تو اس سے پہلے اس کے ساتھ یا اس کے بعد پڑھ لو لیکن کسی حالت میں ترک نہ کیا کرو۔

بَابٌ ۲۸۷ مَنْ رَاٰى الْقِرَاءَةَ اِذَا لَمْ يَجْهَرْ۔

جس کے نزدیک قرأت ہے جبکہ جہر سے نہ پڑھا جائے

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ اُكَيْمَةَ هٰذَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ وَاُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَعْنٰى مَالِكٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر سے قرأت پڑھی جاتی ہے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ابھی میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہاں۔ فرمایا میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوا جو مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت سے رک گئے جس نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہر سے قرأت پڑھتے جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سن لی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اکیمہ کی اس حدیث کو معمر اور یونس اور اسامہ بن زید نے زہری سے معناً امام مالک کی طرح روایت کیا ہے۔ ف

ف۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت سے خود منع فرما دیا اور اسے امام سے قرآن مجید چھیننا قرار دیا تو سورۂ فاتحہ بھی قرآن کریم کا ایک حصہ ہے اور اس کا پڑھنا بھی تو قرأت ہے لہٰذا اس روایت نے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ

کا پڑھنا بھی ممنوع قرار پائے گا، واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

۸۱۸۔ حدثنا مسدد واحمد بن محمد المروزي ومحمد بن احمد بن ابي خلف وعبد الله بن محمد الزهري وابن السرح قالوا نا سفيان عن الزهري قال سمعت ابن اكيمة يحدث سعيد بن المسيب قال سمعت ابا هريرة يقول صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة نظن انها صلوة الصبح بمعناه الى قوله مالي انازع القران قال ابو داود قال مسدد في حديثه قال معمر عن الزهري قال ابو هريرة فانتهى الناس وقال عبد الله بن محمد الزهري من بينهم قال سفيان وتكلم الزهري بكلمة لم اسمعها فقال معمر انه قال فانتهى الناس قال ابو داود ورواه عبد الرحمن بن اسحق عن الزهري وانتهى حديثه الى قوله مالي انازع القران ورواه الاوزاعي عن الزهري قال فيه قال الزهري فاتعظ المسلمون بذلك فلم يكونوا يقرءون معه فيما يجهر به صلى الله عليه وسلم قال ابو داود سمعت محمد بن يحيى بن فارس قال قوله فانتهى الناس من كلام الزهري۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ میرے خیال میں وہ صبح کی نماز تھی۔ پھر بیان تک معناً روایت کی کہ مجھے کیا ہوگیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے امام ابوداؤد نے فرمایا۔ مسدد کی حدیث میں ہے کہ معمر نے زہری سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ پس لوگ رک گئے اور عبداللہ بن محمد زہری نے مِنْ بَیْنِہِمْ کہا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک لفظ کہا جو میں سن نہ سکا۔ معمر نے کہا کہ انہوں نے فرمایا۔ پس لوگ رک گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے اور اسے ان لفظوں پر ختم کیا۔ مجھے کیا ہوگیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے اور اوزاعی نے زہری سے روایت کرتے ہوئے اس میں کہا کہ زہری نے فرمایا۔ پس مسلمانوں کو اس سے نصیحت ہوگئی لہٰذا وہ آپ کے ساتھ قرأت نہ کرتے جس نماز میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہر سے پڑھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد نے سنا محمد بن یحییٰ بن فارس سے کہ "پس لوگ رک گئے" یہ زہری کا کلام ہے۔

باب ۲۸۸ من راى القراءة اذا لم يجهر۔

جس کے نزدیک قرأت ہے جبکہ آواز سے نہ پڑھا جا رہا ہو

۸۱۹۔ حدثنا ابو الوليد الطيالسي نا شعبة ح وحدثنا محمد بن كثير العبدي انا شعبة المعنى عن قتادة عن زرارة عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر فجاء رجل فقرا خلفه بسبح اسم ربك الاعلى فلما فرغ قال ايكم قرا قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضكم خالجنيها قال ابو داود قال ابو الوليد في حديثه قال شعبة

ابوالولید طیالسی، شعبہ۔ محمد بن کثیر عبدی، شعبہ، قتادہ زرارہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی ایک آدمی نے آکر سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے قرأت کس نے کی؟ عرض گزار ہوئے کہ ایک آدمی نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوولید نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے کہا کہ "قرآن مجید کے لیے خاموش سا

فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَلَيْسَ قَوْلُ سَعِيدٍ أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ قَالَ ذَاكَ إِذَا جَهَرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ كَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ لَوْ كَرِهَهُ نَهَى عَنْهُ۔

کرو"، کیا یہ سعید کا قول نہیں ہے؟ فرمایا یہ اس وقت ہے جب جہر سے پڑھا جائے۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں نے قتادہ سے کہا گویا حضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ فرمایا اگر یہ بات ناپسند ہوتی تو منع فرما دیتے۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا۔

زرارہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کس نے پڑھا؟ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ میں نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔

باب ۲۴۹ مَا يُجْزِئُ الْأُمِّيَّ وَالْأَعْجَمِيَّ مِنَ الْقِرَاءَةِ۔

ان پڑھ اور غیر عربی کے لیے کتنی قرأت کافی ہے

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن کریم پڑھ رہے تھے ہم میں اعرابی اور غیر عربی بھی تھے فرمایا کہ پڑھو سب اچھے ہو، عنقریب کچھ قومیں آئیں گی جو اسے اس طرح سیدھا کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے پڑھنے میں جلدی کریں گے اور ذرا نہیں ٹھہریں گے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمُ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمُ الْأَسْوَدُ اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يُتَأَجَّلُهُ۔

وفا بن شریح صدفی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن مجید پڑھ رہے تھے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اللہ کی کتاب تو ایک ہے لیکن تم میں سرخ، سفید اور سیاہ ہر قسم کے لوگ ہیں اسے پڑھ لو اس سے پہلے کہ ایسی قومیں آئیں جو اسے سیدھا کریں جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے اس کا بدلہ دنیا میں لیں گے اور آخرت پر نہیں چھوڑیں گے۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

ابراہیم سکسکی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے قرآن کریم سے

قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ فَقَالَ قُلْ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَهٗ مِنَ الْخَيْرِ۔

کچھ بھی یاد نہیں ہوتا لہٰذا ایسی چیز سکھا دیجیے جو اس کی جگہ کفایت کرے۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے پس میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي جب وہ کھڑا ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے اس نے کچھ کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اپنے ہاتھ کو بھلائی سے بھر لیا۔ ف

ف۔ جو حضرات مقتدی کے لیے بھی سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض بتاتے اور اس کے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے پر فساد نماز کا حکم لگاتے ہیں وہ اس روایت سے استناد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس کو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہو سکے وہ نماز میں یہی پڑھ لیا کرے نماز درست ہو جائے گی بھلا اس کھلے تضاد کا کوئی ٹھکانا ہے؟ جب نماز میں قرأت فرض ہے تو بقدر کفایت قرآن مجید پڑھے بغیر نماز کس طرح ہو جائے گی؟ بات صاف تھی کہ سوال متعلقہ اذکار و مشاغل نافلہ مندوبہ تھا۔ یار لوگوں کو دلیل مل گئی کہ شریعت ساز بن کر فرض سے چھٹی کا پروانہ لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ اِتباعِ زمانہ کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُوْ قِيَامًا وَقُعُوْدًا وَنُسَبِّحُ رُكُوْعًا وَسُجُوْدًا۔

حسن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نفلی نمازوں کے اندر قیام و قعود میں دعا کر لیا کرتے اور رکوع و سجود میں تسبیح پڑھا کرتے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهٗ لَمْ يَذْكُرِ التَّطَوُّعَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِمَامًا اَوْ خَلْفَ اِمَامٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ قَدْرَ قٓ وَالذّٰرِيٰتِ۔

حماد نے حمید سے اسی طرح روایت کی لیکن نفلی نماز کا ذکر نہیں کیا کہا کہ حسن ظہر و عصر کی امامت کرتے ہوئے یا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ، تسبیح، تکبیر اور تہلیل کیا کرتے سورۂ ق یا سورۂ الذاریات کی مقدار۔

باب ۲۹: تَمَامِ التَّكْبِيْرِ۔

کہاں کہاں تکبیر کہے

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَخَذَ

مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی جب رکوع کیا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تب بھی تکبیر کہی۔ جب ہم فارغ ہو گئے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ ایسی پہلے پڑھی

عِمْرَانَ بِيَدِي وَقَالَ لَقَدْ صَلّٰى هٰذَا قَبْلُ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا قَبْلَ صَلٰوةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبِي وَبَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي اثْنَتَيْنِ فَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلٰوتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَ أَبُودَاوُدَ هٰذَا الْكَلَامُ الْأَخِيرُ يَجْعَلُهُ مَالِكٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَوَافَقَ عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا أَبُودَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ الشَّامِيُّ قَالَ أَبُودَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ قَالَ أَبُودَاوُدَ مَعْنَاهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ لَمْ يُكَبِّرْ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يُكَبِّرْ۔

جاتی تھی یا فرمایا کیا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز اس سے پہلے بھی کسی نے ایسے پڑھائی۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر فرض اور دوسری نماز میں تکبیر کہا کرتے۔ وہ تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے، پھر تکبیر کہتے، جب رکوع کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہٗ کہتے پھر سجدہ کرنے سے پہلے ربنا ولک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدے کے لیے جھکتے، پھر تکبیر کہتے جب سر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے جب دوبارہ سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جب دوبارہ سر اٹھاتے، پھر جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ پس ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر فرماتے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ میری نماز آپ سب حضرات کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ حضور کی نماز دنیا کو خیرباد کہنے تک یہی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی کو آخری کلام قرار دیا ہے مالک اور زبیدی وغیرہ نے زہری سے اور انہوں نے علی بن حسین سے موافقت کی ہے اس کی عبدالاعلٰی معمر، شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے روایت کرتے ہوئے

محمد بن بشار اور ابن المثنٰی، ابوداؤد، شعبہ، حسن بن عمران (ابن بشار شامی، ابوداؤد، ابوعبداللہ عسقلانی) ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ تکبیر پوری نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس سے یہ مراد ہے کہ جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو تکبیر نہ کہتے اور جب سجدوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر نہ کہتے۔

باب ۲۹۱ كَيْفَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ۔

گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے کیسے رکھے؟

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُسَيْنُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

عاصم بن کلیب کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ ف

ف۔ سنت سے یہی ثابت ہے کہ سجدے میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھا لیے جائیں۔ زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ کھڑا ہو بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر ٹانگوں کے زور سے کھڑا ہو۔ جو روایات اس کے خلاف وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل توجیہ ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ اِلَى الْاَرْضِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَا كَفَّاهُ قَالَ هَمَّامٌ نَا شَقِيْقٌ حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا وَفِيْ حَدِيْثِ اَحَدِهِمَا وَاَكْبَرُ عِلْمِيْ اَنَّهٗ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَاِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰى فَخِذِهٖ۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد ماجد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر نماز کی حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنوں کو زمین پر ہتھیلیوں سے پہلے رکھتے ہمام شقیق، عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے اور ان دونوں میں سے ایک کی حدیث میں غالباً محمد بن جحادہ کی حدیث میں ہے کہ جب آپ کھڑے ہوتے تو گھٹنوں کے بل رانوں کے سہارے اٹھتے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

سعید بن منصور، عبدالعزیز بن محمد، محمد بن عبداللہ بن حسن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

قتیبہ بن سعید، عبداللہ بن نافع، محمد بن عبداللہ بن حسن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ یَبْرُکُ کَمَا یَبْرُکُ الْجَمَلُ۔

فرمایا۔ تم میں سے کوئی اپنی نماز میں ایسے بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھا کرتا ہے۔

باب ۲۹۲ النُّهُوْضُ فِی الْفَرْدِ۔

پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنا

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اِسْمٰعِیْلُ یَعْنِیْ ابْنَ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ اِلٰی مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ وَمَآ اُرِیْدُ الصَّلٰوةَ وَلٰکِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَةَ کَیْفَ صَلّٰی قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَیْخِنَا هٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ اِمَامَهُمْ وَذَکَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی قَعَدَ ثُمَّ قَامَ۔

ایوب سے روایت ہے کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے تو فرمایا کہ خدا کی قسم میں نماز پڑھاؤں گا اور نماز پڑھانے سے میرا ارادہ یہ ہے کہ میں آپ کو یہ دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں (ایوب) نے حضرت ابوقلابہ سے عرض کی کہ انہوں نے کیسے نماز پڑھائی؟ فرمایا کہ ہمارے بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح جو ان کے امام تھے اور ذکر کیا کہ جب وہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ نَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ اِلٰی مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ وَمَآ اُرِیْدُ الصَّلٰوةَ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَالَ فَقَعَدَ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ۔

ایوب سے روایت ہے کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے تو فرمایا کہ خدا کی قسم نماز میں پڑھاؤں گا اور نماز پڑھانے سے میرا ارادہ ہے کہ آپ کو دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پہلی رکعت کے بعد بیٹھے جبکہ انہوں نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا۔

ابوقلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ اپنی نماز کی وتر رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے۔

باب ۲۹۳ الْاِقْعَآءِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ۔

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ طَاؤُسًا یَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِقْعَآءِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ فِی السُّجُوْدِ فَقَالَ هِیَ السُّنَّةُ قَالَ قُلْنَا اِنَّا لَنَرَاہُ جَفَآءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِیَ سُنَّةُ

ابوزبیر نے طاؤس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ سجدوں میں قدموں پر اقعاء کا حکم کیا ہے؟ فرمایا یہ سنت ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو یہ پیروں پر ظلم نظر آتا تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے (صلی اللہ تعالیٰ

نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۲۹۴ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

۸۳۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدٍ اَبِي الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ فِيْهِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ سُفْيَانُ لَقِيْنَا الشَّيْخَ عُبَيْدًا اَبَا الْحَسَنِ فَلَمْ يَقُلْ فِيْهِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِصْمَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ۔

۸۳۸۔ **حَدَّثَنَا** مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا الْوَلِيْدُ ح وَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا اَبُوْ مُسْهِرٍ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ زَادَ مَحْمُوْدٌ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ثُمَّ اتَّفَقُوْا وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ بِشْرٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَمْ يَقُلْ مَحْمُوْدٌ اَللّٰهُمَّ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

علیہ وسلم)۔

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

عبید بن حسن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھائے تو کہتے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج نے عبید بن حسن سے اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن اس میں بعد رکوع نہیں ہے۔ سفیان نے کہا کہ ہم ایک بزرگ سے ملے جو ابوالحسن کے غلام تھے تو انہوں نے اس میں رکوع کے بعد نہیں کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے شعبہ، ابوعصمہ، اعمش نے عبید سے اور بَعْدَ الرُّكُوْعِ کہا۔

مؤمل بن الفضل الحرانی، ولید، محمود بن خالد، ابومسعر ابن سرح، بشر بن بکر۔ محمد بن مصعب، عبد اللہ بن یوسف، سعید بن عبد العزیز، عطیہ بن قیس، قزعہ بن یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو یہ بھی کہا کرتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ مؤمل نے کہا مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ۔ . . . . . .

محمود نے یہ بھی کہا کہ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ پھر سارے اس پر متفق ہو گئے:۔ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ بشر نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور محمود نے لفظ اللّٰهُمَّ نہیں کہا بلکہ کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . . . . .

۸۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا کرو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔

۸۴۰- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَا يَقُولُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلٰكِنْ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

مطرف سے روایت ہے کہ عامر نے فرمایا۔ لوگ امام کے پیچھے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ نہ کہیں بلکہ وہ کہیں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ ف۔

ف- احادیث میں یہ الفاظ تین طرح وارد ہوئے ہیں (۱) رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (۳) اَللّٰھُمَّ وَرَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ...... پہلے الفاظ بقدر کفایت ہیں باقی دونوں نمبروں میں پہلے کی نسبت جتنے حروف زیادہ اتنا ثواب زیادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۹۵ الدُّعَاءُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

۸۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

محمد بن مسعود، زید بن حباب، کامل ابوالعلاء، حبیب بن ابوثابت، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان میں کہا کرتے:- اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما۔ مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور مجھے روزی عطا فرما۔ ف

ف- اس پُرفتن دور میں جبکہ مسلمانوں کی اکثریت نماز جیسے اہم ترین فریضہ کو چھوڑ بیٹھی تو جو نماز پڑھتے ہیں ان کی خاصی تعداد رکوع کے بعد قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسے کرنے کو خیرباد کہہ چکی حالانکہ یہ دونوں امور نماز میں واجب ہیں اور دانستہ یا نادانستہ انہیں ترک کر دینے سے نماز نہیں ہوتی بلکہ واجب الاعادہ رہتی ہے ایسے حالات میں علمائے کرام اگر عوام کو اس دعا کی تلقین کریں تو جلسہ ترک کرنے کی بیماری کا بڑی حد تک علاج ہو جائے۔ کاش! ہمارے علما اپنی اور عوام کی بیماریوں کا احساس کر کے ان کے علاج معالجے کی جانب متوجہ ہو جائیں، آمین۔

باب ۲۹۶ رَفْعِ النِّسَاءِ إِذَا كُنَّ مَعَ الْإِمَامِ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السَّجْدَةِ۔

عورتیں جب امام کے ساتھ ہوں تو سجدے سے کب سر اٹھائیں

۸۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تم میں سے

أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُؤُسَهُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَيْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ۔

اللہ اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتی ہو وہ اس وقت تک سر نہ اٹھائے جب تک مرد سر نہ اٹھا لیں یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ عورتیں مردوں کا ستر دیکھیں۔

باب ٢٩ طُولِ الْقِيَامِ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

رکوع کے بعد کھڑا ہو کر اور دونوں سجدوں کے درمیان کتنا ٹھہرے

٨٤٣۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ سُجُودُهُ وَرُكُوعُهُ وَ قُعُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے رکوع، قعدے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (سجدہ میں) تقریباً برابر ہوا کرتے۔

٨٤٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ أَوْجَزَ صَلٰوةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَ يَسْجُدُ وَكَانَ يَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مختصر اور مکمل ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر کھڑے ہوتے تو ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے۔ پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا بیٹھتے کہ ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے۔

٨٤٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ كَرَكْعَتِهِ سَجْدَتِهِ وَاعْتِدَالَهُ فِي الرَّكْعَةِ كَسَجْدَتِهِ وَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَسَجْدَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَ الْاِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَرَكْعَتُهُ وَاعْتِدَالُهُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجَلْسَتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قصداً دیکھا۔ ابو کامل نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں تھے تو میں نے آپ کے قیام کو رکوع اور سجود کی طرح پایا اور رکوع میں ٹھہرنے کو سجدے کی طرح اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور اس سجدے کو جو سلام سے پہلے ختم کرتے وقت کیا جاتا ہے تقریباً برابر پایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اور مسدد کا قول ہے کہ آپ کا رکوع دو رکعتوں کے درمیان اعتدال، سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا دوسرا سجدہ نیز سلام اور لوگوں کی جانب پھرنے کا جلسہ تقریباً سب برابر ہوتے۔

فَجَلَسْتُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

بَابٌ ۹۰ صَلٰوةِ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

اس کی نماز جو رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے

حفص بن عمر نمری، شعبہ، سلیمان، عمارہ بن عمیر، ابو معمر، حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا جس نے نماز پڑھی پھر حاضر خدمت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس وہ آدمی واپس لوٹا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو سلام کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین دفعہ ایسا ہی کیا گیا تو وہ شخص عرض گزار ہوا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے بہتر نہیں آتی لہٰذا مجھے سکھا دیجیے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو تکبیر تحریمہ کہو پھر اس کے ساتھ جو قرآن مجید سے میسر آئے پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان ہو جائے پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ، پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ قعنبی، سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہوئے اس کے آخر میں کہا۔ جب تم ایسا کرو گے تو تم نے اپنی نماز مکمل کر لی اور ان میں سے جس چیز کی کمی کرو گے تو اپنی نماز میں اتنی کمی

وَقَالَ فِي اٰخِرِهٖ فَاِذَا فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَاِنَّمَا انْتَقَصْتَهٗ مِنْ صَلَاتِكَ وَقَالَ فِيْهِ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ۔

کرلی اور اسی کے اندر فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پوری طرح وضو کیا کرو۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں تعدیلِ ارکان واجب ہے فرض ہرگز نہیں ہے اگر تعدیل ارکان فرض ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں کمی کرنے پر یہ کب فرماتے اِنْتَقَصْتَهٗ مِنْ صَلَاتِكَ بلکہ فرماتے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی جیسا کہ ایک اعرابی سے فرمایا تھا اِفْعَلْ فَاِنَّكَ لَمْ تَفْعَلْ نماز میں کمی اور نقصان آنے سے واضح ہو رہا ہے کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَا تَتِمُّ صَلٰوةٌ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ فَيَضَعَ الْوُضُوْءَ يَعْنِيْ مَوَاضِعَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ بِمَا شَاءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيُكَبِّرُ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ۔

علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا جان سے روایت کی کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے اس میں کہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے یعنی جب تک تمام اعضا کو اچھی طرح نہ دھوئے پھر تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے اور قرآن مجید سے جتنا چاہے پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہے پھر رکوع کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اللہ اکبر کہے پھر سجدہ کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ سجدہ کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں پھر سر اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے جب اس نے ایسا کیا تو اپنی نماز کو مکمل کر لیا۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا نَا هَمَّامٌ نَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ

یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ پورا وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اپنا منہ دھوئے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سر کا مسح کرے اور دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے

كَمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالٰى فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا أُذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلٰوةَ هٰكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ لَا يَتِمُّ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ۔

پھر قرآن مجید سے جو اسے حکم دیا گیا ہے اور جو میسر آئے پڑھے پھر حدیث حماد کی طرح ذکر کرتے ہوئے کہا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو ٹکائے۔ ہمام نے کہا کبھی یہ کہتے کہ اپنی پیشانی کو زمین میں یہاں تک کہ جوڑوں کو اطمینان آجائے اور وہ ڈھیلے ہو جائیں پھر تکبیر کہہ کر بیٹھنے کی طرح سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی کمر کو سیدھی کرلے اسی طرح نماز کی چار رکعتوں کو بیان کیا فارغ ہونے تک اور نہیں مکمل ہوتی تم میں سے کسی کی نماز جب تک ایسا نہ کرے۔

٨٥٠۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَبِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَقْرَأَ وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَقَالَ إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ بِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى۔

یحییٰ بن خلاد نے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے یہ واقع روایت کرتے ہوئے کہا:۔ جب تم کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرلو۔ پھر تکبیر کہو، پھر سورۂ فاتحہ پڑھو اور اس کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ چاہے پڑھو اور جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا کرو اور اپنی کمر کو پھیلا دو اور فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو سجدے میں ٹھہرا کرو اور جب تم اٹھو تو اپنی بائیں ران پر بیٹھا کرو۔

٨٥١۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا أَنْتَ قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَكَبِّرِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ عَلَيْكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي وَسْطِ الصَّلٰوةِ فَاطْمَئِنَّ وَافْتَرِشْ فَخِذَكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ إِذَا قُمْتَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

یحییٰ بن خلاد بن رافع نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا:۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو پھر جو قرآن مجید سے تمہیں میسر آئے پڑھو اور اس میں کہا کہ جب تم نماز کے درمیان میں بیٹھو تو اطمینان سے بیٹھو اور اپنی بائیں ران کو بچھا لو، پھر تشہد پڑھو پھر جب تم کھڑے ہو تو اسی طرح کرو، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

٨٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ

یحییٰ بن خلاد بن رافع زرقی نے اپنے جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

ابن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی عن ابیہ عن جدہ رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقص ھذا الحدیث قال فیہ فتوضأ کما امرک اللہ ثم تشھد فاقم ثم کبر فان کان معک قرآن فاقرأ بہ والا فاحمد اللہ عز وجل وکبرہ وھللہ وقال فیہ فان انتقصت منہ شیئا انتقصت من صلاتک۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں کہا کہ پس وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے پھر تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے اور تکبیر کہے اور جو تمہیں قرآن مجید سے آتا ہو پڑھو ورنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ .... کہو اسی میں کہا کہ اگر ان میں سے کسی چیز کی کمی کروگے تو اپنی نماز میں کمی کروگے۔

۸۵۳۔ حدثنا ابوالولید الطیالسی نا اللیث عن یزید ابن ابی حبیب عن جعفر بن الحکم ح ونا قتیبۃ نا اللیث عن جعفر بن عبداللہ الانصاری عن تمیم بن المحمود عن عبدالرحمٰن بن شبل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش السبع وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر ھذا لفظ قتیبۃ۔

ابوالولید طیالسی، لیث، یزید بن ابوحبیب، جعفر بن حکم - قتیبہ، لیث، جعفر بن عبداللہ انصاری، تمیم بن محمود سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگے مارنے، جانوروں کی طرح بازو بچھانے اور آدمی کو مسجد میں اپنی جگہ مقرر کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے یہ لفظ قتیبہ کے ہیں۔

۸۵۴۔ حدثنا زھیر بن حرب نا جریر عن عطاء بن السائب عن سالم البراد قال اتینا عقبۃ ابن عمرو الانصاری ابا مسعود فقلنا لہ حدثنا عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بین ایدینا فی المسجد فکبر فلما رکع وضع یدیہ علی رکبتیہ وجعل اصابعہ اسفل من ذلک وجافی بین مرفقیہ حتی استقر کل شیء منہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ فقام حتی استقر کل شیء منہ ثم کبر وسجد ووضع کفیہ علی الارض ثم جافی بین مرفقیہ حتی استقر کل شیء منہ ثم رفع راسہ فجلس حتی استقر کل شیء منہ ففعل مثل ذلک ایضا ثم صلی اربع رکعات مثل ھذہ الرکعۃ فصلی صلاتہ ثم قال ھکذا رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی۔

عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ سالم براد نے فرمایا ہم حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتائیے۔ پس وہ مسجد میں ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے چنانچہ انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیوں کو نیچے کی جانب رکھا اور اپنی کہنیوں کو علیحدہ رکھا یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ قرار پکڑ گئی۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا پھر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ قرار پکڑ گئی پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھیں اور اپنی کہنیوں کو علیحدہ رکھا یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ پر قرار پکڑ گئی پھر اپنا سر اٹھایا اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ پر قرار پا گئی پھر اسی طرح کیا پھر اس رکعت کی طرح چاروں رکعتیں پڑھیں اور نماز ختم کر کے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح

باب ۲۹۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُتِمُّهَا صَاحِبُهَا تُتَمُّ مِنْ تَطَوُّعِهٖ۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا اِسْمٰعِيْلُ نَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ خَافَ مِنْ زِيَادٍ اَوِ ابْنِ زِيَادٍ فَاَتَى الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَنَسَبَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهٗ فَقَالَ يَا فَتٰى اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا قَالَ قُلْتُ بَلٰى رَحِمَكَ اللّٰهُ قَالَ يُوْنُسُ وَاَحْسِبُهٗ ذَكَرَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ قَالَ يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ اُنْظُرُوْا فِيْ صَلٰوةِ عَبْدِيْ اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهٗ تَامَّةً وَاِنِ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ كَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَتِمُّوْا لِعَبْدِيْ فَرِيْضَتَهٗ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْطٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس کی نماز پوری نہ ہوئی تو نوافل سے پوری کی جائے گی

حسن سے روایت ہے کہ انس بن حکیم ضبی نے فرمایا کہ میں زیاد یا ابن زیاد کے خوف سے مدینہ منورہ میں پہنچا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کا بیان ہے کہ میں نے نسب ملایا تو میرا نسب ان سے مل گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے جوان! میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ضرور بیان کیجیے۔ یونس راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے مرفوعاً روایت کی۔ فرمایا قیامت کے روز لوگوں کے اعمال سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کی فرض نماز کو دیکھو کہ وہ مکمل ہے یا کم ہے اگر پوری ہے تو پوری لکھ دی جائے اور اگر کچھ کم ہے تو دیکھو کیا میرے بندے کی نفلی نماز ہے؟ اگر اس کی نفلی نماز ہے تو میرے بندے کے نوافل سے اس کے فرائض پورے کر دو پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید، حسن، بنی سلیط کا ایک آدمی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، داؤد بن ابو ہند، زرارہ بن اوفیٰ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً اسی طرح روایت کی۔ فرمایا کہ پھر زکوٰۃ اور پھر باقی اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔

باب ۳۰۰ تَفْرِيْعِ اَبْوَابِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى

رکوع اور سجود کے احکام نیز ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو اپنے دونوں

جَنْبِ اَبِیْ فَجَعَلْتُ یَدَیَّ بَیْنَ رُكْبَتَیَّ فَنَهَانِیْ عَنْ ذٰلِكَ فَعُدْتُ فَقَالَ لَا تَصْنَعْ هٰذَا فَاِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِیْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَیْدِیَنَا عَلَی الرُّكَبِ۔

ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ والد محترم نے مجھے اس سے منع کیا میں نے پھر ایسا کیا تو فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو کیونکہ ہم بھی ایسا کیا کرتے تھے لیکن ہمیں اس سے منع فرما دیا گیا اور حکم فرمایا کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ نَا اَبُوْ مُعٰوِیَةَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْیَفْرِشْ ذِرَاعَیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ وَلْیُطَبِّقْ بَیْنَ كَفَّیْهِ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی رکوع کرے تو اپنی کلائیاں اپنی رانوں سے ملالے اور دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ لے گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت ہائے مبارک کا اختلاف دیکھ رہا ہوں۔

باب ۱۳۰ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ۔

آدمی رکوع اور سجود میں کیا کہے

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ وَمُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْمَعْنٰی قَالَا نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسٰی قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِیْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ اجْعَلُوْهَا فِیْ سُجُوْدِكُمْ۔

ربیع بن نافع ابو توبہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، ابن مبارک، موسیٰ ابو سلمہ موسیٰ بن ایوب، ان کے چچا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ نازل ہوئی تو فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں کیا کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی نازل ہوئی تو فرمایا، اسے اپنے سجدوں میں رکھ لو۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ نَا اللَّیْثُ یَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی اَوْ مُوْسَی بْنِ اَیُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثًا وَاِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثًا قَالَ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَهٰذِهِ الزِّیَادَةُ نَخَافُ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مَحْفُوْظَةً۔

ایوب بن موسیٰ یا موسیٰ بن ایوب کی قوم کے ایک آدمی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو تین مرتبہ کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اور جب سجدہ کرتے تو تین دفعہ کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ اضافہ ہے ہمیں خدشہ ہے کہ بات اچھی طرح محفوظ نہ رہی ہو۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِسُلَیْمَانَ اَدْعُوْ فِی الصَّلٰوةِ اِذَا مَرَرْتُ بِاٰیَةِ تَخَوُّفٍ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے سلیمان سے کہا کہ جب میں نماز کے اندر خوف والی آیت پڑھتا ہوں تو دعا مانگتا ہوں پس انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی سعد بن عبیدہ، مستورد

مُسْتَوْرِدٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَاَلَ وَلَا بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ۔

صلہ بن زفر، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہتے اور رحمت کی آیت پڑھتے تو ٹھہر کر اس کا سوال کرتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہر کر پناہ مانگتے۔

٨٦٣۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَرُكُوْعِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

مطرف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدوں اور رکوع میں کہا کرتے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

٨٦٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهٖ ثُمَّ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ بِاٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَاَ سُوْرَةً سُوْرَةً۔

عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قیام کیا پس آپ نے سورۂ البقرہ پڑھی جب آیت رحمت کو پڑھتے تو ٹھہر کر سوال کرتے اور جب آیت عذاب پڑھتے تو ٹھہر کر پناہ مانگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے قیام کے برابر رکوع کیا اور رکوع میں کہتے سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا اور سجدے میں اسی طرح کہا پھر کھڑے ہوئے اور سورہ آل عمران پڑھی پھر ایک ایک سورت پڑھی۔

٨٦٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ مَوْلَى الْاَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ

ابوحمزہ مولیٰ انصار نے بنی عبس کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کہتے اللہ اکبر تین بار ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورۂ البقرہ پڑھی پھر رکوع کیا اور رکوع بھی قیام کے برابر تھا اور رکوع میں کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قومہ بھی آپ کا رکوع کے برابر تھا اور لِرَبِّيَ الْحَمْدُ کہتے رہے پھر سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے برابر

نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

تھا آپ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں سجدہ کیا تھا اور جلسہ میں رَبِّ اغْفِرْ لِي کہا کرتے۔ پس آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں البقرہ، آل عمران، النساء اور المائدہ یا الانعام کی تلاوت کی اس میں شعبہ کو شک ہے۔

بَابُ ۳۰۲ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں دعا کرنا

۸۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

احمد بن صالح اور احمد بن عمرو بن سرح اور محمد بن سلمہ ابن وہب، عمرو ابن الحارث، عمارہ بن غزیہ، سمی مولیٰ ابوبکر ابوصالح ذکوان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔

---

۸۶۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

عبداللہ بن معبد کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے صف بستہ تھے پس فرمایا۔ اے لوگو! نبوت کی خوش خبریوں سے کچھ باقی نہیں رہا مگر اچھا خواب جو کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی اس کے لیے دیکھے اور مجھے منع فرمایا گیا ہے کہ رکوع و سجود میں قرآن مجید پڑھوں۔ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں زیادہ دعا کرو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے۔

---

۸۶۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یوں کہا کرتے۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اور قرآن کریم کی ایک آیت سے یہی مراد لیا کرتے۔

۸۶۹ - حَدَّثَنَا احمد بن صالح نا وهب ح ونا احمد بن السرح انا ابن وهب اخبرني يحيى بن ايوب عن عمارة بن غزية عن سمي مولى ابي بكر عن ابي صالح عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله واوله واخره زاد ابن السرح علانيته وسره -

احمد بن صالح وہب - احمد بن سرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عمارہ بن غزیہ، سمی مولا ابوبکر، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کہا کرتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ابن سرح نے یہ بھی کہا عَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ -

---

۸۷۰ - حَدَّثَنَا محمد بن سليمان الانباري نا عبدة عن عبيد الله عن محمد بن يحيى بن حبان عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فلمست المسجد فاذا هو ساجد وقدماه منصوبتان وهو يقول اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گم تھے تو میں نے آپ کو مسجد میں ٹٹول لیا جبکہ آپ سجدے میں تھے اور دونوں قدم مبارک کھڑے تھے۔ آپ کہہ رہے تھے - پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی تیرے غصے سے اور پناہ لیتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تجھ سے تیری - تیری تعریفیں شمار سے باہر ہیں تو اپنی ثنا کے مطابق ہے -

باب ۳۰۳ - الدعاء في الصلوٰة -

نماز میں دعا مانگنا

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عمرو بن عثمان نا بقية نا شعيب عن الزهري عن عروة ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في صلاته اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات اللهم اني اعوذ بك من المأثم والمغرم فقال له قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف -

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگا کرتے تھے - اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائش سے - اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ اور قرض سے - ایک شخص عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے کیوں اکثر پناہ مانگتے ہیں فرمایا کہ جب آدمی مقروض ہو جائے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے -

۸۷۲ - حَدَّثَنَا مسدد نا عبد الله بن داود عن ابن ابي ليلى عن ثابت البناني عن عبد الرحمن

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نفلی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ تَطَوُّعٍ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَیْلٌ لِّاَهْلِ النَّارِ۔

کے پہلو میں پڑھی پس میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی جہنم سے خرابی ہے جہنم والوں کے لیے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ فِی الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا یُرِیْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو نماز میں ایک اعرابی نے کہا: "اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفیٰ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر"۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے کہا: "تم نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا"۔ اس سے آپ کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ خُوْلِفَ وَکِیْعٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ رَوَاهُ وَکِیْعٌ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں وکیع نے اختلاف کیا ہے۔ روایت کیا ہے اسے وکیع اور شعبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُصَلِّیْ فَوْقَ بَیْتِهٖ وَکَانَ اِذَا قَرَاَ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی قَالَ سُبْحٰنَکَ فَبَلٰی فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَحْمَدُ یُعْجِبُنِیْ فِی الْفَرِیْضَةِ اَنْ یَّدْعُوَ بِمَا فِی الْقُرْاٰنِ۔

شعبہ سے روایت ہے کہ موسیٰ بن ابوعائشہ نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھا کرتا۔ جب اس نے پڑھا "کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردہ زندہ کرے (۷۵:۴۰)" تو کہا "تو پاک ہے کیوں نہیں"۔ اس سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام احمد فرماتے ہیں مجھے فرض نماز میں یہی پسند ہے کہ وہ دعا کی جائے جو قرآن مجید میں ہو۔

بَابُ مِقْدَارِ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

رکوع و سجود کی مقدار

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ عَنِ السَّعْدِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَوْ عَمِّهٖ

سعدی سے ان کے والد ماجد یا چچا جان نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں غور سے

قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا۔

دیکھا تو آپ رکوع اور سجود میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ تین بار کہنے کی مقدار ٹھہرا کرتے۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْأَهْوَازِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ عَوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ اللّٰهِ۔

عون بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ کہے اور یہ تعداد کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین دفعہ کہے اور یہ تعداد کم از کم ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عون نے حضرت عبداللہ کو نہیں پایا۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهٰى إِلٰى آخِرِهَا أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى إِلٰى أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ ذَهَبْتُ أُعِيدُ عَلَى الرَّجُلِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْظُرُ لَعَلَّهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَظُنُّ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے سورہ والتین پڑھے اور اس کے آخر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ تک پہنچے تو کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ اور جو سورۃ القیامہ پڑھے اور اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی تک پہنچے تو کہے بَلٰی اور جو سورۃ المرسلات پڑھے اور فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ تک پہنچے تو کہے اٰمَنَّا بِاللّٰہِ۔ اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں دوبارہ اس اعرابی کے پاس گیا تاکہ دیکھ کر تسلی کروں تو اس نے فرمایا اے بھتیجے! کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ مجھے یاد نہیں رہا میں نے ساٹھ حج کیے ہیں جن میں سے ایک حج بھی ایسا نہیں کہ جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ میں نے کونسے اونٹ پر کیا تھا۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی ایک کے پیچھے نماز نہیں پڑھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جس کی نماز زیادہ مشابہت رکھتی ہو رسول اللہ

يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ قَالَ أَبُو دَاؤدَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَهُ مَانُوسُ أَوْ مَابُوسُ فَقَالَ أَمَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَيَقُولُ مَابُوسُ وَأَمَّا حِفْظِي فَمَانُوسُ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے اس نوجوان یعنی عمر بن عبدالعزیز کی نسبت فرمایا کہ ہم نے ان کے رکوع میں دس تسبیحوں کا اور سجود میں دس تسبیحوں کا اندازہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا احمد بن صالح نے عبداللہ سے پوچھا کہ مانوسؔ ہے یا مابوسؔ؟ فرمایا کہ عبدالرزاق تو مابوسؔ کہتے ہیں اور مجھے مانوسؔ یاد ہے۔ یہ ابن رافع کے لفظوں میں ہے نیز روایت کیا اسے احمد، سعید بن جبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

بَاب ۳۰۵ الرَّجُلُ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ۔

جو امام کو سجدے میں پائے وہ کیا کرے

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، سعید بن حکم، نافع بن یزید، یحییٰ بن ابوسلیمان، زید بن ابوعتاب اور ابن المقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کر لو اور اسے شمار نہ کرو اور جس نے رکوع پالیا تو اس نے نماز (رکعت) پالی۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رکوع پانے والا رکعت کا پانے والا ہے اگر امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض یا واجب ہوتا تو اس کے رہ جانے پر رکعت پانے کا فیصلہ بارگاہِ رسالت سے کیسے صادر ہو جاتا۔ معلوم ہوا کہ مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ امام کی قرأت مقتدیوں کی جانب سے بھی ہے۔ امام حقیقتاً قاری ہے اور مقتدی حکماً قاری شمار فرمائے گئے ہیں جن حضرات کا مذہب یہ ہے کہ بغیر سورۂ فاتحہ پڑھے محض رکوع پانے والا رکعت کا پانے والا نہیں ہے، ایسے حضرات اس فرمانِ رسالت کو ٹالتے اور اپنا انانیت کو پالتے ہیں۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

بَاب ۳۰۶ أَعْضَاءِ السُّجُودِ۔

سجدہ کن اعضاء پر ہو

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ قَالَ حَمَّادٌ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا يَكُفَّ

مسدد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے حماد نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور کوئی اکٹھے نہ کرے بال

شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ انا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ آرَابٍ۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا۔

باب ۳۰۷ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْجَبْهَةِ۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى نا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ نَحْوَهُ۔

باب ۳۰۸ صِفَةِ السُّجُودِ۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ نا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور نہ کپڑے۔

محمد بن کثیر، شعبہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے اور کبھی کہا کہ تمہارے نبی کو حکم دیا گیا ہے کہ سجدہ کیا کریں سات اعضاء پر۔

عامر بن سعد نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی فرمایا کہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو چاہیے کہ دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب اسے اٹھائے تو انہیں بھی اٹھالے۔

ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا

ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نماز کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کے نشانات لگ گئے کیونکہ لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔

محمد بن یحییٰ، عبد الرزاق نے معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سجدے کی کیفیت

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں سجدہ بتاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، اپنے گھٹنوں پر بوجھ ڈالا اور اپنی پیٹھ کو بلند رکھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بُهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ التَّمِيْمِيِّ الَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالتَّفْسِيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ فَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ وَهُوَ مُجَخٍّ قَدْ فَرَّجَ يَدَيْهِ۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ نَا الْحُسَيْنُ نَا اَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ حَتّٰى نَاْوِيَ لَهُ۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ۔

باب ۳۰ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ

طرح سجدہ کیا کرتے تھے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں ٹھہرا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو اس طرح نہ بچھایا کرے جیسے کتا بچھاتا ہے۔

یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو علیحدہ رکھتے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزر سکتا۔

ابو اسحاق نے تمیمی سے روایت کی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تفسیر کی روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیچھے کی جانب سے حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ نے پیٹ اونچا کر رکھا تھا اور دونوں بازو علیحدہ تھے۔

حسین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت احمر بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو کروٹوں سے علیحدہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کا خیال ہوتا۔

ابن حجیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچھائے اور نہ اپنی رانوں سے ملائے۔

اس بات کی رخصت

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشقت سجدہ کی شکایت کی جب وہ پھیل کر سجدہ کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ کہنیوں سے مدد حاصل کر لیا کرو۔

عَلَيْهِمْ إِذَا انْفَرَجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ۔

باب ۱۳۰ التَّخَصُّرِ وَالْإِقْعَاءِ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَاصِرَتِي فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُ۔

باب ۱۳۱ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ۔

باب ۱۳۲ كَرَاهِيَةِ الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

کمر پر ہاتھ رکھنا

سعید بن زیاد بن صبیح حنفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ نماز میں سولی کی شکل ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

نماز میں رونا

مطرف نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا کہ آپ کے سینۂ مبارک سے رونے کی آواز اس طرح نکل رہی تھی جیسے چکی کی آواز۔

نماز میں وسوسوں اور خیالات کی کراہیت

عطاء بن یسار نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں کوئی بھول چوک نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

عثمان بن ابو شیبہ، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی، جبیر بن نفیر حضرمی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعتیں پڑھے اور ان میں دل و زبان سے متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

باب ۳۱۳ الفتح على الإمام في الصلوٰة۔

۸۹۸۔ حدثنا محمد بن العلاء وسليمان ابن عبد الرحمن الدمشقي قالا نا مروان بن معاوية عن يحيى الكاهلي عن المسور بن يزيد المالكي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يحيى وربما قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصلوٰة فترك شيئا لم يقرأه فقال له رجل يا رسول الله تركت آية كذا وكذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا أذكرتنيها قال سليمان في حديثه قال كنت أراها نسخت و قال سليمان قال نا يحيى بن كثير۔

نماز میں امام کو لقمہ دینا

یحییٰ کاہلی نے حضرت مسور بن یزید مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحییٰ نے کبھی کہا۔ فرمایا کہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں قراءت پڑھ رہے تھے۔ آپ کچھ آیتیں بھول گئے جن کو نہ پڑھا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ فلاں فلاں آیتیں چھوڑ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھے یاد کیوں نہ کروائیں۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں کہا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید منسوخ ہو گئی ہیں سلیمان نے بھی یحییٰ بن کثیر سے اسے روایت کیا ہے۔

۸۹۹۔ حدثنا يزيد بن محمد الدمشقي نا هشام بن إسمعيل نا محمد بن شعيب أنا عبد الله ابن العلاء بن زبر عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلوٰة فقرأ فيها فلبس عليه فلما انصرف قال لأبي أصليت معنا قال نعم قال فما منعك۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھتے ہوئے قراءت کی تو اس میں سہو ہو گیا جب فارغ ہوئے تو حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا تو تمہیں بتانے سے کس چیز نے منع کیا۔

باب ۳۱۴ النهي عن التلقين۔

۹۰۰۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا محمد بن يوسف الفريابي عن يونس بن أبي إسحٰق عن أبي إسحٰق عن الحارث عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي لا تفتح على الإمام في الصلوٰة قال أبو داؤد أبو إسحٰق لم يسمع من الحارث إلا أربعة أحاديث ليس هذا منها۔

لقمہ دینے کی ممانعت

حارث نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! نماز میں امام کو لقمہ نہ دیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابواسحٰق نے حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔

باب ۳۱۵ الالتفات في الصلوٰة۔

۹۰۱۔ حدثنا أحمد بن صالح نا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب قال سمعت أبا الأحوص يحدثنا في مجلس سعيد بن المسيب قال قال

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ برابر بندے کی جانب متوجہ رہتا ہے اور وہ

أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ۔

نماز میں ہو جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

٩٠٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں آدمی کے ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ شیطان کا اچک لینا ہے جو وہ کسی بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔

بَاب ٣١٦ السُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ۔

ناک پر سجدہ کرنا

٩٠٣ ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا عِيسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الرَّابِعَةِ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر نماز کے باعث مٹی کا نشان دیکھا کہ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ ابو علی نے فرمایا کہ چوتھی دفعہ کتاب کو پڑھتے ہوئے امام ابوداؤد نے اس حدیث کو نہیں پڑھا تھا۔

بَاب ٣١٧ النَّظَرُ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں کسی چیز کو دیکھنا

٩٠٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ وَهٰذَا حَدِيثُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَأٰى فِيهِ نَاسًا يُصَلُّونَ رَافِعِي أَيْدِيهِمْ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ يَشْخَصُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبْصَارُهُمْ۔

مسدد، ابومعاویہ، عثمان بن ابوشیبہ، جریر، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ طائی، جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو اس میں دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے فرمایا کہ لوگ آسمان کی طرف دیکھنے سے باز آ جائیں۔ مسدد نے کہا کہ نماز میں دیکھنے سے ہو سکتا ہے کہ ان کی بینائی واپس نہ لوٹائی جائے۔

٩٠٥ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نماز میں اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں پس سختی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے باز آ جائیں ورنہ

فُوْلُہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَیَنْتَہِیَنَّ عَنْ ذٰلِکَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُھُمْ۔

ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا سُفْیٰنُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَھَا اَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِیْ اَعْلَامُ ھٰذِہٖ اذْھَبُوْا بِھَا اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّتِہٖ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر کے ساتھ نماز پڑھی جس میں نقش ونگار بنے ہوئے تھے فرمایا کہ اس نے مجھے بھلایا تھا لہٰذا جاکر یہ ابوجہم کو دے دو اور میرے لیے کمبل لے آؤ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِیْ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَعْنِیْ ابْنَ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ ھِشَامًا یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ بِھٰذَا الْخَبَرِ قَالَ وَاَخَذَ کُرْدِیًّا کَانَ لِاَبِیْ جَھْمٍ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الْخَمِیْصَۃُ کَانَتْ خَیْرًا مِّنَ الْکُرْدِیِّ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور نے ابوجہیم کی کُردی چادر لے لی تو آپ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ! آپ کی چادر اس کردی چادر سے بہتر تھی۔

بَابٌ ۳۱۸ الرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

اس کی اجازت

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُعَاوِیَۃُ یَعْنِیْ ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِی السَّلُوْلِیُّ عَنْ سَھْلِ بْنِ الْحَنْظَلِیَّۃِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَھُوَ یَلْتَفِتُ اِلَی الشِّعْبِ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَکَانَ اَرْسَلَ فَارِسًا اِلَی الشِّعْبِ مِنَ اللَّیْلِ یَحْرُسُ۔

سلولی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز فجر کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور گھاٹی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ آپ نے رات کے وقت گھاٹی کی جانب نگرانی کے لیے سوار بھیجے تھے۔ ف

ف۔ اس حدیث میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پہلی بات یہ کہ دوران نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار گھاٹی کی طرف دیکھا اور اس سے توجہ الی اللہ میں کوئی فرق نہ آیا۔ اسی طرح مشہور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے دوران نماز دو تین مرتبہ اوپر کی جانب دست مبارک اٹھایا اور نیچے کر لیا۔ بعد نماز صحابہ کرام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ دوران نماز میں جنت کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ ایک پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنی مجھے بہت پسند آئی۔ ارادہ ہوا کہ امت کے لیے توڑلوں پھر دنیا کی بے ثباتی کے پیش نظر ارادہ ملتوی کر دیا۔ دست مبارک کا اٹھانا اور نیچے لانا ان خیالات کی وجہ سے ہی تھا۔ آخر میں فرمایا لَوْ اَخَذْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا۔ اگر میں اسے توڑلاتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اسی طرح قرآن کریم میں ہے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ (سورہ البقرہ آیت ۱۴۴) اے محبوب! ہم تمہارا بار بار آسمان کی طرف دیکھنا ملاحظہ فرما رہے ہیں یہ واقعہ بھی نماز کے دوران پیش آیا تھا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز میں کسی اور جانب متوجہ ہونا یا دیکھنا توجہ الی اللہ میں حائل نہیں ہوتا تھا ورنہ دوران نماز آپ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا جاتا۔ لہٰذا وہ ہزار چیزوں کی جانب بھی توجہ فرمائیں تو

ایک کی جانب توجہ دوسروں کی طرف متوجہ ہونے میں حائل نہیں ہوگی کیونکہ یہ بات محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے لہٰذا آپ کو اپنے جیسا سمجھنا اور مثلیت کا دم بھرنا سراسر بارگاہِ رسالت کی تنقیص ہے۔

دوسری بات اس حدیث کی یہ کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوران نماز بار بار گھاٹی کی جانب نظر کرتے ہوئے دیکھا۔ ممکن ہے دیگر کتنے ہی صحابۂ کرام بھی اسی طرح دیکھتے رہے ہوں۔ نماز توجہ الی اللہ کا مقام ہے اور حالتِ قیام میں سجدے کی جگہ نظر رکھنی چاہیے لیکن صحابۂ کرام عین نماز کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دیکھنے لگتے، سجدے کی جگہ سے نظر ہٹا لیتے اور اسے توجہ الی اللہ کے خلاف شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ اسی طرح جب آخری مرض میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اور دورانِ نماز حضور تشریف لے آئے تو صحابۂ کرام کی نگاہیں مقامِ سجدہ سے ہٹ کر حبیب پروردگار کی جانب ہو گئیں اور انہوں نے بار بار حضرت ابوبکر کو مطلع کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر نے بھی حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا نماز اسی طرح جاری رکھنے کے اشارے کا بھی مشاہدہ کیا اللہ اور رسول نے ان حضرات کو ایسا کرنے سے کسی مرحلے پر منع نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ توجہ الی رسول اللہ بھی عین توجہ الی اللہ ہے۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ (سورۃ الانفال، آیت ۲۴) اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے لیے حاضر ہو جب وہ تمہیں بلائیں۔ اس کے باوجود کسی کا عقیدہ رکھنا۔ از وسوسۂ زنا خیال مجامعت خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در خیال صورت گاؤ و خر خود است (صراطِ مستقیم، ص ۹۵) پھر اسے شرک قرار دینا یہ سراسر دریدہ دہنی اور منصبِ رسالت کی تنقیص ہے مسلمانوں کو رسول دشمنی کی اس وبا سے کوسوں دور بھاگنا چاہیے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے آمین۔

باب ۳۱۹ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں عمل

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

عمرو بن سلیم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اٹھایا ہوا تھا جب آپ سجدہ کرتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوْسًا اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا عَلٰى عَاتِقِهٖ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَضَعُهَا

عمرو بن سلیم زرقی نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ نے امامہ بنت ابو العاص بن ربیع کو اٹھایا ہوا تھا اس کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں وہ بچی تھیں اور انہیں کندھے پر اٹھایا ہوا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور انہیں کندھے پر اٹھائے رکھا۔ انہیں رکوع کرتے وقت

إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا۔

بٹھا دیا اور کھڑے ہوتے وقت اٹھا لیا۔ نماز پوری کرنے تک آپ ان کے ساتھ ایسا ہی کرتے رہے۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَسْمَعْ مَخْرَمَةُ مِنْ أَبِيهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا۔

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت امامہ بنت ابوالعاص آپ کی گردن پر تھیں۔ جب آپ سجدہ کرتے تو انہیں بٹھا دیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مخرمہ نے اپنے والد ماجد سے نہیں سُنی مگر ایک ہی حدیث۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّلٰوةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ لِلصَّلٰوةِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُصَلَّاهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ قَالَ فَكَبَّرَ فَكَبَّرْنَا قَالَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ظہر یا عصر کی نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اور نماز کے لیے حضرت بلال نے آپ کو بلایا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور امامہ بنت ابوالعاص کو آپ نے گردن پر اٹھایا ہوا تھا جو آپ کی نواسی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے مصلے پر کھڑے ہوگئے اور اسے اسی جگہ پر رکھا جہاں تھی راوی کا بیان ہے کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کرنا چاہا تو پکڑ کر اسے بٹھا دیا یہاں تک کہ جب سجود سے فارغ ہوکر کھڑے ہوئے تو اسے اٹھا لیا اور اسی طرح سوار کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رکعت میں اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔

ضمضم بن جوش نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو کالے جانوروں کو نماز میں مار دیا کرو یعنی سانپ اور بچھو کو

٩١٤۔ حدثنا احمد بن حنبل ومسدد وهذا لفظه قال نا بشر يعني ابن المفضل نا برد عن الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال احمد يصلي والباب عليه مغلق فجئت فاستفتحت قالت فمشى ففتح لي ثم رجع الى مصلاه وذكر ان الباب كان في القبلة۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام بن حنبل نے فرمایا۔ نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا میں آئی تو میں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ ان کا بیان ہے کہ آپ نے چل کر میرے لیے دروازہ کھولا پھر اپنے مصلے کی طرف لوٹ گئے اور بتایا کہ دروازہ جانب قبلہ تھا۔

باب [illegible] رد السلام في الصلوٰة۔

نماز میں سلام کا جواب دینا

٩١٥۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا ابن فضيل عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال كنا نسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوٰة فيرد علينا فلما رجعنا من عند النجاشي سلمنا عليه فلم يرد علينا وقال ان في الصلوٰة لشغلا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کر لیا کرتے جبکہ آپ نماز میں ہوتے اور آپ ہمیں سلام کا جواب مرحمت فرما دیتے جب ہم حضرت نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے تو اور ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ نماز میں مصروفیت ہوتی ہے۔

٩١٦۔ حدثنا موسى بن اسمعيل نا ابان نا عاصم عن ابي وائل عن عبد الله قال كنا نسلم في الصلوٰة ونأمر بحاجتنا فقدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فسلمت عليه فلم يرد علي السلام فاخذني ما قدم وما حدث فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوٰة قال ان الله عز وجل يحدث من امره ما يشاء وان الله تعالى قد احدث ان لا تكلموا في الصلوٰة فرد علي السلام۔

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ہم سلام اور ضرورت کی باتیں کر لیا کرتے پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا مجھے اگلی پچھلی باتوں کی پریشانی نے جکڑ لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ نماز میں باتیں نہ کیا کریں۔" پھر میرے سلام کا جواب دیا۔

٩١٧۔ حدثنا يزيد بن خالد بن موهب وقتيبة بن سعيد ان الليث حدثهم عن بكير عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب انه قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فسلمت عليه فرد اشارة قال ولا اعلمه الا قال اشارة باصبعه وهذا لفظ حديث

یزید بن خالد بن موہب اور قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، نابل، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اشارے سے جواب دیا۔ راوی کا بیان ہے۔ میرے علم کے مطابق انہوں نے یہی فرمایا کہ اپنی

قُتَيْبَةُ

انگلی کے ساتھ۔ یہ الفاظ حدیث قتیبہ کے ہیں۔

۹۱۸۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا زهير نا ابو الزبير عن جابر قال ارسلني نبي الله صلى الله عليه وسلم الى بني المصطلق فاتيته وهو يصلي على بعيره فكلمته فقال لي بيده هكذا ثم كلمته فقال لي بيده هكذا وانا اسمعه يقرأ ويومئ برأسه قال فلما فرغ قال ما فعلت في الذي ارسلتك فانه لم يمنعني ان اكلمك الا اني كنت اصلي۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بنی مصطلق کی طرف بھیجا جب میں واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے پھر میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسی طرح میں پھر عرض گزار ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ اسی طرح میں آپ کی قرأت سن رہا تھا اور آپ سر مبارک سے اشارہ کر رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس کام کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا اس کا کیا بنا یا علاوہ بریں مجھے تمہارے ساتھ باتیں کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۹۱۹۔ حدثنا الحسين بن عيسى الخراساني الدامغاني نا جعفر بن عون نا هشام بن سعد نا نافع قال سمعت عبد الله بن عمر يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى قباء يصلي فيه قال فجاءته الانصار فسلموا عليه وهو يصلي قال فقلت لبلال كيف رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو يصلي قال يقول هكذا وبسط جعفر بن عون كفه وجعل بطنه اسفل وجعل ظهره الى فوق۔

نافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس انصار حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے آپ کو سلام کیا۔ جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلال سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے دیکھا جبکہ انہوں نے نماز میں آپ کو سلام کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس طرح جعفر بن عون نے اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کیا، اس کے بطن کو نیچے اور پشت کو اوپر کر لیا۔

۹۲۰۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي مالك الاشجعي عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا غرار في صلاة ولا تسليم قال احمد يعني فيما ارى ان لا تسلم ولا يسلم عليك ولا يغرر الرجل بصلاته فينصرف وهو فيها شاك۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں نہ دھوکہ ہے اور نہ سلام کرنا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ نہ تم کسی کو سلام کرو اور نہ کوئی تمہیں سلام کرے اور دھوکا یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز سے اس حالت میں لوٹے کہ وہ اس میں شک کرتا ہو۔

۹۲۱۔ حدثنا محمد بن العلاء نا معاوية،

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا غِرَارَ فِي تَسْلِيمٍ وَلَا صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَلَى لَفْظِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور غالباً مرفوعاً فرمایا کہ سلام اور نماز میں دھوکا یا نقصان نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن فضیل نے ابن مہدی کے لفظوں میں اور مرفوع نہیں کیا۔

پارہ ــــ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۳۲ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى ح وَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَعْنٰى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ يُصَمِّتُوْنِيْ قَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا ضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَحِلُّ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هٰذَا اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّ جَارِيَةً لِيْ كَانَتْ

نماز میں چھینکنے والے کو جواب دینا

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ایک آدمی کو چھینک آگئی تو میں نے کہا یرحمک اللہ بس لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا میری ماں مجھے روئے بات کیا ہے کہ آپ میری طرف دیکھ رہے ہیں؟ وہ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے تو میں سمجھ گیا کہ مجھے خاموش رہنے کے لیے کہہ رہے ہیں جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے میرے ماں باپ ان پر قربان کہ نہ مجھے مارا، نہ ڈانٹا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا کہ نماز میں لوگوں سے باتیں کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں تسبیح تکبیر اور قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے یا جو بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری جاہلیت کا زمانہ زیادہ دور نہیں گیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام میں لے آیا لیکن ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم ان کے پاس نہ جانا۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم میں سے بعض لوگ شگون لیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی گھڑنت ہے لہٰذا تمہیں ایسی کوئی بات نہ روکے میں نے عرض کی کہ ہم میں سے بعض خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جو اس کے موافق ہو درست ہے میں عرض گزار ہوا کہ میری ایک لونڈی ہے جو اُحد اور جوانیہ کی جانب بکریاں چرایا کرتی ہے جب میں اس کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ بھیڑیا ان

تَرْعٰى غُنَيْمَاتٍ قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ اِذْ طَلَعْتُ عَلَيْهَا اِطْلَاعَةً فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْهَا وَاَنَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ لٰكِنِّيْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَجِئْتُ بِهَا فَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

میں سے ایک بکری لے گیا ہے آخر میں انسان تھا اور مجھے انسانوں کی طرح افسوس ہوا تو میں نے اس کی پٹائی کر دی تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزری۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اسے آزاد کر دوں، فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ۔ میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا کہ خدا کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، یہ تو مومنہ ہے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ النَّسَائِيُّ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمْتُ اُمُوْرًا مِنْ اُمُوْرِ الْاِسْلَامِ فَكَانَ فِيْمَا عُلِّمْتُ اَنْ قِيْلَ لِيْ اِذَا عَطَسْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاِذَا عَطَسَ الْعَاطِسُ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقُلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا قَائِمٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ رَافِعًا بِهَا صَوْتِيْ فَرَمَانِي النَّاسُ بِاَبْصَارِهِمْ حَتّٰى احْتَمَلَنِيْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ بِاَعْيُنٍ شُزْرٍ قَالَ فَسَبَّحُوْا فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قِيْلَ هٰذَا الْاَعْرَابِيُّ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَاْنَكَ فَمَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ اَرْفَقَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اسلامی تعلیمات سے چند باتیں سیکھیں ان میں ایک بات یہ سکھائی گئی کہ جب تمہیں چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا اور جب دوسرا چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یرحمک اللہ کہنا ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا پس میں نے اونچی آواز سے یرحمک اللہ کہا۔ لوگ مجھے گھورنے لگے یہاں تک کہ مجھے یہ بات ناگوار گزری میں نے کہا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے جو مجھے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہیں راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے سبحان اللہ کہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ باتیں کون کر رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ یہ اعرابی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر مجھ سے فرمایا۔ نماز قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر الٰہی کے لیے ہے جب تم نماز میں ہو تو تمہیں یہی کام کرنا چاہیے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر نرمی کے ساتھ سکھانے والا ہرگز

بَابُ ۳۲۲ التَّاْمِيْنِ وَرَاءَ الْاِمَامِ۔

امام کے پیچھے آمین کہنا

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَاَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ۔

حجر ابو العنبس حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولا الضالین پڑھا تو کہا آمین اور اپنی آواز اونچی رکھی

ف - آمین کہنے کے بارے میں احادیث مختلف وارد ہوئی ہیں۔ بعض سے آمین آہستہ سے کہنا اور بعض سے بلند آواز کے ساتھ کہنا ثابت ہوتا ہے۔ اسی لیے آمین کہنے میں آئمہ مجتہدین کے درمیان اختلاف ہے۔ ہر ایک کے مذہب کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے۔ مجتہدین حضرات کے سرخیل یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ امام مقتدی اور منفرد سب آہستہ آمین کہیں کیونکہ نماز کی روح حضورِ قلب ہے اور اس کے لیے سکون و اطمینان درکار جو آہستہ آمین کہنے میں زیادہ حاصل لہٰذا احناف کا یہی مختار و شعار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ۔

حجر بن اسود نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آواز سے آمین کہی اور آپ نے دائیں اور بائیں جانب سلام کیا یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک رخساروں کی سفیدی دیکھی۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

بشر بن رافع سے حضرت عبداللہ بن عم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ کی تلاوت کرلی تو کہا۔ آمین یہاں تک کہ پہلی صف میں جو نزدیک تھے انہوں نے سن لیا۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہا کرو اور جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ ف

ف - فرشتوں کے ساتھ آمین کہنے میں دو طرح موافقت ہو سکتی ہے۔ اولاً وقت کا ایک ہونا۔ ثانیاً آواز ایک جیسی ہونا۔ وَلَا الضَّالِّينَ کہنے کے فوراً بعد آمین کہنے سے فرشتوں کے ساتھ وقتی موافقت ہو جاتی ہے لیکن فرشتوں کے آمین کہنے کی آواز کوئی نہیں سنتا لہٰذا یہ صوتی موافقت آہستہ آمین کہنے میں ہے اسی لیے احناف نے آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی تاکہ فرشتوں کے ساتھ ڈبل موافقت ہو جائے جس کے باعث اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کے زیادہ حقدار قرار پائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹۲۸ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ۔

کہا کرو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهْوَيْهِ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَسْبِقْنِي بِآمِينَ۔

ابو عثمان نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ مجھ سے پہلے آمین نہ کہا کریں۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ صُبَيْحِ بْنِ مُحْرِزٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو مُصَبِّحٍ الْمَقْرَئِيُّ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ فَيَتَحَدَّثُ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ فَإِذَا دَعَا الرَّجُلُ مِنَّا بِدُعَاءٍ قَالَ اخْتِمْهُ بِآمِينَ فَإِنَّ آمِينَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيفَةِ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ أُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ فَقَالَ بِآمِينَ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ بِآمِينَ وَأَبْشِرْ وَهٰذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ الْمَقْرَئِيُّ قَبِيلَةٌ مِنْ حِمْيَرٍ۔

صبیح بن محرز حمصی نے ابو مصبح مقرئی سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت ابو زہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے جو صحابی تھے۔ وہ بہت ہی اچھی باتیں بتایا کرتے تھے۔ جب ہم میں سے ایک نے دعا کی تو فرمایا کہ اسے آمین پر ختم کیا کرو کیونکہ آمین اس طرح ہے جیسے تحریر پر مہر۔ حضرت ابو زہیر نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے۔ پس ہم ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو گڑگڑا کر دعا کر رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے سننے کے لیے ٹھہر گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبول ہو جائے گی اگر یہ ختم کرے۔ لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ کسی چیز کے ساتھ ختم کرے؟ فرمایا آمین کے ساتھ اگر یہ آمین کے ساتھ ختم کرے گا تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ وہ شخص واپس لوٹا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا اور دعا کرنے والے کے پاس آ کر کہنے لگا۔ اے فلاں! اسے آمین کے ساتھ ختم کر دو اور خوش ہو جاؤ۔ یہ محمود کا لفظ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ مقرئی ایک قبیلہ ہے حمیر میں سے۔

بَابُ ۳۳۲ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں تالی بجانا

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبحان اللہ مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔ ف

ف جب نماز میں کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے جس کے باعث امام کو متوجہ کرنا پڑ جائے تو ایسے مواقع پر مردوں کے لیے حکم ہے وہ دوسرے لفظوں میں کلام نہ کریں بلکہ سبحان اللہ اتنی آواز سے کہہ دیں کہ امام سن لے اور اس امر کی جانب متوجہ ہو جائے۔ جب عورتیں بھی مسجدوں میں مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں تو حکم تھا کہ جب کوئی عورت امام کو متوجہ کرنا چاہے تو اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی مارے جس سے تھوڑی سی آواز پیدا ہو گی اور امام متوجہ ہو جائے گا۔ یہ اس لیے ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت یعنی چھپانے والی چیز ہے لہٰذا عورت غیر محرم مردوں کو سبحان اللہ کہہ کر بھی اپنی آواز نہ سنائے کیا یہ عبرت ناک سانحہ اور قیامت کی ایک نشانی نہیں کہ ملت اسلامیہ کی اس کان غیرت اور گوہر گرانمایہ کو حقوق نسواں اور آزادیٔ نسواں کے نام پر جنس ارزاں اور بے قدر و قیمت شے بنانے پر کمر باندھی ہوئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ یہ چراغ خانہ اب شمع محفل بن کر رہے یہ عطر خالص اب کسی شیشی میں رہ کر اپنا وجود قائم نہ رکھے بلکہ باہر نکل کر فضاؤں میں تحلیل ہو جائے اور سرے سے اپنا وجود ہی کھو بیٹھے تاکہ ان کے پیٹ سے غیور مسلمان جنم ہی نہ پا سکیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ فَقَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کروا دی جائے اور نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے آکر حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں پس حضرت ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ لوگوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں جا کر جلوہ افروز ہو گئے تو لوگوں نے تالیاں بجائیں اور حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ ہی تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایسا حکم فرمایا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ پیچھے صف میں آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تمہیں کس چیز نے منع کیا؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں

إِذَا سَبَّحَ الْتَفَتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا فِي الْفَرِيضَةِ۔

کیا ہوا کہ میں نے تمہیں کثرت سے تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو، کیونکہ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام متوجہ ہوگا اور تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حکم فرض نمازوں سے متعلق ہے۔ ف

ف۔ بنی عمرو بن عوف میں حضرت ابوبکر صدیق کتنے ہی صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں آشامل ہوئے کتنے ہی صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب عین حالت نماز میں متوجہ ہو گئے اور آپ کی تعظیم کے پیش نظر حضرت ابوبکر صدیق کو حضور کی حاضری سے مطلع کرنے کے لیے تالیاں بجانے لگے۔ حضرت ابوبکر نے مصلے پر کھڑے ہونے کے باوجود نماز پڑھاتے ہوئے مڑ کر حضور کو دیکھا اور حضور نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا جو اشارے سے حکم فرمایا وہ بھی دیکھا، اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عین حالت نماز میں تعظیم بجا لاتے ہوئے پیچھے ہٹ آئے اور نماز کے بعد حضور نے وجہ پوچھی کہ حکم دینے کے باوجود کیوں ہٹے تو عرض گزار ہوئے کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال کہاں کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو۔ گویا عین حالت نماز میں عملاً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بجا لائے اور حضور نے اس پر تنکیر نہ فرمائی کیونکہ نبی کی تعظیم تو روح ایمان و جان اسلام ہے اس کے باوجود پاک و ہند کی موجودہ رنگی وہابیت کے بانی یعنی مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صاحب (المتوفی سنہ ۱۲۴۶ھ ر سنہ ۱۹۳۱ء) نے لکھا ہے۔

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدای دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد (صراط مستقیم، ص ۸۶)

زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا خیال بہتر ہے اور اپنے شیخ یا اس جیسے کسی بزرگ کی جانب توجہ کرنا خواہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں یہ کتنے ہی درجے گدھے بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے کہ ان کا خیال تعظیم و توقیر کے ساتھ انسان کے دل میں سما جائے گا، جبکہ اس کے خلاف گدھے بیل کے خیال سے یہ وابستگی نہیں ہوتی اور تعظیم بلکہ نفرت و حقارت ہی ہوتی ہے اور دوسرے کی ایسی تعظیم و توقیر اگر نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو وہ شرک کی طرف لے جاتی ہے۔

موصوف نے نبی کی تعظیم و توقیر اور اس کے خیال کو شرک ٹھہرایا جبکہ پروردگار عالم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یوں بیان فرمایا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا مشاہدہ کرتا نیز خوشی اور ڈر سناتا تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ

(۴۸ : ۹)　　　کی پاکی بیان کرو۔

یہاں آپ کی بعثت کے تین مقاصد مذکور ہوئے۔ (۱) لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ (۲) رسول کی تعظیم و توقیر کریں (۳) اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ یہاں رسول کی تعظیم و توقیر کو عبادات پر مقدم رکھا اور ایمان کے بعد بیان فرمایا کیونکہ ایمان کی روح اور عبادات کی جان ہی رسول کی تعظیم و توقیر ہے۔ اس آیۂ مقدسہ کے پیش نظر مسلمانوں کا اسلامی ایمانی اور قرآنی طرزِ عمل یہ ہونا چاہیئے۔ ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم نبی　　　اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

۹۳۳۔ حدثنا عمرو بن عون انا حماد بن زيد عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر فقال لبلال ان حضرت صلوة العصر ولم آتك فمر ابا بكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابا بكر فتقدم قال في آخره اذا نابكم شيء في الصلوة فليسبح الرجال ولتصفح النساء۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں جھگڑا ہو گیا تھا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے چل پڑے اور حضرت بلال سے فرمایا کہ اگر نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں تمہارے پاس نہ پہنچوں تو ابوبکر سے کہنا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت بلال نے اذان پڑھی پھر اقامت کہی، پھر حضرت ابوبکر سے کہا تو وہ آگے بڑھ گئے اس کے آخر میں فرمایا کہ جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

۹۳۴۔ حدثنا محمود بن خالد نا الوليد نا عيسى بن ايوب قال قوله التصفيح للنساء تضرب باصبعين من يمينها على كفها اليسرى۔

محمود بن خالد، ولید، عیسیٰ بن ایوب نے عورتوں سے متعلق تالی بجانے کے ارشاد کے بارے میں فرمایا کہ عورت دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں اپنی بائیں ہتھیلی پر مارے۔

باب ۳۲۴ الاشارة في الصلوة۔

نماز میں اشارہ کرنا

۹۳۵۔ حدثنا احمد بن محمد بن شبويه ومحمد بن رافع قالا نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يشير في الصلوة۔

احمد بن محمد بن شبویہ اور بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرمالیا کرتے تھے۔

۹۳۶۔ حدثنا عبد الله بن سعيد نا يونس ابن بكير عن محمد بن اسحق عن يعقوب بن عتبة بن الاخنس عن ابي غطفان عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال يعني في الصلوة والتصفيق للنساء من اشار في صلاته اشارة تفهم عنه فليعد لها يعني

ابوغطفان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں سبحان اللہ کہنا مردوں کے واسطے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں ایسا اشارہ کرے جس کا کوئی مفہوم ہو تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث وہم ہے۔

الصلوٰۃ قال ابوداؤد هذا الحديث وهم۔

باب ٣٢٥ مسح الحصى في الصلوٰة۔

٩٣٧۔ حدثنا مسدد نا سفين عن الزهري عن ابي الاحوص شيخ من اهل المدينة انه سمع اباذر يرويه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم الى الصلوٰة فان الرحمة تواجهه فلا يمسح الحصى۔

٩٣٨۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم نا هشام عن يحيى عن ابي سلمة عن معيقيب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمسح وانت تصلي فان كنت لابد فاعلا فواحدة تسوية للحصى۔

باب ٣٢٦ الرجل يصلي مختصرا۔

٩٣٩۔ حدثنا يعقوب بن كعب نا محمد ابن سلمة عن هشام عن محمد عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاختصار في الصلوٰة قال ابوداؤد يعني يضع يده على خاصرته۔

باب ٣٢٧ الرجل يعتمد في الصلوٰة على عصا۔

٩٤٠۔ حدثنا عبدالسلام بن عبدالرحمن الوابصي نا ابي عن شيبان عن حصين بن عبدالرحمن عن هلال بن يساف قال قدمت الرقة فقال لي بعض اصحابي هل لك في رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قلت غنيمة فدفعنا الى وابصة قلت لصاحبي نبدا فننظر الى دله فاذا عليه قلنسوة لاطئة ذات اذنين وبرنس خز اغبر واذا هو معتمد على عصا في صلوته فقلنا بعد ان سلمنا فقال حدثتني ام قيس بنت محصن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا في مصلاه

نماز میں کنکریاں ہٹانا

اہل مدینہ کے شیخ ابوالاحوص نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت خداوندی اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا کنکریوں کو نہ ہٹائے۔

حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھتے ہوئے کنکریوں کو نہ ہٹاؤ۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو کنکریوں کو ایک دفعہ ہٹایا کرو۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا

محمد بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز نماز میں اختصار سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یعنی اپنے کولہوں پر ہاتھ رکھنے سے۔

نماز میں لاٹھی کا سہارا لینا

ہلال بن یساف نے فرمایا کہ میں رقہ بستی میں آیا تو میرے ایک ساتھی نے کہا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھنے کی آرزو ہے؟ میں نے کہا غنیمت ہے پس ہم حضرت وابصہ کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ پہلے ہم ان کی وضع دیکھیں گے چنانچہ انہوں نے دو کانوں والی ٹوپی لی ہوئی تھی اور ان کے اوپر خاکی رنگ کا بڑا کوٹ تھا اور نماز میں انہوں نے لاٹھی کا سہارا لیا ہوا تھا۔ سلام کرنے کے بعد ہم عرض گزار ہوئے تو فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوئی اور وزن بڑھ گیا تو آپ نماز میں لاٹھی کا سہارا لے لیا کرتے تھے۔

يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ۔

باب ۳۲۸ النَّهْيُ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ۔

نماز میں بولنے کی ممانعت

عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز میں اپنے ساتھ والے آدمی سے بات کر لیا کرتے تھے تو آیت "اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے ہوا کرو"۔ (۲: ۲۳۸) نازل ہوئی۔ پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے منع فرما دیا گیا۔

باب ۳۲۹ فِي صَلٰوةِ الْقَاعِدِ۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ يَعْنِي ابْنَ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب آدھا ہے پس میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا پس میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا۔ فرمایا اے عبداللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب نصف ہے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں فرمایا کہ بات اسی طرح ہے لیکن میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں۔ ف

ف۔ حقیقت یہی ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق اور سارے انسانوں سے اپنی ذات اور صفات میں ممتاز ہوتے ہیں۔ ماننے والوں نے انہیں ہمیشہ بے مثل انسان دیکھا اور مانا جبکہ ہر زمانے کے کفار انہیں اپنے جیسا بشر کہتے اور بتاتے جیسا کہ قرآن کریم نے متعدد مقامات پر بتایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے جملہ انبیائے کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی ممتاز ہیں۔ پروردگارِ عالم نے جس کو ایمانی فراست اور نورِ بصیرت سے نوازا ہو اس پر یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔ سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ السامی نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فرد از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ او صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ با وجود نشأ عنصری از نورِ حق جل وعلا مخلوق

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افرادِ عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے

گشتہ است کما قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ دیگراں را این دولت میسر نشدہ است۔ (مکتوبات ۳ : ۱۰۰)

باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ "میں خدا کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں"۔ دوسرے افراد کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

جو انبیائے کرام کی اس حقیقت کے ادراک سے محروم رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پوری کائنات سے ممتاز اور بے مثل ہونے کو نہ جان سکے ان کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے فرمایا ہے۔

محجوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بشر گفتند ودر رنگ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند وصاحب دولتاں کہ او را علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت ورحمت عالمیان دانستند واز سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند واز اہل نجات آمدند۔ (مکتوبات ۳ : ۶۴)

حقیقت سے ناآشنا لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا جس کے باعث منکر ہو گئے جبکہ خوش قسمت حضرات نے رسالت کے رنگ میں دیکھا رحمت عالمیان جانا اور تمام انسانوں سے آپ کو ممتاز دیکھا تو ایمان جیسی متاع عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت کو جاننے اور نہ جاننے والے دونوں گروہوں کا ذکر فرما دیا اور انہیں جاننے اور نہ جاننے کے انجام اور نتیجے سے بھی مطلع فرما دیا ہے اسی لیے ماضی قریب کے ایک دوسرے دانائے راز نے فرمایا ہے۔ ؎

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

۹۴۳- حدثنا مسدد نا یحییٰ عن حسین المعلم عن عبد اللہ بن بریدۃ عن عمران بن حصین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ الرجل قاعدا فقال صلاتہ قائما افضل من صلاتہ قاعدا وصلاتہ قاعدا علی النصف من صلاتہ قائما وصلاتہ نائما علی النصف من صلاتہ قاعدا۔

بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب بیٹھ کر پڑھنے والے سے نصف ہے۔ ف

ف۔ اہل علم میں سے کسی نے یہ نہیں فرمایا کہ لیٹ کر نوافل پڑھنا جائز ہیں اور ان کا ثواب بیٹھ کر نفل پڑھنے کی نسبت نصف ہو گا اگر اسے معذور و مجبور کے لیے سمجھا جائے تو پھر نوافل کی کیا تخصیص، مجبوری میں تو فرض نماز بھی لیٹ کر پڑھی جا سکتی ہے اور اس پر بیٹھنے کی نسبت نصف اور کھڑے ہونے سے چوتھائی ثواب نہیں بلکہ حالت صحت میں پڑھی ہوئی نمازوں سے بھی زیادہ ثواب ہو گا بلکہ حالت صحت و عافیت کی نمازوں کو مجبوری و معذوری کی حالت میں پڑھی ہوئی نمازیں درِ قبولیت تک پہنچاتی

ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹۴۴۔ حدثنا محمد بن سليمان الانباري نا وكيع عن ابراهيم بن طهمان عن حسين المعلم عن ابن بريدة عن عمران بن حصين قال كان بي الناصور فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بڑا پھوڑا نکل آیا تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر پڑھ لیا کرو اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو لیٹے کر پڑھ لیا کرو۔

۹۴۵۔ حدثنا احمد بن عبد الله بن يونس نا زهير نا هشام بن عروة عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلوة الليل جالسا قط حتى دخل في السن فكان يجلس فيها فيقرأ حتى اذا بقي اربعون او ثلاثون اية قام فقرأها ثم سجد۔

ہشام بن عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز میں ہرگز کبھی بیٹھ کر قرات پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو اس میں بیٹھ کر قرات پڑھا کرتے اور جب چالیس یا تیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے اور پھر سجدہ کرتے۔

۹۴۶۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن عبد الله بن يزيد وابي النضر عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي جالسا فيقرأ وهو جالس فاذا بقي من قراءته قدر ما يكون ثلاثين او اربعين اية قام فقرأها وهو قائم ثم ركع ثم سجد ثم يفعل في الركعة الثانية مثل ذلك قال ابو داود رواه علقمة بن وقاص عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے اور بیٹھے ہوئے قرات پڑھتے۔ جب قرات میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قرات پڑھتے پھر رکوع سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے امام ابو داؤد نے فرمایا کہ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۴۷۔ حدثنا مسدد نا حماد بن زيد قال سمعت بديل بن ميسرة وايوب يحدثان عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا فاذا صلى قائما ركع قائما واذا صلى قاعدا ركع قاعدا۔

عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت لمبی نماز پڑھا کرتے کھڑے ہو کر اور رات کے وقت لمبی نماز پڑھا کرتے بیٹھ کر۔ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو حالتِ قیام میں رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَیْدٍ السَّاعِدِیَّ فِیْ عَشَرَۃٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمْ اَبُوْقَتَادَۃَ قَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاَعْرِضْ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ وَیَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیُثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْہَا ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْہَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ زَادَ اَحْمَدُ قَالُوْا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ وَلَمْ یَذْکُرَا فِیْ حَدِیْثِہِمَا الْجُلُوْسَ فِی اثْنَتَیْنِ کَیْفَ جَلَسَ۔

رضی اللہ تعالٰی عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دس اصحاب میں فرماتے ہوئے سنا جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ بتایئے تو حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہوئے دونوں پیروں کی انگلیوں کو کھلی ہوئی رکھتے پھر ٹھہرتے، پھر اللہ اکبر کہتے اور اٹھ جاتے اور بائیں پیر کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر دوسرے سجدے میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہاں تک کہ جب سلام والا سجدہ کرتے تو بائیں پیر کو نکال کر بائیں پہلو پر تورک کر کے بیٹھتے۔ امام احمد کی روایت میں یہ بھی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا حضور اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ دونوں حضرات نے اپنی حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ دو رکعت کے بعد کس طرح بیٹھا کرتے تھے۔

۹۵۱- حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاہِیْمَ الْمِصْرِیُّ نَا ابْنُ وَھْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیِّ وَیَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّہُ کَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبَا قَتَادَۃَ قَالَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَجَلَسَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ۔

عیسٰی بن ابراہیم مصری، ابن وہب، لیث، یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابوحبیب، محمد بن عمرو ابن حلحلہ نے محمد بن عمرو ابن عطاء سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے چند اصحاب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور حضرت ابوقتادہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ جب دو رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پیر کو نکال کر زمین پر پیٹھ لگا کر بیٹھے۔

۹۵۲- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا ابْنُ لَہِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِیِّ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَجْلِسٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فِیْہِ فَاِذَا قَعَدَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ اَفْضٰی بِوَرِکِہِ الْیُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَیْہِ مِنْ نَاحِیَۃٍ

قتیبہ، ابن لہیعہ، یزید بن ابوحبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو عامری نے فرمایا کہ میں ایک مجلس میں تھا مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔ جب دو رکعت کے بعد قعدہ کیا تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا کر لیا اور جب چوتھی رکعت ہوئی تو اپنا بایاں سرین مبارک زمین سے لگا لیا اور دونوں پیروں کو ایک جانب نکال لیا۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ فِي رَكْعَةٍ قَالَتِ الْمُفَصَّلَ قَالَ قُلْتُ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَتْ حِينَ حَطَمَهُ النَّاسُ۔

عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رکعت میں ایک سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ مفصل سورتوں سے نیز فرمایا کہ جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

بَابٌ ۳۳۳ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ۔

تشہد میں کس طرح بیٹھے

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کس طرح پڑھا کرتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلہ کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے برابر ہو گئے پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب رکوع کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھ حسب سابق اٹھائے۔ پھر بیٹھے تو بایاں پیر بچھایا ——— اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ لیا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے جدا رکھا اور دو انگلیاں بند کر لیں نیز حلقہ بنالیا اور میں نے آپ کو اسی طرح فرماتے دیکھا اور بشر راوی نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ ف

ف۔ تشہد کے وقت انگلی سے اشارہ کرنے کی مختلف صورتیں وارد ہوئی ہیں جبکہ اکثر اہل علم کا معمول یہ ہے کہ خنصر، بنصر اور وسطیٰ تینوں انگلیوں کو بند کرے۔ انگوٹھے کا سرا درمیانی انگلی کے سرے پر رکھے اور لاالٰہ پر شہادت کی انگلی اٹھائے پھر الا اللہ کہتے وقت گرا لے اور تمام انگلیوں کو کھول کر قبلہ رو رکھے۔ حلقہ عین وقت پر بنائے اور انگلی گراتے ہی توڑ دے۔ شہادت کی انگلی کو ہلانا نہیں چاہیئے جیسا کہ بعض لوگ کرتے رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۳۴ مَنْ ذَكَرَ التَّوَرُّكَ فِي الرَّابِعَةِ۔

چوتھی رکعت میں سرین پر بیٹھنا

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ فِي عَشَرَةٍ

احمد بن حنبل، ابوعاصم ضحاک بن مخلد، عبدالحمید بن جعفر مسدد، یحییٰ، عبدالحمید بن جعفر، محمد بن عمرو، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب میں سُنا۔ احمد نے کہا کہ مجھے محمد بن عطاء بن عمرو نے بتایا کہ میں نے ابوحمید ساعدی

وَاحِدَۃٍ۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ نَا اَبُوْ بَدْرٍ نَا زُهَیْرٌ اَبُوْ خَیْثَمَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَا عِیْسَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ اَوْ عَیَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْهِ اَبُوْهُ فَذَکَرَ فِیْهِ قَالَ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلٰی کَفَّیْهِ وَرُکْبَتَیْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَیْهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْاُخْرٰی ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ کَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ یَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَکَعَ الرَّکْعَةَ الْاُخْرٰی فَکَبَّرَ کَذٰلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ حَتّٰی اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ یَّنْهَضَ لِلْقِیَامِ قَامَ بِتَکْبِیْرٍ ثُمَّ رَکَعَ الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَا ذَکَرَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ فِی التَّوَرُّكِ وَالرَّفْعِ اِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَیْنِ۔

عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد محترم کی مجلس میں تھے پس مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور پیروں کے سروں پر بوجھ رکھا اور بیٹھے تو تورک کیا اور دوسرا پیر کھڑا رکھا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور تورک نہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کا اسی طرح رکوع کیا تو اسی طرح تکبیر کہی۔ پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھے یہاں تک کہ جب اٹھنے کا ارادہ ہوا تو تکبیر کہتے ہوئے اٹھے۔ پھر آخری دونوں رکعتیں پڑھیں۔ جب سلام پھیرا تو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نہیں ذکر کیا انہی اس حدیث میں جو دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت عبدالحمید نے تورک اور رفع یدین کا ذکر کیا ہے۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِیْ فُلَیْحٌ اَخْبَرَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَکَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ لَمْ یَذْکُرِ الرَّفْعَ اِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَیْنِ وَلَا الْجُلُوْسَ قَالَ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِهٖ۔

عباس بن سہل نے فرمایا کہ حضرت ابوحمید، حضرت ابواسید حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکٹھے ہوئے پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین اور بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا فرمایا یہاں تک کہ فارغ ہو گئے تو بایاں پیر بچھایا اور داہنے پیر کی انگلیاں قبلہ رو رکھیں۔

بَابُ ۳۳۳ التَّشَهُّدِ۔

تشہد کا بیان

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ السَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی

شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے بندوں پر سلام بھیجنے سے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو اور فلاں فلاں پر سلام ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام

اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ بِهِ۔

ہے اور جب تم نماز میں بیٹھو تو کہا کرو۔ تمام زبانی۔ بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر کیونکہ جب تم اس طرح کہو گے تو آسمان و زمین میں رہنے والے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا یا آسمان و زمین کے درمیان۔ نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اختیار ہے کہ جو دعا پسند ہو اس کے ذریعے دعا کرے۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوْسُفَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ شَرِيْكٌ وَنَا جَامِعٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

ابو الاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ نماز میں بیٹھ کر کیا پڑھا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ شریک، جامع ابن شداد ابو وائل نے حضرت عبد اللہ سے اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں اور کلمے سکھائے تھے لیکن وہ اس طرح نہیں سکھائے تھے جیسے تشہد سکھایا یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح و صفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں ہمیں برکت دے اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والے بنا اور اپنے ثنا خواں و قائل اور یہ

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَاءِ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ إِذَا قُلْتَ هٰذَا أَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ

قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ان کا ہاتھ پکڑا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھایا تھا پھر حدیث اعمش کی طرح بیان کیا۔ جب تم نے یہ کہا یا اس سے فارغ ہوئے تو نماز سے فارغ ہو گئے، اب کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

٩٥٨۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

٩٥٩۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ قَالَ فَلَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تشہد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی تمام زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس میں وبرکاتہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس پر وحدہ لاشریک لہٗ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

عمرو بن عون، ابو عوانہ، قتادہ۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، یونس بن جبیر، حطان بن عبد اللہ رقاشی نے فرمایا کہ ہمیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ جب وہ نماز کے آخر میں بیٹھے تو ایک آدمی نے کہا۔ نماز بھلائی اور پاکیزگی کے لیے مقرر فرمائی گئی ہے جب حضرت ابو موسیٰ فارغ ہوئے تو قوم سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ فلاں الفاظ تم میں سے کس نے کہے ہیں؟ لوگ خاموش ہو رہے۔ فرمایا فلاں کلمے تم میں سے کس نے کہے ہیں؟ شاید اے حطان تم نے کہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں کہے اور میں آپ کی سزا سے ڈرتا ہوں۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے کہے ہیں اور میرا ارادہ نیک تھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ نماز میں کیا کہنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھاتے اور سکھاتے ہوئے راستہ واضح فرمایا اور ہمیں نماز سکھاتے ہوئے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کیا کرو، پھر تم میں سے ایک امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو

فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَمْ يَقُلْ اَحْمَدُ وَبَرَكَاتُهٗ وَلَا قَالَ وَاَشْهَدُ قَالَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا۔

لیکن امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور پہلے اٹھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا متبادل ہو جائے گا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری التجا سن لے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے سمع اللہ لمن حمدہ کہا ہے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا متبادل ہو جائے گا۔ جب وہ بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک سب سے پہلے یہ کہے۔ تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۹۶۰ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِیْ غَلَّابٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ زَادَ فَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا وَقَالَ فِي التَّشَهُّدِ بَعْدَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زَادَ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَوْلُهٗ وَاَنْصِتُوْا لَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ لَمْ يَجِئْ بِهٖ اِلَّا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

عاصم بن نضر، معتمر، ان کے والد، قتادہ، ابو غلاب، حطان بن عبد اللہ رقاشی نے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جب وہ قرأت پڑھے تو تم خاموش رہو اور تشہد میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے بعد وحدہٗ لا شریک لہٗ بھی کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وانصتوا کا لفظ محفوظ نہیں ہے سلیمان تیمی کے سوا اس حدیث میں اسے کسی نے نقل نہیں کیا۔

۹۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ وَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سعید بن جبیر اور طاؤس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی طرح ہمیں تشہد سکھایا۔ وہ کہا کرتے۔ برکت والی تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو عقل سلیم اور راہِ مستقیم روزی فرمائے۔ آمین اس سلام اور مخاطبے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خاتم المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/ ۱۶۴۲ء) نے نمازیوں کو یوں تلقین فرمائی ہے۔

ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا با نوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۴۰۱)

یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ موجودات کے تمام ذروں اور ممکنات کے جملہ افراد میں حقیقت محمدیہ سرایت کیے ہوئے ہے پس حضور نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود ہیں۔ نمازی کو چاہیئے کہ اس امر سے آگاہ رہے اور اس مشاہدے سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے نورٌ علیٰ نور ہونے کا فائدہ حاصل کر سکے۔

۹۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

شعبہ نے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِاِسْنَادِهٖ بِهٰذَا قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى كَمَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَاقَ مِثْلَهٗ۔

مسعر نے حکم سے اپنی اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر۔ بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ زبیر بن عدی نے بھی اس حدیث کو ابن ابی لیلیٰ سے مسعر کی طرح روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ کہا۔ جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر۔ بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے اور برکت دے حضرت محمد اور ان کی آل پر [illegible] کی طرح بیان کیا۔

۹۶۶- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

قعنبی، مالک۔ ابن سرح، ابن وہب، مالک، عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان کے والد ماجد عمرو بن سلیم زرقی کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر اور برکت دے حضرت محمد کو اور ان کی ازواج و اولاد کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُفْیَانَ نَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی اَبُوْدَاوٗدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ شَنِیْ خُبَیْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْہِ سُلَیْمَانَ بْنِ سَمُرَۃَ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ فِیْ وَسْطِ الصَّلٰوۃِ اَوْ حِیْنَ انْقِضَائِہَا فَابْدَءُوْا قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَقُوْلُوْا اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ ثُمَّ سَلِّمُوْا عَنِ الْیَمِیْنِ ثُمَّ عَلٰی قَارِئِکُمْ وَعَلٰی اَنْفُسِکُمْ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَسُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی کُوْفِیُّ الْاَصْلِ کَانَ بِدِمَشْقَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ دَلَّتْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃُ اَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَۃَ۔

سلیمان بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ امابعد ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جب نماز کے درمیان میں ہوں یا نماز ختم کرنے لگیں تو سلام سے پہلے کہا کریں۔ تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں نیز بادشاہی اللہ کے لیے ہے پھر دائیں جانب سلام پھیریں، پھر اپنے امام اور اپنے لیے سلام کریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سلیمان بن موسیٰ کوفی الاصل اور دمشق میں رہتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ یہ تحریر دلالت کرتی ہے کہ حسن نے سمرہ سے سماع کیا۔

باب ۳۳۲ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قُلْنَا اَوْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ وَاَنْ نُّسَلِّمَ عَلَیْکَ فَاَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضور نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کریں، سلام کا طریقہ تو ہم جان گئے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر اور برکت دے حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ ف

ف۔ درود و سلام کا پروردگار عالم نے ایمان والوں کو یوں حکم دیا ہے: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (۳۳ : ۵۶) اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔ جیسے نماز میں پڑھی جانے والی درود ابراہیمی کا ثواب دوسری درودوں سے زیادہ ہے کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے اسی طرح نماز میں عرض کیے جانے والا سلام یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعلیم فرمودہ ہے جو یقیناً دوسرے سلاموں سے ثواب میں زیادہ ہوگا۔ نماز میں خود اسے پڑھنے کے باوجود بعض لوگ مخاطبے اور حرف ندا والے سلاموں کو بیرون نماز شرک بتاتے ہیں گویا ان کے نزدیک نماز میں شرک کرنا عبادت اور باعث ثواب ہے اور نماز سے باہر نکلتے ہی موجب عذاب ہو جاتا

٩٦٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ زَادَ فِي آخِرِهِ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

٩٦٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔

٩٦٩۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حِبَّانُ بْنُ يَسَارٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

باب ٣٣٣ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ۔

٩٧٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ

محمد بن عبد اللہ بن زید جن کے والد ماجد کو خواب میں نماز کی اذان دکھائی گئی ان سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، پس ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم آرزو کرنے لگے کہ سوال ہی نہ کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔ پھر معناً حدیث کعب بن عجرہ کے مانند بیان کی اور اس کے آخر میں فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ زیادہ ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن زید نے بھی حضرت عقبہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے اس میں فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر جو اُمّی نبی ہیں اور حضرت محمد کی آل پر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حبان بن یسار کلابی، ابو مطرف عبید اللہ بن طلحہ بن عبید اللہ بن کریز، محمد بن علی ہاشمی، مجمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پورا پورا ثواب حاصل کرنا چاہے تو جب ہم اہل بیت پر درود بھیجنا چاہے تو کہے۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر جو نبی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو امت کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور ان کے گھر والوں پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پہ بیشک تو حمد کے لائق بزرگی والا ہے۔

تشہد کے بعد کیا کہے

محمد بن ابو عائشہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُسْلِمٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔ جہنم کے عذاب سے، عذاب قبر سے۔ زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح الدجال کی شر انگیزی سے۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْمَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْاَدْرَعِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضٰى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ قَالَ فَقَالَ قَدْ غُفِرَلَهُ ثَلَاثًا۔

حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے نہ کسی کو جنتا ہے اور کسی نے تجھے جنا اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے بیشک تو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے تین مرتبہ فرمایا۔ اسے بخش دیا گیا۔

باب ۳۳۵۔ اِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ۔

تشہد آہستہ پڑھنا

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ نِ الْكِنْدِيُّ نَا يُوْنُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفَى التَّشَهُّدُ۔

عبد اللہ بن سعید کندی، یونس، ابن بکیر، محمد بن اسحٰق، عبد الرحمٰن بن اسود، اسود، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تشہد کو آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

باب ۳۳۶۔ اَلْاِشَارَةُ فِي التَّشَهُّدِ۔

تشہد میں اشارہ کرنا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمٍ

علی بن عبد الرحمٰن معاوی نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر

ابنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ قَالَ رَاٰنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَہَانِیْ وَقَالَ اصْنَعْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ قَالَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ کَفَّہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَہُ کُلَّہَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْہَامَ وَوَضَعَ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی۔

نے مجھے دیکھا کہ میں نماز میں کنکریاں ہٹا رہا تھا جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ایسا کیا کرو جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور اپنی ساری انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْبَزَّازُ نَا عَفَّانُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَکِیْمٍ نَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِی الصَّلٰوۃِ جَعَلَ قَدَمَہُ الْیُسْرٰی تَحْتَ فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَسَاقِہٖ وَفَرَشَ قَدَمَہُ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ وَاَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ۔

عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پیر کو داہنی ران اور پنڈلی کے نیچے کر لیا اور داہنے پیر کو بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیا اور داہنا ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ عبد الواحد نے ہمیں شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّیْصِیُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُہَا قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَزَادَ ابْنُ دِیْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرٌ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ کَذٰلِکَ وَیَتَحَامَلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی۔

عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیا کرتے تھے۔ ابن جریج نے کہا کہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھے عامر نے اپنے والد ماجد کے واسطے سے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا کرتے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیٰی نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْہِ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ لَا یُجَاوِزُ بَصَرُہٗ اِشَارَتَہٗ وَحَدِیْثُ حَجَّاجٍ اَتَمُّ۔

عامر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نگاہ اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی اور حجاج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ مِنْ بَنِي بُجَيْلَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا۔

مالک بن نمیر خزاعی سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر رکھا ہوا تھا۔ شہادت کی انگلی اٹھا رکھی تھی جسے تدرے جھکا رکھا تھا۔

باب ۳۳۷ كَرَاهِيَةِ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی کراہیت۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهِ وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَهٰى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

احمد بن حنبل اور احمد بن محمد بن شبویہ اور محمد بن رافع اور محمد بن عبدالملک غزال، عبدالرزاق، معمر، اسمٰعیل بن امیہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ نماز میں آدمی اس طرح بیٹھے کہ ہاتھ پر ٹیک لگائی ہوئی ہو اور سجدوں سے اٹھنے کے وقت بھی اس کا ذکر کیا۔

ابن عبدالملک نے فرمایا کہ نماز سے کھڑے ہوتے وقت ہاتھ سے سہارا لینے سے منع فرمایا گیا۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

اسمٰعیل بن امیہ نے نافع سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو دونوں ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال لے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان لوگوں کی نماز بتاتے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہیں۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأٰى رَجُلًا يَتَّكِئُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ سَاقِطٌ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَهُ لَا تَجْلِسْ هٰكَذَا فَإِنَّ هٰكَذَا يَجْلِسُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ۔

ہارون بن زید بن ابوزرقاء ان کے والد ماجد۔ محمد بن مسلمہ، ابن وہب، ہشام بن سعد، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی کو بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا اور وہ نماز میں بیٹھا تھا۔ ہارون بن زید نے کہا کہ بائیں پہلو پر پڑا ہوا۔ فرمایا کہ اس طرح نہ بیٹھا کرو کیونکہ اس طرح وہ بیٹھتے ہیں جنہیں عذاب دیا جائے گا۔

باب ۳۳۸ فِي تَخْفِيفِ الْقُعُودِ.

۹۸۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ قُلْنَا حَتَّى يَقُومَ قَالَ حَتَّى يَقُومَ.

قعدہ اولیٰ میں تخفیف

ابوعبیدہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں پر اس طرح بیٹھتے جیسے گرم پتھر پر۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا کھڑے ہونے تک؟ فرمایا کہ کھڑے ہونے تک۔ ف

ف۔ پہلے قعدہ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جانا چاہیئے اور آخری قعدے میں تشہد کے بعد درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے پہلے قعدے میں تشہد کے بعد درود وغیرہ کوئی چیز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اگر بھول کر پڑھ بیٹھے تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۳۹ فِي السَّلَامِ.

۹۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ح وَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثُ إِسْرَائِيلَ لَمْ يُفَسِّرْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَشُعْبَةُ كَانَ يُنْكِرُ هٰذَا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَبِي إِسْحٰقَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا.

سلام پھیرنے کا بیان

محمد بن کثیر، سفیان۔ احمد بن یونس، زائدہ، مسدد، ابوالاحوص۔ محمد بن عبید المحاربی اور زیاد بن ایوب، عمر بن عبید طنافسی، تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف، شریک۔ احمد بن منیع، حسین بن محمد، اسرائیل، ابواسحاق، ابوالاحوص اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ بغل مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث سفیان کے الفاظ ہیں اور حدیث اسرائیل میں یہ تفصیل نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے زہیر، ابواسحاق اور یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن اسود، اسود اور علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے ابواسحاق کی اس حدیث کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے۔

---

۹۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا يَحْيَى

علقمہ بن وائل نے ان کے والد ماجد سے فرمایا کہ میں

ابن آدم نا موسى بن قيس الحضرمي عن سلمة ابن كهيل عن علقمة بن وائل عن أبيه قالت صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله۔

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے دائیں جانب سلام پھیرا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

٩٨٥۔ حدثنا عثمان ابن أبي شيبة نا يحيى ابن زكريا ووكيع عن مسعر عن عبيد الله بن القبطية عن جابر بن سمرة قال كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم أحدنا أشار بيده من عن يمينه ومن عن يساره فلما صلى قال ما بال أحدكم يومي بيده كأنها أذناب خيل شمس إنما يكفي أحدكم أو لا يكفي أحدكم أن يقول هكذا وأشار بإصبعه يسلم على أخيه من عن يمينه ومن عن شماله۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو سلام پھیرتے وقت ہم میں سے ایک نے اپنے دائیں جانب والے اور اپنے بائیں جانب والے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہارے اس آدمی کا کیا حال ہے جو شریر گھوڑے کی دم کی طرح ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے۔ کیا تمہارے لیے زبان سے کہنا کافی نہیں اور انگلی سے اشارہ کیا کہ وہ اپنے دائیں جانب والے اور بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

٩٨٦۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا أبو نعيم عن مسعر بإسناده ومعناه قال أما يكفي أحدكم أو أحدهم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من عن يمينه ومن عن شماله۔

ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ اسے مسعر سے معناً روایت کیا ہے اور فرمایا۔ کیا تمہارے یا دوسروں کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

٩٨٧۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا زهير نا الأعمش عن المسيب بن رافع عن تميم الطائي عن جابر بن سمرة قال دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس رافعوا أيديهم قال زهير أراه قال في الصلوة فقال ما لي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوة۔

رافع بن تمیم طائی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ زہیر نے فرمایا۔ میرے خیال میں نماز کے اندر۔ حضور نے فرمایا کہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ اپنے ہاتھ ایسے اٹھائے ہوئے ہیں جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

باب ٣٤٠ الرد على الإمام۔

امام کے سلام کا جواب دینا

٩٨٨۔ حدثنا محمد بن عثمان أبو الجماهر نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم أن

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ امام کے سلام کا جواب دیا کریں اور

نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ نَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔

آپس میں محبت کریں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں۔

باب ٣٤١ التَّكْبِيرُ بَعْدَ الصَّلوٰةِ۔

نماز کے بعد تکبیر کہنا

٩٨٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُعْلَمُ انْقِضَاءُ صَلوٰةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ۔

ابو معبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پوری ہو جانے کا علم تکبیر کے ذریعے ہوتا تھا۔

٩٩٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ لِلذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ وَأَسْمَعُهُ۔

عمرو بن دینار کو ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نماز سے فارغ ہونے کا اسی سے علم ہوتا جبکہ میں سنا کرتا۔

باب ٣٤٢ حَذْفِ السَّلَامِ۔

سلام کو مختصر رکھنا

٩٩١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔

احمد بن حنبل، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی، قرہ بن عبد الرحمٰن، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلام کو مختصر کہنا سنت ہے۔

باب ٣٤٣ إِذَا أَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ يَسْتَقْبِلُ۔

جب نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو چلا جائے

٩٩٢۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلوٰةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ۔

مسلم بن سلام نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی نماز کے اندر ہوا خارج ہو جائے تو چھوڑ کر چلا جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

باب ٣٤٤ فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ۔

گھر میں جہاں فرض پڑھے ہوں اسی جگہ نوافل پڑھنا

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ قَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ زَادَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فِي الصَّلٰوةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ۔

ابراہیم بن اسمٰعیل نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے۔ عبدالوارث سے روایت ہے کہ آگے یا پیچھے ہو جائے یا دائیں بائیں جانب ہو جائے۔ حماد کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ نفل نماز میں۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنٰى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔

ارزق بن قیس کا بیان ہے کہ امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھی۔ فرمایا کہ میں نے یہ نماز یا ایسی نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آشامل ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو دائیں بائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ مبارک رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابورمثہ مڑے ہیں۔ پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آکر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا پس حضرت عمر اس کی طرف جھپٹے اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا۔ پھر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ کیونکہ اہل کتاب نہیں ہلاک ہوئے مگر اسی وجہ سے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں رہتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہِ جان افروز اٹھائی اور فرمایا اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔

بَابٌ ۳۴۵ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

سجدہ سہو کا بیان

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى يُعْرَفُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر دن کی کوئی نماز پڑھائی تو آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس گئے جو سامنے مسجد میں تھی، اس پر دونوں دست مبارک رکھ لیے ایک کے اوپر دوسرا۔ آپ کے پُرنور چہرے سے غصے کے آثار نمایاں تھے جلدی سے جانے والے

فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرْعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَأَوْمَئُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ قَالَ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ فَقَالَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

٩٩٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ بِنَا وَلَمْ يَقُلْ فَأَوْمَئُوا قَالَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَتَمَّ حَدِيثُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَوْمَئُوا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

٩٩٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَمَّادٍ كُلِّهِ إِلَى آخِرِ قَوْلِهِ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَالتَّشَهُّدُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَانَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ

حضرات چلے گئے اور وہ کہہ رہے تھے نماز کم ہو گئی۔ موجود حضرات میں حضرت ابو بکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرنے سے دونوں ڈرتے رہے تو ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے اشارے سے ہاں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی جگہ پر لوٹے اور باقی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے طویل۔ پھر اٹھتے ہوئے تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے طویل۔ پھر اٹھے اور تکبیر کہی۔ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین سے سہو میں سلام کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ سے تو یاد نہیں رہا لیکن مجھے بتایا گیا کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ایوب نے محمد بن سیرین سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا اور حدیث حماد زیادہ مکمل ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ ہمیں پڑھائی اور نہ اشارے کے متعلق کہا فرمایا کہ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر اٹھے اور یہ نہیں کہا کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہلے سجدوں کی طرح یا ان سے طویل پھر اٹھے اور باقی حدیث مکمل کی لیکن مابعد کا مضمون بیان نہیں کیا اور اشارہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر حماد کی ساری حدیث معناً یہاں تک بیان کی کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت عمران بن حصین۔ فرمایا کہ پھر سلام پھیرا۔ میں عرض گزار ہوا کہ تشہد؟ فرمایا کہ تشہد کے متعلق میں نے نہیں سنا اور تشہد پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے اور راوی نے ذوالیدین کہنے کا ذکر نہیں کیا اور نہ لوگوں کے اشارہ کرنے کا ذکر کیا اور نہ غصے

وَلَا ذَكَرَ فَاوْمَأَ وَلَا ذَكَرَ الْغَضَبَ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ.

کا ذکر کیا اور حماد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۹۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ أَنَّهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانٍ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ وَحُمَيْدٌ وَيُونُسُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامٍ لَمْ يَذْكُرَا عَنْهُ هَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذوالیدین والے واقعے میں روایت کی کہ آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ ہشام یعنی ابن حسان نے کہا تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حبیب بن شہید، حمید، یونس، عاصم احول محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے —— کی لیکن ان میں سے کسی نے بھی ذکر نہیں کیا جو حماد بن زید نے ہشام سے روایت کی کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی۔ حماد بن سلمہ اور ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا اور ان سے اس بات کا ذکر نہیں کیا جس کا حماد بن زید نے ذکر کیا ہے کہ تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہی۔

۹۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَتَّى يَقَّنَهُ اللهُ ذَلِكَ.

سعید بن مسیب، ابوسلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اور آپ نے سہو کے دو سجدے نہیں کیے مگر جب آپ کو اس بات کا پورا یقین ہو گیا۔

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُسْجَدَانِ إِذَا شَكَّ حَتَّى لَقَّاهُ النَّاسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ

ابن شہاب کو ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ نے بتایا کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو سجدے نہیں کیے جو کیے جاتے ہیں مگر جبکہ لوگوں نے متفقہ طور پر بتایا۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ بات سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے بتائی اور فرمایا کہ مجھے اس کی ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابوبکر بن حارث بن ہشام اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس واقعے کو یحییٰ بن ابوکثیر اور عمران بن ابی انس نے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن

وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَعِمْرَانُ ابْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اس میں دو سجدوں کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے زبیدی، زہری، ابوبکر بن سلیمان بن ابو حثمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں فرمایا کہ سہو کے ۲ دو سجدے نہیں کیے۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهُ نَقَصَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ پس آپ نے مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَسَدٍ اَنَا شَبَابَةُ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ اَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

سعید بن ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک فرض نماز میں دو رکعتوں پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک آدمی آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کمی فرما دی گئی ہے یا آپ بھول گئے فرمایا کہ میں نے ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے کیا ہے۔ پس آپ نے باقی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہو گئے اور سہو کے دو سجدے نہیں کیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس واقعے کو داؤد بن حصین، ابوسفیان مولیٰ ابو احمد، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے ۲ دو سجدے کیے۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

ضمضم ابن جوس ہفانی نے اس واقعے کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر سلام پھیرنے کے بعد سہو کے ۲ دو سجدے کیے۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ نَا

احمد بن محمد بن ثابت، ابواسامہ۔ محمد بن علاء، ابواسامہ

أَبُو أُسَامَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

عبید اللہ، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پھر ابن سیرین نے جو حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ قَالَ عَنْ مَسْلَمَةَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ طَوِيلَ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَوٰةُ يَا رَسُولَ اللهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ۔

مسدد، یزید بن زریع۔ مسدد، مسلمہ بن محمد، خالد حذاء، ابوقلابہ، ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر اندر داخل ہو گئے۔ مسلمہ حجرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں پیش ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا اور وہ لمبے ہاتھوں والا تھا وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ پس آپ غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے فرمایا کیا اس نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے بقیہ رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔ ف

ف۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیار سے ذوالیدین کہا کرتے تھے یعنی دو ہاتھوں والا۔ سبحان اللہ! بھلا دو ہاتھوں والا کون نہیں ہے؟ مسلمان کو چاہیے کہ اگر وہ اپنے کسی بھائی یا عزیز کو اصلی نام کے سوا کسی اور نام سے پکاریں تو ایسا لقب محبت سے لبریز ہونا چاہیے وہ دوسرے کے لیے باعث اذیت و ذلت اور دل آزار نہیں ہونا چاہیے کیونکہ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ (۴۹: ۱۱) کے ذریعے پروردگار عالم نے ایسے ناموں سے روکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۴۶ إِذَا صَلَّى خَمْسًا۔

جب پانچ رکعتیں پڑھیں

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَفْصٌ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَوٰةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ عرض کی گئی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَلَا اَدْرِيْ زَادَ اَمْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَأْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَقَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ زیادہ پڑھی یا کم جب سلام پھیر دیا تو عرض کی گئی کہ یارسول اللہ نماز میں ایک نئی بات ہوئی ہے فرمایا کہ وہ کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ پس آپ نے اپنا پیر جھکایا قبلے کی جانب رُخ کیا اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا فارغ ہوئے تو چہرۂ مبارک ہماری جانب کر کے فرمایا جب نماز میں کوئی بات ہو جائے تو مجھے بتادیا کرو کیونکہ میں بھی بشر ہوں، بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادیا کرو اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو غور کرے کہ درست کیا ہے اور اس کے مطابق پوری کر کے سلام پھیر دے پھر دو سجدے کرلے۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا اَبِيْ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا قَالَ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوَاهُ حُصَيْنٌ نَحْوَ الْاَعْمَشِ۔

علقمہ نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ فرمایا جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو چاہیے دو سجدے کرلے۔ پھر آپ گھومے اور دو سجدے کیے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حصین نے اعمش کی طرح۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا جَرِيْرٌ ح وَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى نَا جَرِيْرٌ وَهٰذَا حَدِيْثُ يُوْسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ زِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا قَالُوْا فَاِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ۔

نصر بن علی، جریر۔ یوسف بن موسیٰ، جریر اور یوسف کی یہ حدیث حسن بن عبیداللہ، ابراہیم بن سوید، علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپس میں کانا پھوسی کی۔ فرمایا کیا کہتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ گھومے اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا پھر فرمایا کہ میں بھی بشر ہوں، بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ سُوَيْدَ

سوید بن قیس نے حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ فَقَالُوا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ

نے ایک روز نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا اور نماز سے ایک رکعت باقی تھی۔ ایک شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی کہ آپ نماز کی ایک رکعت بھول گئے ہیں۔ آپ واپس مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی پس آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ اس آدمی کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں مگر میں اسے پہچان لوں گا۔ جب وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا یہ تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

بَابُ ٣٤ مَنْ قَالَ يُلْقِي الشَّكَّ۔

جس نے شک کو دور کرنے کے لیے کہا

١٠١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ مُرْغِمَتَيِ الشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوٗدَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي خَالِدٍ أَشْبَعُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک لاحق ہو تو شک کو دور کر کے ایک بات پر یقین کرے۔ جب یقین ہو جائے پوری ہونے کا تو دو سجدے کرے اگر نماز پوری ہو گئی تھی تو یہ رکعت نفلی ہو جائے گی اور دو سجدے اور اگر نماز کم تھی تو یہ رکعت اس کی نماز کو پوری کر دے گی اور دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے ہوئے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہشام بن سعد اور محمد بن مطرف عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

١٠١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ۔

محمد بن عبد العزیز بن ابو رزمہ، فضل بن موسیٰ، عبد اللہ بن کیسان، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہو کے دونوں سجدوں کا نام شیطان کو ذلیل کرنے والے رکھا۔

١٠١٣۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو

صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا شك أحدكم في صلاته فلا يدري كم صلى ثلاثا أو أربعا فليصل ركعة وليسجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم فإن كانت الركعة التي صلى خامسة شفعها بهاتين وإن كانت رابعة فالسجدتان ترغيم للشيطان۔

جائے اور اسے یہ پتہ نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟ چاہیئے کہ ایک رکعت اور پڑھے اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے جو رکعت پڑھی اگر یہ پانچویں ہے تو دونوں سجدے اسے دوگانہ بنا دیں گے اور اگر چوتھی ہے تو یہ دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے۔

۱۰۱۴۔ حدثنا قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن القاري عن زيد بن أسلم بإسناد مالك قال إن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا شك أحدكم في صلاته فإن استيقن أن قد صلى ثلاثا فليقم فليتم ركعة بسجودها ثم يجلس فيتشهد فإذا فرغ فلم يبق إلا أن يسلم فليسجد سجدتين وهو جالس ثم يسلم ثم ذكر معنى مالك قال أبو داود وكذلك رواه ابن وهب عن مالك وحفص بن ميسرة وداود بن قيس و هشام بن سعد إلا أن هشاما بلغ به أبا سعيد الخدري۔

زید بن اسلم نے مالک کی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے۔ اگر اسے یقین ہو جائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو ایک رکعت اس کے سجدوں سمیت مزید پڑھ لے پھر بیٹھ کر تشہد پڑھے اور جب سلام کے سوا کچھ باقی نہ رہے تو بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے اور سلام پھیر دے۔ پھر مالک کی طرح معناً بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے ابن وہب نے مالک، اور حفص بن میسرہ اور داؤد بن قیس اور ہشام بن سعد سے۔ مگر ہشام نے اسے حضرت ابوسعید خدری تک پہنچایا ہے۔

باب ۳۲۸ من قال يتم على أكبر ظنه۔

جس نے کہا کہ ظن غالب کے مطابق پوری کرے

۱۰۱۵۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن خصيف عن أبي عبيدة بن عبد الله عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا كنت في صلوة فشككت في ثلاث أو أربع وأكبر ظنك على أربع تشهدت ثم سجدت سجدتين وأنت جالس قبل أن تسلم ثم تشهدت أيضا ثم تسلم قال أبو داود رواه عبد الواحد عن خصيف ولم يرفعه ووافق عبد الواحد أيضا سفيان وشريك وإسرائيل واختلفوا في الكلام في متن الحديث ولم يسندوه۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور اس کا غالب گمان چار کی طرف ہو تو تشہد پڑھ کر سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے پھر دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبد الواحد نے خصیف سے لیکن مرفوع نہیں کیا اور موافقت کی ہے عبد الواحد کی سفیان، شریک اور اسرائیل نے لیکن ان کا حدیث کے متن میں اختلاف ہے اور انہوں نے اسے مسند نہیں کیا۔

۱۰۱۶۔ حدثنا محمد بن العلاء نا إسمعيل

محمد بن علاء، اسمٰعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحییٰ

ابْنُ اِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ نَا يَحْيَى ابْنُ
اَبِي كَثِيرٍ نَا عِيَاضٌ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ
نَا اَبَانُ نَا يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ اَمْ نَقَصَ
فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَتَاهُ
الشَّيْطٰنُ فَقَالَ اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ قَدْ
كَذَبْتَ اِلَّا مَا وَجَدَ رِيحًا بِاَنْفِهِ اَوْ صَوْتًا بِاُذُنِهِ وَهٰذَا
لَفْظُ حَدِيثِ اَبَانَ قَالَ اَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَ
عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ وَقَالَ
الْاَوْزَاعِيُّ عِيَاضُ بْنُ اَبِي زُهَيْرٍ۔

بن ابوکثیر، عیاض۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحییٰ، ہلال بن عیاض:
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی
نماز پڑھے اور یاد نہ رہے کہ زیادہ پڑھی یا کم تو بیٹھا ہوا دو سجدے
کرلے۔ جب اس کے پاس شیطان آکر کہے کہ تیرا وضو ٹوٹ گیا تو
کہنا چاہیئے کہ تو جھوٹ بولتا ہے مگر جبکہ اس کی بدبو اپنی ناک سے
سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے اور یہ لفظ حدیث ابان کے ہیں
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر اور علی بن مبارک نے عیاض بن ہلال
کہا ہے اور اوزاعی کہتے ہیں کہ وہ عیاض بن ابی زہیر ہے۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ
فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ
اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ
قَالَ اَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ
وَاللَّيْثُ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان
اس کے پاس آتا ہے اور اسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا
کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو ایسا پیش آئے تو بیٹھے
بیٹھے دو سجدے کرلے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ابن عیینہ
معمر اور لیث نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي يَعْقُوبَ نَا
يَعْقُوبُ اَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِاِسْنَادِهِ زَادَ وَهُوَ
جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ۔

حجاج بن ابویعقوب، یعقوب، زہری کا بھتیجا، محمد بن مسلم
نے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ
بھی کہا کہ سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ نَا يَعْقُوبُ اَنَا اَبِي عَنِ
ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ
بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ
اَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

حجاج، یعقوب، ان کے والد ماجد ابن اسحاق، محمد بن مسلم
زہری نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے
کہا کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے۔

باب ۳۴۹ مَنْ قَالَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

جس نے سلام کے بعد کہا

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ

احمد بن ابراہیم، حجاج، ابن جریج، عبداللہ بن مسافع

ابن جریج أخبرني عبد الله بن مسافع أن مصعب ابن شيبة أخبره عن عتبة بن محمد بن الحارث عن عبد الله بن جعفر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شك في صلاته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم۔

مصعب بن شیبہ، عقبہ بن محمد بن حارث نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ دو سجدے کرے سلام پھیرنے کے بعد۔

باب ۳۵ من قام من ثنتين ولم يتشهد۔

جو دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھے بغیر کھڑا ہو جائے

۱۰۲۱۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عبد الرحمن الأعرج عن عبد الله ابن بحينة أنه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم قام فلم يجلس فقام الناس معه فلما قضى صلاته وانتظرنا التسليم كبر فسجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم ثم سلم صلى الله عليه وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر چکے اور ہم سلام کا انتظار کر رہے تھے تو تکبیر کہہ کر آپ نے دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۰۲۲۔ حدثنا عمرو بن عثمان نا أبي وبقية قالا نا شعيب عن الزهري بمعنى إسناده وحديثه زاد وكان منا المتشهد في قيامه قال أبو داود وكذلك سجدهما ابن الزبير قام من ثنتين قبل التسليم وهو قول الزهري۔

شعیب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً مذکورہ حدیث کو روایت کیا اور اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ ہم میں قیام کے اندر تشہد پڑھنے والے بھی تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابن زبیر نے بھی سلام سے پہلے دو سجدے کیے جبکہ وہ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے تھے اور یہی زہری کا قول ہے۔

باب ۳۵ من نسي أن يتشهد وهو جالس۔

جو تشہد میں بیٹھنا بھول جائے

۱۰۲۳۔ حدثنا الحسن بن عمرو عن عبد الله ابن الوليد عن سفيان عن جابر نا المغيرة بن شبيل الأحمسي عن قيس بن أبي حازم عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام الإمام في الركعتين فإن ذكر قبل أن يستوي قائما فليجلس فإن استوى قائما فلا يجلس ويسجد سجدتي السهو۔

قیس بن ابوحازم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر امام دو رکعت کے بعد کھڑا ہو جائے تو سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اگر یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ سہو کے دو سجدے کر لے۔

۱۰۲۴۔ حدثنا عبيد الله بن عمر الجشمي

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ

نا يزيد بن هارون انا المسعودي عن زياد بن علاقة قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين قلنا سبحان الله قال سبحان الله ومضى فلما اتم صلاته وسلم سجد سجدتي السهو فلما انصرف قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع كما صنعت قال ابوداود كذلك رواه ابن ابي ليلى عن الشعبي عن المغيرة ابن شعبة ورواه ابو عميس عن ثابت بن عبيد قال صلى بنا المغيرة بن شعبة مثل حديث زياد بن علاقة قال ابوداود ابو عميس اخو المسعودي وفعل سعد بن ابي وقاص مثل ما فعل المغيرة وعمران بن حصين والضحاك ابن قيس ومعاوية ابن ابي سفيان وابن عباس افتى بذلك وعمر بن عبد العزيز قال ابوداود وهذا فيمن قام من ثنتين ثم سجدوا بعد ما سلموا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو وہ دوسری رکعت پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے سبحان اللہ سبحان اللہ بھی کہا لیکن وہ چلتے رہے۔ جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو سہو کے دو۲ سجدے کیے جب لوٹے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو کرتے ہوئے دیکھا وہی کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابن ابی لیلیٰ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اور روایت کیا ہے اسے ابو عمیش نے ثابت بن عبید سے فرمایا کہ ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی۔ پھر زیاد بن علاقہ کی طرح حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو عمیس بھائی ہے مسعودی کا اور حضرت مغیرہ کی طرح کیا حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عمران بن حصین، حضرت ضحاک بن قیس حضرت معاویہ بن ابو سفیان اور حضرت ابن عباس نے اور اسی پر فتویٰ دیا عمر بن عبد العزیز نے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے ہے جو دو۲ رکعت پر کھڑا ہو جائے۔ پھر انہوں نے سجدہ کیا سلام پھیرنے کے بعد۔

۱۰۲۵۔ حدثنا عمرو بن عثمان والربيع بن نافع وعثمان ابن ابي شيبة وشجاع بن مخلد بمعنى الاسناد ان ابن عياش حدثهم عن عبيد الله بن عبيد الكلاعي عن زهير يعني ابن سالم العنسي عن عبد الرحمن بن جبير ابن نفير قال عمرو وحده عن ابيه عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم ولم يذكر عن ابيه غير عمرو۔

عمرو بن عثمان اور ربیع بن نافع اور عثمان بن ابو شیبہ اور شجاع بن مخلد، ابن عیاش، عبید اللہ بن عبید کلاعی، زہیر یعنی ابن سالم عنسی، عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر، عمرو، ان کے والد ماجد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بھول کے لیے دو۲ سجدے ہیں سلام پھیرنے کے بعد اور عمرو کے سوا ان کے والد ماجد کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

باب ۳۵۲ سجدتي السهو فيهما تشهد وتسليم

سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے

۱۰۲۶۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا محمد بن عبد الله بن المثنى حدثني اشعث

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن عبد اللہ ابن المثنیٰ، اشعث محمد بن سیرین، خالد یعنی الحذاء، ابو قلابہ، ابو مہلب، حضرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی تو بھول گئے پس دو سجدے کیے۔ پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔

باب ۳۵۳ اِنْصِرَافِ النِّسَاءِ قَبْلَ الرِّجَالِ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

نماز پڑھ کر عورتوں کا مردوں سے پہلے چلے جانا

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيْلًا وَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ كَيْمَا يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ۔

ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے اور لوگ سمجھ جاتے کہ یہ اس لیے ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

باب ۳۵۴ كَيْفَ الْاِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

نماز سے کیسے واپس لوٹے

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ رَجُلٍ مِنْ طَيِّئٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ۔

قبیلہ طے کے ایک فرد قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ دونوں جانب پھرا کرتے تھے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ نَصِيْبًا لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ عُمَارَةُ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ بَعْدُ فَرَأَيْتُ مَنَازِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ۔

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آدمی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ مقرر نہ کرلے کہ ہمیشہ دائیں جانب ہی سے لوٹا کرے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر بائیں جانب سے لوٹتے دیکھا ہے۔ عمارہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانوں کو بائیں جانب دیکھا۔

باب ۳۵۵ صَلٰوةِ الرَّجُلِ التَّطَوُّعَ فِيْ بَيْتِهِ۔

آدمی کا اپنے گھر میں نوافل پڑھنا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بنالیا

فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا اپنا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

باب ۳۵۶ مَنْ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ عَلِمَ۔

جس نے قبلہ رو نماز نہ پڑھی پھر معلوم ہوا

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَمَالُوا كَمَا هُمْ رُكُوعٌ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بیت المقدس کی جانب منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ آیت اتری۔ پس پھیر لو اپنا منہ مسجد حرام کی جانب اور جہاں کہیں ہو تو اپنے منہ اسی کی جانب پھیرا کرو (۲: ۱۴۴) تو ایک شخص بنی سلمہ کے پاس سے گزرا تو انہیں آواز دی جبکہ وہ نماز فجر کے رکوع میں تھے۔ بیت المقدس کی جانب منہ کیے ہوئے کہ لوگو! قبلہ کعبہ کی جانب تبدیل ہو گیا ہے دو مرتبہ کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ رکوع میں ہی کعبے کی جانب پھر گئے۔

باب ۳۵۷ تَفْرِيعُ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے احکام

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهَا سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم پیدا فرمائے گئے اسی میں اتارے گئے اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اسی میں وفات پائی اور اسی میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی ذی روح ایسا نہیں مگر جمعہ کے روز صبح کو سورج طلوع ہوتے ہی گھڑی بھر کان لگائے رہتا ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اسے بندہ مسلمان نماز کی حالت میں اور وہ اللہ تعالیٰ سے حاجت کا سوال کرے مگر اسے عطا فرما دیا جاتا ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ ساعت سال میں ایک روز ہوتی ہے تو میں نے کہا کہ ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ پس

فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلَّى فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ ذَاكَ۔

کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا اور ان سے ذکر کیا جو اپنی کعب سے مجلس ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ مجھے وہ ساعت معلوم ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ مجھے بھی بتا دیجیے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ وہ جمعہ کے روز آخری ساعت ہے۔ میں نے کہا کہ وہ جمعہ کے روز آخری ساعت کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ”نہیں پاتا اس کو بندہ مسلمان نماز پڑھتے ہوئے“ اور اس ساعت میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھے۔ میں نے کہا یہی بات ہے کہا تو پھر وہ یہی ہے۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

ابوالاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بیہوش ہوں گے پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ گل چکے ہوں گے، یعنی مٹی ہو گئے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کے جسم کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں اور اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام بھی ہمیشہ سے اہل حق کا یہی عقیدہ رہا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف جذب القلوب میں اسے تصریحاً بیان فرمایا اور اشعۃ اللمعات جلد اول میں بھی حیاتِ انبیاء کی تصریح فرمائی ہے۔ ان حضرات کے اجسام مبارکہ دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو گلانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار عالم نے زمین پر حرام فرما دیا ہے بلکہ ان کے طفیل ان حضرات کے خدام ذوالکرام کے اجسام مبارکہ بھی گلنے سڑنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ۔

مَنْ يَّشَآءُ اہل حق کا یہ اجماعی عقیدہ ہے جس کی تقریباً تمام بزرگوں نے تصریح فرمائی ہے۔ یہ حضرات بعد وفات بھی پوری دنیا کی خبر رکھتے اور ساری کائنات میں تصرف فرماتے ہیں کیونکہ پروردگار عالم نے ان حضرات کے مبارک سروں پر تاج خلافت سجایا اور انہیں کائنات کا حاکم بنایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم، نبی الانبیاء اور سرور کون و مکاں ہیں آپ صرف پروردگار عالم کے محکوم اور کائنات کے ہر بڑے سے بڑے فرد کے حاکم ہیں اس خلافتِ عظمیٰ کے باعث پوری کائنات اور اس کا ہر فرد پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے دائرۂ علم میں رکھا اور کونین میں تصرف کرنے کا ماذون و مختار و مجاز بنایا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء نے تفسیر عزیزی میں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کے تحت خلافت کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے اہل حق کی خوب ترجمانی کی ہے اس اسلامی ایمانی اور اجماعی عقیدے میں اہل حق کے ایک فرد نے بھی اختلاف نہیں کیا لیکن خوارج اپنے روز اول ہی سے مقربین بارگاہِ الٰہیہ سے عداوت رکھنے کے باعث حیاتِ انبیاء کا انکار کرتے اور ان حضرات کے علم و تصرف کی بات سن کر بیچ پا اور آگ بگولہ ہوتے ہی آئے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی آواز پر کان دھر کر انبیائے کرام کے دشمنوں کی صف میں شامل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حضرات انبیائے کرام کی تعظیم و محبت ہی سرمایۂ انسان اور جانِ ایمان ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۵۸ الْاِجَابَةِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ اَنَّ الْجُلَاحَ مَوْلٰى عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيْدُ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو ابن الحارث، جلاح مولیٰ عبدالعزیز، ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کا روز بارہ ساعت کا ہوتا ہے۔ ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اس کو مسلمان اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے مگر اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے۔ پس اسے عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کیا کرو۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ الْجُمُعَةِ يَعْنِي السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ قَالَ

ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کیا تم نے اپنے والد ماجد سے وہ بات سنی ہے جو وہ جمعہ کی مقبول ساعت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ امام کے بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ منبر پر بیٹھنے کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔

أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ.

بَابُ ۳۵۹ فَضْلِ الْجُمُعَةِ.

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ أَوِ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَتَجْلِسُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَهٍ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَقَالَ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ.

بَابُ ۳۶۰ التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ.

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ

جمعہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز جمعہ کے لیے آیا تو غور سے سنا اور خاموش رہا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے گئے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جس نے کنکریاں ہٹائیں تو اس نے لغو کام کیا۔

ام عثمان کے مولیٰ نے کوفہ کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو شیطان اپنے جھنڈوں کو لے کر بازاروں میں آجاتے ہیں اور لوگوں کو ان کی ضروریات اور کاروبار میں پھنسا کر جمعے سے روکتے ہیں اور فرشتے صبح سے مسجد کے دروازے پر آبیٹھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ پہلی ساعت میں کون آیا اور کونسا آدمی دوسری ساعت میں آیا، یہاں تک کہ امام نکل آتا ہے۔ جب وہ ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں سے امام کی سن سکے اور اسے دیکھ سکے نیز خاموش رہے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے اور جو ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے امام کو سنا اور اسے دیکھا لیکن لغو کام کیے اور خاموش نہ رہا تو اس پر ایک حصہ بوجھ پڑے گا۔ جس نے جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو تو اس نے بھی لغو کام کیا اور جس نے کوئی لغو کام کیا تو اس کو اس جمعہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ پھر آخر میں فرمایا کہ یہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ولید بن مسلم نے ابن جابر سے روایت کرتے ہوئے الرّبائث کہا اور ان کی بیوی ام عثمان کا مولیٰ ابن عطا ہے۔

جمعہ چھوڑنے پر وعید

عبیدہ بن سفیان حضرمی نے حضرت ابوالجعد ضمری

ابْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کاہلی کے باعث تین جمعہ ترک کر دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

باب ۳۶۱ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا۔

جمعہ چھوڑنے کا کفارہ

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ الْعُجَيْفِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ وَخَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ فِي الْمَتْنِ۔

قدامہ بن وبرہ عجیفی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز جمعہ بغیر کسی عذر کے ترک کر دے وہ ایک دینار خیرات کرے اگر یہ میسر نہ آئے تو نصف دینار سہی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح خالد بن قیس نے روایت کی اور انہوں نے اسناد میں اختلاف اور متن میں اختلاف کیا ہے۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَإِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ هَكَذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَقَالَ عَنْ سَمُرَةَ۔

حضرت قدامہ بن وابرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا بغیر کسی عذر کے جمعہ فوت ہو جائے اسے چاہیئے کہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع گندم یا نصف صاع خیرات کرے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ سعید بن بشیر نے بھی اسے روایت کیا ہے مگر انہوں نے کہا کہ ایک مد یا نصف مد اور انہوں نے سمرہ سے روایت کیا۔

باب ۳۶۲ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ۔

جس پر جمعہ واجب ہے

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي

عبد اللہ بن ہارون نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

الطَّائِفِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنْ سُفْيَانَ مَقْصُورًا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ قَبِيصَةُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز جمعہ ہر اس شخص پر ہے جو اذان سنے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً روایت کیا ہے اور انہوں نے مرفوع نہیں کیا مرفوعاً اسے قبیصہ نے روایت کیا ہے۔

باب ٣٦٣ الْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيرِ۔

١٠٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَانَ يَوْمَ مَطَرٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ أَنَّ الصَّلَوٰةَ فِي الرِّحَالِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ۔

١٠٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

١٠٤٦ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَأَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ يَبْتَلَّ أَسْفَلُ نِعَالِهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فِي رِحَالِهِمْ۔

بارش کے روز جمعہ

ابوملیح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حنین کے روز بارش ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ندا کرنے کا حکم فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید ان کے ایک دوست نے ابوملیح سے روایت کی ہے کہ وہ جمعہ کا روز تھا۔

نصر بن علی، سفیان بن حبیب، خالد حذاء، ابوقلابہ، ابوملیح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ صلح حدیبیہ کے روز بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو جمعہ کا روز تھا اور بارش ہو رہی تھی لیکن اتنی ہوئی کہ جوتوں کے تلے بھی نہ بھیگے مگر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھی جائے۔

باب ٣٦٤ التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ۔

١٠٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى أَنَّ الصَّلَوٰةَ فِي الرِّحَالِ قَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ مَطِيرَةٌ أَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى الصَّلَوٰةُ فِي الرِّحَالِ۔

ٹھنڈی رات میں جماعت سے رُک جانا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ضجنان نامی مقام پر ایک ٹھنڈی رات میں اترے تو آپ نے منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔ ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ٹھنڈی یا بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم فرماتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔

۱۰۴۸۔ حدثنا مؤمل بن هشام نا إسمعيل عن أيوب عن نافع قال نادى ابن عمر بالصلوة بضجنان ثم نادى أن صلوا في رحالكم قال فيه ثم حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يأمر المنادي فينادي بالصلوة ثم ينادي أن صلوا في رحالكم في الليلة الباردة وفي الليلة المطيرة في السفر قال أبو داود رواه حماد بن سلمة عن أيوب وعبيد الله قال فيه في السفر في الليلة القرة أو المطيرة۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان نامی مقام پر نماز کی اذان کہی پھر آواز دی کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے پھر حدیث بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم فرماتے پھر ندا کرواتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے جبکہ سفر میں رات زیادہ ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن سلمہ ایوب اور عبید اللہ نے اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ سفر میں جب رات زیادہ ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔

۱۰۴۹۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو أسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أنه نادى بالصلوة بضجنان في ليلة ذات برد وريح فقال في آخر ندائه ألا صلوا في رحالكم ألا صلوا في الرحال ثم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن إذا كانت ليلة باردة أو ذات مطر في سفر يقول ألا صلوا في رحالكم۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان نامی مقام پر نماز کے لیے اذان کہی جبکہ رات ٹھنڈی اور آندھی والی تھی اور اذان کے آخر میں فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کے دوران ٹھنڈی اور بارش والی رات میں مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ نماز اپنی قیام گاہوں میں پڑھ لو۔

۱۰۵۰۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع أن ابن عمر يعني أذن بالصلوة في ليلة ذات برد وريح فقال ألا صلوا في الرحال ثم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن إذا كانت ليلة باردة أو ذات مطر يقول ألا صلوا في رحالكم۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور آندھی والی رات میں اذان کہی اور کہا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو پھر فرمایا کہ ٹھنڈی اور بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

۱۰۵۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن نافع عن ابن عمر قال نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك في المدينة في الليلة المطيرة والغداة القرة قال أبو داود روى هذا الخبر يحيى بن سعيد الأنصاري عن القسم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے مدینہ منورہ میں ایک بارش اور سخت سردی والی رات میں اسی طرح منادی کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس بات کو یحییٰ ابن سعید انصاری، قاسم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا سفر میں ہوا۔

قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو چاہے وہ اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَمُّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ قَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک بارش والے روز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے موذن سے فرمایا کہ جب تم أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہو تو اس کے بعد حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ کہنا لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا تو فرمایا ایسا انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ جمعہ ایک ذمہ داری ہے اور میں نے ناپسند کیا کہ کیچڑ اور بارش میں آپ لوگوں کو چلنے کی تکلیف دوں۔

بَابُ ۳۶۵ الْجُمُعَةِ لِلْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ۔

غلام اور عورت کے لیے جمعہ

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْتَشِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا۔

قیس بن مسلم نے حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری حق ہے ماسوائے چار کے۔ مملوک غلام، عورت، بچہ اور بیمار کے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت طارق بن شہاب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے لیکن آپ سے کچھ بھی سنا نہیں ہے۔ (گویا یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ مرسل ہے)۔

بَابُ ۳۶۶ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى۔

دیہات میں نماز جمعہ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ لَفْظُهُ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرٰهِيمَ ابْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ابوجمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسلام میں پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اس جمعہ کے بعد جو مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد

إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ.

کے اندر پڑھا گیا تھا وہی ہے جو جواثا میں قائم کیا گیا اور جواثا بحرین کا ایک قریہ ہے۔ عثمان راوی نے کہا کہ عبد القیس کا ایک قریہ تھا۔ ف۔

ف۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ کی شرائط میں سے ایک شرط مصر یعنی شہر کا ہونا بھی ہے۔ دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور اہل دیہات کا جمعہ پڑھنا مکروہ ہے در مختار، لیکن جہاں گاؤں والے پڑھتے ہوں تو مفسدہ یعنی فتنہ عوام کے باعث منع نہ کیا جائے اور اہل علم جمعہ کے بعد ظہر کے چار فرض پڑھ لیں اور عوام کو ان کا حکم نہ دیں کہ جھگڑا کریں گے۔ اس حدیث میں جو جواثی کے اندر جمعہ پڑھنا مذکور ہوا اور اس کے لیے لفظ قریہ وارد ہوا تو اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کہ لفظ قریہ کا شہر اور گاؤں دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِيهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا لَكَ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ ابْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ.

عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک جو اپنے والد ماجد کی بینائی چلی جانے کے بعد انہیں راستہ بتایا کرتے تھے ان سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب جمعہ کے روز اذان سنی تو حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے دعا مانگی میں عرض گزار ہوا کہ اذان سن کر آپ حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے دعا کیوں مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی ہزم النبیت میں جمعہ قائم کیا تھا جو نقیع کے اندر بنی بیاضہ کی زمین میں ہے میں نے کہا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ چالیس۔

باب ۲۳۳ إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيدٍ.

جب عید جمعہ کے روز آئے

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ.

ایاس بن ابو رملہ شامی کا بیان ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے پاس موجود تھا جبکہ وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جبکہ ایک دن میں دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہوئیں۔ کہا ہاں۔ کہا آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ آپ نے عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو نماز جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ نَا

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز

أسباط عن الأعمش عن عطاء ابن أبي رباح قال صلى بنا ابن الزبير في يوم عيد في يوم جمعة أول النهار ثم رحنا إلى الجمعة فلم يخرج إلينا فصلينا وحدانا وكان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذكرنا ذلك له فقال أصاب السنة۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں دن کے پہلے حصے میں عید کی نماز پڑھائی پھر ہم نماز جمعہ کے لیے آئے تو وہ ہمارے پاس تشریف نہ لائے اور ہم نے خود نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس طائف میں تھے جب وہ تشریف لائے تو ہم نے اس بات کا ان سے ذکر کیا فرمایا کہ انھوں نے سنت کو پالیا ہے۔

۱۰۵۹۔ حدثنا يحيى بن خلف نا أبو عاصم عن ابن جريج قال قال عطاء اجتمع يوم جمعة ويوم فطر على عهد ابن الزبير فقال عيدان اجتمعا في يوم واحد فجمعهما جميعا فصلاهما ركعتين بكرة لم يزد عليهما حتى صلى العصر۔

ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں جمعہ اور عید الفطر دونوں ایک روز جمع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ پس دونوں کی اکٹھی دو رکعتیں صبح کے وقت پڑھ لیں اور ان دونوں پر کوئی اضافہ نہیں کیا یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی۔

۱۰۶۰۔ حدثنا محمد بن المصفى وعمر بن حفص الوصابي المعنى قالا نا بقية نا شعبة عن مغيرة الضبي عن عبد العزيز بن رفيع عن أبي صالح عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال قد اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن شاء أجزأه من الجمعة وإنا مجمعون قال عمر عن شعبة۔

محمد بن مصفیٰ اور عمر بن حفص وصابی، بقیہ، شعبہ، مغیرہ ضبی، عبد العزیز بن رفیع، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا جو تم میں نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھے اور ہم نماز جمعہ پڑھیں گے عمر نے شعبہ سے بھی روایت کی ہے۔

باب ۳۶۸ ما يقرأ في صلوة الصبح يوم الجمعة۔

جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھے

۱۰۶۱۔ حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن مخول ابن راشد عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلوة الفجر يوم الجمعة تنزيل السجدة وهل أتى على الإنسان حين من الدهر۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں سورہ تنزیل السجدہ اور سورۂ الدہر یعنی هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ۔ پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۶۲۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة عن مخول بإسناده ومعناه وزاد في صلوة الجمعة بسورة الجمعة وإذا جاءك المنافقون۔

شعبہ نے مخول سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نماز جمعہ میں سورۂ الجمعہ اور سورۂ المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

بَابٌ ۳۶۹ اَللُّبْسُ لِلْجُمُعَةِ۔

لباس جمعہ کا بیان

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ يَعْنِي تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلّہ بکتا ہوا دیکھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش اسے آپ خرید لیں تاکہ اسے پہنا کریں جمعہ کے روز اور جبکہ کوئی وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی چیزیں وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان میں سے حُلّے آئے تو ان میں سے آپ نے حضرت عمر کو ایک حلہ دیا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے پہناتے ہیں حالانکہ حلہ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کو نہیں دیا۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا جو کہ مکہ مکرمہ میں تھا۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْتَعْ هٰذِهٖ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوُفُوْدِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَالْاَوَّلُ اَتَمُّ۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازار میں ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا تو اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض گزار ہوئے کہ اسے خرید لیجیے تاکہ عید کے روز اور وفود کے وقت زینت حاصل ہو۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی لیکن پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرٌو اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَوْ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدْتُمْ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ

یحییٰ بن سعید انصاری نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی پر یہ زیادہ بوجھ نہیں ہے کہ اپنے محنت کرنے والے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے نماز جمعہ کے لیے رکھ چھوڑے۔ اسے عمرو، ابن ابوحبیب، موسیٰ بن سعد، ابن حبان، حضرت ابن سلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے وہب بن جریر ان کے والد ماجد، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابوحبیب

سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

موسیٰ بن سعد، یوسف بن عبد اللہ بن سلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۳۷۰ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

نماز سے پہلے جمعہ کے روز حلقہ بنانا

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد اور جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور اس میں گم شدہ چیز تلاش کرنے سے اور اس میں شعر پڑھنے سے اور جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۳۷۱ اِتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ۔

منبر بنوانا

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ ابْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ

ابوحازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں منبر رسول کی لکڑی کے بارے میں شک تھا۔ انہوں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ کس چیز کا ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ کس روز رکھا گیا اور کس روز پہلے پہل اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں عورت کے لیے پیغام بھیجا جس کا حضرت سہل نے نام بتایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑی کا منبر بنا دے تاکہ اس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے گفتگو کیا کروں۔ عورت نے اسے حکم دیا تو اس نے غابہ کے طرفا نامی درخت کی لکڑی سے بنا کر حاضر کر دیا۔ عورت نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسی جگہ اسے رکھ دیا گیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ نے اس پر تکبیر کہی پھر رکوع کیا اسی پر تھے پھر پیٹھ پھیر کر اترے

الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَدُنَ قَالَ لَهُ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَلَا أَتَّخِذُ لَكَ مِنْبَرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَجْمَعُ أَوْ يَحْمِلُ عِظَامَكَ قَالَ بَلٰى فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا مِرْقَاتَيْنِ۔

بابٌ ۳۷۲ مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ۔

بابٌ ۳۷۳ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو دَاوٗدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ مُجَاهِدٌ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي الْخَلِيلِ وَأَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

بابٌ ۳۷۴ وَقْتِ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيُّ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا يَعْلَى بْنُ

اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر واپس جلوہ افروز ہو گئے جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تم میری پیروی کر سکو اور تمہیں میری نماز معلوم ہو جائے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر بھاری ہو گیا تو حضرت تمیم داری عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منبر تیار نہ کر دوں؟ فرمایا اچھا تیار کر دو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر بنایا جس کی دو سیڑھیاں تھیں۔

منبر کی جگہ

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے درمیان اتنی جگہ تھی جس سے بکری گزر سکے۔

جمعہ کے روز زوال سے پہلے نماز پڑھنا

ابو خلیل نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے ماسوائے روز جمعہ کے اور فرمایا کہ جمعہ کے سوا جہنم کو روزانہ سلگایا جاتا ہے۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ مجاہد عمر میں ابو خلیل سے بڑے تھے اور ابو خلیل کو حضرت ابو قتادہ سے سماع حاصل نہیں ہوا۔

نماز جمعہ کا وقت

عثمان بن عبد الرحمٰن تیمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ اس وقت پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا (یعنی زوال ختم ہونے کے بعد)۔

ایاس بن سلمہ سے ان کے والد ماجد حضرت سلمہ بن اکوع۔

الْحَارِثِ سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے پھر واپس لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم قیلولہ کرتے اور دوپہر کا کھانا کھاتے نماز جمعہ کے بعد۔

باب ۳۷۵ النِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کی اذان

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

ابن شہاب نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں جمعہ کے روز پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگ بڑھ گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کا حکم فرمایا پس یہ زوراء کے مقام پر دی جاتی پھر یہ حکم معمول ہو گیا۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جمعہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شیخین کے زمانوں میں ایک ہی اذان کہی جاتی تھی۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسری اذان کا اضافہ کیا اور اس اذان پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا کسی نے انکار نہ کیا لہٰذا ایسا کرنا بھی مسلمانوں کے لیے مسنون ہو گیا کیونکہ یہ اجماع صحابہ سے ثابت ہوا جو امت محمدیہ کے لیے حجت ہے۔ اسی طرح اہل علم حضرات کا جن امور محدثہ پر اجماع ہوا وہ ملت اسلامیہ کا معمول بنے کیونکہ مصلحت وقت اور اپنی افادیت کے باعث وہ شرعاً مقبول ہیں۔ دریں حالات بعض بلند علمی کا ہر بات کا قرآن وحدیث سے ثبوت مانگنا عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے اپنی بات پالنے اور اہل حق کے مذہب میں کیڑے نکالنے کے لیے ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ۔

زہری سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے فرمایا اذان دی جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جبکہ جمعہ کے روز منبر پر بیٹھ جاتے یعنی مسجد کے دروازے پر اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے وقت میں پھر باقی حدیث آگے حدیث یونس کے مطابق بیان کی۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دورِ خلافت میں جمعہ کی اذان مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی، اسی لیے اہل سنت و جماعت کے نزدیک مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ قرار پایا کیونکہ احادیث سے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ کسی زمانے میں مسجد کے اندر اذان کہی گئی ہو۔ آج کل لاؤڈ سپیکروں کے باعث مسجدوں کے اندر اذان کہنا معمول بن گیا ہے جو مکروہ اور خلافِ سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ بِلَالٌ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

زہری سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن صرف حضرت بلال تھے پھر معناً حدیث مذکورہ کے مطابق بیان کی۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَسَاقَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ۔

ابن شہاب نے نمر کے بھانجے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا اور کوئی مؤذن نہیں تھا اور پھر باقی حدیث بیان کی یہ حدیث مکمل نہیں ہے۔

باب ۳۷۶ الْإِمَامُ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ فِي خُطْبَتِهِ۔

امام کا خطبے میں کسی سے کلام کرنا

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا يُعْرَفُ مُرْسَلًا إِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَخْلَدٌ هُوَ شَيْخٌ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ جب یہ ارشاد حضرت عبداللہ بن مسعود نے سُنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے انہیں دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود! ادھر آجاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لوگوں نے عطاء سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور مخلد بوڑھے تھے۔

باب ۳۷۷ الْجُلُوسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ۔

امام کا منبر پر بیٹھنا

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ مؤذن فارغ ہو جاتا پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے اور کسی سے کلام نہ کرتے

الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَفْرُغَ أَرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ۔

بَابُ ٣٧٨ الْخُطْبَةِ قَائِمًا۔

١٠٨٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلٰوةٍ۔

١٠٨١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنٰى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ نَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

١٠٨٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ ٣٧٩ الرَّجُلُ يَخْطُبُ عَلٰى قَوْسٍ۔

١٠٨٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ جَلَسْتُ إِلٰى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلَفِيُّ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ وَفَدْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ زُرْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَأَمَرَ بِنَا أَوْ أَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُونٌ فَأَقَمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا

پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے۔

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے جو تم سے یہ کہے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے تو اس نے غلط بیانی کی کیونکہ خدا کی قسم میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے پڑھا کرتے تھے جن کے درمیان بیٹھ کر قرآن کریم پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے دیکھا۔ پھر تھوڑی دیر بیٹھتے اور کسی سے کلام نہ فرماتے اور باقی حدیث بیان کی۔

کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا

شعیب بن زریق طائفی سے روایت ہے کہ میں ایک ایسے شخص کے پاس بیٹھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے شرف سے مشرف تھا جسے حکم بن حزن کلفی کہا جاتا تھا وہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے۔ میں ایک وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہم سات یا نو افراد تھے۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم نے آپ کی زیارت کر لی۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بھلائی کی دعا کیجیے آپ نے ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور مسلمان ان دنوں خستہ حالی میں تھے جتنے دن ہم ٹھہرے ان میں ہم نے

فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَصًا اَوْ قَوْسٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوْا اَوْلَنْ تَفْعَلُوْا كُلَّمَا اُمِرْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا وَاَبْشِرُوْا قَالَ اَبُوْعَلِيٍّ اَسَمِعْتَ اَبَادَاؤُدَ قَالَ ثَبَّتَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِيْ وَقَدْ كَانَ انْقَطَعَ مِنَ الْقِرْطَاسِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ بھی پڑھا آپ ایک لاٹھی یا کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے تو آپ نے چند مختصر، پاکیزہ اور مبارک کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! ہر حکم پر عمل کرنے کی تم میں طاقت نہیں ہے لہٰذا مضبوطی سے قائم رہو اور بشارت پاؤ۔ ابو علی نے کہا، کیا آپ نے ابوداؤد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے بعض دوستوں نے بعض کلمات اور بتائے جو لکھنے سے رہ گئے تھے۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَاصِمٍ نَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو کہتے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس سے مدد مانگتے اور بخشش چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائی سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں حق کے ساتھ بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا گیا کہ قیامت سامنے ہے لہٰذا جس نے اللہ کا حکم مانا اور اس کے رسول کا تو وہ راستہ پاگیا اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی تو اس نے نہیں نقصان کیا مگر اپنی جان کا اور وہ اللہ کا

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى وَنَسْاَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سُخْطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ۔

یونس نے ابن شہاب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبۂ جمعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کرتے ہوئے کہا۔ جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ بھٹک گیا اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں جو ہمارا رب ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں سے کرے جو اس کا حکم مانتے ہیں اور اس کے رسول کا اور اس کی رضامندی کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں کیونکہ ہم اسی کے باعث اور اسی کے لیے ہیں۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ خَطِيْبًا

تمیم طائی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے کہا۔ جس نے حکم مانا اللہ کا اور اس

خطب عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال من يطع الله ورسوله ومن يعصهما فقال قم او اذهب بئس الخطيب انت۔

کے رسول کا اور جو دونوں کی نافرمانی کرے فرمایا اٹھو یا جاؤ تم برے خطیب ہو۔

۱۰۸۷- حدثنا محمد بن بشار نا محمد ابن جعفر نا شعبة عن خبيب عن عبد الله محمد بن معن عن بنت الحارث بن النعمان قالت ما حفظت ق الا من في رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب بها كل جمعة قالت وكان تنورنا وتنور رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدا قال ابوداؤد قال روح بن عبادة عن شعبة قال بنت حارثة بن النعمان وقال ابن اسحٰق ام هشام بنت حارثة بن النعمان۔

عبد اللہ محمد بن معن سے روایت ہے کہ حضرت بنت حارث بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سورۃ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر کیونکہ آپ اس کو ہر جمعہ کے خطبے میں پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور ہمارا تنور ایک ہی تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بنت حارثہ بن نعمان اور ابن اسحاق نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان کہا ہے۔

۱۰۸۸- حدثنا مسدد نا يحيى عن سفين قال حدثني سماك عن جابر بن سمرة قال كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قصدا وخطبته قصدا يقرأ ايات من القرآن ويذكر الناس۔

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز درمیانی اور خطبہ درمیانہ ہوتا جس میں قرآن کریم کی آیتیں پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

۱۰۸۹- حدثنا محمود بن خالد نا مروان نا سليمان بن بلال عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن اختها قالت ما اخذت ق الا من في رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرؤها في كل جمعة قال ابوداؤد كذا رواه يحيى بن ايوب وابن ابي الرجال عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن ام هشام بنت حارثة بن النعمان۔

عمرہ سے ان کی بہن نے فرمایا کہ میں نے سورۂ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر کیونکہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے یحیی بن ایوب، ابن رجال، یحیی بن سعید عمرہ نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے۔

۱۰۹۰- حدثنا ابن السرح انا ابن وهب اخبرني يحيى بن ايوب عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن اخت لعمرة بنت عبد الرحمن كانت اكبر منها بمعناه۔

ابن سرح، ابن وہب، یحیی بن ایوب، یحیی بن سعید عمرہ بنت عبد الرحمن نے اپنی بڑی بہن سے معناً مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

باب ۳۸۰ رَفعِ الیَدَینِ عَلَی المِنبَرِ۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ یُونُسَ نَا زَائِدَۃُ عَن حُصَینِ بنِ عَبدِالرَّحمٰنِ قَالَ رَاٰی عُمَارَۃُ ابنُ رُوَیبَۃَ بِشرَ بنَ مَروَانَ وَھُوَ یَدعُو فِی یَومِ جُمُعَۃٍ فَقَالَ عُمَارَۃُ قَبَّحَ اللّٰہُ ھَاتَینِ الیَدَینِ قَالَ زَائِدَۃُ قَالَ حُصَینٌ حَدَّثَنِی عُمَارَۃُ قَالَ لَقَد رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی المِنبَرِ مَا یَزِیدُ عَلٰی ھٰذِہٖ یَعنِی السَّبَّابَۃَ الَّتِی تَلِی الاِبھَامَ۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشرُ بنُ المُفَضَّلِ نَا عَبدُ الرَّحمٰنِ یَعنِی ابنَ اِسحٰقَ عَن عَبدِالرَّحمٰنِ ابنِ مُعَاوِیَۃَ عَنِ ابنِ اَبِی ذُبَابٍ عَن سَھلِ بنِ سَعدٍ قَالَ مَا رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ شَاھِرًا یَدَیہِ قَطُّ یَدعُو عَلٰی مِنبَرِہٖ وَلَا غَیرِہٖ وَلٰکِن رَاَیتُہٗ یَقُولُ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَعَقَدَ الوُسطٰی بِالاِبھَامِ۔

باب ۳۸۱ اِقصَارِ الخُطَبِ۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِاللّٰہِ بنِ نُمَیرٍ نَا اَبِی نَا العَلَاءُ بنُ صَالِحٍ عَن عَدِیِّ بنِ ثَابِتٍ عَن اَبِی رَاشِدٍ عَن عَمَّارِ بنِ یَاسِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِاِقصَارِ الخُطَبِ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مَحمُودُ بنُ خَالِدٍ نَا الوَلِیدُ اَخبَرَنِی شَیبَانُ اَبُو مُعَاوِیَۃَ عَن سِمَاکِ ابنِ حَربٍ عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَۃَ السُّوَائِیِّ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا یُطِیلُ المَوعِظَۃَ یَومَ الجُمُعَۃِ اِنَّمَا ھُنَّ کَلِمَاتٌ

باب ۳۸۲ الدُّنُوِّ مِنَ الاِمَامِ عِندَ المَوعِظَۃِ۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِاللّٰہِ نَا مُعَاذٌ

منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانا

حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو جمعہ کے وقت دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ پس حضرت عمارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا برا کرے۔ زائدہ نے حصین سے روایت کی کہ حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ آپ صرف انگوٹھے کے پاس والی یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

ابن ابو ذباب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل نہیں دیکھا (نماز جمعہ کے وقت) کہ آپ نے منبر پر یا اس کے علاوہ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوں۔ ہاں میں نے آپ کو اس طرح فرماتے ہوئے ضرور دیکھا اور اشارہ کیا شہادت کی انگلی سے درمیانی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بناتے ہوئے۔

خطبے چھوٹے پڑھنا

محمد بن عبد اللہ نمیر، ابو العلاء بن صالح، عدی بن ثابت ابو راشد نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوٹے خطبے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز بوقت خطبہ طویل وعظ نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ وہ چند آسان فقرے ہوا کرتے تھے۔

خطبے کے وقت امام کے نزدیک بیٹھنا

یحییٰ بن مالک نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

ابْنُ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا۔

باب ۳۸۳ الْإِمَامُ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ۔

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ حَدَّثَهُمْ نَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ۔

باب ۳۸۴ الْإِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ نَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجَمَّعَ بِنَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا جُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَشُرَيْحٌ وَصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خطبے میں حاضر ہوا کرو اور امام کے نزدیک رہا کرو کیونکہ جو ہمیشہ دور رہے گا اگر وہ جنت میں گیا تو تاخیر سے جائے گا۔

اگر کوئی حادثہ رونما ہو تو امام خطبہ موقوف کر دے

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن اور امام حسین گرتے پڑتے آئے جنہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ نیچے اترے اور دونوں کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (۸ : ۲۸) میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ پھر آپ نے خطبہ دینا شروع کر دیا۔

امام اکڑوں بیٹھ کر خطبہ نہ دے

سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ جمعہ کے روز امام خطبہ دے رہا ہو۔

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ کے ساتھ بیت المقدس میں حاضر ہوا انہوں نے ہمیں جمعہ پڑھایا میں نے دیکھا کہ مسجد میں اکثر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے میں نے انہیں گوٹ مارے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام کے خطبہ دیتے وقت حضرت ابن عمر بھی گوٹ مارا کرتے نیز انس بن مالک، شریح، صعصعہ بن صوحان، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، مکحول، اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں

وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيُّ وَمَكْحُوْلٌ وَإِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَنُعَيْمُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَلَمْ يَبْلُغْنِيْ أَنَّ أَحَدًا كَرِهَهَا إِلَّا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے کسی ایک کے متعلق خبر نہیں پہنچی جو اسے ناپسند کرتا ہو سوائے عبادہ بن نُسَیّ کے۔

بَابٌ ۳۸۵ الْكَلَامُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

خطبے کے دوران باتیں کرنا

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ دیتے وقت جب تم نے کہا کہ خاموش رہو تو تم نے لغویات کی۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا يَزِيْدُ عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُوْ وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُوْ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ میں تین قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں۔ ایک آدمی بیہودہ باتیں کرنے کے لیے آتا ہے اور اس کا حصہ یہی ہے۔ دوسرا آدمی دعا کرنے کے حاضر ہوتا ہے۔ یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو عطا فرمائے اور چاہے نہ دے۔ تیسرا وہ آدمی جو خاموشی اور اطمینان کے ساتھ حاضر ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو یہ اس کے لیے ساتھ والے جمعہ تک کا کفارہ ہے بلکہ تین دن زیادہ کا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ایک نیکی کرے اس کے لیے دس گنا ہے (۶ : ۱۶۰)

بَابٌ ۳۸۶ اسْتِئْذَانُ الْمُحْدِثِ لِلْإِمَامِ۔

محدث کا امام سے اجازت لینا

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيْصِيُّ نَا حَجَّاجٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرَا عَائِشَةَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوران نماز تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑے ہوئے وہاں سے ہٹ جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن سلمہ اور ابو اسامہ، ہشام ان کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا حضرت عائشہ صدیقہ کا۔

باب ۳۸۷ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَإِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَصَلَّيْتَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ سُلَيْكًا جَاءَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا۔

باب ۳۸۸ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ۔

جب کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو

ابن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نماز جمعہ کے وقت آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔

ابو سفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سلیک غطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ فرمایا کیا تم نے کچھ نماز پڑھ لی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لو۔

طلحہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا کہ حضرت سلیک آئے پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسے وقت آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیئے کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

معاویہ بن صالح نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر کے ساتھ تھے۔ پس ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو حضرت عبد اللہ بن بسر نے فرمایا کہ ایک آدمی جمعہ کے وقت کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف دی ہے۔

باب ۳۸۹ الرجل ينعس والامام يخطب.

۱۱۰۶- حدثنا هناد بن السري عن عبدة عن ابن اسحق عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا نعس احدكم وهو في المسجد فليتحول من مجلسه ذلك الى غيره.

جو دوران خطبہ اونگھ رہا ہو

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر اونگھنے لگے تو اسے چاہیئے کہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے۔

باب ۳۹۰ الامام يتكلم بعد ما ينزل من المنبر.

۱۱۰۷- حدثنا مسلم بن ابراهيم عن جرير وهو ابن حازم لا ادري كيف قاله مسلم اولا عن ثابت عن انس قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل من المنبر فيعرض له الرجل في الحاجة فيقوم معه حتى يقضي حاجته ثم يقوم فيصلي قال ابوداؤد والحديث ليس بمعروف عن ثابت هو مما تفرد به جرير بن حازم.

منبر سے اترنے کے بعد امام کا کلام کرنا

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر سے اتر آئے تو ایک آدمی کسی حاجت کے تحت آپ سے عرض گزار ہوا آپ اس کے ساتھ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری فرما دی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ثابت سے یہ حدیث معروف نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی جریر بن حازم متفرد ہے۔

باب ۳۹۱ من ادرك من الجمعة ركعة.

۱۱۰۸- حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك ركعة من الصلوة فقد ادرك الصلوة.

جس نے جمعہ کی ایک رکعت پائی

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

باب ۳۹۲ ما يقرأ في الجمعة.

۱۱۰۹- حدثنا قتيبة بن سعيد نا ابو عوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في العيدين ويوم الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية قال وربما اجتمعا في يوم واحد فقرأ بهما.

نماز جمعہ میں کیا پڑھے

حبیب بن سالم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور سورۂ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے اور جب ایک دن میں ان دونوں کا اجتماع ہو جاتا تب بھی یہی دونوں پڑھتے۔

١١١٠- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

قعنبی، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ الجمعہ کے بعد کونسی سورۃ پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ سورۂ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔

١١١١- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

ابن ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تو سورۂ الجمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاءک المنافقون۔ فارغ ہوتے ہی میں حضرت ابو ہریرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ نے ایسی دو سورتیں پڑھی جنہیں کوفہ میں حضرت علی پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہیں نماز جمعہ میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

١١١٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

زید بن عقبہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور سورۂ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔

باب ٣٩٣ الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا جِدَارٌ۔

امام کی اقتدا کرنا جبکہ دونوں کے درمیان دیوار حائل ہو

١١١٣- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور لوگ حجرے سے باہر آپ کی اقتدا کر لیا کرتے تھے۔

باب ٣٩٤ الصَّلٰوةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے بعد نماز پڑھنا

١١١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

داؤد المعنی قالا نا حماد بن زید نا ایوب عن نافع ان ابن عمر رای رجلا یصلی رکعتین یوم الجمعۃ فی مقامہ فدفعہ وقال اتصلی الجمعۃ اربعا وکان عبد اللہ یصلی یوم الجمعۃ رکعتین فی بیتہ ویقول ھکذا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

نے ایک آدمی کو نماز جمعہ کے بعد اسی جگہ پر دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟ حضرت عبد اللہ بن عمر جمعہ کے روز دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

۱۱۱۵۔ حدثنا مسدد نا اسمعیل انا ایوب عن نافع قال کان ابن عمر یطیل الصلوۃ قبل الجمعۃ ویصلی بعدھا رکعتین فی بیتہ و یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ سے پہلے کافی لمبی نماز پڑھا کرتے اور اس کے بعد اپنے دولت خانے پر دو رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۱۶۔ حدثنا الحسن بن علی نا عبد الرزاق انا ابن جریج اخبرنی عمرو بن عطاء بن ابی الخوار ان نافع بن جبیر ارسلہ الی السائب بن یزید ابن اخت نمر یسالہ عن شیء رای منہ معاویۃ فی الصلوۃ فقال صلیت معہ الجمعۃ فی المقصورۃ فلما سلمت قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی فقال لا تعد لما صنعت اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلھا بصلوۃ حتی تکلم او تخرج فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بذلک ان لا توصل صلوۃ بصلوۃ حتی یتکلم او یخرج۔

عمرو بن عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب بن یزید کے پاس وہ بات پوچھنے کے لیے بھیجا جو حضرت معاویہ نے انہیں نماز میں کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ فرمایا کہ میں نے ان کے ساتھ محراب میں نماز جمعہ پڑھی جب میں نے سلام پھیرا تو کھڑا ہو کر اسی جگہ اور نماز پڑھی جب وہ اپنے دولت خانے میں داخل ہوئے تو میرے لیے پیغام بھیجا کہ تم نے جو کیا ہے آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو اس کے ساتھ کوئی نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کلام نہ کر لو یا باہر نہ نکل جاؤ۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ ایک نماز کے ساتھ دوسری نہ ملائی جائے یہاں تک کہ آدمی کلام کرے یا باہر

۱۱۱۷۔ حدثنا محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمۃ المروزی نا الفضل بن موسی عن عبد الحمید بن جعفر عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء عن ابن عمر قال کان اذا کان بمکۃ فصلی الجمعۃ تقدم فصلی رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا و اذا کان بالمدینۃ صلی الجمعۃ ثم رجع الی بیتہ فصلی رکعتین ولم یصل فی المسجد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد بن عبد العزیز بن ابو رزمہ مروزی، فضل بن موسیٰ، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر آگے بڑھ جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر آگے بڑھ جاتے اور چار رکعتیں پڑھتے اور جب مدینہ منورہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر اپنے دولت خانے کی طرف لوٹ آتے اور دو رکعتیں پڑھتے جنہیں مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْجُمُعَةَ فَصَلُّوا بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ فَقَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ فَإِنْ صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَيْتَ الْمَنْزِلَ أَوِ الْبَيْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

احمد بن یونس، زہیر۔ محمد بن صباح، بزاز، اسمٰعیل بن زکریا، سہیل ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بروایت ابن صباح کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعتیں پڑھے اور پوری حدیث بیان کی ۔ ابن یونس کی روایت میں ہے کہ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھو۔ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے! اگر تم مسجد میں دو رکعتیں پڑھو پھر اپنی قیام گاہ یا گھر میں آؤ تو دو رکعتیں اور پڑھ لیا کرو۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوٗدَ كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے کاشانۂ اقدس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر سے۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَيَنْمَازُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلًا غَيْرَ كَثِيرٍ قَالَ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي أَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ مِرَارًا قَالَ أَبُو دَاوٗدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَلَمْ يُتِمَّهُ۔

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے عطاء نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد اپنے نماز پڑھنے کی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گئے جہاں کہ جمعہ کی نماز پڑھی تھی اور وہاں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں سے کافی دور چل کر گئے اور چار رکعتیں پڑھیں۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ نے کتنی مرتبہ حضرت ابن عمر کو ایسا کرتے دیکھا؟ فرمایا کہ کئی مرتبہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبد الملک بن ابو سلیمان نے بھی نامکمل روایت کیا ہے۔

باب ۳۹۵ صَلٰوةُ الْعِيدَيْنِ۔

نمازِ عیدین

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب مدینۂ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو ان لوگوں نے کھیل کود کے لیے دو دن مقرر کر رکھے تھے۔ دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ عرض گزار

فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔

ہوتے کہ جاہلیت کے اندر ہم ان سے کھیلا کرتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ دو دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر ان سے بہتر مرحمت فرمائے ہیں۔

باب ۳۹۶ وَقْتُ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ۔

عید کے لیے نکلنے کا وقت

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا صَفْوَانُ نَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهِ وَذٰلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ۔

یزید بن خمیر رحبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلے تو انہوں نے امام کے دیر کرنے کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تو ہم فارغ ہو جایا کرتے تھے اور یہ وقت تو تسبیح کا ہے۔

باب ۳۹۷ خُرُوجُ النِّسَاءِ فِي الْعِيدِ۔

عورتوں کا عید کے لیے نکلنا

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَحَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَهِشَامٍ فِي آخَرِينَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ يَوْمَ الْعِيدِ قِيلَ فَالْحُيَّضُ قَالَ لِيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ ثَوْبٌ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا طَائِفَةً مِنْ ثَوْبِهَا۔

محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ عید کے روز مستورات بھی نکلا کریں۔ عرض کی کہ کیا حیض والی بھی؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا ان کے لیے بہتر ہے راوی کا بیان ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنا کچھ کپڑا اس کے اوپر ڈال دے۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَذْكُرِ الثَّوْبَ قَالَ وَحَدَّثَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ امْرَأَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنِ امْرَأَةٍ أُخْرٰى قَالَتْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَكَرَ مَعْنٰى مُوسٰى فِي الثَّوْبِ۔

محمد بن عبید، حماد، ایوب، محمد نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حیض والی مسلمانوں کے نماز کی جگہ سے علیحدہ رہے اور کپڑے کا ذکر نہیں کیا۔ حفصہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسری عورت نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا، عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! پھر موسیٰ بن اسمٰعیل کی طرح معنًا کپڑے کا ذکر کیا۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَتْ وَالْحُيَّضُ يَكُنَّ

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کا حکم بنایا گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ حائضہ عورتیں لوگوں سے پیچھے رہتیں اور لوگوں

خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ وَمُسْلِمٌ قَالَا نَا إِسْحٰقُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُنَّ وَأَمَرَنَا بِالْعِيدَيْنِ أَنْ نُخْرِجَ فِيهِمَا الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

کے ساتھ تکبیر کہتیں۔

اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ نے اپنی دادی جان حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کر کے ان کے پاس حضرت عمر کو بھیجا انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر ہمیں سلام کیا تو ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ مجھے آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور ہمیں حکم فرمایا گیا نماز عیدین کے لیے نکلنے کا خواہ کوئی حیض والی ہو یا کنواری اور یہ کہ جمعہ ہمارے اوپر نہیں ہے اور نہ جنازے کے ساتھ جانا۔

ف۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے اور جنازوں کے ساتھ جانے کی عورتوں کے لیے عہد رسالت ہی سے ممانعت تھی فرض نمازوں میں شامل ہونے سے عہد فاروقی میں باجماع صحابہ عورتوں کو روک دیا گیا۔ جائے غور ہے کہ جب صحابہ کرام کے مبارک زمانے میں عورتوں کو خانۂ خدا کی حاضری سے روک دیا گیا کہ اب تقویٰ و طہارت کی پہلی جیسی حالت نہیں رہی تو اس پرفتن دور میں عورتوں کا مردوں کی طرح کاروبار زندگی میں شامل ہو جانا کہاں تک اسلامی تعلیمات کے مطابق شمار ہو سکتا ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کی اسی ذہنی آوارگی کا نتیجہ ہے جس نے مدعیان اسلام کے تقویٰ و طہارت اور دین و دیانت کے خرمن میں آگ لگا رکھی ہے۔ ادھر اسلامی غیرت کو چراغ خانہ سے شمع محفل بنایا اور ادھر طاؤس و رباب نے بھی ڈیرہ آ لگایا۔ جب شمشیر زن ہی زن مرید اور راگ رنگ کے رسیا ہو گئے تو پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کے تنزل اور ذلت و رسوائی کے اسباب کیا ہیں۔ مسلمان ساری دنیا میں رسوائی کا نشان اور سامان تضحیک و تماشا ہو کر کیوں رہ گئے ہیں؟ حالانکہ شاعر مشرق نے بڑے واضح لفظوں میں فرمایا ہے۔ ؎

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

باب ۳۹۸ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ۔

عید کے روز خطبہ دینا

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ج وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيهِ وَبَدَأْتَ

محمد بن علاء، ابومعاویہ، اعمش، اسمٰعیل بن رجاء ان کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی۔ قیس بن مسلم، طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا اور نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے مروان! آپ نے سنت کے خلاف کیا ہے۔ آپ نے عید کے روز منبر نکالا حالانکہ پہلے اس روز نہیں

بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ مَنْ هٰذَا قَالُوْا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى بِمَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُّغَيِّرَهٗ بِيَدِهٖ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

نکالا جاتا تھا اور نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں بن فلاں ہے۔ فرمایا کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو برے کام کو دیکھے تو اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو روک دے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے اور اس کی استطاعت بھی نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۱۲۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِي النِّسَاءُ فِيْهِ الصَّدَقَةَ قَالَ تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کھڑے ہوئے تو آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اتر آئے۔ پس عورتیں حاضر ہو گئیں تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور آپ حضرت بلال کے ہاتھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں راوی کا بیان ہے کہ کوئی چھلا ڈال دیتی اور دوسری کچھ اور۔ محمد بن بکر نے فتخہا کی جگہ فتختہا کہا ہے۔

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ اَكْبَرُ عِلْمِ شُعْبَةَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ۔

حفص بن عمر، شعبہ۔ ابن کثیر، شعبہ، ایوب، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے نکلے تو نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے ابن کثیر نے کہا کہ شعبہ کا غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے انہیں صدقے کا حکم فرمایا تو وہ ڈالنے لگیں۔

۱۱۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَا نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَمَشٰى اِلَيْهِنَّ وَبِلَالٌ مَعَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے خیال میں عورتوں نے کچھ نہیں سنا ہو گا۔ پس آپ ان کی جانب تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس انہیں نصیحت کی اور صدقے کا حکم فرمایا تو عورتیں بالی اور انگوٹھی حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

۱۱۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس

زُهَيْرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُعْطِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَجَعَلَ بِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِيْ كِسَائِهٖ قَالَ فَقَسَمَهُ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں بالی اور انگوٹھی دینے لگیں اور حضرت بلال انہیں اپنے کمبل میں رکھتے گئے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے انہیں غریب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا۔

باب ۳۹۹ يَخْطُبُ عَلٰى قَوْسٍ۔

کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا

۱۱۳۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ جَنَابٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ۔

یزید بن براء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عید کے روز کسی نے کمان دی تو آپ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

باب ۴۰۰ تَرْكِ الْاَذَانِ فِي الْعِيْدِ۔

عید کے لیے اذان نہ کہنا

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبد الرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید پڑھی ہے؟ فرمایا ہاں اور اگر مجھ پر حضور کی نگاہِ کرم نہ ہوتی تو کمسنی کے باعث میں آپ تک نہ پہنچ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جھنڈے کے پاس تشریف لے گئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا پس نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھا اور اذان و اقامت کا کوئی ذکر نہ کیا پھر صدقے کا حکم فرمایا تو عورتوں کے ہاتھ ان کے کانوں اور گلوں کی طرف جانے لگے پس آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو وہ ان کے پاس گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ گئے۔

۱۱۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيْدَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ وَّاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ اَوْ عُثْمَانَ شَكَّ يَحْيٰى۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھی اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے بھی حضرت عثمان کے متعلق یحییٰ کو شک ہے۔

۱۱۳۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ لَفْظُهٗ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ الْعِيْدَيْنِ

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کتنی ہی مرتبہ عیدین کی نماز پڑھی ہے اذان و اقامت کے بغیر۔

بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ۔

بَابٌ ۲۴۰ اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

عیدین کی تکبیریں

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَّفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ قَالَ سِوٰى تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ۔

خالد بن یزید نے اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے مذکورہ حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ رکوع کی دونوں تکبیروں کے علاوہ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيْرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا۔

مسدد، معتمر، عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی، عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں اور ان کے بعد قراءت دونوں رکعتوں میں ہے۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ اَبِي يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يَرْكَعُ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا سَبْعًا وَّخَمْسًا۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد اور جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے پھر قراءت پڑھتے پھر تکبیر کہتے پھر کھڑے ہوتے تو چار تکبیریں کہتے پھر قراءت پڑھتے پھر رکوع کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ وکیع اور ابن مبارک نے اسے روایت کرتے ہوئے سات اور پانچ کہا ہے۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ اَبِي زِيَادٍ الْمَعْنٰى قَرِيْبٌ قَالَا نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَائِشَةَ جَلِيْسٌ لِاَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ سَاَلَ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ وَ

محمد بن علاء اور ابن ابی زیاد، زید ابن حباب، عبد الرحمن بن ثوبان، ثوبان، مکحول، ابو عائشہ، سعید بن العاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیریں کس

حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عَائِشَةَ وَأَنَا حَاضِرٌ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ۔

طرح کہا کرتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ آپ جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے پس حضرت حذیفہ نے کہا کہ سچ فرمایا حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ میں بصرے میں اسی طرح تکبیریں کہتا رہا جب تک ان پر حاکم رہا۔ ابوعائشہ نے کہا کہ میں سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کا یہی مذہب ہے کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں چار تکبیریں کہی جائیں تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں بھی چار تکبیریں کہی جائیں رکوع کی تکبیر سمیت۔ یوں دونوں رکعتوں میں زائد تکبیریں چھ کہی جائیں گی۔ اس حدیث کی اسناد میں بعض حضرات نے کلام کیا ہے لیکن ہمارے امام اعظم کے امام اعظم یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۲ء) سے صحیح سند کے ساتھ چھ زائد تکبیریں کہنا مروی ہے اور یقیناً اس مایۂ ناز خادم رسول نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہوگا اسی لیے چھ زائد تکبیروں کو نماز عیدین میں اپنا معمول بنایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲۰۲ مَا يَقْرَأُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھے

قعنبی، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ ان دونوں میں سورۂ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ اور سورۂ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۰۳ الْجُلُوسِ لِلْخُطْبَةِ۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى السِّينَانِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا مُرْسَلٌ۔

خطبے کے لیے لوگوں کا بیٹھنا

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز پڑھا چکے تو فرمایا ہم خطبہ پڑھیں گے لہٰذا جو خطبے کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

باب ۲۴۰ یَخْرُجُ اِلَی الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ وَّ یَرْجِعُ فِیْ طَرِیْقٍ۔

عید کے لیے ایک راستے سے آئے اور دوسرے سے جائے

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِیْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز ایک راستہ اختیار کیا پھر واپس لوٹے تو دوسرا راستہ اختیار کیا۔

پارہ ـــــ ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۴۰۵ اِذَا لَمْ يَخْرُجِ الْاِمَامُ لِلْعِيْدِ مِنْ يَوْمِهٖ يَخْرُجُ مِنَ الْغَدِ۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔

اگر عید کے روز امام نہ نکل سکے تو اگلے روز نماز عید کیلئے نکلے

ابوعمیر بن انس نے اپنے چچاؤں سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ تھے کہ کچھ سوار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ گواہی دینے کے لیے حاضر ہوئے کہ کل انہوں نے چاند دیکھا ہے پس آپ نے لوگوں کو روزے افطار کرنے اور اگلی صبح عیدگاہ کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلٰى نَوْفَلِ ابْنِ عَدِيٍّ اَخْبَرَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ اَغْدُوْ مَعَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى فَنَسْلُكُ بَطْنَ بَطْحَانَ حَتّٰى نَاْتِيَ الْمُصَلّٰى فَنُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ مِنْ بَطْنِ بَطْحَانَ اِلٰى بُيُوْتِنَا۔

حمزہ بن نصیر، ابن ابی مریم، ابراہیم بن سوید، انیس بن ابویحییٰ، اسحٰق بن سالم مولیٰ نوفل بن عدی، بکر بن مبشر انصاری کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ عیدگاہ کو جاتا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز صبح کے وقت۔ پس ہم بطنِ بطحان سے ہو کر عیدگاہ جاتے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور بطنِ بطحان کے راستے اپنے گھروں کو لوٹتے۔

باب ۴۰۶ اَلصَّلٰوةُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ

نماز عید کے بعد نماز پڑھنا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھائیں ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ پس آپ نے انہیں صدقے

بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا۔

بَابٌ ۴۰۷ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ ح وَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ رَجُلٍ مِنَ الْفَرْوِيِّينَ وَسَمَّاهُ الرَّبِيعُ فِي حَدِيثِهِ عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعَ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللّٰهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ۴۰۸ صَلٰوةِ الْإِسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَرَأَ فِيهِمَا زَادَ ابْنُ السَّرْحِ يُرِيدُ الْجَهْرَ۔

کا حکم فرمایا تو وہ اپنی بالی اور ہار ڈالنے لگیں۔

بارش کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنا

ہشام بن عمار، ولید۔ ربیع بن سلیمان، عبداللہ بن یوسف ولید بن مسلم جو ایک فروی کا بیٹا ہے جس کو ربیع نے اپنی حدیث میں عیسیٰ بن عبدالاعلیٰ بن ابی فروہ کہا ہے، ابو یحیٰ عبید اللہ تیمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ عید کے موقع پر بارش ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید مسجد میں پڑھائی۔

نماز استسقاء اور اس کے احکام

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں جہری قرأت کی اور اپنی چادر مبارک کو الٹ دیا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کی دعا مانگی اور قبلے کی جانب رُخ فرمایا۔

عباد بن تمیم مازنی نے اپنے محترم چچا (حضرت عبداللہ بن زید) کو فرماتے ہوئے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو آپ نے پشت مبارک لوگوں کی جانب کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ سلیمان بن داؤد کی روایت میں ہے کہ قبلے کی جانب رُخ فرمایا اور اپنی چادر مبارک الٹ دی پھر دو رکعتیں پڑھائیں۔ ابن ابی ذئب نے کہا کہ دونوں میں قرأت پڑھی۔ ابن السرح نے یہ بھی کہا کہ جہر سے۔

۱۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَعْنِي الْحِمْصِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

محمد بن عوف، عمرو بن حارث حمصی، عبد اللہ بن سالم، زبیدی نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہوئے نماز کا ذکر نہیں کیا اور اپنی چادر مبارک کو لیا کہ اس کا دایاں کنارا اپنے بائیں کندھے پر اور بایاں کنارا اپنے دائیں کندھے پر ڈال لیا پھر اللہ جل شانہٗ سے دعا مانگی۔

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے اور آپ کے اوپر سیاہ چادر تھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس کے نچلے حصے کو اوپر کرلیں۔ جب اس میں دشواری ملاحظہ فرمائی تو اسے اپنے دوشِ مبارک پر ڈال لیا۔

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، یحییٰ، ابی بکر بن محمد، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے اور جب دعا کا ارادہ فرمایا تو قبلہ رُو ہوگئے پھر اپنی چادر مبارک کو الٹ لیا۔

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

عباد بن تمیم نے حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے اور قبلہ رو ہوتے وقت اپنی چادر مبارک کو الٹ لیا۔

۱۱۵۴- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي

ہشام بن اسحٰق بن عبد اللہ بن کنانہ کا بیان ہے کہ مجھے ولید بن عقبہ نے جو عثمان بن عقبہ کے بقول مدینہ منورہ کے حاکم تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء معلوم

قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُقْبَةَ وَكَانَ اَمِيْرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى زَادَ عُثْمَانُ فَرَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْاِخْبَارُ لِلنُّفَيْلِيِّ وَالصَّوَابُ ابْنُ عُتْبَةَ۔

کرنے کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سادہ کپڑوں میں عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکلے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے لیکن تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہ پڑھا لیکن دعا گریہ وزاری اور تکبیر میں برابر مصروف رہے پھر نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ خبر نفیلی کے لفظوں میں ہے اور درست ابن عتبہ ہے۔

بَابٌ ۳۰۹ رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ۔

استسقاء میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَعُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ۔

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارش مانگتے دیکھا کہ زوراء کے قریب احجار زیت کے پاس کھڑے ہو کر بارش کی دعا مانگ رہے تھے۔ اپنے دونوں ہاتھ سامنے کی جانب اٹھائے ہوئے تھے لیکن وہ سر مبارک سے اونچے نہ تھے۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا مِسْعَرٌ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ۔

یزید الفقیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ روتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہم پر بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے نیک انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبرا اور فائدہ پہنچانے والی جلد آنے والی اور دیر نہ کرنے والی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ان پر

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھوں کو نہ اٹھاتے مگر استسقاء میں کیونکہ اس میں دونوں ہاتھوں کو اتنے اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَفَّانُ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَسْقِي هٰكَذَا يَعْنِي وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔

۱۱۵۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ بَاسِطًا كَفَّيْهِ۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح بارش کے لیے دعا مانگی کہ اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور ہتھیلیاں زمین کی جانب رکھیں یہاں تک کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی کہ جب آپ نے احجار زیت کے پاس دعا کی تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارشوں کے بند ہونے کی شکایت کی آپ نے حکم فرمایا تو عیدگاہ میں منبر رکھدیا گیا اور ایک مقررہ دن میں لوگ باہر نکل آئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سورج نظر آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا تم نے اپنے علاقے کی خشک سالی اور مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا کو شرف قبولیت بخشے گا پھر کہا۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا روز قیامت کا مالک، نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ جو چاہے کرے اے اللہ! تو اللہ ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، تیرے پاس سب کچھ ہے اور ہم تہی دست ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور ایسی برسا جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند فرماتے اور برابر بلند کرتے رہے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی جانب پیٹھ کرکے اپنی چادر الٹ لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے نیچے اترے اور دو رکعتیں پڑھائیں پس اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمادیئے جن میں گرج اور چمک ہوئی پھر اللہ کے حکم سے برسنے

بِإِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأٰى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقْرَءُونَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَهٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةٌ لَهُمْ۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَهُ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ أَنْشَأَتْ سَحَابَةً ثُمَّ اجْتَمَعَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَحْبِسَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ۔

ابھی مسجد نبوی تک پہنچے تھے کہ نالیاں چلنے لگیں۔ حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی پھرتی دیکھی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد مضبوط ہے۔ مدینہ منورہ والے ملک یوم الدین پڑھتے ہیں اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

مسدد، حماد بن زید، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک، یونس بن عبید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ والے قحط میں مبتلا ہو گئے جبکہ جمعہ کے روز آپ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائے پس آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ آسمان آئینے کی طرح شفاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی پھر بادل نمودار ہوا، پھر بادل اکٹھے ہوئے اور آسمان نے گویا اپنا دہانہ کھول دیا۔ ہم نکلے تو پانی میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں میں پہنچے۔ برابر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے پھر فرمایا ہمارے ارد گرد، نہ کہ ہم پر۔ پس میں نے دیکھا کہ بادلوں نے پھٹ کر مدینہ منورہ کے گرد حلقہ بنا لیا۔ ف

ف۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑی نشانی ہیں اور یہ حضور کے خداداد معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ نے بادلوں کو حوالینا ولا علینا کے لفظوں میں حکم فرمایا اور تعمیل ارشاد کرتے ہی بادل فوراً پھٹ گئے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ خداداد اور مجازی حکومت ہے جس کا خوارج انکار کرتے آئے ہیں۔ حالانکہ آپ کی معجز نما صفات سے صفات الٰہیہ کا پتہ لگتا ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے خدا کی صفات بندوں کے ذہن نشین ہوتی اور شرک کی جڑ کٹتی ہے کہ جب ایسے کمالات رکھنے والا بھی یہی کہتا ہے کہ میں بھی خدا نہیں ہوں بلکہ خدا وہی ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کیے ہیں اور میں اس کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ جائے غور ہے کہ جب ایسی ہستی بھی خدا کی شریک نہیں

تو اور کوئی ہرگز شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اس عدیم النظیر بندے کے مخصوص کمالات میں کائنات کا ایک فرد بھی شریک نہیں تو اس کے خالق و مالک کی ذات و صفات میں کیسے شریک ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص کمالات کا انکار کرنے والے عقیدۂ توحید کو غتربود کرنا چاہتے ہیں خواہ بیش نوش وہ عقیدۂ توحید کے علمبردار اور ٹھیکیدار ہی کیوں نہ بنتے پھریں اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

۱۱۶۲- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ۔

عبد اللہ بن ابو نمر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ پھر حدیث عبد العزیز کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کی جانب اٹھا کر کہا اے اللہ ہم پر بارش برسا اور باقی مذکورہ حدیث کی طرح۔

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سہل بن صالح، علی بن قادم، سفیان، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جدِ امجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب استسقاء کرتے تو کہتے۔ اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت بکھیر دے اور اپنے مُردہ شہروں کو حیات بخش۔ یہ حدیثِ مالک کے لفظ ہیں۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ۔

نمازِ کسوف

۱۱۶۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

عبید بن عمیر سے عطاء کے گمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ بہت دیر تک قیام فرمایا پھر رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا، پس دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں تین تین رکوع کر کے پھر سجدہ کرتے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ قیام

فِيْ كُلِّ ثَلٰثٍ رَكَعَاتٍ يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشٰى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ يُنْصَبُ عَلَيْهِمْ يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ فَاِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ۔

کرنے کے باعث بعض لوگ تو اس روز بیہوش ہو گئے اسی دوران گھر آئے اور ان پر بارش برسنے لگی۔ رکوع کے وقت اللہ اکبر اور اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب انہیں گہن لگے تو نماز کی طرف دوڑا کرو۔ ف

ف۔ چاند اور سورج کو گرہن لگا کر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت دکھاتا اور بندوں کو ڈراتا ہے کہ وہ نافرمانی چھوڑ کر فرمانبرداری کریں خدا کو بھلا نہ بیٹھیں بلکہ ہر وقت اس کی قدرت کو مدِّ نظر رکھیں لہٰذا گرہن کا وقت توجہ الی اللہ کا وقت ہے یہ تائب ہونے نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کا وقت ہے۔ ایسے وقت میں صدقہ و خیرات کرنا اور بھی مقبول و مرغوب ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں وارد ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَنْ قَالَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔

جس کے نزدیک چار رکعتیں ہیں

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا كُسِفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الثَّالِثَةَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ لَيْسَ فِيْهِمَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهٗ نَحْوٌ مِنْ قِيَامِهٖ قَالَ ثُمَّ تَاَخَّرَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَتَاَخَّرَتِ

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا اور اسی روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت ابراہیم کی موت کے باعث گرہن لگا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ لوگوں کو نماز پڑھائی۔ یعنی تکبیر تحریمہ کہی، پھر طویل قرأت پڑھی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا تو پہلی سے کم قرأت پڑھی، پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا تو تیسری رکعت کی قرأت دوسری رکعت سے کم پڑھی پھر قیام کے برابر رکوع کیا۔ پھر سر مبارک اٹھا کر سجدے کے لیے جھکے اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے تو سجدے سے پہلے تین رکوع کیے۔ اس نماز میں کوئی رکعت ایسی نہ تھی جو اپنی بعد والی سے طویل نہ ہو مگر رکوع اپنے قیام کے برابر ہوتا پھر آپ نماز میں پیچھے ہٹے تو صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئیں پھر آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے

الصُّفُوْفُ مَعَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِیْ مَقَامِهٖ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ فَقَضَى الصَّلٰوةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ۔

تو صفیں بھی اپنی جگہ پر آگئیں۔ پس نماز پوری ہوگئی اور سورج چمکنے لگا آپ نے فرمایا۔ لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی آدمی کی موت سے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو روشن ہونے تک نماز پڑھا کرو۔ باقی مذکورہ حدیث کی طرح۔ ف

ف۔ بخاری شریف میں ہے کہ نماز کسوف کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کا مشاہدہ فرمایا۔ جنت میں پھلوں سے لدی ہوئی ایک ٹہنی آپ کو بہت پسند آئی۔ ادھر امت کی محبت نے جوش مارا تو اسے توڑنے کے لیے دستِ اقدس اٹھایا پھر دنیا کی بے ثباتی پر نظر گئی تو دست مبارک نیچے کرلیا کہ آخر چند روز کی بات ہے پھر یہی تو انہیں کھائیں گے اسی طرح امت کی محبت میں دو تین مرتبہ اسے توڑنے کا ارادہ فرمایا اور ہر دفعہ دنیا کی بے ثباتی کے پیش نظر ارادہ ملتوی فرمایا اور آخر کار نہ توڑا۔ قربان جائیں اس نگاہِ پاک پر کہ آپ عین حالت نماز میں جنت اور دوزخ تک دیکھ سکتے تھے ان کا دستِ مبارک بھی کیا معجز نما اب دستِ قدرت تھا کہ جنت کی ٹہنیوں تک پہنچ سکتا تھا۔ خدا کی طرف سے ایسے ماذون و مختار کہ چاہتے تو جنت کی ٹہنی توڑ لیتے اسی لیے تو ایک دانائے راز نے کہا ہے۔ ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ هِشَامٍ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَكَانَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز سخت گرمی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی اور طویل قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر طویل رکوع کیا پھر اٹھے تو کافی دیر رہے پھر طویل رکوع کیا پھر اٹھے تو کافی دیر رہے، پھر دو سجدے کیے، پھر کھڑے ہوئے تو اسی طرح کیا اور یوں چار رکوع اور چار سجدے کیے باقی گذشتہ حدیث کی طرح۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ابن سرح، ابن وہب۔ محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَکَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَآءَہٗ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِرَآءَۃً طَوِیْلَۃً ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَآءَۃً طَوِیْلَۃً ھِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَآءَۃِ الْاُوْلٰی ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ھُوَ اَدْنٰی مِنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَاسْتَکْمَلَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی جانب نکلے۔ آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی تو لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہوگئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرات پڑھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے ہوئے تو طویل قرات پڑھی جو پہلی قرات سے کم تھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا یوں پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہوگیا۔

۱۱۶۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَۃُ نَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ کَانَ کَثِیْرُ بْنُ عَبَّاسٍ یُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِیْثِ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ رَکْعَتَیْنِ۔

کثیر بن عباس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے جو مرفوعاً روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔ ف۔

ف- اکثر ائمہ اور جمہور اہل علم حضرات کے نزدیک نماز کسوف کی دو رکعتیں ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں آہستہ قرات پڑھنی چاہیے اور دیگر نمازوں کی طرح اس کی ہر رکعت میں بھی ایک رکوع اور دو سجدے کیے جائیں۔ اگرچہ بعض روایات میں ہر رکعت کے اندر متعدد رکوع بھی وارد ہوئے ہیں لیکن احناف کا معمول وہی ہے جو مذکور ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۶۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ خَالِدٍ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الرَّازِیُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَقِیْقٍ نَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَھُوَ اَتَمُّ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِھِمْ فَقَرَاَ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ

احمد بن فرات بن خالد ابو مسعود رازی، محمد بن عبداللہ بن ابوجعفر رازی۔ امام ابوداؤد، عمر بن شقیق، ابوجعفر رازی ربیع بن انس، ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور طویل سورتوں میں سے تلاوت کی نیز پانچ رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو طویل سورت پڑھی نیز پانچ رکوع اور

رَكْعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُورَةً مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بَيْنَمَا أَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتَّى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ سَاقَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو سجدے کیے پھر قبلہ رو بیٹھے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ گہن ہٹ کر سورج روشن ہو گیا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھائی تو قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی اور رکوع کیا پھر قراءت کی اور رکوع کیا پھر قراءت کی اور رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری بھی اسی طرح پڑھی۔

اہل بصرہ سے ثعلبہ بن عباد عبدی اس روز خطبے میں موجود تھے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا نشانہ بازی کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج دو یا تین نیزوں کے برابر ہو گیا۔ دیکھنے والے کو افق سے تو مرگھاس کی طرح سیاہ نظر آتا تھا۔ ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہمارے ساتھ مسجد چلیے کیونکہ خدا کی قسم ہم سورج کا یہ حال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کریں گے کہ آپ کی امت میں نئی بات ہوئی ہے۔ جب ہم جا رہے تھے تو آپ تشریف لے آئے اور وہیں نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور نماز میں کافی طویل قیام کیا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر ہمارے ساتھ خوب طویل رکوع کیا جیسا کسی نماز میں نہیں کیا تھا لیکن ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی پھر ہمارے ساتھ ایسا طویل سجدہ کیا کہ کسی نماز میں کیا نہیں تھا لیکن ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دی پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ دوسری رکعت میں بیٹھے ہوئے تھے تو سورج روشن ہو گیا۔ پھر سلام پھیرا، پھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور گواہی دی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی آپ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر احمد بن یونس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مذکورہ خطبہ بیان کیا۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کے اندر اس روز میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا پس آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں طویل قیام فرمایا۔ فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ خوف دلاتا ہے جب تم ایسا دیکھو تو اتنی نماز پڑھو جتنی قریب ہی تم نے فرض نماز پڑھی ہو۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى قَالَ حَتَّى بَدَتِ النُّجُومُ۔

احمد بن ابراہیم، ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب ابو قلابہ، ہلال بن عامر نے حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سورج کو گرہن لگا اور حدیث موسیٰ کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے کہا۔ یہاں تک کہ ستارے نظر آنے لگے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ۔

نمازِ کسوف کی قرأت

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّي نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كُلُّهُمْ قَدْ حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے باہر نکلے۔ پس آپ کھڑے ہوئے تو میں نے آپ کی قرأت کا اندازہ کیا کہ سورۂ البقرہ پڑھی اور باقی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور قرأت پڑھی تو میں نے آپ کی قرأت کا اندازہ کیا کہ آپ نے سورۂ آل عمران پڑھی۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي نَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی اور جہر کے ساتھ یعنی سورج گرہن کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً فَجَهَرَ بِهَا يَعْنِي فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ۔

١١٧٦- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا بِنَحْوٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

باب ۳۱۳ يُنَادِي فِيهَا بِالصَّلٰوةِ۔

١١٧٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِيدُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ۔

باب ۳۱۴ الصَّدَقَةِ فِيهَا۔

١١٧٨- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا۔

باب ۳۱۵ الْعِتْقِ فِيهَا۔

١١٧٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ۔

باب ۳۱۶ مَنْ قَالَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ۔

١١٨٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

نماز میں۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تو آپ نے بہت طویل قیام کیا سورۂ البقرہ کے برابر۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

اس نماز کے لیے لوگوں کو بلانا

زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ندا کرنے کا حکم فرمایا کہ نماز جماعت سے ہوگی۔

اس میں صدقہ دینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، تکبیر کہو اور صدقہ دو۔

اس میں غلام آزاد کرنا

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کسوف کے وقت لونڈی غلام آزاد کرنے کا حکم فرماتے۔

جس کے نزدیک دو رکعتیں ہیں

ایوب سختیانی نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے دو دو رکعتیں پڑھیں اور سورج کے روشن ہونے تک اس کے متعلق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتْ۔

دریافت کرتے رہے۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ نَفَخَ فِي آخِرِ سُجُودِهِ فَقَالَ أُفْ أُفْ ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَفَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سائب بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور رکوع کرنے کا نام نہ لے رہے تھے پھر رکوع کیا تو اٹھنے کا نام نہیں لے رہے تھے پھر اٹھے تو سجدے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ پھر سجدہ کیا تو اٹھنے کا نام لے رہے تھے پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کیا۔ پھر آخری سجدے میں سرد آہ بھرتے ہوئے اُف اُف کہا اور عرض گزار ہوئے۔ اے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان میں ہوں؟ کیا تو نے وعدہ نہیں فرمایا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک یہ مغفرت چاہتے رہیں گے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے[۴]

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمٍ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسُوفُ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ بِسُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

حیان بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اندر میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا میں نے انہیں پھینک دیا اور کہا میں دیکھوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج سورج گرہن کے باعث کیا نیا کام کرتے ہیں میں آپ کی جانب لپکا تو آپ تسبیح تحمید اور تہلیل کے ساتھ دعا کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا پس آپ نے دو سورتیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

[۴] اور سورۂ صافات پڑھی تھی اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

بَابٌ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَنَحْوِهَا۔

اندھیرے کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ نَا حَرَمِيُّ ابْنُ عُمَارَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلَى عَهْدِ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَتَيْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَلْ كَانَ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

عبید اللہ بن نضر کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں سخت اندھیرا ہوا تو میں حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو حمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی آپ حضرات نے ایسا دیکھا ہے؟ فرمایا معاذ اللہ! اگر تیز

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَاذَ اللهِ إِنْ كَانَتِ الرِّيحُ لَتَشْتَدُّ فَنُبَادِرُ الْمَسْجِدَ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ۔

ہوا بھی چلنے لگتی تو ہم قیامت کے خوف سے مسجد کی جانب دوڑنے لگتے تھے۔ ف

ف۔ اللہ اللہ! صحابہ کرام کی ایمانی رفعت کا اندازہ بھلا کون کرسکتا ہے کہ وہ حضرات خوفِ خدا اور توجہ الی اللہ کے پیکر تھے ذرا تیز ہوا چلے یا زیادہ اندھیرا ہوجائے تو قیامت کے تصور سے لرزتے ہوئے مسجدوں کی جانب دوڑنے لگتے کیونکہ بارگاہ خداوندی کے سوا ان کے مقدس ذہنوں میں اور کوئی پناہ گاہ نہیں تھی۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پروردگار عالم کے سامنے ایسا جھکایا کہ آخری دم تک ادھر ہی جھکے رہے اور دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے جھکنے کا تصور وہ اپنے دماغوں سے نکال چکے تھے۔ ایک ہم بھی آج مسلمان کہلانے والے ہیں کہ دنیا کی ہر چھوٹی موٹی طاقت کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ جس سے ذرا سی غرض بھی وابستہ ہوئی اس کے آگے جھکنے سے بھی عار نہیں حتیٰ کہ خدا کے دشمنوں کے رحم و کرم پر جینا اور گڑگڑا کر ان سے تحفظ کی بھیک مانگنا ہم نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ کاش! ہم سمجھ جاتے کہ ایمان و کفر تو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایمان کفر کو اور کفر ایمان کو مٹانا چاہتا ہے۔ ایمان کبھی کفر کو تحفظ نہیں دیتا اور کفر کبھی ایمان کو تحفظ نہیں دے سکتا۔ کفار کیوں مسلمانوں کو تحفظ دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مسلمان کیوں کافروں سے تحفظ لینے پر مجبور ہیں؟ اس کا راز شاعر مشرق نے یوں سمجھایا ہے۔ ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

باب ۴۱۸ السُّجُوْدِ عِنْدَ الْاٰيَاتِ۔

اللہ کی نشانی دیکھنے پر سجدہ ریز ہونا

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ نَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَهُ تَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا وَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فلاں زوجۂ مطہرہ کا انتقال ہوگیا ہے تو وہ سجدہ ریز ہوگئے ان سے کہا گیا کہ آپ نے اس وقت سجدہ کیا بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کیا کرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے وصال سے بڑھ کر اور کونسی نشانی ہوگی۔

تَفْرِيْعُ اَبْوَابِ صَلٰوةِ السَّفَرِ۔

سفر کی نماز کے احکام

باب ۴۱۹ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ۔

مسافر کی نماز

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضر اور سفر میں نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ سفر کی نماز تو قائم رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ ہوگیا۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا خُشَيْشٌ يَعْنِي ابْنَ أَصْرَمَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَأَيْتَ إِقْصَارَ النَّاسِ الصَّلٰوةَ الْيَوْمَ وَإِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ۔

احمد بن حنبل اور مسدد، یحییٰ، ابن جریج۔ خشیش ابن اصرم، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن ابو عمار عبد اللہ بن بابیہ، حضرت یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ آجکل لوگ کس طرح نماز قصر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے" (۴: ۱۰۱) اور وہ ایام خوف دور ہو چکا ہے فرمایا کہ مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر آپ کو ہوا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے تم پر احسان فرمایا ہے لہٰذا اس کے احسان کو قبول کرو۔ ف

ف ۔ حکم قرآنی سے بظاہر یہی معلوم ہے کہ سفر میں جب فتنۂ کفار کا خوف ہو تو نماز قصر پڑھی جائے گی یعنی چار فرضوں کی جگہ دو فرض۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا صدقہ ہے لہٰذا خوف کے بغیر بھی سفر میں نماز قصر پڑھ لیا کرو۔ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو سمجھنے میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصریحات کے محتاج ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منشائے ایزدی کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ۔

ابن جریج نے عبد اللہ بن ابو عمار کو مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو عاصم اور حماد بن مسعدہ نے بھی اسے ابن بکر کی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب ۲۳۲ مَتَى يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ۔

مسافر کب قصر کرے

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلٰثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلٰثَةِ فَرَاسِخَ شَكَّ شُعْبَةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

یحییٰ بن یزید ہنائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز قصر کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ (نو میل) کے لیے نکلتے تو دو ۲ رکعتیں پڑھا کرتے اس میں شعبہ کو شک ہے۔ ف

ف ۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین منزل سے کم سفر ہو تو قصر نماز نہیں پڑھی جائے گی، قصر کم از کم تین منزل کے سفر پر پڑھی جائے گی جس کے تقریباً ستاون ۵۷ میل یا پچھتر ۷۵ کلومیٹر بنتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١١٨٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو ۲ رکعتیں پڑھیں۔ ف

ف۔ ذوالحلیفہ ایک بستی ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے معلوم ہوا کہ جب اتنے سفر پر نکلے جس میں قصر پڑھی جاتی ہے تو اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلنے پر نماز قصر پڑھی جائے گی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر پر جاتے ہوئے ذوالحلیفہ میں قصر نماز پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۲۳ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ۔

سفر میں اذان دینا

١١٩٠- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارا رب اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو اپنی بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر رہتا۔ نماز کے لیے اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو مجھ سے ڈرتے ہوئے اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

باب ۴۲۴ الْمُسَافِرِ يُصَلِّي وَهُوَ يَشُكُّ فِي الْوَقْتِ۔

مسافر کا نماز پڑھنا اور وقت میں شک ہو

١١٩١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْمِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَزَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزُلْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

مسحاج بن موسیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس ہم نے کہا کہ سورج ڈھلا ہے یا نہیں لیکن حضور نے ظہر پڑھ لی اور کوچ فرمایا۔

١١٩٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ضَبَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بنی ضبہ کے فرد حمزہ عائذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو اس وقت تک کوچ نہ فرماتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

جب تک ظہر پڑھ نہ لیتے وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ خواہ سورج سر پر ہوتا خواہ سورج سر پر ہی ہوتا۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ۔

دو نمازوں کو جمع کرنا

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاصِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا۔

عامر بن واصلہ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک روز آپ نے نماز میں تاخیر کر دی پھر باہر تشریف لائے تو ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھی۔ پھر اندر تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لے آئے تو مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَارَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَنَزَلَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت صفیہ کے وصال کی خبر پہنچی تو وہ مکہ مکرمہ میں تھے تو چلتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جب کسی کام کے باعث جلدی ہوتی تو ان دونوں نمازوں (مغرب و عشاء) کو جمع فرمایا کرتے۔ پس چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گیا تو اترے اور ان دونوں کو جمع کر لیا۔ ف

ف احادیثِ مطہرہ کی رو سے سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی وہی صورت ثابت ہے جس کو جمع تاخیر یا جمع صوری کہتے ہیں یعنی ظہر کو آخر وقت اور عصر کو اول وقت میں پڑھنا۔ اسی طرح مغرب کو آخر وقت اور عشاء کو اول وقت میں پڑھنا۔ جمع تقدیم کی روایات میں اہلِ علم حضرات کو کلام ہے۔ حدیث کے نام پر عوام کو چھلنے والے حضرات کے پیشوا نے جمع تقدیم کی صحت پر بلند بانگ دعاوی کیے لیکن معاصرین سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک علمی فرزند نے حاجز بین البحرین کے ذریعے ان کے مزعومہ دلائل کے فلک بوس محل مسمار کر کے رکھ دیا اور ثابت کر دیا کہ اَلْحَقُّ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى۔ یعنی حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

ابوطفیل نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبکہ غزوہ تبوک میں تھے ان دنوں اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر و عصر کو جمع فرما لیتے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کر جاتے تو

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاؤدَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْمُفَضَّلِ وَاللَّيْثِ۔

ظہر میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ عصر کے لیے اترتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے کہ کوچ سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اگر کوچ کر جاتے تو مغرب میں تاخیر فرما لیتے یہاں تک کہ عشاء کے لیے اترتے تو دونوں کو جمع فرما لیا کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہشام بن عروہ، حسین بن عبد اللہ، کریب، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مفضل اور لیث کی حدیث کے مانند۔

۱۱۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَطُّ فِي السَّفَرِ إِلَّا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاؤدَ وَهٰذَا يُرْوٰى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَطُّ إِلَّا تِلْكَ اللَّيْلَةَ يَعْنِي لَيْلَةَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔

سلیمان بن ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں مغرب اور عشاء کو ہرگز جمع نہیں کیا مگر صرف ایک دفعہ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مروی ہے ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے موقوفاً کیونکہ انہوں نے حضرت ابن عمر کو انہیں جمع کرتے ہوئے بالکل نہیں دیکھا مگر اسی رات جبکہ انہیں حضرت صفیہ کے وصال کی خبر ملی اور مکحول کی حدیث میں مروی ہے کہ نافع نے حضرت ابن عمر کو ایسا کرتے ہوئے ایک یا دو دفعہ دیکھا۔

۱۱۹۷- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ مَالِكٌ أُرٰى ذٰلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ مَالِكٌ أُرٰى ذٰلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ أَبُو دَاؤدَ رَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بارش کا وقت تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حماد بن سلمہ نے ابو الزبیر سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔ قرہ بن خالد سے روایت ہے کہ ابو الزبیر نے فرمایا کہ یہ اس سفر کی بات ہے جو ہم نے تبوک کی طرف کیا۔

إِلَى تَبُوكَ۔

١١٩٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور بارش کے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔ یہ اس لیے کہ امت پر کوئی تنگی نہ ہے۔

١١٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ وَاقِدٍ أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلَاةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ هَذَا بِإِسْنَادِهِ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن واقد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کے لیے کہا تو فرمایا چلتے رہو یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو اترے پھر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی تو عشاء کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی کام کے باعث جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جیسے میں نے کیا پس اس روز دن اور رات میں تین دنوں کا سفر کیا امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا کہ اسے ابن جابر نے اسی طرح اپنی اسناد کے ساتھ نافع سے۔

١٢٠٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ نے ابن جابر سے اسے معناً روایت کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عبد اللہ بن العلاء نے نافع سے اور کہا۔ یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے لگی تو اترے اور دونوں کو جمع کیا۔

١٢٠١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَلَمْ يَقُلْ سُلَيْمَانُ وَمُسَدَّدٌ بِنَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي غَيْرِ مَطَرٍ۔

سلیمان بن حرب، مسدد، حماد بن زید۔ عمرو بن عون حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعتیں ظہر و عصر اور سات رکعتیں مغرب و عشاء کی پڑھائیں۔ سلیمان اور مسدد نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں پڑھائیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ صالح مولیٰ توامہ نے اسے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بارش کے بغیر۔

١٢٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ۔

احمد بن صالح، یحییٰ بن محمد جاری، عبد العزیز بن محمد، مالک، ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سورج مکہ مکرمہ میں غائب ہو گیا تو آپ نے سرف میں دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ جَارُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ أَمْيَالٍ يَعْنِي بَيْنَ مَكَّةَ وَسَرِفَ۔

محمد بن ہشام جار، احمد بن حنبل، جعفر بن عون، ہشام بن سعد نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ اور سرف کے درمیان دس میل کا فاصلہ ہے۔

١٢٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَبِيعَةُ يَعْنِي كَتَبَ إِلَيْهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسِرْنَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قَدْ أَمْسَى قُلْنَا الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَتَصَوَّبَتِ النُّجُومُ ثُمَّ إِنَّهُ نَزَلَ فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ صَلَّى صَلَاتِي هَذِهِ يَقُولُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سَالِمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ بَعْدَ غُيُوبِ الشَّفَقِ۔

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا تھا اور میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا اور ہم سفر کرتے رہے جب دیکھا کہ اندھیرا ہو گیا تو ہم نے نماز کے لیے کہا پس سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غائب ہو گئی اور تارے خوب جگمگا اٹھے تو آپ اترے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب سفر میں جلدی ہوتی تو ان دونوں نمازوں کو اسی طرح کچھ رات گزرنے پر جمع فرما لیتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عاصم بن محمد نے اپنے بھائی سے اور انہوں نے سالم سے نیز روایت کیا ابن ابی نجیح نے اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن بن ذویب سے کہ حضرت ابن عمر نے ان دونوں نمازوں کو شفق غائب ہونے پر جمع فرمایا۔

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نماز ظہر کو نماز عصر تک مؤخر فرما لیتے پھر اترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مفضل مصر کے قاضی تھے اور ان کی دعا مقبول تھی۔ یہی ابن فضالہ ہیں۔

مُفَضَّلٌ قَاضِي مِصْرَ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَهُوَ ابْنُ فُضَالَةَ۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ۔

جابر بن اسمٰعیل نے عقیل سے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ شفق غائب ہوتے پر اسے عشاء کے ساتھ جمع فرما لیتے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ ابْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا قُتَيْبَةُ وَحْدَهُ۔

ابوالطفیل عامر بن واثلہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تھے جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے ساتھ ملا کر دونوں کو اکٹھی پڑھ لیتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھ لیتے پھر سفر کرتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر فرما لیتے، یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے اور جب مغرب کے بعد کوچ کرتے تو عشاء میں جلدی کرتے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ امام ابوداود نے فرمایا کہ نہیں روایت کیا اس حدیث کو کسی نے سوائے قتیبہ کے۔

بَاب ۴۲۴ قَصْرِ قِرَاءَةِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ۔

سفر میں قرأت کو مختصر کر دینا

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی اور اس کی ایک رکعت میں سورہ والتین پڑھائی۔

بَاب ۴۲۵ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ۔

سفر میں نوافل

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا

بصرہ غفاری سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے کے

رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

بعد ظہر سے پہلے دو رکعتوں کو ترک کیا ہو۔

حفص بن عاصم بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحبت میں تھا تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہماری جانب متوجہ ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا فرمایا یہ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نوافل پڑھتے ہیں۔ فرمایا اے بھتیجے! اگر میں بھی نوافل پڑھتا تو اپنی نماز کو پوری کر لیتا۔ میں دوران سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لیکن انہیں دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت ابوبکر کی صحبت میں رہا لیکن انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عمر کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے حضرت عثمان کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک رسول اللہ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ف

ف۔ سفر میں سنت و نوافل پڑھنے کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں جن کے پیش نظر حضرات آئمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے بعض روایات میں ہے کہ سنت و نوافل سفر میں نہ پڑھے جائیں بعض روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر سے پہلی دو سنتوں، ظہر سے پہلی دو سنتوں اور نماز تہجد کو سفر میں بھی ترک نہ کرتے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ رو ضرور ہوتے پھر دوران نماز میں سواری کا رُخ خواہ کسی جانب ہو جاتا۔ حضرت انس بن مالک سواری پر نوافل اور وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ بہر حال اختلاف روایات و اختلاف آئمہ اپنی جگہ لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں سنت و نوافل کو پڑھ لیا جائے کہ ثواب سے خالی نہیں اور دریں ایام سفر اس میں حائل نہیں اور نہ قافلے سے بچھڑنے کا خدشہ۔ اگر کوئی سفر وقت طلب ہو اور سنت و نوافل کی ادائیگی اس میں دشوار نظر آئے تو رخصت کی احادیث پر عمل کرے ورنہ خواہ مخواہ ثواب کو ضائع نہ کرے اور زادِ آخرت میں تساہل کو حائل نہ ہونے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۲۶ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْوِتْرِ۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيَّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَيْهَا۔

سواری پر نوافل اور وتر پڑھنا

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری پر نوافل پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور وتر بھی پڑھ لیتے ہاں اس پر فرض نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ف

ف۔ وتر واجب ہیں جیسا کہ بعض دیگر روایات سے ثابت ہے بعض حضرات نے اس روایت سے دھوکہ کھاتے ہوئے وتر کو نوافل میں شمار کیا ہے۔ ان کا یہ استدلال درست نہیں کیونکہ یہ روایت ان روایات کی دلالت پر اثر انداز ہونے کے قابل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ۔

جارود بن ابو سبرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نوافل پڑھنا چاہتے تو اپنی اونٹنی کو قبلہ رُو کر کے تکبیر تحریمہ کہتے اور نماز پڑھتے رہتے خواہ سواری کا رُخ کسی جانب ہو جاتا۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کا رخ خیبر کی جانب تھا۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ قَالَ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا۔ جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ مشرق کی جانب منہ کر کے سواری پر نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے رکوع سے نیچے کرتے تھے۔

باب ۴۲۷ الْفَرِيضَةُ عَلَى الرَّاحِلَةِ مِنْ عُذْرٍ۔

عذر کے باعث فرض اونٹ پر پڑھنا

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ لِلنِّسَاءِ أَنْ يُصَلِّينَ عَلَى الدَّوَابِّ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ لَهُنَّ فِي ذٰلِكَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ هٰذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کو سواری پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ فرمایا کہ انہیں گرم یا نرم کسی قسم کے حالات میں اس کی اجازت نہیں۔ محمد بن شعیب نے فرمایا کہ یہ فرض نمازوں کے متعلق ہے۔

باب ۴۲۸ مَتٰى يُتِمُّ الْمُسَافِرُ۔

مسافر کب پوری نماز پڑھے

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ

ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین

ح وحدثنا ابراهيم بن موسى انا ابن علية وهذا لفظه قال انا علي بن زيد عن ابي نضرة عن عمران بن حصين قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهدت معه الفتح فاقام بمكة ثماني عشرة ليلة لا يصلي الا ركعتين ويقول يا اهل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور فتح مکہ میں بھی شامل ہوا تو آپ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ روز ٹھہرے اور صرف دو رکعتیں ہی پڑھا کرتے اور فرماتے اے مکے والو! تم چار رکعتیں پڑھا کرو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔ ف

ف۔ احادیث کے اندر اقامت کی مدت مختلف وارد ہوئی ہے کہ مسافر کتنے دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے کہ وہ پوری نماز پڑھے اس سلسلے میں انیس، اٹھارہ، سترہ، پندرہ اور دس روز وارد ہوئے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سب سے قابل اعتماد پندرہ روز کی مدت ہے کہ مسافر جب کسی جگہ پر پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو اس جگہ پر پوری نماز مثل مقیم پڑھے اس کے لیے قصر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۱۷۔ حدثنا محمد بن العلاء وعثمان ابن ابي شيبة المعنى واحد قالا نا حفص عن عاصم عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام سبع عشرة بمكة يقصر الصلوة قال ابن عباس ومن اقام سبع عشرة قصر ومن اقام اكثر اتم قال ابوداود قال عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال اقام تسع عشرة۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سترہ روز مکہ مکرمہ کے اندر ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو سترہ روز ٹھہرے تو قصر کرے اور جو زیادہ ٹھہرے تو پوری نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عباد بن منصور عکرمہ، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ انیس روز ٹھہرے۔

۱۲۱۸۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عام الفتح خمس عشرة يقصر الصلوة قال ابوداود روى هذا الحديث عبدة بن سليمان واحمد بن خالد الوهبي وسلمة بن الفضل عن ابن اسحق لم يذكروا فيه ابن عباس۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پندرہ روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو عبدہ بن سلیمان اور احمد بن خالد وہبی اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے اور اس میں انہوں نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۱۹۔ حدثنا نصر بن علي اخبرني ابي نا شريك عن ابن الاصبهاني عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سترہ روز ٹھہرے اور دو رکعتیں پڑھتے رہے۔

أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ أَقَمْتُمْ بِهَا شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے نکلے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ ہم نے کہا کہ آپ اس میں کتنے دن ٹھہرے؟ فرمایا کہ دس روز۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتّٰى كَادَ أَنْ تُظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُو بِعَشَائِهِ فَيَتَعَشّٰى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ وَرَوٰى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَرِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ۔

عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب نے اپنے والد ماجد اور اپنے جد امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی جب سورج غروب ہونے کے بعد سفر کرتے تو اندھیرا چھا جانے پر ٹھہرتے اور مغرب کی نماز پڑھتے۔ پھر اپنا رات کا کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر نماز عشاء پڑھ کر کوچ کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ عثمان نے عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوداؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسامہ بن زید نے حفص بن عبید اللہ یعنی ابن انس بن مالک سے روایت کی کہ شفق غائب ہونے پر حضرت انس ان دونوں نمازوں کو جمع کر لیا کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے زہری، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔ ف

ف ۔ یہ دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کا بیان ہے جبکہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر فرض نماز کا ایک خاص وقت علیحدہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت اور نہ اس میں تاخیر کی اجازت۔ عرفہ کی ظہر و عصر اور مزدلفہ کی مغرب و عشاء کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً اور حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآن عظیم و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی ممانعت پر شاہد عادل ہیں یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص احد العشرۃ المبشرۃ و حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ و حضرت سیدنا و ابن سیدنا عبد اللہ

بن عمر فاروق و حضرت سیدتنا ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق اعاظم صحابہ کرام و خلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز و امام سالم بن عبد اللہ بن عمر و امام علقمہ بن قیس و امام اسود بن یزید نخعی و امام حسن بصری و امام ابن سیرین و امام ابراہیم نخعی و امام مکحول شامی و امام جابر بن زید و امام عمر بن دینار و امام حماد ابن ابی سلیمان و امام اجل ابو حنیفہ اجلۂ ائمہ تابعین و امام سفیان ثوری و امام لیث بن سعد امام قاضی الشرق و الغرب ابو یوسف و امام ابو عبد اللہ محمد الشیبانی و امام زفر بن الہذیل و امام حسن بن زیاد و امام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین و امام عبد الرحمن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک، و امام عیسیٰ بن ابان و امام ابو جعفر احمد بن سلامہ بصری وغیرہم ائمہ دین کا، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ دو نمازیں ملا کر پڑھنے کی دو قسمیں ہیں ایک جمع فعلی کہ جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ حقیقت میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقت عصر آگیا۔ اب فوراً عصر اول وقت میں پڑھ لی۔ یوں ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں لیکن فعلاً اور صورۃً مل گئیں اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی تو عشاء کا وقت ہو گیا اور وہ پڑھ لی۔ ایسے ملانا بعذر مرض و ضرورت سفر بلا شبہ جائز ہے۔ ہمارے علمائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ جواز جمع صوری صرف مرض و سفر پر مقصور نہیں بلکہ بضرورت شدت بارش بھی اجازت ہے۔ مثلاً ظہر کے وقت بارش برستی ہو تو انتظار کر کے آخر وقت مسجد میں حاضر ہوں جماعت ظہر ادا کریں اور وقت عصر کا یقین ہوتے ہی جماعت عصر کر لیں کہ شاید شدت مطر بڑھ جائے اور مسجد کی حاضری سے مانع آئے۔ شدید بارش میں تنہا گھر پڑھ لینے کی بھی اجازت ہے مگر اس صورت میں تو دونوں نمازوں کے لیے جماعت اور حاضری مسجد کی محافظت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوسری قسم جمع وقتی ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع ان کا مذہب ہے وہ حقیقۃً اسی صوری میں ہے ورنہ جمع اپنے اصلی معنی پر دونوں بلکہ حقیقی ہے کما لا یخفیٰ اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃً یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ ان میں تداخل محال تو جب ملیں گے صورۃً ملیں گے اور معناً جدا۔ فافہم فانہ نفیس جدا۔ اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک جمع تقدیم کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل عصر پیشگی پڑھ لیں اور جمع تاخیر کہ پہلی نماز مثلاً مغرب کو باوصف قدرت و اختیار قصداً اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا تو اگلی نماز یعنی عشاء کے وقت میں پڑھ کر پھر متصلاً خواہ منفصلاً نماز عشاء ادا کریں گے۔ یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حجاج کو صرف حج میں، صرف عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ میں جائز ہیں۔ اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام ازیں کہ وہ مسافر یا خاص ساکنان مکہ و منیٰ وغیرہا مواضع قریبہ کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ کہ بوجہ سفر اور بحالت اضطرار و عدم قدرت تو سفر و حضر اور ظہر و عصر کسی شے کی تخصیص نہیں۔ جتنی نمازوں تک مشغولی جہاد یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نہ ملے ناچار سب مؤخر رہیں گی اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کی جائیں گی جس طرح حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوۂ خندق میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء سب عشاء کے وقت پڑھیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت میں جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہیں۔ اگر جمع تقدیم کرے گا تو آخری نماز محض باطل ضائع اور ناکارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا تو فرض ہو گی۔ اس وقت نہ پڑھے گا تو ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہگار ہو گا کہ جان بوجھ کر نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا۔ اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلوٰۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ

نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلاشبہ حرام ہے تو جس طرح صبح یا عشاء قصداً نہ پڑھنی کہ اگلی ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے یہ حرام قطعی ہے یونہی ظہر یا مغرب عمداً نہ پڑھنی کہ عصر یا عشاء کے وقت ادا کر لیں گے اس کا حرام ہونا لازم ہے اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار ہے جیسے کوئی آدھی رات کے وقت صبح کی نماز اور آٹھ نو بجے ظہر پڑھ رکھے تو قطعاً نہ ہوگی یونہی جو ظہر کے وقت عصر اور مغرب کے وقت عشاء پڑھ لے تو اس کا نہ ہونا بھی واجب ہے۔

احادیث میں حضور پُرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے جو جمع منقول اس میں صراحۃً وہی جمع صوری مذکور یا مجمل ومحتمل اسی صریح مفصل پر محمول جمع حقیقی کے باب میں اصلاً کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں اور جمع تقدیم تو اس قابل ہی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔ جمع تاخیر میں احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو مگر عندالتحقیق جب احادیث متنوعہ اور جمع کر کے نظرِ انصاف کی جائے تو فوراً حق ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ بھی وجوباً یا امکاناً اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہیں۔ غرض جمع وقتی پر شرع مطہر سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین۔ یہ اجمال کلام ودلائل مذہب ہے ملخصاً (فتاوی رضویہ، جلد دوم)۔

باب ۴۲۹ إِذَا أَقَامَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ يَقْصُرُ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ قَالَ أَبُو دَاؤدَ غَيْرُ مَعْمَرٍ لَا يُسْنِدُهُ۔

دشمن کی سرزمین میں ہو تو قصر پڑھے

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تبوک کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے معمر کے سوا کسی نے مسند نہیں کیا۔

باب ۴۳۰ صَلٰوةِ الْخَوْفِ۔

مَنْ رَأَى أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَهُمْ صَفَّانِ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ فَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِهِمْ ثُمَّ يَرْكَعُ الْإِمَامُ وَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاؤدَ هٰذَا قَوْلُ

نماز خوف کا بیان

جو دیکھے کہ مل جل کر نماز پڑھیں اور ان کی دو صفیں ہوں تو سارے اکٹھے تکبیر تحریمہ کہیں پھر سب اکٹھے رکوع کریں، پھر امام سجدہ کرے اور امام کے نزدیک صف والے اور دوسرے کھڑے ہوئے حفاظت کرتے رہیں جب یہ کھڑے ہوجائیں تو دوسرے سجدہ کر لیں جو ان کے پیچھے ہیں پھر اگلی صف والے پچھلی صف والوں کی جگہ چلے جائیں اور پچھلی صف والے پہلی صف والوں کی جگہ آجائیں۔ پھر امام رکوع کرے تو سب رکوع کریں۔ پھر وہ سجدے کرے تو موجودہ پہلی صف والے سجدہ کریں اور دوسرے حفاظت کرتے رہیں جب امام اور پہلی صف والے بیٹھ جائیں تو دوسرے سجدہ کر لیں پھر سارے بیٹھ جائیں۔ پھر سب مل جل کر سلام پھیریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سفیان کا قول ہے۔

سُفْيَانَ۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ اَصَبْنَا غِرَّةً لَقَدْ اَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُوْنَ اَمَامَهٗ فَصَفَّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ اٰخَرُ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلُوْنَهٗ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى هٰؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوْا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ اِلٰى مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاَخِيْرُ اِلٰى مَقَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ جَلَسُوْا جَمِيْعًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا فَصَلَّاهَا بِعُسْفَانَ وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوٰى اَيُّوْبُ وَهِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ دَاوٗدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذٰلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَكَذٰلِكَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عسفان کے مقام پر تھے اور مشرکوں کے سردار خالد بن ولید تھے پس ہم نے نماز ظہر پڑھی تو مشرکوں نے کہا کہ ہم چوک گئے ہم غفلت کا شکار ہو گئے کہ جب وہ نماز میں تھے تو ہم نے ان پر حملہ کیوں نہ کیا پس ظہر اور عصر کے درمیان قصر کی آیت نازل ہوئی جب نماز عصر کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور مشرکین آپ کے سامنے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے مسلمان دو صفوں میں کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے رکوع کیا تو سارے رکوع میں گئے پھر سجدہ کیا تو آپ کے نزدیک والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے جب یہ حضرات دونوں سجدے کر چکے تو کھڑے ہو گئے اور پیچھے والوں نے سجدہ کیا پھر پہلی صف والے حضرات دوسروں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور پچھلی صف والے حضرات پہلی صف والوں کی جگہ آ کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب رکوع میں گئے پھر سجدہ کیا تو موجودہ پہلی صف والوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے حضرات کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے اور آپ کے قریب والی صف والے تو دوسرے حضرات نے سجدہ کیا اور وہ بھی سب کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر سب نے مل کر سلام پھیرا۔ یہ نماز آپ نے عسفان کے مقام پر بنی سلیم کے روز پڑھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ایوب اور ہشام، ابو الزبیر، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً اور اسی طرح روایت کیا اسے داؤد بن حصین، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے اور اسی طرح عبد الملک، عطاء نے حضرت جابر سے اور اسی طرح قتادہ حسن، حطان نے حضرت ابو موسیٰ سے اور اسی طرح عکرمہ بن خالد نے مجاہد سے مرفوعاً اور اسی طرح ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور یہ سفیان ثوری کا

عَنْ أَبِي مُوسَى فَعَلَهُ وَكَذَلِكَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ۔

باب ۴۳۱ مَنْ قَالَ يَقُومُ صَفٌّ مَعَ الْإِمَامِ وَصَفٌّ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُ قَائِمًا حَتَّى يُصَلِّيَ الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يَنْصَرِفُوا فَيَصُفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَتَجِيءُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَثْبُتُ جَالِسًا فَيُتِمُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ جَمِيعًا

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي خَوْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ۔

باب ۴۳۲ مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى رَكْعَةً وَثَبَتَ قَائِمًا أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَاخْتُلِفَ فِي السَّلَامِ۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَ

قول ہے۔

امام کے ساتھ ایک صف کھڑی ہو

ایک صف امام کے مقابلے پر کھڑی ہو اور دوسری دشمن کے مقابلے پر رہے پس امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھا کر کھڑا رہے یہاں تک کہ اس کے یہ ساتھی دوسری رکعت پڑھ لیں پھر یہ حضرات دشمن کے مقابلے پر چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے تو ایک رکعت امام ان کے ساتھ پڑھ کر بیٹھا رہے تاکہ وہ

صالح بن خوات نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوف کے وقت اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تو ان حضرات نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ آپ کے نزدیک والے حضرات نے ایک رکعت پڑھی اور کھڑے رہے یہاں تک کہ دوسری صف والوں نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر اگلے پیچھے اور پچھلے آگے ہو گئے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موجودہ اگلے حضرات کو ایک رکعت پڑھائی اور قعدہ کیا یہاں تک کہ پچھلے حضرات نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر سلام پھیر دیا۔

جب مقتدی ایک رکعت پڑھ لیں

جب اگلے ایک پڑھ لیں تو امام کھڑا رہے اور وہ دوسری رکعت پڑھ کر سلام پھیریں اور دشمن کے مقابلے پر چلے جائیں سلام

صالح بن خوات نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے روز نماز خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ صف میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل رہا۔ پس ساتھ والوں نے ایک رکعت پڑھی پھر کھڑے ہوئے اور باقی نماز خود پوری کی پھر وہ دشمن کے مقابلے پر چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا تو ان کے

صَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَحَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ۔

ساتھ امام نے باقی نماز پڑھی۔ پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نے جو سنا ان میں سے مجھے یزید بن رومان کی حدیث زیادہ پسند ہے۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنْ يَقُوْمَ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِيْنَ مَعَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَإِذَا اسْتَوَى قَائِمًا ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمُوْا وَانْصَرَفُوْا وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَكَانُوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يُقْبِلُ الْآخَرُوْنَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُكَبِّرُوْنَ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُوْنَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَمَّا رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ نَحْوُ رِوَايَةِ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ إِلَّا أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي السَّلَامِ وَرِوَايَةُ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوُ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ وَيَثْبُتُ قَائِمًا۔

صالح بن خوات انصاری نے حضرت سہل بن ابو حثمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز خوف روایت کی ہے کہ امام اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے۔ پس امام ایک رکعت پڑھے اور اپنے ساتھیوں سمیت سجدہ کرے پھر کھڑا ہو جائے اور کھڑا ہی رہے یہاں تک کہ وہ اپنی باقی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں اور دشمن کے مقابلے پر چلے جائیں اور امام کھڑا رہے۔ پھر دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی ایس وہ امام کے پیچھے تکبیر تحریمہ کہیں اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے اور سجدہ کرے پھر سلام پھیر دے وہ کھڑے ہو کر رکوع کریں اور باقی رکعت خود پڑھیں، پھر سلام پھیر دیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم سے یزید بن ہارون کی طرح روایت کی ہے البتہ سلام میں اختلاف ہے اور عبید اللہ نے یحییٰ بن سعید کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ امام کھڑا رہے۔

بَابٌ ۲۳۳ مَنْ قَالَ يُكَبِّرُوْنَ جَمِيْعًا

جس نے کہا کہ تکبیر تحریمہ اکٹھے کہیں

وَإِنْ كَانُوْا مُسْتَدْبِرِي الْقِبْلَةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَأْتُوْنَ مَصَافَّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيْءُ الْآخَرُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ تُقْبِلُ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَيُصَلُّوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ كُلِّهِمْ۔

تکبیر تحریمہ سب اکٹھے کہیں خواہ قبلے کی جانب کسی کی پیٹھ ہو پھر امام اپنے ساتھ والوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں اور دوسرے آ کر خود ایک رکعت پڑھ لیں، پھر امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ پھر وہ گروہ آگے آئے جو دشمن کے بالمقابل ہے اور وہ ایک رکعت خود پڑھیں امام بیٹھا رہے پھر سب کے ساتھ سلام پھیر دے۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے

أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا نَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ فَقَالَ مَرْوَانُ مَتٰى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا ہاں۔ مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ غزوۂ نجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ تھا جبکہ دوسرا دشمن کے بالمقابل تھا۔ قبلے کی جانب ان کی پشت تھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی تو جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابلے پر تھے سب نے تکبیر تحریمہ کہی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی اور اس گروہ نے بھی جو آپ کے ساتھ تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو ساتھ والے گروہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے حضرات دشمن کے مقابلے پر کھڑے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والے بھی کھڑے ہوئے۔ پس یہ حضرات دشمن کے مقابلے پر چلے گئے اور وہ گروہ آگے آگیا جو دشمن کے مقابلے پر تھا۔ پس انہوں نے رکوع و سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسری رکعت پڑھائی اور انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ پھر وہ گروہ آگے بڑھا جو دشمن کے مقابل تھا پس انہوں نے رکوع و سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پاس والوں سمیت قعدے میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو سب نے سلام پھیر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو ۲ رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں سے ہر گروہ نے ایک ایک رکعت۔

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف نکلے یہاں تک کہ جب ذات الرقاع کے نخلستان میں

الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْدٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ لَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَفْظُهُ عَلَى غَيْرِ لَفْظِ حَيْوَةَ وَقَالَ فِيهِ حِينَ رَكَعَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ قَالَ فَلَمَّا قَامُوا مَشَوُا الْقَهْقَرَى إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتِدْبَارَ الْقِبْلَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا مَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ثُمَّ سَجَدُوا هُمْ لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَقَامُوا فَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ الثَّانِيَةَ وَسَجَدُوا مَعَهُ سَرِيعًا كَأَسْرَعِ الْإِسْرَاعِ جَاهِدًا لَا يَأْلُونَ سِرَاعًا ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَارَكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلَوٰةِ كُلِّهَا۔

پہنچے تو غطفانیوں کا ایک گروہ ملا۔ پس معناً ذکر کیا اور ان کے الفاظ حیاۃ کے الفاظ سے مختلف ہیں اور اس میں کہا کہ جب آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ فرمایا کہ جب وہ کھڑے ہوئے تو اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹ گئے اور قبلہ کی جانب پیٹھ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبید اللہ بن سعد ان کے چچا جان، ان کے والد ماجد، ابن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی اور اس گروہ نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ صف بستہ تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی، پھر آپ اٹھے اور وہ بھی اٹھے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے رہے پھر دوسرا سجدہ انہوں نے خود کیا۔ پھر کھڑے ہو کر الٹے پیر پھرے اور سب سے پیچھے جا کھڑے ہوئے اور دوسرا گروہ آیا تو اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور خود رکوع کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان حضرات نے دوسرا سجدہ خود کیا پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ چنانچہ سب نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر آپ نے دوسرا سجدہ کیا اور انہوں نے بھی کمال پھرتی سے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور آپ کھڑے ہو گئے یوں لوگ پوری نماز میں آپ کے ساتھ رہے۔

باب ۴۳۴ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ كُلُّ صَفٍّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ نَافِعٌ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ قَوْلُ مَسْرُوقٍ وَيُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذٰلِكَ رَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُ فَعَلَهُ۔

جس نے کہا کہ امام ہر گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے

پھر سلام پھیر دے اور ہر صف کھڑی ہو کر ایک ایک رکعت خود پڑھے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے پر رہا۔ پھر یہ ان کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آ گئے تو آپ نے دوسری رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رکعت پوری کر لی اور وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنی رکعت پوری کر لی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح نافع اور خالد بن معدان نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے اور اسی طرح قول ہے مسروق اور یوسف بن مہران کا حضرت ابن عباس سے اور اسی طرح یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے ایسا ہی کیا۔

باب ۴۳۵ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ الَّذِينَ خَلْفَهُ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً ثُمَّ يَجِيءُ الْآخَرُونَ إِلٰى مَقَامِ هٰؤُلَاءِ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ نَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ فَاسْتَقْبَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ

جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے

پھر امام سلام پھیر دے۔ پس جو امام کے پیچھے ہیں وہ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر دوسرے ان کی جگہ پر آئیں اور وہ ایک رکعت پڑھ لیں۔

ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی۔ پس لوگ دو صفوں میں کھڑے ہوئے ایک صف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور دوسری دشمن کے بالمقابل۔ پس ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر دوسرے حضرات آ کر ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور یہ دشمن کے مقابلے پر چلے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ پس ان حضرات نے ایک رکعت خود پڑھ کر سلام پھیرا اور یہ چلے گئے تو ان لوگوں کی جگہ پر جا کھڑے

أُولٰئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُولٰئِكَ إِلٰى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا۔

ہوئے جو دشمن کے بالمقابل تھے اور وہ اپنی پہلی جگہ پر لوٹ آئے تو ایک رکعت خود پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ ف

ف۔ نماز خوف کے احادیث میں مختلف طریقے وارد ہوئے ہیں جن کے باعث اس کی صورت میں آئمہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہوا ہے اور اسی کو سب سے زیادہ تقویت ہے واللہ تعالیٰ اعلم

١٢٣١۔ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ نَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خُصَيْفٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَكَبَّرَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَ الصَّفَّانِ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ بِهٰذَا الْمَعْنٰى عَنْ خُصَيْفٍ وَصَلّٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ هٰكَذَا إِلَّا أَنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ مَضَوْا إِلٰى أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ رَجَعُوا إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ كَابُلَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ الْخَوْفِ۔

شریک نے خصیف سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی تو دونوں صفوں نے تکبیر کہی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے معناً ثوری نے خصیف سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عبدالرحمن بن سمرہ نے اسی طرح نماز پڑھائی تھی مگر جس گروہ کو انہوں نے ایک رکعت پڑھائی تھی، پھر سلام پھیرا تھا تو وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آئے تو انہوں نے ایک رکعت خود پڑھی پھر یہ ان کی جگہ پر لوٹ گئے اور انہوں نے ایک رکعت خود پڑھی امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم، عبدالصمد بن حبیب کو ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ انہوں نے عبدالرحمن بن سمرہ کے ہمراہ کابل میں جہاد کیا تو انہوں نے ہمیں نماز خوف پڑھائی تھی

بَابُ ٢٣٦ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَا يَقْضُونَ۔

جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لے اور دوسری نہ پڑھے

١٢٣٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَامَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَصَلّٰى بِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَبِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن العاص کے ساتھ تھے تو انہوں نے کھڑے ہو کر فرمایا آپ میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے پس انہوں نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور اس گروہ کو بھی ایک رکعت اور دوسری کسی نے نہ پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبید اللہ بن عبد اللہ اور مجاہد نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً اور عبد اللہ بن شقیق نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً اور یزید الفقیر و ابو موسیٰ نے حضرت جابر سے مرفوعاً اور بعض نے یزید الفقیر کی حدیث میں کہا ہے کہ انہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزِيدُ الْفَقِيرُ وَأَبُو مُوسَى جَمِيعًا عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ لِلْقَوْمِ رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ۔

نے ایک رکعت قضا کی اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے سماک حنفی نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً اور حضرت زید بن ثابت نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کی ایک ایک رکعت ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ۲ دو رکعتیں۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلٰوةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

بکیر بن اخنس نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی نماز فرض فرمائی یعنی حالتِ حضر میں چار رکعتیں سفر میں ۲ دو رکعتیں اور خوف کے وقت ایک رکعت۔

بَابُ ۲۷۳ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

جس نے کہا کہ ہر گروہ کے ساتھ امام ۲ دو رکعتیں پڑھے

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَوْفٍ الظُّهْرَ فَصَفَّ بَعْضُهُمْ خَلْفَهُ وَبَعْضُهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَهُ فَوَقَفُوا مَوْقِفَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ جَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلَّوْا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِأَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَبِذٰلِكَ كَانَ يُفْتِي الْحَسَنُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ يَكُونُ لِلْإِمَامِ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حسن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوف کے وقت نماز ظہر پڑھی تو بعض حضرات نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بعض دشمن کے مقابلے پر رہے پس انہوں نے ۲ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آگئے تو انہوں نے آپ کے پیچھے ۲ دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ یوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار اور آپ کے اصحاب کی ۲ دو ۲ دو رکعتیں ہوئیں اور حسن اسی پر فتویٰ دیتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس طرح نماز مغرب میں امام کی چھ اور لوگوں کی تین تین رکعتیں ہوں گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ نے حضرت جابر سے مرفوعاً اور اسی طرح سلیمان یشکری نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

باب ۴۳۸ صَلٰوۃُ الطَّالِبِ۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ وَكَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ فَرَاَيْتُهُ وَحَضَرَتْ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَاَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ مَا اِنْ اُؤَخِّرِ الصَّلٰوۃَ فَانْطَلَقْتُ اَمْشِيْ وَاَنَا اُصَلِّيْ اُوْمِيْ اِيْمَاءً نَحْوَهٗ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ لِيْ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِّنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَجْمَعُ لِهٰذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ اِنِّيْ لَفِيْ ذَاكَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً حَتّٰى اِذَا اَمْكَنَنِيْ عَلَوْتُهٗ بِسَيْفِيْ حَتّٰى بَرَدَ۔

کفار کو تلاش کرنے والے کی نماز

ابن عبد اللہ بن انیس سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرنہ اور عرفات کی جانب مجھے خالد بن سفیان ہذلی کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جا کر اسے قتل کر دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اسے دیکھا اور نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ اگر میں نماز کے باعث تاخیر کروں گا تو میرے اور اس کے درمیان بہت فاصلہ ہو جائے گا۔ لہٰذا میں چلتا رہا اور اشارے سے نماز پڑھتا رہا۔ جب میں اس کے نزدیک پہنچا تو اس نے مجھ سے کہا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا ایک عربی ہوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس آدمی کے لیے فوج جمع کر رہے ہیں لہٰذا میں بھی اسی ارادے سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا میں اسی فکر میں ہوں پس میں کچھ دیر اس کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ جب مجھے موقع ملا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر دیا اور وہ ٹھنڈا ہو کر رہ گیا۔

نوافل کا بیان

باب ۴۳۹ تَفْرِيْعُ اَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكَعَاتِ السُّنَّةِ۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ عُلَيَّةَ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

نوافل کے احکام اور سنتوں کی رکعتیں

عنبسہ بن ابو سفیان نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزانہ بارہ رکعت نوافل پڑھا کرے تو ان کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ف

ف۔ ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یوں ہے۔ دو رکعت فجر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے فرضوں کے بعد۔ دو رکعت مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعت عشاء کے فرضوں کے بعد۔ یہ مؤکدہ سنتوں کی تعداد بارہ ہے اگر عصر کے فرضوں سے پہلی چار رکعت اور عشاء کے فرضوں سے پہلی چار رکعت غیر مؤکدہ سنتوں کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو روزانہ

موکدہ اور غیر موکدہ سنتیں بیس پڑھی جائیں گی جو بیس فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ہیں جنہیں روزانہ ادا کیا جاتا ہے یعنی دو فرض فجر کے، چار ظہر کے، چار عصر کے، تین مغرب کے اور چار عشاء کے مجموعہ سترہ ہوا اور روزانہ تین وتر۔ یوں روزانہ فرائض واجبات کی تعداد بیس ہے جن کی کمی پوری کرنے کے لیے روزانہ بیس موکدہ و غیر موکدہ سنتیں پڑھی جاتی ہے او سا گر اب بھی کمی رہی تو رمضان المبارک میں ہر سال روزانہ بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی ہے۔ یہ سنتوں کا روزانہ اور سالانہ پروگرام حقیقت میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرائض و واجبات کی تکمیل کروانے اور اپنی امت کو بخشوانے کی غرض سے طے فرمایا ہے، ورنہ بارگاہِ خداوندی میں حساب تو صرف فرائض و واجبات کا دینا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٢٣٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا جَالِسًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

احمد بن حنبل، ہشیم، خالد۔ مسدد، یزید بن زریع، خالد، عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ آپ ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعتیں پڑھتے۔ پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر میرے غریب خانے میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر میرے حجرے میں تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے اور آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھاتے تو میرے غریب خانے میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھتے اور آپ رات کو وتر سمیت نو رکعتیں پڑھا کرتے اور آپ کسی رات کو بہت دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کسی رات بہت دیر تک بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجدہ بھی بیٹھے ہوئے کرتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔

١٢٣٨۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے کاشانۂ اقدس میں اور نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔ آپ جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس آ کر دو رکعتیں پڑھتے۔

١٢٣٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے۔

بَاب ۲۳۲ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

فجر کی دو رکعتیں

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِّنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیگر نوافل کی اتنی پابندی نہیں کیا کرتے تھے جتنی نماز فجر سے پہلی دو رکعتوں کی فرمایا کرتے۔ ف

ف۔ فجر کی سنتیں تاکید کے لحاظ سے تمام سنتوں میں سرفہرست ہیں۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر فقہائے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم انہیں واجب کے قریب شمار کرتے اور زوال سے پہلے ان کی قضا پڑھنے کو جائز ٹھہراتے ہیں جبکہ دوسری سنتوں کی وقت گزر جانے کے بعد قضا نہیں پڑھی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۲۳۳ فِيْ تَخْفِيْفِهِمَا۔

دونوں رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھنا

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

محمد بن عبد الرحمٰن نے عمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر سے پہلی دو رکعتیں اتنی ہلکی پھلکی پڑھا کرتے کہ میں کہتی کہ معلوم نہیں ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی ان دو رکعتوں میں سورۂ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زِيَادَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِنُهٗ

عبید اللہ بن زیاد کندی نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ نماز فجر کی اطلاع کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت بلال کو مشغول رکھا اور ان سے ایک بات پوچھی یہاں

بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى فَضَحَهُ الصُّبْحُ فَأَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ وَتَابَعَ أَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى أَصْبَحَ جِدًّا وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ فَقَالَ إِنِّيْ كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا۔

تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی۔ پس حضرت بلال نے بار بار نماز کی اطلاع کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے۔ جب تشریف لائے تو لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ نے ان سے ایک بات پوچھ کر مشغول کر لیا تھا جس کے باعث صبح خوب روشن ہوگئی اور آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی۔ فرمایا کہ میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے صبح بہت روشن کر لی۔ فرمایا کہ اگر صبح اس سے بھی زیادہ روشن ہو جاتی تب بھی میں ان دونوں رکعتوں کو خوب حسین و جمیل کر کے پڑھتا۔

ف: معلوم ہوا کہ صبح روشن ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ از روئے احادیث جتنا اجالا زیادہ اتنا ثواب زیادہ ہوگا۔ امام الائمہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے۔ احادیث کی رُو سے اسی مذہب کو تقویت و فوقیت زیادہ ہے اور ابنائے زمانہ کے تساہل کی وجہ سے آئمہ مساجد کو اسی پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ نماز فجر کی جماعت میں شامل ہو کر جماعت کا ثواب حاصل کر سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ الْمَدَنِيَّ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ۔

ابن سیلان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں رکعتوں کو نہ چھوڑا کرو خواہ تمہیں گھوڑے کیوں نہ روند ڈالیں۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كَثِيْرًا مِمَّا كَانَ يَقْرَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِآمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا هٰذِهِ الْآيَةَ قَالَ هٰذِهٖ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ بِآمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

سعید بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی ان دو رکعتوں کے دوران پہلی رکعت میں اکثر آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا ... (۲:۱۳۶) والی آیت اور دوسری رکعت میں آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ (۳:۵۲) والی آیت پڑھا کرتے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

ابی الغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فجر کی ان دو رکعتوں کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلی رکعت میں آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا ... اور دوسری رکعت میں

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ اَوْ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ شَكَّ الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔ (۳: ۵۳) یا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ ... (۲: ۱۱۹) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ دراوردی نے شک کیا ہے۔

بَابُ ۲۹۲ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَهَا۔

اِن کے بعد لیٹنا

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُوْ كَامِلٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالُوْا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَا يُجْزِئُ اَحَدَنَا مَمْشَاهُ اِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَضْطَجِعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِّمَّا يَقُوْلُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ اجْتَرَاَ وَجَبُنَّا قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَا ذَنْبِيْ اِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوْا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فجر سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ مروان بن حکم نے ان سے کہا کہ کیا اس کے لیے مسجد تک جانا کافی نہیں ہے کہ داہنی کروٹ پر لیٹے؟ عبید اللہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ جب یہ بات حضرت ابن عمر تک پہنچی تو انہوں نے کہا ابو ہریرہ نے اپنی جان پر بوجھ ڈالا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ کیا آپ ان کی بات کا انکار کرتے ہیں؟ کہا ایسا نہیں ہے بلکہ انہوں نے جرأت کی اور ہم ڈرے۔ جب یہ بات حضرت ابو ہریرہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اس میں میرا کیا گناہ ہے جبکہ میں نے یاد رکھا اور دوسرے حضرات بھول گئے۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ نَظَرَ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اَيْقَظَنِيْ وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنُهٗ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی رات کی نماز پوری کر لیتے تو دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو مجھے جگا دیتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آ کر آپ کو نماز فجر کی اطلاع کرتا۔ پس آپ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ ابْنِ سَعْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ ابْنُ اَبِيْ عَتَّابٍ اَوْ غَيْرُهٗ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنْ کُنْتُ نَائِمَۃً اِضْطَجَعَ وَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَۃً حَدَّثَنِیْ۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِیُّ وَزِیَادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا نَا سَہْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ مَکِیْنٍ نَا اَبُو الْفَضْلِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَکَانَ لَا یَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاہُ بِالصَّلٰوۃِ اَوْ حَرَّکَہٗ بِرِجْلِہٖ قَالَ زِیَادٌ قَالَ نَا اَبُو الْفَضْلِ۔

بَابٌ ۲۲۳ اِذَا اَدْرَکَ الْاِمَامَ وَلَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الصُّبْحَ فَصَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا فُلَانُ اَیَّتُہُمَا صَلٰوتُکَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ وَحْدَکَ اَوِ الَّتِیْ صَلَّیْتَ مَعَنَا۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ نَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَۃَ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ وَرْقَاءَ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَکِّلِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ کُلُّہُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ

علیہ وسلم جب فجر کی ان دو۲ رکعتوں کو پڑھ لیتے اس وقت میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے اور اگر جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے۔

مسلم بن ابو بکرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کے لیے نکلا۔ آپ جس آدمی کے پاس سے بھی گزرتے اسے نماز کے لیے بلاتے یا اس کے پیر کو ہلا دیتے۔ زیاد کا بیان ہے کہ ابو الفضل نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

جماعت ہو رہی ہے تو فجر کی سنتیں نہ پڑھے

عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر پڑھا رہے تھے اس نے دو۲ رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا فارغ ہونے پر آپ نے فرمایا کہ اے فلاں! ان دونوں میں سے تمہاری نماز کونسی ہے، جو تنہا پڑھی یا جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ۔ احمد بن حنبل، محمد بن جعفر شعبہ، ورقاء۔ حسن بن علی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، ایوب، محمد بن متوکل، عبدالرزاق، زکریا ابن اسحاق، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز نہیں پڑھی جاتی۔

فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

باب ۲۷۴ مَنْ فَاتَتْهُ مَتٰى يَقْضِيْهَا۔

ان کی قضا کب پڑھے

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ فجر کی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ جو دو رکعتیں اس سے پہلے ہوتی ہیں وہ میں نے نہیں پڑھی تھیں لہٰذا اب وہ پڑھی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوٰى عَبْدُ رَبِّهٖ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُرْسَلًا أَنَّ جَدَّهُمْ زَيْدًا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حامد بن یحییٰ بلخی، سفیان، عطاء بن ابی رباح اس حدیث کو سعد بن سعید سے نقل کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدربہ اور یحییٰ یعنی سعید کے دونوں بیٹے اس حدیث کو مرسلاً روایت کرتے کہ ان کے جدِّ امجد حضرت زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

باب ۲۷۵ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا۔

ظہر کے پہلے اور بعد چار رکعتیں پڑھنا

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

عنبسہ بن ابو سفیان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے وہ آگ پر حرام فرما دیا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے علاء بن حارث اور سلیمان بن موسیٰ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنِ

قرثع نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے تو

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ اَبُودَاوُدَ بَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ لَوْ حَدَّثْتُ عَنْ عُبَيْدَةَ بِشَيْءٍ لَحَدَّثْتُ عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ اَبُودَاوُدَ عُبَيْدَةُ ضَعِيفٌ قَالَ اَبُودَاوُدَ ابْنُ مِنْجَابٍ هُوَ سَهْمٌ۔

باب ۲۴۶ الصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعَصْرِ۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَا اَبُودَاوُدَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي اَبُو الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

باب ۲۴۷ الصَّلٰوةُ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوهُ اِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ عَلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُونِي بِهِ اِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ

ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں امام ابوداؤد نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان فرمایا کرتے کہ اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو اس حدیث کو روایت کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبیدہ ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن منجاب کا نام سہم ہے۔

نمازِ عصر سے پہلے نفلی نماز پڑھنا

ابوالمثنیٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عصر کے بعد نماز پڑھنا

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ نے یہ کہہ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے ہم سب کا سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے منع فرمایا ہے۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس بات کے لیے مجھے بھیجا تھا وہ عرض کر دی فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے پوچھو۔ پس میں نکل کر ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے حضور جواب عرض کر دیا انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں بھیجا وہی پیغام دے کر جو

أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا أَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ أُمُّ سَلَمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

بَابٌ ۳۲۸ مَنْ رَخَّصَ فِيْهِمَا إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ إِثْرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حضرت عائشہ کے لیے بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے سُنا۔ پھر میں نے آپ کو انہیں پڑھتے دیکھا جبکہ آپ نے نماز عصر پڑھ لی تھی تو میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام کی کچھ عورتیں تھیں تو آپ انہیں پڑھنے لگے پس میں نے ایک لڑکی کو یہ کہہ کر بھیجا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر کہنا کہ یارسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے سُنا ہے اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تیچھے ہٹ آنا لڑکی نے ایسا ہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے ابوامیہ کی بیٹی! تم نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے تو میرے پاس عبدالقیس کے کچھ آدمی اپنی قوم کے اسلام کی خبر دینے آئے تھے جن کے باعث میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا یہ دونوں وہی ہیں۔

جب سورج بلند ہو تو اس کی اجازت

وہب بن الاجدع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اس کے کہ سورج بلند ہو۔

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ماسوائے فجر اور عصر کے۔

ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے پاس کتنے ہی بزرگوں نے شہادت دی

شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

جن میں حضرت عمر بھی تھے اور ان میں حضرت عمر میرے نزدیک سب سے بزرگ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قِيسَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ وَقَصَّ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ الْعَبَّاسُ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيدُهُ فَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رات کے کون سے حصے میں زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی اور لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے پھر جب سورج طلوع ہو کر ایک یا دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے اس وقت تک نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور آفتاب پرست اس کی پوجا کرتے ہیں پھر جتنی چاہو نماز پڑھو وہ پیش کی جاتی اور لکھی جاتی ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر رہ جائے اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ جہنم بھڑکائی جاتی اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جب سورج ڈھل جائے تو جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھو۔ پھر غروب آفتاب تک نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کفار اس کی پوجا کرتے ہیں اور کافی طویل حدیث بیان کرتے ہوئے عباس بن سالم نے کہا کہ ابو سلام نے ابو امامہ کے واسطے سے اسی طرح حدیث بیان کی مگر غیر ارادی طور پر مجھ سے اگر غلطی ہوئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں[۱۲]

۱۲ اور اس کی بارگاہ میں رجوع کرتا ہوں۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا وُهَيْبٌ نَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ۔

ابو علقمہ سے یسار مولیٰ ابن عمر نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طلوع فجر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ اے یسار! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا حاضرین یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں کہ طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے سوا نماز نہ پڑھا کریں۔

١٣٦٥ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

اسود اور مسروق دونوں گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ کوئی دن ایسا نہیں آیا جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔

١٢٦٦ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّيْ نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهٰى عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهٰى عَنِ الْوِصَالِ۔

ذکوان مولیٰ عائشہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور دوسروں کو ان سے منع کرتے اور وصال کے روزے رکھتے اور دوسروں کو ان سے روکتے۔

بَابٌ ٤٢٩ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔

نمازِ مغرب سے پہلے نفل پڑھنا

١٢٦٧ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت عبد اللہ بن المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو پھر فرمایا۔ اگر چاہو تو نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو تاکہ لوگ انہیں سنت نہ سمجھنے لگیں۔

١٢٦٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ أَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔

مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ راوی حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا؟ فرمایا ہاں ہم نے دیکھا لیکن آپ نے نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔

١٢٦٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔

اذا ئتين صلوٰة لمن شاء۔

۱۲۷۰۔ حدثنا ابن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی شعیب عن طاؤس قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلیهما ورخص فی الرکعتین بعد العصر قال ابوداؤد سمعت یحیی بن معین یقول هو شعیب یعنی وهم شعبة فی اسمه۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا نماز مغرب سے پہلے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں انہیں پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کا نام شعیب ہے اور شعبہ کو اس کے نام میں وہم ہوا۔

باب ۴۵۰ صلوٰة الضحٰی۔

چاشت کی نماز

۱۲۷۱۔ حدثنا احمد بن منیع عن عباد ابن عباد ح ونا مسدد نا حماد بن زید المعنی عن واصل عن یحیی بن عقیل عن یحیی بن یعمر عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یصبح علی کل سلامی من ابن اٰدم صدقة تسلیمه علی من لقی صدقة وامره بالمعروف صدقة ونهیه عن المنکر صدقة واماطة الاذی عن الطریق صدقة وبضعة اهله صدقة ویجزیٔ من ذلک کله رکعتان من الضحٰی حدیث عباد اتم ولم یذکر مسدد الامر والنهی زاد فی حدیثه وقال کذا وکذا وزاد ابن منیع فی حدیثه قالوا یا رسول الله احدنا یقضی شهوته وتکون له صدقة قال ارأیت لو وضعها فی غیر حلها الم یکن یأثم۔

احمد بن منیع، عباد بن عباد، مسدد، حماد بن زید، واصل یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح ہوتے ہی آدمی کے ہر حصۂ جسم پر صدقہ لازم ہو جاتا ہے کسی سے ملنے پر سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی کا حق ادا کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا کفایت کرتا ہے عباد کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور مسدد نے امر و نہی کا ذکر نہیں کیا اور علاوہ ازیں باتیں کہیں۔ ابن منیع نے اپنی حدیث میں کہا کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شہوت کے تحت ایسا کرے تو وہ صدقہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ اگر وہ حرام جگہ ایسا کرتا تو گنہگار نہ ہو جاتا؟

۱۲۷۲۔ حدثنا وهب بن بقیة انا خالد عن واصل عن یحیی بن عقیل عن یحیی عن ابی الاسود الدیلی قال بینما نحن عند ابی ذر قال یصبح علی کل سلامی من احدکم فی کل یوم صدقة فله بکل صلوٰة صدقة وصیام صدقة وحج صدقة وتسبیح صدقة وتکبیر

ابو الاسود دیلی نے فرمایا کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا۔ صبح کے وقت تم میں سے ہر ایک کے ہر جزوِ بدن پر صدقہ لازم آجاتا ہے۔ ہر نماز صدقہ ہے، روزے کا صدقہ ہے، حج صدقہ ہے تسبیح تکبیر اور تحمید ہر ایک صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سارے اعمال صالحہ کو شمار کر کے فرمایا

صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدٌ صَدَقَةٌ فَعَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ ثُمَّ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَيِ

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ ابْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي إِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ نَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ابْنَ اٰدَمَ لَا تُعْجِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ اٰخِرَهُ۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلّٰى سُبْحَةَ الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوٗدَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ

کہ ان سب کی طرف سے جو تم میں سے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھے گا تو اسے کفایت کریں گی۔

سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز فجر پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے۔ اس دوران اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہے تو اس کی خطائیں معاف فرمادی جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

قاسم ابو عبد الرحمٰن نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک نماز سے دوسری نماز تک اگر کوئی لغو کام نہ کیا گیا تو ایسا عمل اعلیٰ نوشتہ ہوگا۔

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! تو دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھنا نہ چھوڑ وہ تجھے اس دن کے آخر تک کفایت کریں گی۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے رہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا ہے کہ احمد بن صالح نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز نماز چاشت پڑھی۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔ ابن السرح سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

سُبْحَةَ الضُّحٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سُبْحَةَ الضُّحٰى بِمَعْنَاهُ۔

میں حاضر ہوئی اور نمازِ چاشت کا اس میں کوئی ذکر نہ کیا۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحٰى غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِيْ بَيْتِهَا وَصَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ فَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ صَلَّاهُنَّ بَعْدُ۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہمیں کسی نے نہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کیونکہ انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے کسی نے

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَ السُّوَرِ قَالَتْ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر سفر سے واپس آنے پر۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو سورتوں کو ملایا کرتے تھے فرمایا مفصل کو۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ہرگز نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو پسند فرماتے ہوئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں اور وہ ان پر فرض نہ فرما دیا جائے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَا نَا زُهَيْرٌ نَا سِمَاكٌ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا فَكَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْغَدَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجالس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا؟ فرمایا ہاں بارہا۔ آپ اس مصلے سے نہ اٹھتے جس پر نماز فجر پڑھی ہوتی یہاں تک کہ سورج نکل آتا جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے۔

پارہ ــــ ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۲۵ صَلٰوةِ النَّهَارِ۔

دن کی نماز کا بیان

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

علی بن عبد اللہ بارقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی (نفلی) نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ ف

ف۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ نوافل کا ہر دوگانہ جدا ہے لہٰذا ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنا چاہیئے نیز درود ابراہیمی اور دعا بھی خواہ اس کے بعد سلام پھیرے یا نہ پھیرے۔ یہ روایت اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ نوافل کی ایک سلام کے ساتھ دو سے زیادہ رکعتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ دیگر روایات کے مطابق نوافل کی دن میں چار اور رات میں آٹھ رکعت تک ایک سلام سے پڑھی جا سکتی ہیں۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ادائیگی میں غیر مؤکدہ سنتوں کا معاملہ بھی نوافل جیسا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى اَنْ تَشَهَّدَ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَنْ تَبَاْسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ سُئِلَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى قَالَ اِنْ شِئْتَ مَثْنٰى وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا۔

عبد اللہ بن حارث نے حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی دو دو رکعتیں ہیں تاکہ ہر دو رکعت پر تم تشہد پڑھو اور اپنی مصیبت و غربت کا حال عرض کرتے ہوئے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہو اللہ اللہ جو ایسا نہ کرے اس کی نماز ناتمام ہے۔ امام ابوداؤد سے پوچھا گیا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے فرمایا کہ چاہے دو دو پڑھو اور چاہے چار چار۔ ف

ف۔ اس روایت سے بھی معلوم ہو رہا ہے کہ نوافل کا ہر دوگانہ مستقل اور جدا ہے خواہ اس کے بعد سلام پھیرا جائے یا نہ پھیرا جائے نیز یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا ضروری نہیں جیسا کہ یہاں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ کی رائے سے واضح ہو رہا ہے۔ نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ابتدائی دور کی بات ہے بعد میں سکون و اطمینان کو ترجیح دی گئی۔ دعا نہ مانگنے کے باعث نماز کا ناقص رہنا ظاہر ہے کہ اس میں خدا کی بزرگی و برتری کے حضور اظہار عجز و نیاز کرنا اور نذرانۂ عبودیت پیش کرنا ہے دعا کو چھوڑنا گویا مقصود نماز

سے انحراف کرنا ہے۔ انہی احادیث میں اَلدُّعَاءُ هِيَ الْعِبَادَةُ اور اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ وارد ہوا ہے۔ ندائے ذوالمنن تو فرماتے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ تو بندہ کیوں انحراف کرے اور بھاگے جبار رحمت الٰہیہ کے بادل برسنے اور سیراب کرنے کے لیے تلے رہتے ہیں اور اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

بَاب ۲۵۲ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُوْرِيُّ نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ نَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَاَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً۔

صلوٰۃ التسبیح کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے فرمایا۔ اے چچا جان! کیا میں تمہیں نہ دوں؟ کیا تمہیں فائدہ نہ پہنچاؤں، کیا تمہیں نہ سکھاؤں؟ کیا تمہیں ایسے دس کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے، نادانستہ یا دانستہ کیے ہوئے چھوٹے یا بڑے، پوشیدہ یا ظاہر۔ دس کام یہ ہیں کہ تم چار رکعت پڑھو، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھو جب حالت قیام میں تم پہلی رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ دفعہ۔ پھر رکوع میں اسے دس دفعہ کہو پھر رکوع سے سر اٹھا کر اسے دس دفعہ کہو پھر سجدے میں جھک جاؤ اور دس دفعہ اسے کہو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اسے دس دفعہ کہو۔ پھر دوسرے سجدے میں اسے دس دفعہ کہو۔ پھر اپنا سر اٹھا کر دس دفعہ کہو۔ اس طرح ہر رکعت میں پچھتر ہوں اور چار رکعتوں میں ایسا ہی کرو۔ اگر تم سے ہو سکے تو روزانہ ایسا ایک مرتبہ کر لیا کرو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو ہفتے میں ایک بار سہی۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار سہی یہ بھی نہ بن پڑے تو سالانہ ایک بار سہی اور یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک بار سہی۔ ف۔

ف۔ اس حدیث کو ابو داؤد کے علاوہ ابن ماجہ، بیہقی، حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا۔ امام بخاری نے اسے القراۃ خلف الامام میں نقل کیا۔ بعض حضرات نے اس کی اسناد میں کلام کرتے ہوئے موسیٰ بن عبد العزیز کو مجہول قرار دیا ہے جبکہ یحییٰ بن معین

اور نسائی نے اس کی توثیق کی ہے روایت کے مطابق اس کی تسبیحات کے مواقع میں اختلاف ہے لیکن یہ بات متفق ہے کہ ہر رکعت میں پچھتر اور چاروں رکعت میں تسبیح تین سو بار پڑھی جائے گی۔ یہ نماز بھی گناہوں کی مغفرت کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے اور اس کا پڑھنا نفع سے خالی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

١٢٨٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأُبُلِّيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ نَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُرَوْنَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِنِي غَدًا أَحْبُوكَ وَأُثِيبُكَ وَأُعْطِيكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي عَطِيَّةً قَالَ إِذَا زَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ يَعْنِي مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَوِ جَالِسًا وَلَا تَقُمْ حَتَّى تُسَبِّحَ عَشْرًا وَتَحْمَدَ عَشْرًا وَتُكَبِّرَ عَشْرًا وَتُهَلِّلَ عَشْرًا ثُمَّ تَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الْأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ خَالُ هِلَالٍ الرَّأْيِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ فَقَالَ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوالجوزاء کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک صحابی نے حدیث بیان کی جو لوگوں کے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل میرے پاس آنا میں تمہیں کچھ عنایت کروں گا، رحمت کروں گا، عطا فرماؤں گا۔ میں سمجھا کہ آپ مجھے مال عطا فرمائیں گے فرمایا کہ جب دن ڈھل جائے تو چار رکعتیں پڑھنے کھڑے ہو جانا پھر گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ جانا اور کھڑے نہ ہونا یہاں تک کہ دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ، دس دفعہ اللہ اکبر اور دس دفعہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو۔ پھر چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کرو۔ فرمایا کہ اگر تمہارے تمام اہل زمین سے زیادہ گناہ ہوں تب بھی اس کے باعث معاف فرما دیئے جائیں گے میں عرض گزار ہوا کہ اگر اس وقت نہ پڑھ سکوں؟ فرمایا کہ رات اور دن میں جب بھی پڑھ سکو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حبان بن ہلال، ہلال رازی کے ماموں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے مستمر بن ریان، ابوالجوزاء نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً اور روح بن مسیب اور جعفر بن سلیمان نے عمرو بن مالک نکری، ابوالجوزاء، حضرت ابن عباس سے اسے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ روح کی حدیث میں حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الفاظ بھی ہیں۔

١٢٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ نَحْوَهُمْ قَالَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى كَمَا

عروہ بن رویم کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک انصاری نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر سے فرمایا پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ فرمایا کہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں۔ یہ مہدی بن میمون کی حدیث میں کہا ہے۔

قَالَ فِي حَدِيثِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ۔

باب ۴۵۳ رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ أَيْنَ تُصَلَّيَانِ۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مُسْنَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۴۵۴ صَلَاةِ الْعِشَاءِ۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ بَشِيرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ

مغرب کے بعد دو رکعتیں کہاں پڑھی جائیں

سعد بن اسحاق، اسحاق بن کعب نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عبد الاشہل کی مسجد میں جلوہ افروز ہوئے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو اس کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ یہ نماز تو گھروں میں پڑھنے والی ہے۔

حسین بن عبد الرحمٰن جرجانی، طلق بن غنام، یعقوب بن عبد اللہ، جعفر بن ابو مغیرہ، سعید بن جبیر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اتنی طویل قرأت پڑھا کرتے تھے کہ جو لوگ مسجد میں ہوتے وہ چلے جاتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے نصر مجدر نے یعقوب سے اسی کے مانند۔

احمد بن یونس اور سلیمان بن داؤد عتکی، یعقوب، جعفر سعید بن جبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معنا اور مرسلاً روایت کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حمید کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے یعقوب کو ارشاد فرماتے سنا کہ میں جعفر عن سعید بن جبیر کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہیں حدیث سناؤں وہ مسند ہوگی کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عشاء کی سنتیں

شریح بن ہانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی نماز عشاء پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً بِاللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطْعًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ثَقْبٍ فِيهِ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْهُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِنْ ثِيَابِهِ قَطُّ۔

چار یا چھ رکعتیں ضرور پڑھتے اور ایک دفعہ رات کے وقت بارش ہوئی تو ہم نے آپ کے لیے چمڑا بچھا دیا اور گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ اس کے سوراخ سے پانی نکل کر بہہ رہا ہے اور میں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا کہ مٹی سے اپنے کپڑے بچاتے ہوں۔ ف

ف۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانا کہ "اس سوراخ کو گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ پانی اس کے اندر سے بہہ رہا ہے"۔ یہی تو سچی محبت کی نشانی ہے کہ محب صادق کے دل ودماغ میں محبوب کی یادوں کا چراغاں رہتا ہے اور پھر بات کس محبوب کی ہے جو مخلوق ہی کا محبوب نہیں بلکہ خالق ومالک کا بھی محبوب ہے جس کی پیروی پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو موقوف رکھتے ہوئے فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۳۱:۳) کائنات کا ہر فرد پروردگار عالم کی رضا چاہتا ہے لیکن پروردگار عالم اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے۔ اسی لیے تو فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۵:۹۳) نیز فرمایا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا (۲:۱۴۴) ایسے محبوب کی یادوں کا محب صادق کے ذہن میں ہر وقت کیوں چراغاں نہ رہے گا وہ تو زبانِ حال سے ہر وقت یہی کہہ رہا ہوگا۔ ؎

ان کی دھن، ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

رات کی نماز کا بیان

أَبْوَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

بَابُ نَسْخِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّيْسِيرِ فِيهِ۔

تہجد کی فرضیت کا منسوخ ہونا اور اس میں آسانی

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ابْنُ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمُزَّمِّلِ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِيهَا عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَنَاشِئَةَ اللَّيْلِ أَوَّلُهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ لِأَوَّلِ اللَّيْلِ يَقُولُ هُوَ أَجْدَرُ أَنْ تُحْصُوا مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَدْرِ مَتٰى يَسْتَيْقِظُ وَقَوْلُهُ أَقْوَمُ قِيلًا هُوَ أَجْدَرُ أَنْ يَفْقَهَ فِي الْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۂ المزمل میں فرمایا گیا۔ "رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے" (۷۳: ۱ تا ۲) یہ حکم آیت "اسے معلوم ہے اے مسلمانو! تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمائی۔ اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو" (۷۳: ۲۰) سے منسوخ فرما دیا۔ رات کا لگنا ابتدا میں ہے اور صحابہ کرام رات کے پہلے حصے میں نماز پڑھتے تھے۔ فرماتا ہے کہ اس کا شمار کرنا زیادہ آسان ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر رات کا قیام فرض فرمایا ہے کیونکہ انسان جب سو جاتا ہے تو معلوم نہیں کب جاگے اور ارشاد خداوندی اقوم قیلاً سے مراد ہے کہ یہ وقت قرآن مجید سمجھنے کے لیے زیادہ مناسب

يَقُوْلُ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى نَزَلَ اٰخِرُهَا وَكَانَ بَيْنَ اَوَّلِهَا وَاٰخِرِهَا سَنَةٌ۔

ہے اور ارشاد باری تعالیٰ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا

سماک حنفی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کہ جب سورۂ المزمل کا پہلا حصہ نازل ہوا تو صحابہ کرام رمضان المبارک کے بعد قیام کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آخری حصہ نازل ہو گیا۔ پہلے اور آخری حصے کے درمیان ایک سال کا وقفہ ہے

بَاب ۴۵۶ قِيَامِ اللَّيْلِ۔

راتوں کو قیام کرنا

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سوئے ہوئے آدمی کی گردن میں شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ بات دل نشین کرتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے لہٰذا سو تا رہ پس اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پس وہ صبح کرتا ہے خوش و خرم اور ہشاش بشاش ورنہ پریشان حال اور پژمردہ رہتا ہے۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِي قَيْسٍ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ وَكَانَ اِذَا مَرِضَ اَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا۔

عبد اللہ بن ابو قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رات کے قیام کو ترک نہ کیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے نہیں چھوڑا تھا اور آپ جب بیماری یا سستی کی حالت میں ہوتے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو جگاتی ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتی ہے۔ ف

ف۔ رات کو اٹھنا اور اپنے پروردگار کی عبادت کرنا بڑی سعادت اور بڑی بختی کی بات ہے۔ جو خاوند اس دولت سے مشرف ہو اور اپنی بیوی کو بھی اس میں شریک کرے وہ اور خوش نصیب۔ اسی طرح خاوند کو جگانے والی بیوی ایسے سعادت مند جوڑے کو در و دیوار بھی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوں گے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے شیدائیوں کو شب بیداری پر حریص دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿۷۳ : ۶﴾ یہ نفس پر تو گراں ہے لیکن بات کو سیدھا کرنے کے لیے نسخۂ کیمیا ہے کیونکہ :۔

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو

کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی !

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ بَزِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَا ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَعَلَهُ كَلَامَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَأُرَاهُ ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ سُفْيَانَ مَوْقُوفٌ۔

ابن کثیر، سفیان، مسعر، علی بن اقمر، محمد بن حاتم بن بزیع، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، علی بن اقمر، اغر، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کے وقت آدمی اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں نماز پڑھیں یا دونوں دو رکعتیں پڑھیں تو وہ ذکر کرنے والوں میں لکھے جاتے ہیں۔ ابن کثیر نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا اور نہ حضرت ابو ہریرہ کا ذکر کیا اور اسے حضرت ابو سعید کا کلام بتایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن مہدی نے اسے سفیان سے روایت کیا ہے اور میرے خیال میں حضرت ابو ہریرہ کا ذکر کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ سفیان کی حدیث موقوف ہے۔

بَابُ ۲۵۷ النُّعَاسِ فِي الصَّلَاةِ۔

نماز میں نیند آنا

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں نیند آئے تو اسے سو جانا چاہیے یہاں تک کہ نیند دور ہو جائے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ بخشش مانگنے کی جگہ اپنے آپ کو گالی دے رہا ہو۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی رات کے وقت قیام کرے اور قرآن مجید اس کی زبان پر لڑکھڑانے لگے اور معلوم نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے سو جانا

عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَهٰرُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ الْاَزْدِيُّ اَنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ حَمْنَةُ ابْنَةُ جَحْشٍ تُصَلِّيْ فَاِذَا اَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُصَلِّ مَا اَطَاقَتْ فَاِذَا اَعْيَتْ فَلْتَجْلِسْ قَالَ زِيَادٌ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ فَاِذَا كَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَكَتْ بِهٖ فَقَالَ حُلُّوْهُ فَقَالَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

بَاب ۷۵۸ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ الْمَعْنٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهٗ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔

بَاب ۷۵۹ مَنْ نَوَى الْقِيَامَ فَنَامَ۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهٗ رِضًى اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

چاہیے۔

عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دو ستونوں سے رسی بندھی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ حمنہ بنت جحش نماز پڑھتی ہے جب تھک جاتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بساط کے مطابق نماز پڑھے جب تھک رہے تو بیٹھ جانا چاہیئے۔ زیاد کی حدیث میں ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ زینب کی ہے جو نماز پڑھتی ہے جب سست پڑ جائے یا تھک جائے تو اسے تھام لیتی ہے فرمایا کہ اسے کھول دو۔ فرمایا کہ تم اپنی بساط کے مطابق نماز پڑھا کرو جب سست پڑ جاؤ یا تھک جاؤ تو بیٹھ جانا چاہیئے۔

جس کا سونے کے باعث وظیفہ رہ جائے

قتیبہ بن سعید، ابوصفوان عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان۔ سلیمان بن داؤد اور محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب یونس، ابن شہاب، سائب بن یزید اور عبیداللہ، عبدالرحمٰن بن عبد، ابن وہب بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو اپنے ورد وظیفے کو چھوڑ کر سو جائے تو اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان میں پڑھ لے ایسا کرنے پر اس کے لیے یہی لکھا جائے گا کہ گویا اس نے رات میں ہی پڑھا ہے۔

جس کا قیام کرنے کا ارادہ تھا لیکن سوتا رہا

سعید بن جبیر نے اپنے ایک معتمد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

سَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رات کے وقت نماز پڑھنی تھی لیکن اس پر نیند غالب آگئی تو اس کے لیے نماز کا ثواب لکھا جائے گا اور نیند اس کے لیے صدقہ ہوگی۔

باب ۴۶۰ أَيُّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ۔

رات کا افضل حصہ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور عبد اللہ اغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہو اور فرماتا ہے کہ جو مجھ سے دعا کرے گا تو میں دعا قبول فرماؤں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا تو میں عطا کروں گا۔ جو مجھ سے بخشش چاہے گا تو میں اسے بخش دوں گا۔ ف

ف۔ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مؤطا امام مالک کی مرویات سے ہے۔ اس حدیث میں ینزل ربنا عز وجل کل لیلۃ الی السماء الدنیا کے الفاظ سے چند عین نے دھوکا کھایا اور فرق باطلہ سے مشبہ و مجسمہ کی ضلالتوں سے حصہ پایا ہے وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کرنے میں کوشاں رہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ خدائے سبوح و قدوس عرش پر رہتا ہے اور پچھلی رات پہلے آسمان پر اتر آتا ہے یہ خدا کی ذات و صفات سے ناآشنا ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ اترنا چڑھنا اور آنا جانا اس کے افعال ہیں جو مجسم ہو۔ جب باری تعالیٰ عزشانہٗ جسم سے پاک اور بے نیاز ہے تو ایسے افعال کے مواقع پر اس کے حق میں یہی عقیدہ رکھا جا سکتا ہے کہ اس کے ظاہر پر ایمان لائیں اور حقیقی مفہوم کو خدا کے سپرد کر دیں کیونکہ جب خدا کی ذات و صفات کسی کی عقل میں آ نہیں سکتیں، سما نہیں سکتیں تو اپنی قدرت کو آپ ہی جانے اور کیوں نہ ایسا کہیں کہ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی (۱۶ : ۶۰) اگر خدا کے لیے انسانوں یا کسی بھی مجسم مخلوق کی طرح چلنا پھرنا اور اترنا چڑھنا مانا جائے تو اس کے پیر ہوئے جن سے چلتا ہوگا اور جسم ہوا کہ پیر تو جسم کا حصہ ہوتے ہیں۔ یہ فرقہ مشبہ کے راستے پر چلنا اور حق و صداقت سے پھلنا ہوا کیونکہ جو جسم رکھتا اور چلنے کے لیے پیروں کا محتاج ہے اسے اللہ الصمد (۱۱۲ : ۲) کس منہ سے کہا جائے گا؟ چلیے ان کا مجسم خدا چل کر آسمان دنیا پر اتر آیا، آسمان میں سما گیا کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (۵۵ : ۲۶) پڑھ کر بتائیں کہ اس طرح انہوں نے خدا کو فانی بنا دیا یا نہیں؟ کیونکہ دنیا کے پردے پر جو چیز کسی جگہ بھی ہے یا ہوگی، خواہ زمین میں تحت الثریٰ تک یا آسمان میں عرش معلیٰ تک وہ فانی ہے۔ قرآن کریم میں مخلوق کے اس ذکر فنا کے ساتھ ہی یہ استثناء موجود ہے۔ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (۵۵ : ۲۷) یہ اسی وجہ سے ہے کہ باری تعالیٰ عزشانہٗ اس کائنات ارضی و سماوی کی کسی جگہ میں نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی چیز اسے اپنے اندر سما سکتی ہے کیونکہ اس کی ذات کریم باقی ہے اور فانی چیز باقی کا احاطہ نہیں کر سکتی اور نہ ذات باقی کسی بڑی سے بڑی فانی چیز میں سما سکتی ہے خواہ وہ آسمان دنیا ہو یا عرش وکرسی۔ بلکہ اس کی ذات کریم تو نہ کسی کے علم و ادراک میں آئے اور نہ کسی کے وہم و گمان میں سمائے کیونکہ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطٌ (۴۱ : ۵۴)

جب ہم مخلوق کے ہر فرد کا احاطہ کر سکتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد ذات باری تعالیٰ کا احاطہ کرے اسے اپنے اندر سمو سکے اور خدا اس کے اندر سما سکے۔ ننذ اللہ قدوس کی ذات تو علم و ادراک میں بھی نہیں سما سکتی پہ جائیکہ زمان و مکان میں سمائے اسی لیے عارف حقانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے حقیقت کے چہرے سے پردہ ہٹاتے ہوئے اس اسلامی عقیدے کو یوں بیان کیا ہے۔ "ہم ایسے خدا کی ہرگز پرستش نہیں کرتے جو احاطہ شہود میں آ سکے یا دیکھا جا سکے۔ دائرہ معلومات میں آسکے اور وہم و گمان میں سما سکے۔ کیونکہ مشہود، مرئی، معلوم، موہوم اور متخیل بھی مشاہدہ کرنے والے دیکھنے والے، جاننے والے اور خیال دوڑانے والے کی طرح مخلوق و حادث ہے۔" (مبدا و معاد مترجم، مطبوعہ کراچی ص ۴۷) واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۶: وَقْتِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کس وقت قیام فرمایا کرتے تھے

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُوقِظُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ فَمَا يَجِيءُ السَّحَرُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حِزْبِهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب رات کے وقت اللہ تعالیٰ جگا دیتا تو صبح ہونے سے پہلے اپنے ورد و وظائف سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَهٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي قَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصُّرَاخَ قَامَ فَصَلّٰى۔

ابراہیم بن موسیٰ، ابو الاحوص، ہناد، ابو الاحوص، ابراہیم، اشعث ان کے والد ماجد، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس صبح کے وقت سوتے رہتے تھے۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَخِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت حذیفہ کے بھتیجے عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى۔

۱۳۰۶ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْهِقْلُ ابْنُ زِيَادٍ السَّكْسَكِيُّ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَلِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزاری اور آپ کے لیے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگ لو۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ جنت میں آپ کی رفاقت فرمایا کہ اس کے سوا اور کچھ؟ عرض کی کہ یہی کافی ہے۔ فرمایا کہ زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرتے رہنا۔ ف

ف۔ یہ روایت سنن ابو داؤد کے علاوہ صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ اور معجم کبیر طبرانی میں بھی موجود ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ پروردگار عالم کے خلیفۂ اعظم، محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش میں آیا تو حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا سَلْ سنن ابو داؤد میں سَلْنِي ہے یعنی مجھ سے مانگ لو۔ طبرانی میں ہے۔ سلنی فاعطیک مجھ سے مانگ لو میں عطا فرما دوں گا۔ موجودہ شرک فروش ٹولے کے بقول تو یہ فرمانا تھا کہ جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو اور ہم بھی دعا کریں گے بلکہ اس کے برعکس فرمایا کہ ہم سے مانگو میں عطا فرما دوں گویا یہ خلافتِ عظمیٰ کا اظہار فرمایا جا رہا ہے اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ جو کچھ ہمارے کاشانۂ اقدس میں نظر آئے اس میں سے جو جی چاہے مانگ لو۔ بلکہ فرمایا کہ جو جی میں آئے ہم سے مانگو۔ صحابۂ کرام کا بھی یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ باری تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم اور ماذون و مختار ہیں لہٰذا دنیا و آخرت کی ہر چیز دے سکتے ہیں اسی لیے حضرت ربیعہ نے نہ صرف جنت مانگی بلکہ حضور سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگی۔ اگر حضور سے مانگنا شرک ہوتا تو حضور خود ایسا کیوں فرماتے؟ حضرت ربیعہ کیوں حضور سے مانگتے؟ محدثین کرام کیوں ایسی حدیثوں کو کتب احادیث میں درج کرتے؟ کیا حضور نے حضرت ربیعہ کو شرک کی تعلیم دی کیا حضرت ربیعہ نے حضور سے جنت میں رفاقت مانگ کر شرک کیا؟ کیا محدثین کرام نے ایسی حدیثوں کو اپنی کتابوں میں جگہ دے کر شرک کی نشر و اشاعت کی ہے؟ نہیں ہر گز نہیں۔ اگر توحید کے نام نہاد علمبرداروں کے نزدیک یہ شرک نہیں تو ان مہربانوں کو بھولے بھالے مسلمانوں پر ترس کھاتے ہوئے توحید اور شرک کی تعریفوں پر نظر ثانی کر لینی چاہیے جبکہ ایسا کرنے سے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرا کر ان کے خرمن اتحاد میں آگ لگانے کا ابلیسی منصوبہ بد بُرد ہو جائے گا اور بڑی حد تک اتفاق و اتحاد کی جانفزا ہوائیں چلنے لگیں گی۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کے اندر اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے خاتم المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے اہل حق کی ترجمانی کا فریضہ یوں ادا کیا ہے۔

از اطلاق سوال کرد کہ فرمود سَلْ بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامتِ اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چہ خواہد ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد۔

مطلق سوال کرنے کے لیے فرمانا کہ مانگ لو اور کسی خاص مطلوب چیز کی تخصیص نہ کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دست مبارک کی ہمت و کرامت سے وابستہ ہیں کہ جو چیز چاہیں اور جس کے لیے چاہیں اپنے پروردگار

کے حکم سے عطا فرمائیں۔

اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے گیارہویں صدی کے مجدد برحق اور اہلسنت وجماعت کے مایۂ ناز محقق و محدث علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری (سنہ ۱۰۱۴ھ / سنہ ۱۶۰۶ء) نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حقیقت کے چہرے سے یوں نقاب ہٹائی ہے۔

يُؤْخَذُ مِنْ إِطْلَاقِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى مَكَّنَهُ مِنْ إِعْطَاءِ كُلِّ مَا أَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس مطلق حکم فرمانے سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے جس کو جو چیز چاہیں عطا فرمائیں۔

اس لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے مسلمانوں کو یوں فہمائش کی ہے۔

اگر خیریتِ دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنا کن

امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف میں اس عقیدے کو یوں نظم فرمایا۔

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ماضی قریب کے ایک عاشق صادق نے یہ عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے۔

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے!

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ قَالَ كَانُوْا يَتَيَقَّظُوْنَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّوْنَ قَالَ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ قِيَامُ اللَّيْلِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت "ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں" (۳۲ : ۱۶) کے متعلق فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔ حسن بصری کہا کرتے کہ رات کو قیام کیا کرتے تھے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ زَادَ فِي حَدِيْثِ يَحْيٰى وَكَذٰلِكَ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس نے آیت "وہ رات میں کم سویا کرتے" (۵۱ : ۱۷) کے متعلق فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے۔ یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسی طرح آیت تتجافی جنوبھم کے متعلق فرمایا۔

بَابُ ۳۰۲ اِفْتِتَاحِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ۔

رات کی نماز میں پہلے دو رکعتیں پڑھے

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ

ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کے وقت نماز پڑھے تو پہلے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لے۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ لِيُطَوِّلْ بَعْدُ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِيهِمَا تَجَوُّزٌ۔

مخلد بن خالد، ابراہیم بن خالد، رباح، معمر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معناً روایت کی اور یہ بھی فرمایا۔ پھر اس کے بعد جتنی چاہے طویل پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حماد بن سلمہ، زہیر بن معاویہ اور ایک جماعت نے ہشام سے اور اسے حضرت ابوہریرہ پر موقوف کیا اور اسی طرح ایوب اور ابن عون نے حضرت ابوہریرہ سے اسے موقوفاً روایت کیا اور اسے روایت کیا ابن عون نے محمد بن سیرین سے اور ان دونوں میں فیہما تجوز فرمایا۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي أَحْمَدَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنِ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ۔

احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابو سلیمان، ازدی، عبید بن عمیر، حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ طویل قیام کرنا۔

بابٌ ۳۰۳ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى۔

نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا لے۔

بابٌ ۳۰۴ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ۔

رات کی نماز میں قرأت کا آواز سے پڑھنا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ

محمد بن جعفر ورکانی، ابوالزناد، عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب

نا ابن ابی الزناد عن عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعہ من فی الحجرۃ وھو فی البیت۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قراءت ایسی ہوتی کہ جو حجرے میں ہوتا وہ سن لیتا جبکہ آپ کاشانۂ اقدس میں ہوتے۔

۱۳۱۴۔ حدثنا محمد بن بکار بن الریان نا عبد اللہ بن المبارک عن عمران بن زائدۃ عن ابیہ عن ابی خالد الوالبی عن ابی ھریرۃ انہ قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض طورا قال ابو داود ابو خالد الوالبی اسمہ ھرمز۔

ابو خالد والبی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قراءت ایسی ہوتی کہ کبھی بلند آواز سے پڑھتے اور کبھی آہستہ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو خالد والبی کا اسم گرامی ہرمز ہے۔

۱۳۱۵۔ حدثنا موسی بن اسمعیل نا حماد عن ثابت البنانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنا الحسن بن الصباح نا یحیی بن اسحق نا حماد بن سلمۃ عن ثابت البنانی عن عبد اللہ بن رباح عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا ھو بابی بکر یصلی یخفض من صوتہ فقال ومر بعمر بن الخطاب وھو یصلی رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت بک وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال وقال لعمر مررت بک وانت تصلی رافعا صوتک قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان زاد الحسن فی حدیثہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیئا وقال لعمر اخفض من صوتک شیئا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت بنانی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حسن بن صباح، یحییٰ بن اسحٰق، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، عبد اللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابو بکر آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسے سُنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ فرمایا کہ اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی سی بلند کر لو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ تم اپنی آواز تھوڑی سی پست کر لیا کرو۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پروردگارِ عالم کو سنانا اور ریا سے بچنا ہو تو آہستہ ذکر کرنا افضل ہے اور مقصود اگر سوتے ہوئے لوگوں کو جگانا، دور دور تک کی چیزوں کو گواہ بنانا اور ہر قسم کے شیطانوں کو بھگانا ہو تو بلند آواز سے ذکر کرنا افضل

ہے۔ دونوں کا معاملہ نیت سے وابستہ ہے اور کسی فریق پر اعتراض کرنا مناسب نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنِ بْنُ يَحْيَى الرَّازِيُّ نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرْ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ ارْفَعْ شَيْئًا وَلَا لِعُمَرَ اخْفِضْ شَيْئًا زَادَ وَقَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ قَالَ كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُهُ اللهُ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ۔

ابو حصین بن یحییٰ رازی، اسباط بن محمد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ واقعہ کو روایت کیا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ آواز کچھ بلند کرو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ آواز کچھ پست کرو بلکہ یہ فرمایا کہ اے بلال! میں نے سنا کہ تم نے اس سورت سے پڑھا اور اس سورت سے بھی۔ عرض گزار ہوئے کہ پاکیزہ کلام ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ایک حصے کو دوسرے سے ملا دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نے درست کیا۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ فُلَانًا كَأَيِّنْ مِنْ اٰيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هٰرُونُ النَّحْوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فِي سُورَةِ اٰلِ عِمْرَانَ فِي الْحُرُوفِ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رات کے وقت قیام کیا اور قرأت قرآن کے وقت آواز کو بلند رکھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر رحم فرمائے کہ رات اس نے كَأَيِّنْ مِنْ اٰيَةٍ (۳:۱۴۶) والی آیت مجھے یاد کروا دی جسے میں بھولنے لگا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہارون نحوی نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت سورۂ آل عمران کی ہے۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھے کہ لوگوں کی آواز سے قرأت پڑھتے ہوئے آپ نے پردہ ہٹا کر فرمایا۔ دیکھو! تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے لہٰذا کوئی دوسرے کے کام میں رکاوٹ نہ ڈالے اور قرأت میں کوئی دوسرے سے اپنی آواز کو بلند نہ کرے یعنی نماز کے دوران۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ

کثیر بن مرہ بن حضرمی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظاہر کرکے قرآن مجید پڑھنے والا ایسا ہے جیسے ظاہر

ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

کر کے صدقہ دینے والا اور چھپا کر قرآن کریم پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔ ف

ف۔ جس طرح بعض مواقع پر لوگوں کے سامنے خیرات کرنا افضل ہے کہ دوسروں لوگوں کو ترغیب ہو اور بعض مواقع پر چھپا کر دینا افضل ہے کہ ریا سے محفوظ رہ سکے۔ اسی طرح قرآن کریم بھی بعض موقع پر آہستہ اور بعض مواقع پر آواز سے پڑھنا افضل ہے۔ یہ بات نیت پر موقوف ہے کہ مقصود دوسرے لوگوں کو رغبت دلانا ہے یا اپنی للّٰہیت دکھانا۔ نیتوں کا جاننے والا پروردگارِ عالم ہے لہٰذا خواہ مخواہ کسی پر فتوی نہیں جڑنا چاہیے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۴۶۵ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ۔

تہجد کی رکعتیں

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ الْفَجْرِ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کی دس رکعتیں پڑھتے۔ ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں فجر کی پڑھتے یہ جملہ تیرہ [۱۳] رکعتیں ہیں۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ جب اس نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَنَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا نَا الْوَلِيْدُ نَا الْاَوْزَاعِيُّ وَقَالَ نَصْرٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ ثِنْتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَمْكُثُ فِيْ سُجُوْدِهٖ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ

عبد الرحمن بن ابراہیم اور نصر بن عاصم، ولید، اوزاعی، نصر، ابن ابی ذئب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے اور فجر طلوع ہونے کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور سجدے میں اتنی دیر رہتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے اور سر مبارک کو پھر اٹھاتے۔ جب نماز فجر سے پہلے مؤذن اذان پڑھ کر خاموش ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی

فركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن۔

خدمت میں حاضر ہو جاتا۔

۱۳۲۳۔ حدثنا سليمان بن داود المهرى نا ابن وهب اخبرنى ابن ابى ذئب وعمرو بن الحارث ويونس بن يزيد ان ابن شهاب اخبرهم باسناده ومعناه قال ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما يقرا احدكم خمسين اية قبل ان يرفع راسه فاذا سكت المؤذن من صلوة الفجر وتبين له الفجر وساق معناه قال وبعضهم يزيد على بعض۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، ابن ابی ذئب، اور عمرو بن حارث اور یونس بن یزید نے ابن شہاب سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور ایسا سجدہ کرتے جتنے دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے۔ اپنا سر اٹھانے سے پہلے جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا اور فجر ظاہر ہو جاتی باقی حدیث معناً بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک کی حدیث میں دوسرے سے کچھ زیادہ ہے۔

۱۳۲۴۔ حدثنا موسى بن اسمعيل نا وهيب نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر منها بخمس لا يجلس فى شىء من الخمس حتى يجلس فى الاخرة فيسلم قال ابوداود رواه ابن نمير عن هشام نحوه۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھا کرتے جن میں وتر کی پانچ رکعتیں ہوتیں ان پانچوں میں نہ بیٹھتے یہاں تک کہ آخری میں بیٹھ کر سلام پھیر دیتے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن نمیر نے ہشام سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

۱۳۲۵۔ حدثنا القعنبى عن مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى بالليل ثلث عشرة ركعة ثم يصلى اذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر جب صبح کی اذان سنتے تو نماز پڑھتے یعنی ہلکی پھلکی ۲ دو رکعتیں۔

۱۳۲۶۔ حدثنا موسى بن اسمعيل ومسلم بن ابراهيم قالا نا ابان عن يحيى عن ابى سلمة عن عائشة ان نبى الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى من الليل ثلث عشرة ركعة كان يصلى ثمان ركعات ويوتر بركعة ثم يصلى قال مسلم بعد الوتر ركعتين وهو قاعد فاذا اراد ان يركع قام فركع ويصلى بين اذان الفجر والاقامة

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھ کر اور نماز پڑھتے۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ وتر کے بعد ۲ دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان و اقامت کے درمیان ۲ دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

رَكْعَتَيْنِ۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کے حسن و طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے حسن و طوالت کے بارے میں کیا پوچھتے ہو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! بیشک میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ ف

ف۔ یہ حدیث بھی مؤطا امام مالک کی مرویات سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي کہ اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ سبحان اللہ! جس کے سر پر خلافتِ عظمٰی کا تاج ہو وہ باذن اللہ ملکِ خدا کا نگران و شاہد ہے۔ کسی حالت میں غافل کیوں رہے۔ بعض حضرات کے نزدیک ہر نبی کی یہی حالت ہوتی تھی کہ وہ اپنی امت کے شاہد تھے کیونکہ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ (۴: ۴۱) ان کے حق میں وارد ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں فرمایا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (۴: ۴۱)، نیز فرمایا رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُولًا (۷۳: ۱۵)، نیز ارشاد ہوا إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا۔ (۴۸: ۸) لہٰذا کائنات ارضی و سماوی کا وہ شاہد ایسا خبردار بنایا گیا کہ بحالت خواب بھی خلافتِ عظمٰی کی ذمہ داریوں کو ادا کرتا اور کون و مکان سے بے خبر نہیں ہوتا تھا۔

بعض لوگ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی خلافت کو تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کی اس خداداد صلاحیت کا انکار کرنا ضروری سمجھتے اور ان مقدس ہستیوں کو بے خبر ٹھہرانے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ نفس نبوت کے منکر اور خصائص نبوت سے بے خبر ہونے کا ثبوت دیتے ہیں ان کی زبانوں پر نبوت و رسالت کا اقرار تو ہوتا ہے لیکن منصب نبوت کی عظمت اور خصائص کو انہوں نے اپنے دلوں میں جگہ دی ہی نہیں ہوتی اس لیے ان کی زبانوں پر خصائص نبوت کا انکار ہی آتا ہے جس سے ایمان بالرسالت کی نفی ہو جاتی ہے۔ ان مہربانوں کی نظر میں نبی بھی محض ایک مولانا صاحب کی طرح ہوتا ہے جو دینی مسائل میں ماہر ہوتا ہے انہیں صرف یہی فرق نظر آتا ہے کہ مولوی صاحب نے علوم دینیہ کسی استاد سے سیکھے اور کتابوں سے پڑھے ہوتے اور نبی کے پاس بذریعۂ وحی آتے ہیں۔ اس کے سوا نبی کا اور کوئی تصور سرے سے ان حضرات کے ذہنوں میں ہوتا ہی

نہیں۔ بایں وجہ وہ نبی کو کائناتِ ارضی و سماوی سے اپنے مولوی صاحبان کی طرح بے خبر ماننے پر اصرار کرتے اور دوسروں سے ایسا ہی منوانے پر زور لگاتے رہتے ہیں حالانکہ جو بے خبر ہو وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ بے خبر نہیں ہوتا کیونکہ وہ منصب نبوت پر فائز ہونے کے باعث زمین میں اللہ تعالیٰ جلّ مجدہ' کا خلیفہ ہوتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محرم باز و صاحب اسرار نے منصب نبوت کی خصوصیت کے چہرے سے پردہ ہٹا کر اس حدیث کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے۔

حدیث تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ کہ تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبار است از عدم غفلت از جریان احوال خویش و امت خویش۔ لہٰذا نوم در حق آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقض طہارت نگشت وچوں نبی در رنگ شبانے ست در محافظت امت غفلت شایان منصب نبوت او نباشد (دفتر اول، مکتوب ۹۹)۔

حدیث تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ جو تحریر کی تو اس میں دوام آگاہی کی جانب اشارہ نہیں ہے بلکہ اس میں اپنے اور اپنی امت کے حالات سے باخبر رہنے کی خبر ہے۔ لہٰذا سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں نیند ناقض وضو نہیں ہے کیونکہ نبی امت کے لیے نگران کے رنگ میں ہوتا ہے جس کے باعث غفلت اس کے منصب نبوت کے شایانِ شان نہیں ہوتی۔

نبی کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہوتا ہے، اس لیے نبی کو خالق اور مخلوق کا ساری مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا جاتا ہے۔ احادیث مطہرہ کے اندر مدبرات امر میں سے بعض فرشتوں کا مخلوق کے بارے میں اتنا وسیع علم فرمایا گیا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے لیکن قرآن کریم شاہد ہے کہ مخلوق خدا کے بارے میں تمام فرشتوں کے مجموعی علم سے تنہا حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا علم بڑھ چڑھ کر رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا پہلا خلیفہ بنا کر زمین پر بھیجا تھا۔ جملہ فرشتوں نے اپنے عجز کا اظہار ان لفظوں میں کیا لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (۲: ۳۲) ہمیں سارا علم نہیں مگر جو تم نے سکھایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہمہ دانی کا یوں ذکر فرمایا گیا فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ (۲: ۳۳) جب اس نے انہیں ان سب چیزوں کے نام بتا دیئے اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش حضرات کو منصب نبوت پر فائز کر کے ان کے سروں پر تاج خلافت سجایا اور اسی طرح انہیں بھی زیور علم سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا جو ان کے خلیفۃ اللہ ہونے پر دلالت کرتا رہے اور ساری مخلوق میں وہ علم و عرفان کے لحاظ سے اسی طرح ممتاز نظر آتے رہیں جیسے آسمان میں شمس و قمر نظر آتے ہیں۔

تمام فرشتوں سے بڑھ کر اکیلے حضرت آدم علیہ السلام کو علم دیا گیا اور اسی طرح ہر نبی کو سارے گروہ انبیاء سے بڑھ کر اپنے خلیفہ اعظم، محبوب اکرم، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم مرحمت فرمایا گیا اور اتنا کثیرہ و وافرہ مختصہ مرحمت فرمایا گیا کہ ہر بڑے سے بڑا اس کی وسعتوں اور رفعتوں کا اندازہ و احاطہ کرنے سے قاصر رہ گیا۔ بس اپنے علم کو یا وہ خود جانتے ہیں کہ کتنا عطا فرمایا گیا یا ان کا عطا فرمانے والا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ اس نے کتنا عطا فرمایا ہے، جس کا ارشاد ہے وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ (۴: ۱۱۳) یعنی اللہ تعالیٰ کا تم پر عظیم فضل ہے۔ ساری دنیا کے بارے میں خدا نے یوں فرمایا ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (۴: ۷۷) یعنی فرما دو کہ دنیا کا ساز و سامان قلیل ہے۔ دریں حالات عظیم اگر قلیل کا احاطہ نہ کر سکے یا قلیل عظیم کا احاطہ کر لے، یہ دونوں باتیں ہی ناممکن نظر آتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لِأَبِيعَ عَقَارًا كَانَ لِي بِهَا فَأَشْتَرِي بِهِ السِّلَاحَ وَأَغْزُو فَلَقِيتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ أَرَادَ نَفَرٌ مِنَّا سِتَّةٌ أَنْ يَفْعَلُوا ذٰلِكَ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأْتِ عَائِشَةَ فَأَتَيْتُهَا فَاسْتَتْبَعْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَأَبَى فَنَاشَدْتُهُ فَانْطَلَقَ مَعِي فَاسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَنْ هٰذَا قَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ قَالَتْ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الَّذِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَإِنَّ هٰذِهِ السُّورَةَ نَزَلَتْ فَقَامَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ خَاتِمَتُهَا فِي السَّمَاءِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ نَزَلَ اٰخِرُهَا فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

سعد بن ہشام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو مدینہ منورہ حاضر ہوا تا کہ اپنی مملوکہ زمین کو فروخت کر کے ہتھیار خریدوں اور جہاد کروں۔ پس مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے بھی چھ افراد نے ایسا ہی کرنے کا ارادہ کیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا۔ "تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے" (۳۳ : ۲۱) پس میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ شخص بتاتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کا تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے۔ تم حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ۔ میں ان کی طرف چل دیا اور حکیم بن افلح سے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا۔ انہوں نے انکار کیا تو میں نے انہیں قسم دی۔ پس وہ میرے ساتھ چل دیئے اور ہم دونوں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی فرمایا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ حکیم بن افلح۔ فرمایا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا سعد بن ہشام۔ فرمایا کہ ہشام بن عامر وہ ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق بتائیے۔ فرمایا کیا تم قرآن مجید نہیں پڑھتے ہو؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن کریم تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے رات کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کیا تم سورۂ المزمل نہیں پڑھتے۔ عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اس سورت کا پہلا حصہ نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اتنا قیام کرتے کہ ان کے قدموں پر ورم آجاتا اور اس کا آخری حصہ آسمان میں بارہ مہینے رُکا رہا۔ پھر جب آخری حصہ نازل ہوا تو فرض ہونے کے بعد رات کا قیام مستحب فرما دیا گیا میں عرض گزار ہوا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق بتائیے

يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَجْلِسْ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي السَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ يُتِمُّهَا إِلَى الصَّبَاحِ وَلَمْ يَقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَطُّ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا يُتِمُّهُ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مِنَ اللَّيْلِ بِنَوْمٍ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْحَدِيثُ وَلَوْ كُنْتُ أُكَلِّمُهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى أُشَافِهَهَا بِهِ مُشَافَهَةً قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُهَا مَا حَدَّثْتُكَ۔

فرمایا کہ آپ آٹھ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے نہ بیٹھتے۔ مگر آٹھویں رکعت میں پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھتے نہ بیٹھتے مگر آٹھویں اور نویں رکعت میں اور سلام نہ پھیرتے مگر نویں رکعت پر پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو اے بیٹے! یہ کل گیارہ رکعتیں ہیں پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا اور سات رکعت وتر پڑھنے لگے نہ بیٹھتے مگر چھٹی اور ساتویں رکعت میں اور ساتویں رکعت پر سلام پھیرتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح تک کبھی پوری رات قیام نہ فرماتے اور ایک رات میں ہرگز پورا قرآن مجید ختم نہ فرماتے اور رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے پورے روزے نہ رکھتے اور جب کسی نماز کو پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے اور جب رات کو نیند کا غلبہ ہو جاتا تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے پھر میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ ارشادات عالیہ بتائے تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم بات تو یہی ہے اور اگر میں ان سے کلام کرتا تو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر خود ان کی زبان مبارک سے سنتا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ ان سے کلام نہیں فرماتے تو میں آپ سے حدیث بیان نہ کرتا۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ ثُمَّ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ بِمَعْنَاهُ إِلَى مُشَافَهَةً۔

یحییٰ بن سعید، سعید نے اپنی اسناد کے ساتھ قتادہ سے مذکور حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے جن میں صرف آٹھ رکعت پر بیٹھتے۔ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے پھر دعا کرتے اور سلام پھیر دیتے جسے ہم سنتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے سلام پھیرنے کے بعد۔ اے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا تو وتر کی سات رکعتیں پڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے بیٹھ کر سلام پھیرنے کے بعد آگے معناً بیان کیا۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يُسَلِّمُ

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن بشر نے سعید سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح سلام پھیرتے جسے ہم

تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ نَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ وَيَنَامُ وَطَهُورُهُ مُغَطًّى عِنْدَ رَأْسِهِ وَسِوَاكُهُ مَوْضُوعٌ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ سَاعَتَهُ الَّتِي يَبْعَثُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا يَقْعُدُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى يَقْعُدَ فِي الثَّامِنَةِ وَلَا يُسَلِّمُ وَيَقْرَأُ فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدْعُو بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَهُ وَيَسْأَلَهُ وَيَرْغَبَ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً يَكَادُ يُوقِظُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ شِدَّةِ تَسْلِيمِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَرْكَعُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الثَّانِيَةَ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَدْعُو مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَّنَ فَنَقَّصَ مِنَ التِّسْعِ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَهَا إِلَى السِّتِّ وَالسَّبْعِ وَرَكْعَتَيْهِ وَهُوَ قَاعِدٌ حَتَّى قُبِضَ عَلَى ذٰلِكَ۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ أَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

سنے جیسا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا ہے۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی نے سعید سے اس حدیث کو روایت کیا۔ ابن بشار نے یحییٰ بن سعید کے مطابق روایت کی ماسوائے اس کے کہ کہا سلام اس طرح پھیرتے جسے ہم سنتے۔

زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نمازِ شب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ عشاء کی نماز جماعت سے ادا کر کے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے آتے اور چار رکعتیں ادا کرتے پھر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہو کر سو جاتے وضو کا پانی آپ کے سر مبارک کے پاس ڈھکا ہوتا اور مسواک رکھی ہوتی۔ رات کی جس ساعت میں اللہ تعالیٰ آپ کو بیدار فرما دیتا تو مسواک کرتے اور اچھی طرح وضو فرماتے۔ پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا۔ ان کے دوران مطلقاً نہ بیٹھتے بلکہ آٹھویں رکعت پر بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھے رہتے اور دعا کرتے جو اللہ تعالیٰ چاہتا کہ اس سے دعا کریں مانگیں اور اس کی جانب راغب ہوں۔ پھر ایک سلام کافی آواز کے ساتھ پھیرتے گویا اتنی آواز سے سلام پھیر کر گھر والوں کو جگاتے ہیں پھر بیٹھ کر سورۂ فاتحہ پڑھتے، بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع سجدے کرتے پھر جو اللہ تعالیٰ چاہتا دعا کرتے اور سلام پھیر کر فارغ ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز متواتر یہی رہی یہاں تک کہ آپ کا وزن بڑھ گیا تو آپ نے نو میں سے دو ۲ رکعتیں گھٹا دیں۔ پس انہیں چھ اور سات بنا لیا اور دو ۲ رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ بارگاہ خداوندی میں ۲

یزید بن ہارون نے بہز بن حکیم سے یہی حدیث اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھتے پھر

بِإِسْنَادِهِ قَالَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي رَكْعَةً يُوتِرُ بِهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى يُوقِظَنَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے اور چار رکعتوں کا ذکر نہیں کیا اور باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آٹھ رکعتیں پڑھتے جن کے دوران قرأت رکوع اور سجود برابر ہوتے اور ان میں کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے مگر آٹھویں میں بیٹھتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور ایک رکعت پڑھ کر اس کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ پھر ایک سلام بلند آواز سے پھیرتے کہ ہمیں جگا دیتے پھر باقی حدیث معناً بیان فرمائی۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ بَهْزٍ نَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ لَمْ يَذْكُرْ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّسْلِيمِ حَتَّى يُوقِظَنَا۔

زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھا کر اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے آتے اور چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے۔ پھر طوالت کے ساتھ باقی حدیث بیان کی اور یہ ذکر نہیں کیا کہ ان میں قرأت، رکوع اور سجود مساوی ہوتے اور سلام کے متعلق حتیٰ یوقظنا کا ذکر بھی نہیں کیا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، بہز بن حکیم، زرارہ بن اوفیٰ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا اور یہ دوسری حدیثوں کی طرح مکمل نہیں ہے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِتِسْعٍ أَوْ كَمَا قَالَتْ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ وتر کی نو رکعتیں یا جو فرمایا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ فجر کی دو رکعتیں اذان و اقامت کے درمیان۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھا کرتے پھر وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے اور

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ مِثْلَهُ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ يَا أُمَّتَاهُ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے جن میں قراءت پڑھتے جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع و سجود کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان دونوں حدیثوں کو خالد بن عبد اللہ واسطی نے روایت کیا اور اسی طرح وہ روایت ہے جس میں علقمہ بن وقاص عرض گزار ہوئے کہ اے اماں جان! دو رکعتیں کیسے پڑھا کرتے تھے؟ پس معناً ذکر کیا۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَإِلَى طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَوْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ حَتَّى أَسَنَّ أَوْ لَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

وہب بن بقیہ، خالد، ابن المثنیٰ، عبد الاعلیٰ، ہشام، حسن، سعد بن ہشام نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نمازِ عشاء پڑھا کر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے اور سو جاتے جب کچھ رات رہتی تو قضائے حاجت سے فارغ ہو کر طہارت اور وضو کرتے اور مسجد میں تشریف لے جا کر آٹھ رکعتیں پڑھتے جن کے اندر میرے خیال میں قراءت، رکوع اور سجود برابر ہوتے پھر ایک رکعت وتر پڑھتے۔ پھر بیٹھ کر دو ۲ رکعتیں پڑھتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ کبھی حضرت بلال حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے بلاتے تو کبھی آپ ہلکی نیند سو جاتے اور کبھی مجھے شک گزرتا کہ سوئے بھی ہیں یا نہیں یہاں تک کہ آپ کو نماز کی اطلاع کی جاتی۔ یہی آپ کی نماز رہی جب تک عمر رسیدہ ہوئے اور وزن بڑھا پھر انہوں نے وزن بڑھنے کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور باقی حدیث بیان فرمائی۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عیسیٰ، ہشیم، حصین، حبیب بن ابی ثابت، عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، حبیب بن ابو ثابت، محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، علی بن عبد اللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ نے بیدار ہو کر مسواک کی اور وضو کیا اور کہہ رہے تھے: بیشک آسمانوں

فَرَآهُ اسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَيَقُوْلُ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ عُثْمَانُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عِيْسٰى ثُمَّ أَوْتَرَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَأَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ وَأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا۔

اور زمین کی پیدائش میں" (۳ : ۱۹۰) آخر سورت تک۔ پھر کھڑے ہو کر دو ۲ رکعتیں پڑھیں جن میں طویل قیام، رکوع اور سجود کیے پھر فارغ ہو کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر تین مرتبہ ایسا ہی کر کے چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر دفعہ مسواک اور وضو کرتے اور یہی آیتیں پڑھتے۔ پھر وتر پڑھے۔ عثمان نے کہا کہ وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ اب موذن حاضر ہوا اور آپ نماز کے لیے نکلے۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ پھر وتر پڑھے۔ پس فجر طلوع ہونے پر حضرت بلال نے حاضر خدمت ہو کر نماز کی اطلاع کی۔ پس آپ نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز کے لیے نکلے اور آپ یوں عرض گزار تھے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، میری زبان میں نور بھر دے۔ میری سماعت میں نور ڈال دے، میری بصارت میں نور ملا دے، میرے پیچھے آگے اور اوپر نیچے نور کر دے۔ اے اللہ! مجھے نور کے ساتھ عظمت عطا فرما۔

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ قَالَ وَأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ حَبِيْبٍ فِيْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَالَ فِيْ هٰذَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْ رِشْدِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

وہب بن بقیہ، خالد نے حصین سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ "اور مجھ کو نور کے ساتھ عظمت دے"۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو خالد دالانی نے حبیب سے اور اسی طرح سلمہ بن کہیل، ابو رشدین نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

۱۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قِيَامُهُ مِثْلُ رُكُوْعِهِ وَرُكُوْعُهُ مِثْلُ سُجُوْدِهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ قَرَأَ بِخَمْسِ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

کریب سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے یہ دیکھنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں پس آپ کھڑے ہوئے وضو کیا اور دو ۲ رکعتیں پڑھیں جن میں قیام رکوع جتنا اور رکوع سجود جتنا تھا۔ پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے تو وضو کیا اور مسواک کی پھر سورۂ آلِ عمران کی پانچ آیتیں:۔ "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور شب و روز کے بدلنے میں (۳ : ۱۹۰) پڑھیں۔ پھر کھڑے ہوئے اور وتر کی

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ هٰذَا حَتّٰى صَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى سَجْدَةً وَاحِدَةً فَأَوْتَرَ بِهَا وَنَادَى الْمُنَادِي عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ خَفِيَ عَلَيَّ مِنِ ابْنِ بَشَّارٍ بَعْضُهُ۔

ایک رکعت پڑھی اور مؤذن نے اذان کہہ دی اس کے قریب ہی مؤذن کے خاموش ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز فجر پڑھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن بشار کی حدیث کا کچھ حصہ مجھ پر مخفی رہا۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيْعٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَمْسٰى فَقَالَ أَصَلَّى الْغُلَامُ قَالُوْا نَعَمْ فَاضْطَجَعَ حَتّٰى إِذَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى سَبْعًا أَوْ خَمْسًا أَوْتَرَ بِهِنَّ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری تو شام ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکے نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پس آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ کچھ رات گزر گئی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی تو آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعت وتر پڑھے اور سلام نہ پھیرا مگر آخر میں۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى أَرْبَعًا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَأَدَارَنِيْ فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ أَوْ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے گھما کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا آپ پانچ رکعتیں پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر باہر نکلے اور نماز فجر ادا فرمائی۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ لَمْ يَجْلِسْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو دو دو رکعتیں کر کے کل آٹھ رکعتیں پڑھیں، پھر وتر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان نہ بیٹھے۔

بَيْنَهُنَّ۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ قَبْلَ الصُّبْحِ يُصَلِّي سِتًّا مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے فجر کی دو رکعتوں سمیت چھ رکعتیں تو دو دو کرکے پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھا کرتے جن کے درمیان میں نہ بیٹھتے مگر آخری رکعت میں۔

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

عروہ بن زبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں فجر کی دو رکعتوں سمیت کل تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِئَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ فِي حَدِيثِهِ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ زَادَ جَالِسًا۔

نصر بن علی اور جعفر بن مسافر، عبداللہ بن یزید مقری، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی پھر آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں اذان و اقامت کے درمیان پڑھیں اور ان دونوں کو کبھی ترک نہ فرمایا۔ جعفر بن مسافر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ اذان و اقامت کی درمیانی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلٰثٍ وَعَشْرٍ وَثَلٰثٍ وَ

عبداللہ بن ابو قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنے وتر پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ وتر پڑھا کرتے چار اور تین، کبھی چھ اور تین کبھی آٹھ اور تین اور کبھی دس اور تین۔ آپ نے سات رکعت سے کم وتر نہیں پڑھے اور تیرہ رکعت سے زیادہ۔ احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فجر

لم يكن يوتر بانقص من سبع ولا باكثر من ثلث عشرة زاد احمد ولم يكن يوتر بركعتين قبل الفجر قلت ما يوتر قالت لم يكن يدع ذلك ولم يذكر احمد وست وثلث۔

کی پہلی دو رکعتوں کو وتر نہیں بتایا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا وتر نہ بناتے۔ فرمایا کہ انہیں ترک نہ فرماتے اور احمد نے چھ اور تین (نو) رکعتوں کا ذکر نہ کیا۔

١٣٤٩- حدثنا مؤمل بن هشام نا اسمعيل ابن ابراهيم عن منصور بن عبد الرحمن عن ابی اسحق الهمدانی عن الاسود بن يزيد انه دخل على عائشة فسألها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان يصلی ثلث عشرة ركعة من الليل ثم انه صلى احدى عشرة ركعة وترك ركعتين ثم قبض حين قبض وهو يصلی من الليل تسع ركعات وكان اخر صلوته من الليل الوتر۔

ابواسحاق ہمدانی نے اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ گیارہ رکعتیں پڑھنے لگے اور دو رکعتیں چھوڑ دیں۔ پھر جب وصال ہوا تو آپ نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور رات میں آپ کی آخری نماز وتر ہوا کرتی تھی۔

١٣٥٠- حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثنی ابی عن جدی عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابی هلال عن مخرمة بن سليمان ان كريبا مولى ابن عباس اخبره انه قال سألت ابن عباس كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل قال بت عنده ليلة وهو عند ميمونة فنام حتى اذا ذهب ثلث الليل او نصفه استيقظ فقام الى شن فيه ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت الى جنبه على يساره فجعلنی عن يمينه ثم وضع يده على راسی كانه يمس اذنی كانه يوقظنی فصلى ركعتين خفيفتين قلت فقرأ فيهما بام القرآن فی كل ركعة ثم سلم ثم صلى حتى صلى احدى عشرة ركعة بالوتر ثم نام فاتاه بلال فقال الصلوة يا رسول الله فقام فركع ركعتين ثم صلى للناس۔

مخرمہ بن سلیمان کو کریب مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کے پاس رات گزاری جبکہ آپ کی باری حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی۔ آپ سو گئے یہاں تک کہ جب تہائی یا نصف رات گزر گئی تو آپ بیدار ہوئے اور ایک مشک کی طرف اٹھے جس میں پانی تھا۔ آپ نے وضو کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا۔ پھر اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا گویا مجھے ہوشیار کرنے کے لیے میرا کان ملتے ہیں۔ پس آپ نے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پھر نماز پڑھی یہاں تک کہ وتر کے ساتھ گیارہ رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے تو حضرت بلال حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے الصلوٰۃ یا رسول اللہ۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۱۳۵۱- حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِقَدْرِ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ لَمْ يَقُلْ نُوحٌ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک رات گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو تیرہ ۱۳ رکعتیں پڑھیں جن میں فجر کی دو۲ رکعتیں بھی شامل ہیں۔ ہر رکعت میں سورۃ المزمل کے برابر پڑھتے۔ نوح بن حبیب نے فجر کی دو۲ رکعتوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۵۲- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ کو بتاتے ہوئے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ پس میں حضور کے در اقدس یا چوکھٹ پر پڑا رہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو۲ ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو۲ طویل رکعتیں پڑھیں جو بہت ہی طویل تھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے کم طویل تھیں۔ پھر دو۲ رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلی والی دو۲ رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر دو۲ رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے والی رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر وتر پڑھے تو یہ تیرہ ۱۳ رکعتیں تھیں۔

۱۳۵۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ فَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ

کریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں تکیے کے عرض میں لیٹا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی زوجۂ مطہرہ طول میں لیٹے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی تو اس سے تھوڑا سا پہلے یا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ بیٹھ گئے اور چہرۂ انور پر دستِ مبارک مل کر نیند کے آثار مٹانے لگے پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے۔ اس سے خوب اچھی

مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ سِتَّ مِرَارٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

طرح وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ کی طرح کیا پھر حضور کے پہلو میں جا کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر اسے ملا۔ پس آپ نے دوؔ رکعتیں پڑھیں، پھر دوؔ رکعتیں پڑھیں، پھر دوؔ رکعتیں پڑھیں، پھر دوؔ رکعتیں پڑھیں، پھر دوؔ رکعتیں پڑھیں، پھر دوؔ رکعتیں۔ قعنبی نے چھ دفعہ کہا۔ پھر وتر پڑھ کر لیٹ رہے، یہاں تک کہ مؤذن حاضر خدمت ہوا تو آپ نے کھڑے ہو کر دوؔ ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر پڑھائی۔

بَابٌ ۴۶۶ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہے

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهٗ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهٗ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت ہی پسند ہے جس کی پابندی کی جائے خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور آپ جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّيْ نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فَجَاءَهٗ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِيْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّيْ أَنَامُ وَأُصَلِّيْ وَأَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُثْمَانُ فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو بلایا تو وہ حاضر خدمت ہو گئے۔ فرمایا اے عثمان کیا تم میری سنت کو ناپسند کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ ایسا نہیں ہے بلکہ میں تو آپ کی سنت کا طالب ہوں۔ فرمایا میں تو سوتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں۔ روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا ہوں نیز عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا تم پر حق ہے پس روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ نماز پڑھو اور سویا بھی کرو۔

ف۔ فرشتوں کی ذمہ داری صرف حقوق اللہ کا ادا کرنا ہے جبکہ انسانی کمال یہ ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی پوری طرح ادا کیے جائیں اور اخروی لحاظ سے حقوق العباد کا معاملہ حقوق اللہ سے بھی زیادہ نازک ہے۔ حقوق العباد میں اپنی جان، اپنے بیوی بچے اور زیر کفالت افراد اور مہمان وغیرہ سرفہرست ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ تمام حق داروں کے حقوق ادا کرنے بھی ضروری ہیں اور انہیں نظر انداز کرکے صرف عبادت میں مصروف رہنا ہی کمال نہیں ہے۔ عبادت کے ساتھ حقوق بھی ادا کیے جائیں کیونکہ ان کا ادا کرنا بھی عین عبادت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیا ہوتا تھا یعنی کیا آپ کسی کام کو دنوں کے ساتھ مخصوص فرمالیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ حضور کا عمل دائمی ہوا کرتا تھا اور تم میں سے اتنی استطاعت کون رکھتا ہے جتنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں استطاعت تھی۔

رمضان المبارک کے احکام

باب ۴۶۶ تَفْرِيعُ أَبْوَابِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

باب ۴۶۷ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

تراویح کا بیان

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَأَبُو أُوَيْسٍ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ۔

حسن بن علی اور محمد بن متوکل، عبد الرزاق، معمر، حسن اور مالک بن انس، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے تھے لیکن صاف لفظوں میں حکم نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ فرماتے کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادیے جائیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور صورت حال یہی رہی۔ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں بھی یہی معاملہ رہا اور حضرت عمر کے ابتدائی دور میں ایسا ہی ہوتا رہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا اسے عقیل اور یونس اور ابو اویس نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس میں قیام کیا۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہنچی کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادیے جائیں گے اور جو شب قدر میں بحالت ایمان ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

١٣٥٩- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

١٣٦٠- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ أَوْزَاعًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبْتُ لَهُ حَصِيرًا فَصَلَّى عَلَيْهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فِيهِ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِتُّ لَيْلَتِي هَذِهِ بِحَمْدِ اللَّهِ غَافِلًا وَلَا خَفِيَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ.

١٣٦١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ

جائیں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسی طرح اسے یحییٰ بن ابو کثیر نے ابو سلمہ سے اور محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اگلی رات آپ نے نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہو گئے۔ تیسری رات اور زیادہ اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ میں نے دیکھ لیا جو تم نے کیا تھا لیکن تمہارے پاس آنے سے مجھے صرف اس خدشے نے روکا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان المبارک کی بات ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ مسجد کے اندر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھا کرتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ کے لیے ایک بوریا بچھا دیا تو آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کر کے اس میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا۔ لوگو! خدا کی قسم میں نے یہ رات اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے غفلت میں نہیں گزاری اور نہ تمہارا حال مجھ سے مخفی رہا۔

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے اس مہینے میں کسی روز ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا یہاں تک کہ سات روز باقی رہ گئے۔ بقیہ چھٹے روز بھی آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ بقیہ پانچوں روز آپ نے آدھی رات تک ہمارے ساتھ قیام فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش! اس رات آپ ہمیں اور بھی نفل پڑھاتے فرمایا کہ آدمی جب امام کے

الليلة قال فقال ان الرجل اذا صلى مع الامام حتى ينصرف حسب له قيام ليلة قال فلما كانت الرابعة لم يقم فلما كانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قال قلت ما الفلاح قال السحور ثم لم يقم بنا بقية الشهر۔

۱۳۶۲۔ حدثنا نصر بن علي وداود بن امية ان سفيان اخبرهم عن ابي يعفور وقال ابو داؤد عن ابن عبيد بن نسطاس عن ابي الضحى عن مسروق عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل العشر احيا الليل وشد المئزر وايقظ اهله قال ابو داؤد ابو يعفور اسمه عبد الرحمن بن عبيد بن نسطاس۔

۱۳۶۳۔ حدثنا احمد بن سعيد الهمداني انا عبد الله بن وهب اخبرني مسلم بن خالد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ناس في رمضان يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل هؤلاء ناس ليس معهم قرآن وابي بن كعب يصلي وهم يصلون بصلاته فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا قال ابو داؤد ليس هذا الحديث بالقوي مسلم بن خالد ضعيف۔

باب ۴۶۸ في ليلة القدر۔

۱۳۶۴۔ حدثنا سليمان بن حرب ومسدد المعنى قالا نا حماد عن عاصم عن زر قال قلت لابي بن كعب اخبرني عن ليلة القدر يا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من يقم الحول يصبها فقال رحم الله ابا عبد الرحمن

ساتھ نماز پڑھتا ہے تو فارغ ہوتے ہی اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب شمار فرمایا جاتا ہے جب بقیہ چوتھی رات آئی تو آپ نے قیام نہ فرمایا۔ جب بقیہ تیسری رات آئی تو آپ کی ازواج مطہرات، دیگر عورتیں اور لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہم فلاح کے فوت ہو جانے سے ڈرے۔ جبیر نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ حضرت ابوذر نے فرمایا

نصر بن علی اور داؤد بن امیہ، سفیان نے ابو یعفور سے روایت کی۔ امام ابو داؤد، ابن عبید بن نسطاس، ابو الضحیٰ، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راتوں کو جاگا کرتے، تہبند مضبوط باندھ لیا کرتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو یعفور کا نام عبد الرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

علاء بن عبد الرحمٰن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے تو رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی گئی کہ یہ ایسے حضرات ہیں جنہیں قرآن مجید یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے تو یہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے درست کیا اور انہوں نے اچھا کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے کیونکہ مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

شب قدر کا بیان

زر نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اے ابو منذر! مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ جب ہمارے بزرگ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ جو سارا سال قیام کرے وہ اسے پالے گا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن (حضرت عبد اللہ بن مسعود) پر رحم فرمائے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ شب قدر

واللہ لقد علم انہا فی رمضان ثم ادمسدد ولکن کرہ ان یتکلوا ثم اتفقا واللہ انہا فی رمضان لیلۃ سبع وعشرین لا یستثنی قلت یا ابا المنذر انی علمت ذلک قال بالآیۃ التی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لزر ما الآیۃ قال تصبح الشمس صبیحۃ تلک اللیلۃ مثل الطست لیس لہا شعاع حتی ترتفع۔

رمضان میں ہے مسدد کی روایت میں یہ بھی ہے لیکن انہوں نے ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں۔ حالانکہ ان کے نزدیک وہ رمضان المبارک کی صرف ستائیسویں رات ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو منذر میں اسے نشانی کے ذریعے جانتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ میں نے زر سے کہا کہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اس رات کی صبح کو سورج تھالی کی طرح نکلتا ہے اور کچھ بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔

۱۳۶۵ حدثنا احمد بن حفص حدثنی ابی حدثنی ابراہیم بن طہمان عن عباد بن اسحق عن محمد بن مسلم الزہری عن ضمرۃ بن عبد اللہ بن انیس عن ابیہ قال کنت فی مجلس بنی سلمۃ وانا اصغرہم فقالوا من یسأل لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر وذلک صبیحۃ احدی وعشرین من رمضان فخرجت فوافیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المغرب ثم قمت بباب بیتہ فمر بی فقال ادخل فدخلت فاتی بعشائہ فرآنی اکف عنہ من قلتہ فلما فرغ قال ناولنی نعلی فقام فقمت معہ فقال کان لک حاجۃ قلت اجل ارسلنی الیک رہط من بنی سلمۃ یسألونک عن لیلۃ القدر فقال کم اللیلۃ فقلت اثنتان وعشرون قال ہی اللیلۃ ثم رجع فقال او القابلۃ یرید لیلۃ ثلث وعشرین۔

ضمرہ بن عبد اللہ بن انیس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں بنی سلمہ کی مجلس میں تھا اور میں ان میں سب سے چھوٹا تھا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون شب قدر کے متعلق دریافت کرے گا اور وہ رمضان المبارک کا اکیسواں روز تھا۔ پس میں باہر نکل گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر میں آپ کے کاشانۂ اقدس کے دروازے پر کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا کہ اندر آجاؤ تو میں اندر داخل ہوا اور مجھے شام کا کھانا عنایت فرمایا گیا۔ کھانا کم ہونے کے باعث میں نے آہستہ آہستہ کھایا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا میرا جوتا لاؤ۔ آپ کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہاری کوئی حاجت معلوم ہوتی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں مجھے بنی سلمہ کے کچھ لوگوں نے آپ سے شب قدر کے متعلق پوچھنے کو بھیجا ہے فرمایا کہ آج کونسی رات ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یہ بائیسویں رات ہے۔ فرمایا کہ یہی رات ہے پھر لوٹنے لگے تو فرمایا یا آنے والی رات ہے یعنی تیئیسویں۔

۱۳۶۶ حدثنا احمد بن یونس نا زہیر نا محمد بن اسحق حدثنی محمد بن ابراہیم عن ابن عبد اللہ بن انیس الجہنی عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ان لی بادیۃ اکون فیہا بحمد اللہ فمرنی بلیلۃ انزلہا الی ہذا المسجد

ضمرہ بن عبد اللہ بن انیس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں جنگل میں رہتا ہوں اور وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں آپ ایسی رات بتائیں جس کے اندر اس مسجد میں حاضر ہوا کروں فرمایا کہ تیئیسویں رات کو آجایا کرو۔ محمد بن ابراہیم نے ان کے

فَقَالَ أُنْزِلَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى وَفِي سَابِعَةٍ تَبْقَى وَفِي خَامِسَةٍ تَبْقَى۔

باب ۴۶۹ فِيمَنْ قَالَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ فِيهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ مِنْ صَبِيحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمُطِرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ۔

صاحبزادے سے پوچھا کہ آپ کے والد محترم کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے جب نماز عصر پڑھ لی جاتی اور نماز فجر تک کسی کام کے لیے باہر نہ نکلتے جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر پاتے اور اس پر سوار ہو کر جنگل کی طرف روانہ ہو جاتے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو جب کہ نو راتیں، سات راتیں یا پانچ راتیں باقی ہوں (یعنی اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں رات کو)۔

جس نے کہا کہ وہ اکیسویں رات ہے

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا تو اکیسویں رات ہو گئی، جس رات کو آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے۔ میں نے شب قدر دیکھی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو یعنی ان کی طاق راتوں میں حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت ٹہنیوں کی تھی۔ لہٰذا وہ ٹپکی۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اکیسویں کی صبح کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

باب ۴۷۰ آخر

۱۳۶۹- حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الاعلی نا سعید عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التمسوها فی العشر الاواخر من رمضان والتمسوها فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا ابا سعید انکم اعلم بالعدد منا قال اجل قلت التاسعة والسابعة والخامسة قال اذا مضت واحدة وعشرون فالتی تلیها التاسعة واذا مضی ثلاث وعشرون فالتی تلیها السابعة واذا مضی خمس وعشرون فالتی تلیها الخامسة قال ابوداؤد لا ادری اخفی علی منه شیء ام لا۔

باب ۴۷۱ من روی انها لیلة سبع عشرة۔

۱۳۷۰- حدثنا حکیم بن سیف الرقی نا عبید الله یعنی ابن عمرو عن زید یعنی ابن ابی انیسة عن ابی اسحق عن عبد الله بن الاسود عن ابیه عن ابن مسعود قال قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اطلبوها لیلة سبع عشرة من رمضان ولیلة احدی وعشرین ولیلة ثلث وعشرین ثم سکت۔

باب ۴۷۲ من روی فی السبع الاواخر۔

۱۳۷۱- حدثنا القعنبی عن مالک عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحروا لیلة القدر فی السبع الاواخر۔

باب ۴۷۳ من قال سبع وعشرون۔

۱۳۷۲- حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن قتادة انه سمع مطرفا عن معاویة ابن ابی سفیان عن النبی صلی الله علیه وسلم

شب قدر کو تلاش کرو

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو اور اسے اکیسویں، تئیسویں اور پچیسویں رات میں ڈھونڈو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابو سعید! آپ اس شمار کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا ہاں، میں نے نویں، ساتویں اور پانچویں کہا ہے یعنی جب اکیسویں رات گزر جائے تو اس کے ساتھ والی نویں ہے اور جب تئیسویں گزر جائے تو اس کے ساتھ والی ساتویں ہے اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے ساتھ والی پانچویں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں سے کوئی بات مجھ پر مخفی رہ گئی یا نہیں۔

جس نے روایت کی کہ وہ سترھویں رات ہے

حکیم بن سیف رقی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، ابو اسحاق، عبد اللہ بن اسود ان کے والد ماجد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اسے رمضان کی سترھویں، اکیسویں اور تئیسویں رات میں تلاش کیا کرو۔ آگے آپ خاموش ہو گئے۔

جس نے روایت کی کہ وہ آخری سات راتوں میں ہے

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

جس نے کہا ستائیسویں رات ہے

عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، قتادہ، مطرف، معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر ستائیسویں

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ۔

رات کو ہوتی ہے۔

بَابٌ ۴۷۴ مَنْ قَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ۔

جس نے کہا وہ سارے رمضان میں ہے

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید بن زنجویہ نسائی، سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابو کثیر، موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا گیا اور میں سن رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ پورے رمضان میں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے سفیان اور شعبہ نے ابو اسحاق سے موقوفاً اور حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا۔ ف

ف۔ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصریح فرما دی تھی کہ مجھے وہ رات بھلا دی گئی ہے لہٰذا اسے تم خود تلاش کیا کرو۔ دریں حالات یہ حتمی تعین نہیں کیا جا سکتا کہ شب قدر فلاں رات کو ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ ہر سال ایک ہی رات میں ہوتی بھی نہیں۔ اختلاف روایات کے باعث شب قدر کے بارے میں اختلاف ہے لیکن تمام روایتوں کو سامنے رکھ کر غور کرنے سے سرِ فہرست چار باتیں سامنے آتی ہیں اوّلاً یہ کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہوتی ہے ثانیاً یہ کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتی ہے ثالثاً یہ کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے یعنی اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں۔ رابعاً یہ کہ وہ اکثر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۴۷۵ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ۔

قرآن مجید کتنے دنوں میں پڑھے

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا نَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِينَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ أَتَمُّ۔

مسلم بن ابراہیم کی حدیث زیادہ مکمل ہے

ابو سلمہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا قرآن مجید کو پورے مہینے میں ختم کیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ بیس روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے فرمایا تو پندرہ روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا تو دس روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا تو سات دن میں پڑھ لیا کرو اور اس پر اضافہ نہ کرنا امام ابو داؤد نے فرمایا کہ

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي الشَّهْرِ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ عَطَاءٌ وَاخْتَلَفْنَا عَنْ أَبِي فَقَالَ بَعْضُنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ بَعْضُنَا خَمْسًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور قرآن مجید پورے مہینے میں ختم کیا کرو۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا رہا اور آپ ارشاد فرماتے رہے آخر کار فرمایا کہ ایک روز روزہ رکھا کرو اور ایک روز چھوڑ دیا کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ لوگوں نے میرے والد ماجد سے اختلاف کیا تو بعض نے سات روز کہا اور بعض نے پانچ روز۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ يُرَدِّدُ الْكَلَامَ أَبُو مُوسٰى وَتَنَاقَصَهُ قَالَ اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

یزید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں کتنے دنوں میں قرآن کریم پڑھا کروں؟ فرمایا کہ ایک مہینے میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ ابوموسیٰ کی روایت میں ہے کہ کم کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سات دن میں ختم کر لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا جو اسے تین دن سے کم میں پڑھے وہ اسے سمجھ نہ سکے گا۔ ف

ف۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی ہی سعادت مندی ہے جو انسانوں کو مرحمت فرمائی گئی۔ پڑھ کر سمجھنا اور بھی ضروری۔ پھر جو کچھ پڑھا اور سمجھا ہے اس کے مطابق عمل کرنا سب سے ضروری اور منزل مقصود ہے عمل نہ کیا تو پڑھنا اور سمجھنا سب بیکار گیا بلکہ قرآن حکیم کو بھی اپنی بدعملی پر گواہ بنا لیا۔ اگر پڑھا لیکن سمجھا نہیں تو عمل کس پر کرے گا، صراط مستقیم پر کیسے چلے گا؟ لہٰذا پڑھنے کے ساتھ سمجھنا اس سے بھی ضروری ہے۔ تین دن سے کم میں قرآن کریم کو پڑھنے والے نے کلام الٰہی کو پڑھ تو لیا لیکن جو کام اس سے ضروری تھا یعنی قرآن مجید کا سمجھنا اسے نظر انداز کر لیا کیونکہ اتنی جلدی سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ اسی ضروری پہلو کو نظر انداز کرنے سے روکنے کی خاطر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَطَّانُ خَالُ عِيسَى بْنِ شَاذَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِي ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ عِيسَى بْنُ شَاذَانَ كَيِّسٌ۔

محمد بن حفص ابوعبدالرحمٰن قطان یعنی عیسیٰ بن شاذان کے ماموں ابوداؤد، حریش بن سلیم، طلحہ بن مصرف، خیثمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کریم کو ایک مہینے میں پڑھا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ تین دن میں پڑھ لیا کرو۔ ابوعلی نے امام ابوداؤد کو اور انہوں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ عیسیٰ بن شاذان دانش مند تھے۔

بَاب ۳۲۶ تَحْزِيبُ الْقُرْآنِ.

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَأَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَقَالَ لِي فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَا أُحَزِّبُهُ فَقَالَ لِي نَافِعٌ لَا تَقُلْ مَا أُحَزِّبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَرَأْتُ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو خَالِدٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ فَنَزَلَتِ الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ كَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ يُحَدِّثُنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتّٰى يُرَاوِحَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَأَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةٌ أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْنَا لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَنَّا اللَّيْلَةَ قَالَ إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ جُزْئِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيءَ حَتّٰى أُتِمَّهُ قَالَ أَوْسٌ سَأَلْتُ أَصْحَابَ

قرآن کریم کے حصّے مقرر کرنا

ابن الہاد کا بیان ہے کہ مجھ سے نافع بن جبیر بن مطعم نے دریافت کیا کہ آپ قرآن مجید سے کتنا پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا میں اس کے حصّے نہیں کرتا۔ نافع نے مجھ سے کہا۔ یہ نہ کہیے کہ میں اس کے حصے نہیں کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے قرآن کریم کا ایک حصّہ تلاوت کیا۔ ابن الہاد نے کہا۔ میرے خیال میں انہوں نے اسے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مسدد، قران بن تمام۔ عبد اللہ بن سعید، ابو خالد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن یعلی، عثمان بن عبد اللہ بن اوس نے اپنے جد امجد سے روایت کی۔ عبد اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا کہ حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ثقیف کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معاہدے والے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس اترے اور بنی مالک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک قُبّے میں اتارا۔ مسدد نے کہا کہ ثقیف کے وفد میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ حضور روزانہ عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لاکر گفتگو فرمایا کرتے۔ ابو سعید نے کہا کہ کھڑے رہتے یہاں تک کہ زیادہ کھڑے رہنے کے باعث باری باری قدموں پر زور دیتے اور اکثر آپ اپنی قوم قریش سے پہنچنے والے مصائب کو بیان کرتے پھر فرماتے کہ ہم اور وہ برابر نہ تھے بلکہ ہم کمزور اور بے سروسامان تھے۔ مسدد نے کہا کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف نکلے تو لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈول کی طرح رہی کبھی ہم ان پر غالب رہتے اور کبھی وہ ہم پر ایک رات آپ خلافِ معمول دیر سے تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے کہ آج آپ نے دیر کر دی۔ فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک حصہ پڑھنے سے رہ گیا تھا تو میں نے اسے پڑھے بغیر آنا ناپسند کیا۔ اوس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آپ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْاٰنَ قَالَ ثُلُثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلٰثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهٗ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَتَمُّ۔

قرآن کریم کے حصے کیسے کرتے ہیں؟ فرمایا کہ تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ سورتیں اور ایک منزل طوال سورتوں کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوسعید کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ ف

ف۔ بعض بزرگوں نے پڑھنے کے لیے قرآن مجید کی سات منزلیں مقرر فرمائی ہیں تاکہ تلاوت میں آسانی رہے اور سات روز میں قرآن مجید ختم ہو جائے۔ وہ منزلیں حسب ذیل ہیں۔

پہلی منزل۔ تین سورتوں پر مشتمل ہے جو یہ ہیں۔ البقرہ، آل عمران، النساء۔

دوسری منزل۔ ان پانچ سورتوں پر مشتمل ہے۔ المائدہ۔ الانعام، اعراف، انفال، التوبہ۔

تیسری منزل۔ میں یہ سات سورتیں ہیں۔ یونس، ہود، یوسف، رعد، ابراہیم، حجر، النحل۔

چوتھی منزل۔ اس منزل کی نو سورتیں ہیں۔ یعنی سورۂ بنی اسرائیل تا سورۂ الفرقان۔

پانچویں منزل۔ اس منزل میں سورۂ الشعراء سے سورۂ یٰسین تک گیارہ سورتیں ہیں۔

چھٹی منزل۔ یہ منزل سورۂ والصافات سے سورۂ الحجرات تک تیرہ سورتوں پر مشتمل ہے۔

ساتویں منزل۔ یہ منزل سورۂ قٓ سے سورۂ والناس تک ہے۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔

یزید بن عبداللہ بن شخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے سمجھا کچھ نہیں۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ يُقْرَاُ الْقُرْاٰنُ قَالَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ فِيْ شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فِيْ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ فِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ فِيْ عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ فِيْ سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ۔

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن کریم کتنے دنوں میں پڑھنا چاہیے؟ فرمایا کہ چالیس روز میں۔ پھر فرمایا ایک مہینے میں۔ پھر فرمایا بیس روز میں۔ پھر فرمایا پندرہ روز میں، پھر فرمایا دس روز میں۔ پھر فرمایا سات روز میں سات روز سے کمی نہ فرمائی۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا اَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَقْرَاُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ اَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَ

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص عرض گزار ہوا میں مفصل سورتوں (سورۂ قٓ تا آخر) کو ایک ہی رکعت میں پڑھتا ہوں فرمایا جیسے شعر پڑھتے ہیں یا جیسے درخت سے سوکھی کھجوریں

نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ لٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَالرَّحْمٰنَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذّٰرِيٰتِ فِي رَكْعَةٍ إِذَا وَقَعَتْ وَنُوْنَ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنّٰزِعٰتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتٰى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَالْمُرْسَلٰتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

جھڑتی ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساتھ والی دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتے جیسے النجم اور الرحمٰن کو ایک رکعت میں القمر اور الحاقہ کو ایک رکعت میں الطور اور الذاریات کو ایک رکعت میں واقعہ اور نٓ والقلم کو ایک رکعت میں المعارج اور النازعات کو ایک رکعت میں تطفیف اور عبس کو ایک رکعت میں المدثر اور المزمل کو ایک رکعت میں الدھر اور القیامہ کو ایک رکعت میں النبا اور المرسلات کو ایک رکعت میں الدخان اور تکویر کو ایک رکعت میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ترتیب حضرت ابن مسعود کی ہے۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رات میں سورۂ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں تو یہ اسے کفایت کریں گی۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ابْنُ حُجَيْرَةَ الْأَصْغَرُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُجَيْرَةَ۔

ابن حجیرہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا اور جس نے ہزار آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ ثواب سمیٹنے والوں میں لکھا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن حجیرہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ ہے۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوْبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ

عیسیٰ بن ہلال صدفی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: - ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! مجھے قرآن مجید سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ راء والی تین سورتیں پڑھ لو۔ عرض گزار ہوا کہ میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میرا دل سخت ہو گیا اور زبان موٹی ہو گئی ہے۔ فرمایا تو حٰم والی

ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الرَّآءِ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

باب ۴۷۷ فِيْ عَدَدِ الْاٰيِ۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُوْرَةٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

باب ۴۷۸ تَفْرِيْعُ اَبْوَابِ السُّجُوْدِ وَكَمْ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَرْقِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيْدِ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً وَاِسْنَادُهٗ وَاهٍ۔

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ اَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ اَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

تین سورتیں پڑھ لو اس نے پھر وہی عرض دہرائی فرمایا تو مسبحات میں سے تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے پھر وہی گزارش دہرائی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی جامع سورت سکھا دیجیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اذا زلزلت الارض والی سورت سکھا دی۔ اس سے فارغ ہونے پر وہ شخص عرض گزار ہوا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا، میں کبھی اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ یہ چھوٹا سا آدمی نجات پا گیا۔

آیات کی گنتی

عباس جشمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ سورۂ الملک ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان اور قرآن کریم میں کتنے سجدے ہیں

بنی کلال کے عبد اللہ بن منین نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ سجدے بتائے جن میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور دو سورۂ الحج میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوالدرداء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گیارہ سجدے روایت کیے ہیں لیکن اس کی اسناد ناقابل یقین ہے۔

ابومصعب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ سورۂ الحج میں دو سجدے ہیں؟ فرمایا ہاں

حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا۔

اور جو یہ دونوں سجدے نہ کرے وہ انہیں نہ پڑھا کرے۔ ف

ف۔ سجدۂ تلاوت امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سنت ہے۔ امام احمد کے متعلق ایک روایت واجب کی بھی منقول ہے۔ ہمارے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک ہر قاری و سامع پر سجدۂ تلاوت واجب ہے خواہ نماز میں پڑھا سنا ہو یا نماز سے باہر۔ اختلاف روایات کے باعث اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ سارے قرآن مجید میں تلاوت کے کتنے سجدے ہیں چنانچہ عالم مدینہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک گیارہ اور تینوں باقی آئمہ کے نزدیک چودہ ہیں جبکہ ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پندرہ ہیں۔ سجدے کی آیتوں کے بارے میں بھی آئمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک حسب ذیل چودہ آیتیں پڑھنے اور سننے سے سجدہ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

۱۔ پارہ ۹، سورۂ الاعراف، آیت ۲۰۶ یعنی آخری
۲۔ پارہ ۱۳، سورۂ الرعد، آیت ۱۵
۳۔ پارہ ۱۴، سورۂ النحل، آیت ۵۰
۴۔ پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۹
۵۔ پارہ ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۵۸
۶۔ پارہ ۱۷، سورۂ الحج، آیت ۱۸
۷۔ پارہ ۱۹، سورۂ الفرقان، آیت ۶۰
۸۔ پارہ ۲۱، سورۂ السجدہ، آیت ۱۵
۹۔ پارہ ۲۳، سورۂ ص، آیت ۲۴
۱۰۔ پارہ ۲۴، سورۂ حم سجدہ، آیت ۳۸
۱۱۔ پارہ ۲۷، سورۂ والنجم، آیت ۶۲ یعنی آخری
۱۲۔ پارہ ۳۰، سورۂ الانشقاق، آیت ۲۱
۱۳۔ پارہ ۳۰، سورۂ علق، آیت ۱۹ یعنی آخری

بَابُ ۳۷ مَنْ لَمْ يَرَ السُّجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ۔

جس کے نزدیک مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ نَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

محمد بن رافع، ازہر بن قاسم، محمد، ابوقدامہ، مطر الوراق، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب سے مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مفصل سورت میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں سورۂ والنجم پڑھی تو اس میں آپ نے سجدہ نہ کیا۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ

ابن قسیط نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ زَيْدٌ الْإِمَامَ فَلَمْ يَسْجُدْ۔

سے اسے معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت زید امام تھے لیکن سجدہ نہ کیا۔

باب ۴۸۰ مَنْ رَأَى فِيهَا سُجُودًا۔

جس کے نزدیک سورۂ والنجم میں سجدہ ہے

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھ کر سجدہ کیا تو حاضرین میں سے کوئی باقی نہیں رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو لیکن ایک آدمی نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی پیشانی تک اٹھا کر کہا کہ میرے لیے یہ کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا تھا۔

باب ۴۸۱ السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ۔

سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کیا۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ۔

ابورافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ انشقاق پڑھتے ہوئے سجدہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ سجدہ کیسا ہے؟ فرمایا کہ میں نے حضرت ابوالقاسم کے پیچھے یہ سجدہ کیا تھا لہٰذا یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان کی بارگاہ میں حاضری میسر آئے۔

باب ۴۸۲ السُّجُودِ فِي صٓ۔

سورۂ صٓ میں سجدہ

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ صٓ کا سجدہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے لیکن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ

عبداللہ بن سعد بن ابو سرح سے روایت ہے کہ حضرت

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ صٓ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا۔

باب ۴۸۳ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ رَاكِبٌ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى أَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر سورۂ ص پڑھی۔ جب سجدہ تک پہنچے تو نیچے اترے اور سجدہ کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا دوسرے روز جب آپ نے اسے پڑھا تو لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے لیکن میں نے تمہیں سجدے کے لیے تیار دیکھ لیا لہٰذا آپ نے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

سوار اگر آیت سجدہ سنے

محمد بن عثمان دمشقی ابو جماہر، عبد العزیز بن نمیر، مصعب بن ثابت، عبد اللہ بن زبیر، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی تو سب نے سجدہ کیا جن میں سوار بھی تھے۔ ہر ایک زمین پر سجدہ کر رہا تھا اور ہر سوار نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید۔ احمد بن ابو شعیب ابن نمیر عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کوئی سورت پڑھ کر سناتے۔ ابن نمیر نے فرمایا کہ نماز کے علاوہ تو آپ سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے پاس قرآن مجید پڑھتے اور آیت سجدہ سے گزرتے تو تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے۔ عبد الرزاق نے فرمایا کہ

كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هٰذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُعْجِبُهُ لِأَنَّهُ كَبَّرَ.

سفیان ثوری اس حدیث کو بہت پسند فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ پسند اس لیے فرماتے کہ اس میں تکبیر کا ذکر ہے۔

باب ۴۸۴ مَا يَقُولُ إِذَا سَجَدَ.

سجدہ کے وقت کیا کہے

١٤٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ يَقُولُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ.

ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت کرتے ہوئے سجدے میں ایک دفعہ کہا کرتے میرا منہ اس ذات کے لیے ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت قوت سے جس نے اسے سماعت و بصارت عطا فرمائی۔

باب ۴۸۵ فِي مَنْ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ.

جو نماز فجر کے بعد آیت سجدہ پڑھے

١٤٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو بَحْرٍ نَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ نَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ لَمَّا بَعَثْنَا الرَّكْبَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ أَقُصُّ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَأَسْجُدُ فِيهَا فَنَهَانِي ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ أَنْتَهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمٰنَ فَلَمْ يَسْجُدُوا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ جب ہم سوار ہو کر حاضر ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں۔ فرمایا کہ میں نماز فجر کے بعد تقریر کیا کرتا اور اس کے دوران سجدہ کرتا۔ مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تین دفعہ منع کیا لیکن میں باز نہ آیا۔ جب میں نے اسی طرح کیا تو فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ تو وہ سجدہ نہیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

باب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْوِتْرِ.

وتر کا بیان

باب ۴۸۶ اسْتِحْبَابِ الْوِتْرِ.

وتر کا استحباب

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَنَا عِيسٰى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.

عاصم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

١٤٠٣ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

عثمان بن ابو شیبہ، ابو حفص ابار، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو عبیدہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ اعرابی عرض گزار

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا تَقُولُ قَالَ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ۔

ہو کر آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا تمہارے لیے اور تمہارے ساتھیوں کے لیے نہیں ہے۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْعَدَوِيُّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّكُمْ بِالصَّلَاةِ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالولید عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے جس کو تمہارے لیے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔

باب ۴۸۷ فِي مَنْ لَمْ يُوتِرْ۔

جو وتر نہ پڑھے

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو إِسْحٰقَ الطَّالَقَانِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ عتکی نے عبد اللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ ان کے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ف

ف۔ نماز وتر سے متعلق علمائے اہل حق و آئمہ مجتہدین کے درمیان دو باتوں میں اختلاف ہے اولاً یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، قاضی شرق و غرب یعنی امام ابو یوسف اور ناشر حنفیت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سنت ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب۔ قضاء ان کی سب کے نزدیک واجب ہے۔ زیر بحث حدیث میں وارد ہونے والی وعید۔ فمن لم یوتر فلیس منا یعنی جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں اس تہدید سے وجوب وتر کے خیال کی تائید ہوتی ہے۔ ثانیاً وتر کی رکعتوں میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کتنی ہیں یعنی ایک تین پانچ یا سات؟ اکثر آئمہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے جبکہ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دونوں جانب احادیث صحیحہ و آثار کثیرہ وارد ہیں جس کے باعث اس باب میں کلام کی بہت گنجائش ہے۔ بعض بتدعین زمانہ نماز وتر کو مستحب ٹھہرا کر اپنی بے بصری کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ

بنی کنانہ کے مخدجی نامی شخص نے ابو محمد کو شام میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں۔ مخدجی کا بیان ہے کہ میں

أَبِي مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُدْعَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں ادا کیا اور ہلکی سمجھ کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے جنت میں داخل کر دے۔

باب ۴۸۸ كَمِ الْوِتْرُ.

وتر کی رکعتیں

۱۴۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے وقت پوچھا تو آپ نے دو انگلیوں کے اشارے سے بتایا کہ دو دو رکعتیں اور رات کے آخر میں وتر کی ایک رکعت۔

۱۴۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ الْعِجْلِيُّ نَا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

عطا بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وتر کا پڑھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے لہٰذا جو وتر کی پانچ رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ لے اور جو تین رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ لے اور جو ایک رکعت پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔

باب ۴۸۹ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ.

وتر میں کونسی سورتیں پڑھے

۱۴۰۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ح وَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ

عثمان بن ابو شیبہ، ابو حفص آبار۔ ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن انس، اعمش، طلحہ اور زبید، سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عبدالرحمن بن ابزی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَاللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ۔

نمازِ وتر میں سورۂ الاعلیٰ، سورۂ الکافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ نَا خُصَيْفٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

عبدالعزیز بن جریج نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کونسی سورتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ پس معناً مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تیسری میں سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھا کرتے۔ف

ف ان دونوں روایتوں سے احناف کے مذہب کی واضح تائید ہو رہی ہے کہ نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں کیونکہ دونوں روایتوں میں ہی تین تین سورتیں پڑھنا وارد ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۴۹ اَلْقُنُوْتُ فِي الْوِتْرِ

وتر میں قنوت پڑھنا

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ ابْنُ جَوَّاسٍ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

ابوالحوراء نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ الفاظ سکھائے ہیں کہ انہیں نمازِ وتر میں کہا کروں۔ ابن جواس نے کہا کہ وتر کی قنوت میں یعنی۔ اے اللہ! مجھے اس کے ساتھ ہدایت دے جس کو تو نے ہدایت دی اور اس کے ساتھ سلامت رکھ جس کو تو نے سلامت رکھا اور اس کے ساتھ دوست رکھ جس کو تو نے دوست رکھا اور جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے اور مجھے اپنے فیصلے کی برائی سے بچا۔ بیشک تو فیصلہ کرتا ہے اور کسی کا فیصلہ تجھ پر لاگو نہیں ہوتا اور جس کو تو دوست رکھے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے اسے

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ هٰذَا يَقُوْلُ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوْتِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ اَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، زہیر نے ابواسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے اس کے آخر میں کہا کہ اسے وتر میں قنوت کی جگہ کہے اور دونوں نے ان کا قول صرف وتر کے متعلق ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے آخر میں کہا

ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هِشَامٌ أَقْدَمُ شَيْخٍ لِحَمَّادٍ وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ وَلَا ذَكَرَ أُبَيًّا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَسَمَاعُهُ بِالْكُوفَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْقُنُوتَ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ وَحَدِيثُ زُبَيْدٍ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ وَشُعْبَةُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَجَرِيرُ بْنُ

کرتے۔ اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری ناراضگی کی پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی اور تجھ سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ میں تیری تمام ثنائیں بیان نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی خود تعریف کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد کے سب سے پہلے شیخ ہشام ہیں اور مجھے یحییٰ بن معین کا یہ قول پہنچا ہے کہ حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عیسیٰ بن یونس، فطر بن خلیفہ، زبید، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مانند مرفوعاً روایت کی ہے۔ نیز حفص بن غیاث، مسعر، زبید، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جو حدیث سعید نے قتادہ سے روایت کی اسے روایت کیا ہے یزید بن زریع، سعید، قتادہ، عزرہ، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں قنوت کا ذکر نہیں کیا اور نہ حضرت ابی بن کعب کا اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبدالاعلیٰ اور محمد بن بشر عبدی نے جس کا سماع کوفہ میں عیسیٰ بن یونس سے ہے اور انہوں نے قنوت کا ذکر نہیں کیا اور اسے ہشام دستوائی اور شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے اور قنوت کا ذکر نہیں کیا اور زبید کی حدیث کو روایت کیا ہے سلیمان اعمش اور شعبہ اور عبدالملک بن ابوسلیمان اور جریر بن حازم سب نے زبید سے روایت کی لیکن کسی ایک نے بھی قنوت کا ذکر نہیں کیا ماسوائے اس کے جو روایت کی حفص بن غیاث، مسعر نے زبید سے تو انہوں

حَاذِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْقُنُوتَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَإِنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُورِ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ نَخَافُ أَنْ يَكُونَ حَفْصٌ عَنْ غَيْرِ مِسْعَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُرْوَى أَنَّ أُبَيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

حدیث میں کہا کہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مشہور نہیں ہے اور حدیث حفص کے متعلق ہمیں خدشہ ہے کہ حفص نے مسعر کے سوا کسی اور سے روایت کی ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نصف رمضان میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَمَّهُمْ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

محمد نے اپنے بعض ساتھیوں سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ان کی امامت کرتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا يُونُسُ عَنْ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَبَقَ أُبَيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الَّذِي ذُكِرَ فِي الْقُنُوتِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَانِ الْحَدِيثَانِ يَدُلَّانِ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ۔

یونس بن عبید نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب کے پیچھے جمع کر دیا تو وہ انہیں بیس۲۰ رکعتیں پڑھایا کرتے تھے اور ان کے ساتھ قنوت نہ پڑھتے مگر باقی نصف میں۔ جب آخری دس روز رہ گئے تو وہ چھوڑ کر اپنے اپنے گھر میں نماز پڑھنے لگے۔ پس لوگ کہتے کہ حضرت ابی دوڑ گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے قنوت کا ذکر کیا ہے وہ قابل اعتبار نہیں اور یہ دونوں حدیثیں حدیث ابی کے ضعف پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں قنوت پڑھی ہے۔ ف

ف۔ اس حدیث کے الفاظ "فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً" کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ انہیں بیس۲۰ رکعتیں پڑھایا کرتے تھے لیکن مولوی وحید الزمان خان صاحب نے ان لفظوں کا یہ ترجمہ کیا ہے۔ "وہ لوگوں کے ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے" عشرین رکعۃ کا "بیس راتوں تک" ترجمہ کرکے ممکن ہے علامہ صاحب نے اپنے ہم خیال لوگوں کو مطمئن یا خوش کر لیا ہو لیکن ترجمانی کے پردے میں حدیث کو بازیچۂ اطفال بنا کر خیانت اور دھاندلی کا ایسا ارتکاب کیا ہے جو اہل علم حضرات کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ اختلافی مسائل میں اپنے موقف کو درست منوانے کی خاطر احادیث تک میں کتر بیونت کر جانا اہل علم کا شیوہ نہیں

واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۴۹ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْوِتْرِ۔

وتر کے بعد دعا

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی کے والد ماجد سے روایت

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ نَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْاَيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز وتر کا سلام پھیرتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، کہا کرتے۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا عُثْمَانُ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّهٖ اِذَا ذَكَرَهٗ۔

محمد بن عوف، عثمان بن سعید، ابو غسان محمد بن مطرف مدنی، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز وتر سے سو جائے یا اسے بھول جائے تو یاد آنے پر انہیں پڑھ لے۔

باب ۴۹۲ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ۔

سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ فِيْ سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَاَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ۔

ازد شنوءہ قبیلے کے ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں میں نہ سفر میں چھوڑتا ہوں نہ حضر میں یعنی چاشت کی دو رکعتیں، ہر مہینے میں تین روزے اور نہ سویا کروں مگر وتر پڑھ کر۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ السَّكُوْنِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ بِشَيْءٍ اَوْصَانِيْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَا اَنَامُ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَبِسُبْحَةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ انہیں نہ چھوڑا کروں کسی وجہ سے مجھے ہر مہینے میں تین دن کے روزوں کی وصیت فرمائی اور نہ سویا کروں مگر وتر پڑھ کر اور حضر و سفر میں نماز چاشت پڑھنے کی

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ نَا اَبُوْ زَكَرِيَّا السَّيْلَحِيْنِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عبد اللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا۔ تم وتر کب پڑھا کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ رات کے پہلے حصے میں حضرت عمر سے فرمایا۔ تم وتر کب

لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوتِرُ قَالَ أُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخَذَ هَذَا بِالْحَذَرِ وَقَالَ لِعُمَرَ أَخَذَ هَذَا بِالْقُوَّةِ۔

بَاب ۲۹۳ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَتَى كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَوَسَطَهُ وَآخِرَهُ وَلَكِنِ انْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحَرِ۔

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ تَعْنِي فِي الْجَنَابَةِ۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

پڑھا کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ رات کے آخری حصے میں۔ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ تم نے احتیاط کی بناء پر ایسا کیا اور حضرت عمر سے فرمایا کہ تم نے طاقت کی بناء پر ایسا کیا۔

وتر کے وقت کا بیان

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کب پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہر وقت آپ نے پڑھے ہیں یعنی رات کے پہلے درمیانی اور پچھلے حصے میں لیکن وصال کے وقت آپ فجر کے نزدیک وتر پڑھا کرتے۔

ہارون بن معروف، ابن ابی زائدہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

عبد اللہ بن ابو قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ کبھی حضور رات کے پہلے حصے میں پڑھتے اور کبھی رات کے آخری حصے میں پڑھا کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قرأت کیسی ہوتی تھی، سِرّی یا جہری؟ فرمایا کہ آپ ہر طرح کیا کرتے کیونکہ کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی آواز سے پڑھا کرتے۔ کبھی آپ غسل کرکے سوتے اور کبھی صرف وضو کرکے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتیبہ کے سوا دوسروں نے کہا کہ اس سے مراد غسل جنابت ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو رکھا کرو۔

پارہ — ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۴۹۴ فِي نَقْضِ الْوِتْرِ۔

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأَمْسَى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

وتر دو دفعہ نہیں پڑھے جاتے

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں ایک روز حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے شام تک رہے اور روزہ افطار کیا۔ پھر رات ہمارے ساتھ قیام کیا اور نماز وتر پڑھی۔ پھر وہ اپنی مسجد کی طرف چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، یہاں تک کہ جب صرف نماز وتر باقی رہ گئی تو ایک اور آدمی کو آگے کر کے فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں کو نماز وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک رات میں دو دفعہ وتر نہیں ۔

باب ۴۹۵ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَوَاتِ۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِيْنَ۔

نمازوں میں قنوت پڑھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے ملتی جلتی نماز پڑھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری رکعت میں قنوت پڑھا کرتے اور نماز فجر میں ایمان والوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت کیا کرتے۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالُوْا كُلُّهُمْ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

ابو الولید، مسلم بن ابراہیم، حفص بن عمر۔ ابن معاذ ان کے والد ماجد شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے ابن معاذ نے کہا کہ نماز مغرب میں بھی۔

۱۴۲۸۔ حدثنا عبد الرحمٰن بن ابراهيم نا الوليد نا الاوزاعي حدثني يحيى بن ابي كثير حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابي هريرة قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة شهرا يقول في قنوته اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم انج سلمة بن هشام اللهم انج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف قال ابو هريرة واصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلم يدع لهم فذكرت ذلك له فقال وما تراهم قد قدموا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز عشاء میں قنوت پڑھی۔ آپ اپنی قنوت میں کہا کرتے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرمالے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سال بھیج دے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح تک ان کے لیے کوئی دعا نہ کی تو میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ آگئے ہیں۔

۱۴۲۹۔ حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا متتابعا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلوة الصبح في دبر كل صلوة اذا قال سمع الله لمن حمده من الركعة الآخرة يدعو على احياء من بني سليم على رعل وذكوان وعصية ويؤمن من خلفه۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر ایک مہینہ ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھی۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ لیتے تو بنی سلیم کے قبائل رعل، ذکوان اور عصیہ کی تباہی کے لیے دعا کرتے اور آپ کے مقتدی آمین کہتے جاتے۔

۱۴۳۰۔ حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا نا حماد عن ايوب عن محمد عن انس بن مالك انه سئل هل قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الصبح فقال نعم فقيل له قبل الركوع او بعد الركوع قال بعد الركوع قال مسدد بيسير۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی گئی کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا رکوع کے بعد۔ مسدد نے کہا تھوڑے دنوں تک۔

۱۴۳۱۔ حدثنا ابو الوليد الطيالسي نا حماد بن سلمة عن انس بن سيرين عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قنت شهرا ثم تركه۔

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی، پھر چھوڑ دی۔

۱۴۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً۔

یونس بن عبید نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھی تھی کہ جب آپ نے دوسری رکعت سے سر اٹھایا تو تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔

بَابُ ۲۹۶ فَضْلِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ۔

گھر میں نوافل پڑھنے کی فضیلت

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ نَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ يَعْنِي رِجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحْنَحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا بَابَهُ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ سَتُكْتَبَ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنوایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت باہر تشریف لاتے اور اس میں نماز ادا فرماتے راوی کا بیان ہے کہ لوگ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ لوگ ہر رات حاضر ہو جاتے یہاں تک کہ ایسی رات بھی آئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے تو وہ کھانسے آوازیں بلند کیں اور آپ کے دروازے کو کنکریاں ماریں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور فرمایا۔ لوگو! تم برابر یہ کام کیے جا رہے ہو یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ کام تم پر فرض فرما دیا جائے گا۔ لہٰذا گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی بہتر نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔ ف

ف۔ فرض نمازوں کا مسجد میں ادا کرنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اور فرائض کے علاوہ دیگر نمازیں گھروں میں پڑھی جائیں تو ثواب زیادہ ہے۔ جن گھروں میں نمازیں نہیں پڑھی جاتیں وہ گھر قبرستانوں کی طرح ویران ہیں۔ جو دل یادِ الٰہی سے معمور و مخمور نہیں وہ بھی قبرستان کی طرح برباد و ویران ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ جملہ عبادتوں سے پہلے قرآن و حدیث کے مطابق عقائد کی اصلاح ضروری ہے جس طرح کہ انہیں اہلسنت وجماعت کے بزرگوں نے سمجھا اور رہنا چاہیے اگر ایک عقیدہ بھی ان بزرگوں کے خلاف اختیار کیا تو تمام

عبادتیں اکارت جائیں گی۔ اسی طرح سنن و نوافل کی ادائیگی سے پہلے فرائض کی پابندی ضروری ہے ورنہ نفلی عبادتیں شرف قبولیت محروم رہتی ہیں۔ قطب ربانی، غوث صمدانی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ / ۱۱۶۴ء) نے اس حقیقت کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّشْتَغِلَ اَوَّلًا بِالْفَرَائِضِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اشْتَغَلَ بِالسُّنَنِ ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِالنَّوَافِلِ وَالْفَضَائِلِ فَمَا لَمْ يَفْرُغْ مِنَ الْفَرَائِضِ فَالْاِشْتِغَالُ بِالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ وَاُهِيْنَ۔

(فتوح الغیب، مقالہ ۴۸)

مومن کے لیے ضروری ہے کہ پہلے فرائض میں مشغول ہو۔ جب ان سے فارغ ہو تو سنتوں میں پھر نوافل و فضائل میں۔ جو فرائض سے فارغ نہ ہوا اور سنن و نوافل میں مشغول ہو جائے۔ فرضوں کی ادائیگی سے پہلے تو اس کی وہ عبادتیں قبول نہیں ہوں گی اور وہ ذلیل و خوار ہوگا۔ ؎

کاشکے اندر نمازم جا شود پہلوئے تو
تا بتقریب سلام افتد نظر بر روئے تو

باب ۴۹۷

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قَالَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ۔

افضل عمل

عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ دیر تک قیام کرنا۔ عرض کی گئی کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ کم مال والا جو محنت کرکے دے عرض کی گئی کہ کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا کہ جو ان کاموں کو چھوڑ دے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام فرمائے ہیں۔ عرض کی گئی کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ جو مشرکوں سے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرے۔ عرض کی گئی کہ کونسا قتل زیادہ شرف والا ہے؟ فرمایا جو اس کا خون بہا دے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دے۔

باب ۴۹۸ اَلْحَثُّ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ نَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ

رات کے قیام کی ترغیب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے اور اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ۔

الاغر ابو مسلم نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو رات کو خود جاگے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے پھر دونوں مل کر دو دو رکعتیں پڑھیں تو وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھے جائیں گے۔

باب ۴۹۹ فِي ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ۔

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔ ف

ف۔ قرآن مجید کو سیکھنے اور سکھانے والا کیوں بہتر انسان نہ ہو جبکہ یہ کتاب تمام علوم و معارف کی جامع مکمل لائحہ عمل و ضابطۂ حیات اور دارین میں کامیابی و کامرانی کی ضمانت ہے۔ جنہوں نے قرآن کریم کو سمجھا اور اپنی زندگیوں کو اس کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالا تو کامیابی و کامرانی نے زندگی کے ہر میدان میں ان حضرات کے قدم چومے اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قوموں اور ملکوں کی تقدیر وہ حضرات اپنی نوکِ شمشیر سے لکھا کرتے تھے۔ کفر کی بڑی سے بڑی طاقت ان سے کتراتی اور پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ پہاڑوں کی بلندیاں اور دریاؤں کی طغیانیاں ان کے راستوں میں حائل نہ ہو سکیں اور نہ ان کے حوصلوں کو ذرا بھی پست کر سکیں ان کی جہانداری و جہانبانی اور ترقی و کامرانی کا راز اللہ کے کلام معجز نظام سے وابستہ رہنے اور اس کی مقدس تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں مضمر تھا آج مسلمان ہر ملک میں بیکس و بے بس ہوئے پڑے ہیں اور اللہ و رسول کے دشمنوں، اسلام کے بدخواہوں سے پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ قرآن کریم سے لاتعلق ہو جانا ہے۔ اب کلام الٰہی کے الفاظ تو بعض زبانوں پر آجاتے ہیں لیکن گفتار و کردار اور اقوال و افعال کا کوئی زاویہ اسلامی و قرآنی نہیں رہا۔ انفرادی و اجتماعی زندگیاں سراسر غیر اسلامی ہو کر رہ گئی ہیں صورت اور سیرت، جذبات و نظریات پر صبغۃ اللہ کی چھاپ نظر نہیں آتی۔ قرآنی تعلیمات کو کیا چھوڑا کہ اقبال کا دامن جھٹک کر ادبار کو اپنا مقدر بنا لیا۔ گویا کل جو زبر تھے آج زیر ہو گئے اور کل جو آسمان تھا آج زمین بن گئی۔ شاعر مشرق، ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس زندہ حقیقت کا ان لفظوں میں اظہار کیا ہے۔ ے

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ ابْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ

سہل بن معاذ جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ بِكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔

کے روز تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہو گی جو دنیا میں تمہارے گھروں کے اندر چمکتا ہے۔ پس خود اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

ف۔ قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی تابانی اس مہر درخشاں کو شرمندہ کرتی ہو گی۔ شمع رسالت نے اپنے پروانوں سے دریافت فرمایا کہ درپیں حالات اس قرآن مجید پر عمل کرنے والے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ واقعی کلام الٰہی پر عمل کرنے والوں کو جس درجہ نوازا جائے گا وہاں تک ہمارا وہم و گمان بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس مقام پر یہ غلام غلامانِ مصطفیٰ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو دعوت غور و فکر دیتا ہے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ کونین کی ساری بہار حبیب پروردگار کے دامن سے وابستہ ہے کہ عامل قرآن کے والدین کو اس درجہ نوازا جائے گا تو جس ہستی نے انسانوں کو قرآن مجید جیسا نسخۂ کیمیا دیا اور اس پر عمل کرنا سکھایا۔ اس رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو قیامت کے روز کس درجہ نوازا جائے گا؟ اس بارگاہ کے ادنیٰ غلاموں کے والدین کی ایسی تاجپوشی ہو گی تو آقائے کائنات کے محترم والدین کی عزت افزائی کے بارے میں آپ کی عقیدت کا فیصلہ کیا ہے؟

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُهٗ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهٗ اَجْرَانِ۔

سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن مجید پڑھے اور اس میں مہارت پیدا کرلے تو وہ معزز ہستیوں کے ساتھ ہو گا اور جو اس میں مشقت اٹھائے اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کو پڑھیں اور اس کا آپس میں درس دیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِيُّ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا مُوْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم ایک سائبان کے اندر تھے اور فرمایا۔ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ

فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْخُذَ نَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ بِغَيْرِ اِثْمٍ بِاللّٰهِ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ قَالُوْا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَاِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔

وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور وہاں سے کوہان والے دو موٹے تازے اونٹ لے آئے، کوئی گناہ یا قطع رحمی کیے بغیر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ سارے ہی۔ فرمایا جو ہر روز صبح کو مسجد جائے اور اللہ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے تو یہ دو اونٹوں سے بہتر ہے اور تین تین سے یعنی آیتوں کے برابر اونٹ۔

بَاب ۵۰۰ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ۔

سورۂ فاتحہ کا بیان

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ۔

مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورہ فاتحہ ہی ام القرآن، ام الکتاب اور سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتوں والی سورت)۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا خَالِدٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُعَلّٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ قَالَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ فِي الْقُرْاٰنِ شَكَّ خَالِدٌ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلَكَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِيْ اُوْتِيْتُ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ۔

حضرت ابوسعید بن المعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے پس آپ نے انہیں بلایا ان کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا فرمایا کہ میرا حکم ماننے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ اے ایمان والو! حاضر ہو جایا کرو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر جبکہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتے (۸: ۲۴) میں تمہیں قرآن کریم کی ایک بہت بڑی سورت سکھاتا ہوں اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر جاؤں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا۔ فرمایا کہ وہ سورۂ فاتحہ ہے۔ یہی سات آیتوں والی ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی اور عظمت والا قرآن ہے۔

بَاب ۵۰۱ مَنْ قَالَ هِيَ مِنَ الطُّوَلِ۔

جس نے کہا کہ یہ طوال مفصل سے ہے

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سات آیتیں عطا فرمائی گئیں جو طولانی ہیں (بلحاظ معانی) اور حضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي الطُّوَلِ وَأُوتِيَ مُوسَى سِتًّا فَلَمَّا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ رُفِعَتْ اثْنَتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ۔

موسیٰ کو چھ مرحمت فرمائی گئی تھیں جب انہوں نے تختیاں ڈالیں تو دو اٹھالی گئیں اور چار باقی رہ گئیں۔

بَابُ ۵۰۲ مَا جَاءَ فِي آيَةِ الْكُرْسِيِّ۔

آیۃ الکرسی کا بیان

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي قَالَ لِيَهْنِ لَكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ الْعِلْمُ۔

عبد اللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو المنذر! اللہ کی کتاب سے کونسی آیت تمہارے نزدیک سب سے بڑی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا اے ابو المنذر! اللہ کی کتاب سے کونسی آیت تمہارے نزدیک سب سے بڑی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ (۲: ۲۵۵) ان کا بیان ہے کہ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ اے ابو المنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔

بَابُ ۵۰۳ سُورَةِ الصَّمَدِ۔

سورۂ اخلاص کا بیان

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سُنا۔ سننے والے نے صبح ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ اسے کم سمجھتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ف

ف۔ اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ پر یہ از الاکرم ہے کہ پڑھے سورۂ اخلاص کے چند کلمات اور ثواب اسے ملے تہائی قرآن مجید یعنی دس پاروں کے پڑھنے کا۔ یہ حبیب پروردگار کا صدقہ ہے کہ محنت اتنی کم اور مزدوری اتنی زیادہ دریں حالات نہیں چاہیے کہ ہر وقت حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے لگے رہیں اور ان کے در سے ہٹنے کا دل میں تصور بھی نہ لائیں اور زبان حال سے کہتے رہیں۔ ؎

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

بَابُ ۵۰۴ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔

سورۂ الفلق اور سورۂ والناس کا بیان

قاسم مولیٰ معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں دورانِ سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ کو پکڑ کر چل رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے عقبہ! کیا میں تمہیں دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جو پڑھی جاتی ہیں؟ پس آپ نے مجھے سورۂ الفلق اور سورۂ والناس سکھائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان پر میں نے زیادہ اظہارِ مسرت نہ کیا۔ جب آپ نماز کے لیے اُترے تو لوگوں کو ان دونوں سورتوں کے ساتھ ہی نمازِ فجر پڑھائی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے عقبہ! تم نے کیسا دیکھا؟

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ۔

سعید بن ابوسعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان سیر کر رہا تھا کہ ہمیں آندھی اور سخت اندھیرے نے گھیر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ الفلق اور سورۂ والناس کے ذریعے پناہ مانگی اور فرماتے اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو کیونکہ ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگنے والے کی طرح کسی نے پناہ نہیں مانگی اور میں نے سنا کہ آپ نماز میں ان سورتوں کے ساتھ ہماری امامت فرمایا کرتے۔

بَابُ ۵۰۵ كَيْفَ يُسْتَحَبُّ التَّرْتِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔

قرأت میں ترتیل کس طرح مستحب ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور سیڑھیاں چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا چنانچہ تیرا مقام وہی ہوگا جس آیت پر تو پڑھنا ختم کرے گا۔

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ مدّ کو ادا فرمایا کرتے تھے۔

ف ۔ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ اچھی آواز کے ساتھ اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کو پڑھے تاکہ وہ سمجھ سکے کہ پڑھ کیا رہا ہے اور اس کا پروردگار کن کاموں سے خوش ہے اور وہ کونسے کام ہیں جن کے کرنے والے سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ کونسے کام ہیں جو جنت میں لے جاتے ہیں اور کن کاموں کا انجام جہنم میں پہنچنا ہے۔ جب بندہ اس طرح تلاوت کرتا ہے تو قیامت کے روز اسی طرح اُس سے پڑھنے اور جنت کے درجات پر چڑھنے کے لیے کہا جائے گا۔ جہاں اس کا پڑھنا تمام ہوگا وہی اُس کا مقام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے، آمین

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُمَلَّكٍ اَنَّهُ سَأَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ وَنَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا۔

یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت اور آپ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ تمہاری نماز کہاں اور حضور کی نماز کہاں۔ حضور نماز پڑھتے اور اتنی دیر سوتے جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی۔ پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ آپ کی قرأت کا حال بیان فرمایا کہ حضور کی قرأت کا ہر حرف جدا ہوتا تھا۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فتح مکہ کے وقت کہ اونٹ پر سوار سورۂ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے اور لوٹا کر پڑھتے۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔

عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دیا کرو۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِمَعْنَاهُ اَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَهِيْكٍ عَنْ

ابو الولید طیالسی اور قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن موہب رملی، لیث، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عبیداللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے۔ یزید، ابن ابی ملیکہ نے حضرت سعید بن ابی سعید سے۔ قتیبہ نے حضرت سعید بن

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَقَالَ یَزِیْدُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَقَالَ قُتَیْبَۃُ ھُوَ فِیْ کِتَابِیْ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کریم کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا سُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نَہِیْکٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

عبید اللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث مذکورہ کے مانند فرمایا۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَقُوْلُ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ مَرَّ بِنَا اَبُوْ لُبَابَۃَ فَاتَّبَعْنَاہُ حَتّٰی دَخَلَ بَیْتَہٗ فَدَخَلْنَا عَلَیْہِ فَاِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَیْتِ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَیْتَ اِذَا لَمْ یَکُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ قَالَ یُحَسِّنُہٗ مَا اسْتَطَاعَ۔

عبید اللہ بن ابو یزید کا بیان ہے کہ ابو لبابہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم ان کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ وہ اپنے دولت خانے میں داخل ہوئے تو ہم بھی داخل ہوگئے۔ وہاں ٹوٹے پھوٹے گھر میں ایک آدمی پھٹے پرانے لباس میں تھا۔ پس میں نے انہیں فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔ پس میں (عبدالجبار) نے ابن ابی ملیکہ سے کہا کہ اے ابو محمد! اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ بساط بھر اچھی طرح پڑھے۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ قَالَ قَالَ وَکِیْعٌ وَابْنُ عُیَیْنَۃَ یَسْتَغْنِیْ بِہٖ۔

محمد بن سلیمان انباری نے فرمایا کہ وکیع اور ابن عیینہ خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَھْرِیُّ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مَالِکٍ وَحَیْوَۃُ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عمر بن مالک اور حیوۃ ابن الہاد، محمد بن ابراہیم بن حارث، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کی اچھی آواز کو سنتا ہے قرآن کریم میں غنا سے مراد آواز سے پڑھنا ہے۔

بَاب ۳۵۶ التَّشْدِیْدِ فِیْ مَنْ حَفِظَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ نَسِیَہٗ۔

قرآن مجید یاد کر کے بھولنے پر وعید

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ اِدْرِیْسَ

عیسیٰ بن فائد نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ۔

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو قرآن کریم کو پڑھ کر بھلادے تو قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں گے۔

بَابٌ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

قرآن کریم کا نزول سات قراٰتوں میں ہوا ہے

١٤٦١۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

عبد الرحمٰن بن عبد القاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا کہ حضرت ہشام بن حکیم سورہ الفرقان اور ہی طریقے سے پڑھ رہے تھے اس کے علاوہ جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر ٹوٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہوگئے۔ پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۂ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا اس طریقے کے علاوہ جیسے مجھے پڑھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس قرآن مجید کو سات قراٰتوں میں نازل کیا گیا ہے لہٰذا اسے پڑھو جس طرح کسی کے لیے آسان ہو۔ ف

ف۔ یہ حدیث اکیس صحابہ کرام سے مروی ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ ابی بن کعب، انس، حذیفہ بن الیمان، زید بن ارقم، سمرہ بن جندب، سلمان بن صرد، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن مسعود، عبد الرحمٰن بن عوف، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب، عمرو بن ابوسلمہ، عمرو بن العاص، معاذ بن جبل، ہشام بن حکیم، ابوبکرہ، ابوجہم، ابوسعید خدری، ابوطلحہ انصاری، ابوہریرہ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ابوعبید نے اس کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے اس حدیث میں واقعہ سبعۃ احرف یعنی سات حرفوں سے کیا مراد ہے جن میں قرآن کریم کو نازل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق نویں صدی کے مجدد برحق یعنی خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٩١١ھ / ١٥٠٥ء) نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنی میں چالیس کے قریب مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں۔ امام سیوطی نے ان میں سے سولہ اقوال کا الاتقان میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ قرطبی اور ابن حبان نے امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٨٥٢ھ / ١٤٤٥ء) صاحب فیض الباری کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں وارد سات حرفوں کے معنی میں اہل علم کا اتنا

اختلاف ہے کہ بات پنتیس[۳۵] اقوال تک پہنچ گئی۔ ابن حبان نے وہ پنتیس اقوال بیان کیے اور ان سے امام سیوطی نے اپنی الاتقان میں نقل فرمائے ہیں۔

حضرت خاتم الحفاظ نے فرمایا کہ امت محمدیہ پر سات حرفوں میں پڑھنا واجب نہ تھا بلکہ ان کی آسانی کی خاطر اجازت مرحمت فرمائی گئی تھی۔ جس وقت صحابۂ کرام نے دیکھا کہ امت میں تفرقہ اور اختلاف بڑھتا جا رہا ہے لہٰذا ایک ہی حرف پر اگر اجماع نہ کیا گیا تو اختلافات کے سیلاب کو روکا نہیں جا سکے گا۔ بایں وجہ ان حضرات نے عام اور مشہور حرف یعنی مصحف عثمان پر اتفاق کر لیا اور ان حضرات کا اس کے صحیح ترین مصحف ہونے پر اجماع ہو گیا۔ امام محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل السلام ہر سال رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال وصال ہوا اس سال آپ نے دو مرتبہ دور کیا۔ لہٰذا اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرأت اسی آخری دور کی قرأت کے مطابق ہے۔ امام بغوی نے اپنی کتاب شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اس آخری دور میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر رہے۔ قرآن مجید کا جتنا حصہ منسوخ ہوا وہ ان کے علم میں آیا۔ پھر انہوں نے حضور کے لیے لکھا اور اس کے مطابق آپ کو پڑھ کر سنایا تھا اور صحابۂ کرام کو بھی سناتے رہے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اسی کو قابل اعتماد قرار دے کر جمع کروایا اور اسی کو حضرت عثمان نے مصاحف میں لکھ کر جامع القرآن کا لقب پایا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ملخصاً از الاتقان، جلد اول، نوع ۱۶، مسئلہ سوم)۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا هٰذِهِ الْأَحْرُفُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ لَيْسَ يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔

معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ یہ قرأتیں حکم میں متفق و متحد ہیں، ان سے حلال و حرام میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوتا۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْاٰنَ فَقِيلَ لِي عَلٰى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلٰى حَرْفَيْنِ قُلْتُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَقِيلَ لِي عَلٰى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلٰى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ عَلٰى ثَلَاثَةٍ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ۔

سلیمان بن صرد خزاعی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابی! مجھے قرآن مجید پڑھایا گیا تو مجھ سے کہا گیا کہ ایک قرأت میں یا دو میں؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ دو فرما دیجیے میں نے دو کہہ دیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ دو قرأتوں میں یا تین میں؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ تین فرما دیجیے۔ میں نے تین کہہ دیا۔ یہاں تک کہ بات سات قرأتوں تک پہنچی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ان میں سے ہر ایک مکمل اور کفایت کرنے والی ہے اگر سمیعاً علیماً کو عزیزاً حکیماً کہہ دیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب تک عذاب کی آیت کو رحمت کی آیت سے اور رحمت کی آیت کو عذاب کی آیت سے بدلا نہ جائے۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدٌ

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ قَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا۔

بَابُ ٥١٣ الدُّعَاءِ۔

١٤٦٥۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔

١٤٦٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا وَكَذَا وَكَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا وَكَذَا وَكَذَا فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ إِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ أُعِذْتَ مِنَ النَّارِ أُعِذْتَ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّرِّ۔

١٤٦٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَزِيدَ نَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی غفار کے گڑھے کے پاس تھے کہ حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اُمت کو ایک قرأت میں قرآن مجید پڑھائیے۔ آپ نے کہا:۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت طلب کرتا ہوں، میری اُمت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوئے اور اسی طرح کہا سنا یہاں تک کہ سات قرأتوں تک بات پہنچی۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی اُمت کو سات قرأتوں میں پڑھاؤ۔ جس قرأت میں کوئی پڑھے گا وہی درست ہو گی۔

دعا کا بیان

یسیع حضرمی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دعا بھی عبادت ہے۔ تمہارے رب نے فرمایا:۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا (۴۰ : ۶۰)۔

ابو نعامہ نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ میرے والد ماجد نے سن لیا جبکہ میں کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت اس کی نعمتیں، رونقیں اور فلاں فلاں چیزیں مانگتا ہوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دوزخ اس کی زنجیروں، طوقوں اور فلاں فلاں چیزوں سے انہوں نے فرمایا۔ اے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ دعا میں چیزوں کو گنا کریں گے تو تم ان میں شامل ہونے سے بچو کیونکہ اگر تمہیں جنت دی گئی تو اس کی ہر بھلائی تمہیں دے دی جائے گی اور اگر تمہیں دوزخ میں عذاب دیا گیا تو اس کی ہر برائی تمہیں پہنچ جائے گی۔

عمرو بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سُنا جبکہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجی۔ رسول اللہ

رَجُلًا یَدْعُو فِی صَلَاتِهٖ لَمْ یُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْلِغَیْرِهٖ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَمْجِیْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ ثُمَّ یُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اسے بلا کر اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے (یعنی اپنے رب سے مانگے)۔

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا یَزِیْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَیْبَانَ عَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَیَدَعُ مَا سِوٰی ذٰلِكَ۔

ابو نوفل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِیَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُکْرِهَ لَهٗ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہا کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ اس سے حتمی سوال کرے کیونکہ اسے کوئی مجبوری نہیں ہے۔

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی کر کے یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَیْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَعْقُوْبَ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مَنْ حَدَّثَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِیْ کِتَابِ اَخِیْهِ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ فَاِنَّمَا یَنْظُرُ فِی النَّارِ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَکُمْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ

محمد بن کعب قرظی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیواروں کو پردوں سے نہ چھپایا کرو۔ جس نے اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھا اس نے جہنم میں دیکھا اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن کعب سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے جبکہ سب طرق نامعتبر ہیں اور جو اسناد ہم نے بیان کی یہ بھی ضعیف ہے۔

كُلُّهَا وَاهِيَةٌ وَهٰذَا الطَّرِيقُ أَمْثَلُهَا وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ قَرَأْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ نَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ أَبَا بَحْرِيَّةَ السَّكُونِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صُحْبَةٌ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ يَسَارٍ۔

سلیمان بن عبد الحمید بہرانی، اسمٰعیل بن عیاش، ضمضم، شریح، ابوظبیہ، ابوبحریہ سکونی، حضرت مالک بن یسار سکونی عوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو ہاتھوں کی ہتھیلیاں اوپر رکھو اور ہاتھوں کی پشت اوپر کرکے نہ مانگا کرو۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ سلیمان بن عبد الحمید نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حضرت مالک بن یسار کو حضور کی صحبت کا شرف ثابت ہے۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو هٰكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ نے اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور ظاہر کو یوں کیا ہوا تھا۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ صَاحِبَ الْأَنْمَاطِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔

ابوعثمان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تمہارا پروردگار زندہ اور کرم فرمانے والا ہے۔ وہ اپنے بندے سے شرماتا ہے کہ وہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ وَالْاِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے یا گلے تک اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور اظہار عجز دونوں ہاتھوں کا اکٹھے پھیلانا ہے۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا سُفْيَانُ

عمرو بن عثمان، سفیان، عباس بن عبد اللہ بن معبد بن عباس نے

حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ۔

اس حدیث میں کہا کہ اظہار عجز اس طرح ہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ان کی پشت اپنے چہرے کی جانب رکھی۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَخِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

محمد بن یحیی بن فارس، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد، عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس ان کے بھائی ابراہیم بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔

قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، حفص بن ہاشم بن عقبہ بن ابی وقاص سائب بن یزید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرۂ انور پر مل لیتے۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ مَالِكِ ابْنِ مِغْوَلٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ صرف تو ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، اکیلا، بے نیاز، جو نہ کسی کو جنے اور نہ کسی سے جنا گیا اور جس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔ فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ایسے نام کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے اور جب دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ۔

عبدالرحمٰن بن خالد رقی، زید بن حباب، ملک بن مغول نے اس حدیث میں کہا کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَلَبِيُّ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ حَفْصٍ يَعْنِي ابْنَ اَخِيْ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّيْ ثُمَّ دَعَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

حضرت انس کے بھتیجے حفص نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے دعا کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تعریف

بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔

تیرے لیے ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو احسان فرمانے والا۔ آسمانوں اور زمین کا نو پیدا کرنے والا۔ اے بزرگی اور بخشش والے اے ہمیشہ زندہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے عظیم نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جو اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہو اور جو اس سے کچھ

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۲ : ۱۶۳) اور سورۂ آلِ عمران کی پہلی آیت :- الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ میں۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَتْ مِلْحَفَةٌ لَهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلٰى مَنْ سَرَقَهَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ لَا تُسَبِّخِيْ لَا تُخَفِّفِيْ عَنْهُ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ان کا لحاف چوری ہو گیا تو وہ چور کو بد دعا دینے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اس کا بار گناہ نہ گھٹاؤ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف نہ کرو۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا اُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُ عَاصِمًا بَعْدُ بِالْمَدِيْنَةِ فَحَدَّثَنِيْهِ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمرہ کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔ بھیا! اپنی دعاؤں میں ہمیں فراموش نہ کرنا۔ آپ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جس نے مجھے ساری دنیا سے زیادہ مسرت بخشی۔ پھر میں (شعبہ) اس کے بعد مدینہ منورہ میں عاصم سے ملا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا۔ بھیا! اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک کر لینا۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا اخی فرمایا تو یہ انتہائی شفقت کا اظہار اور کرم نوازی ہے انہوں نے جس طرح اور جس کو چاہا فرما دیا لیکن اس بات کا کوئی ثبوت آج تک نہیں مل سکا کہ صحابہ کرام میں سے کسی نے اس لفظ کو سامنے رکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھائی کہا ہو۔ بد قسمتی سے متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو ان کے زیر سایہ

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء) نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کے لیے تقویۃ الایمان نامی کتاب لکھی اور اُس میں لکھا۔ "انسان آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اُس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اُسی کی چاہیے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے، پیر، شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر اللہ نے اُن کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو اُن کی فرمانبرداری کا حکم کیا، ہم اُن کے چھوٹے ہیں"۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۱۱۱)۔

جب علمائے اسلام نے اس عبارت پر ٹوکا کہ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کا گستاخ بنا کر کیوں ایمان کی دولت سے محروم کیا جاتا ہے تو اس برطانوی شرارت کی حمایت میں دیوبندی حضرات کے امام ربّانی اور قطب الاقطاب کہلانے والے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے یوں تصریح کی: "نفس بشر ہونے میں مساوات ہے اگرچہ آپ کی بشریت ازکیٰ واطیب ہے اور بڑا بھائی کہنا بھی اُس نفس بشریت کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ بشریت کی افضلیت ایسی ہے۔ چونکہ حدیث میں آپ نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو بایں رعایت تقویۃ الایمان میں اس لفظ کو لکھا ہے نہ بایں وجہ کہ آپ کی بشریت کا فضل بڑے بھائی کے فضل کی قدر ہے۔ اس کلمہ پر نافہموں نے غل مچایا ورنہ بعد حق تعالیٰ کے فخرِ عالم کو افضل واکمل وہ خود لکھتے ہیں۔ فقط (فتاوی رشیدیہ کامل، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۸۵)۔

جب موصوف سے پوچھا گیا کہ وہ حدیث بتا دیجیے کونسی کتاب میں ہے جس کے اندر حضور نے فرمایا تھا کہ مجھے بھائی کہا کرو۔ تو وہ آنجہانی ہونے تک ایسی کوئی حدیث نہ دکھا سکا اور نہ اُنہیں بزرگ جاننے ماننے والے ایسی کوئی حدیث آج تک دکھا سکے ہیں لیکن اپنی اس خلاف دین ودیانت روش سے باز بھی نہیں آئے جو کسی طرح بھی ان کے لیے مفید نہیں بلکہ اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کا گستاخ بنا کر ایمان کی دولت سے محروم کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے اور رضائے باری میں اپنی ایمان جیسی متاعِ عزیز کو ضائع کرنے سے محفوظ رکھے آمین۔ سرمایہ ملت کے ایک عدیم المثال نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں رقمطراز ہیں۔

"باید دانست کہ خلقِ محمدی در رنگ خلقِ سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فرد از افراد عالم مناسبت ندارد کہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ . . . . ودیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است"۔ (مکتوبات، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)۔

معلوم ہونا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افرادِ عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اور دوسرے افراد کو یہ دولت حاصل نہیں ہوئی ہے۔

دوسرے مقام پر سرمایۂ ملت کے اس نگہبان نے یوں فرمایا ہے۔

"محجوباں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بشر گفتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند و صاحب دولتاں کہ اورا علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ عنوان رسالت و رحمت عالمیاں دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند بدولت

بے خبر لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا جس کے نتیجے میں منکر ہوگئے اور خوش قسمت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کے رنگ میں دیکھا اور انہیں تمام

ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات آمدند۔
(مکتوبات، دفتر سوم، مکتوب ۶۴)۔

جہانوں کی رحمت جانا اور تمام انسانوں سے آپ کو ممتاز دیکھا تو ایمان جیسی متاعِ عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا۔

یہ ناچیز جملہ مدعیانِ اسلام کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ اے کلمۂ طیبہ کے ہمراہیو! ضد کو چھوڑیئے، باطل سے منہ موڑیئے، حق سے رشتہ جوڑیئے۔ کسی کے جبہ و دستار کا بھرم بنانے اور بے خبر لوگوں کی بھیڑ اپنے ساتھ ملانے میں اگر آج ایمان جیسی متاعِ عزیز ضائع کر دی تو سانس کا سلسلہ بند ہونے پر کیا چیز کام آئے گی؟ جب حق و باطل کا امتیاز کھل کر سامنے آجائے گا تو جہنم کا ایندھن بننے سے کونسا حربہ بچائے گا؟ خدارا اپنی جانوں پر ترس کھایئے اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو دوزخ کا ایندھن نہ بنایئے۔ شفیع المذنبین کی تنقیص و توہین پر کیوں کمر باندھی ہے؟ یہ تو انسانوں کے بدخواہ شیطان لعین کی آندھی ہے۔ خدارا اپنے بھلے کے لیے آنکھیں کھولیے۔ اپنے خیالات اور مسلم بزرگوں کے نظریات کو میزانِ انصاف پر تولیے۔ وہ اسی وجہ سے تو بزرگ ہوئے کہ حق و صداقت پر قائم رہے تھے لہٰذا کونوا مع الصادقین پر عمل کرتے ہوئے ان کا دامن تھام لیجیے۔ اے سچے خدا! تمام مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرما اور جہنم کا ایندھن بننے سے بچا۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَدْعُو بِإِصْبَعَيَّ فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں دو انگلیاں اٹھا کر دعا کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ایک سے اور انگشتِ شہادت سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى۔

کنکریوں کے ذریعے تسبیح پڑھنا

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس گئے جس نے اپنے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے وہ چیز بتاتا ہوں جو اس سے بھی آسان یا افضل ہے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ اتنی ہی دفعہ کہا کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اتنی ہی دفعہ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اتنی ہی دفعہ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اتنی ہی دفعہ۔

مِثْلَ ذٰلِكَ.

۱۴۸۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ يُسَيْرَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُنَّ اَنْ يُرَاعِيْنَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَاَنْ يَعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ.

حمیضہ بنت یاسر نے حضرت یسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور وہ بولیں گی۔

۱۴۸۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي اٰخَرِيْنَ قَالُوْا نَا عَثَّامٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِيْنِهٖ.

عطاء بن سائب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن قدامہ نے فرمایا کہ اپنے دائیں دست مبارک سے۔

۱۴۸۹ - حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اُمَيَّةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا فَخَرَجَ وَهِيَ فِيْ مُصَلَّاهَا فَرَجَعَ وَهِيَ فِيْ مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَمْ تَزَالِيْ فِيْ مُصَلَّاكِ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جویریہ کے پاس سے نکلے جن کا نام برہ تھا اور آپ نے تبدیل فرما دیا تھا۔ جب آپ نکلے تو وہ اپنے مصلے پر تھیں۔ جب واپس تشریف لائے تب بھی اپنے مصلے پر تھیں فرمایا کہ تم اسی وقت سے اپنے مصلے پر ہو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے ہیں جو تم نے کہا اگر انہیں ان کے ساتھ تولا جائے تو بھاری نکلیں گے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

۱۴۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَصْحَابُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فُضُوْلُ اَمْوَالٍ

محمد بن ابو عائشہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ذر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ مالدار ثواب میں آگے نکل گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں وہ ہماری طرح روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس زائد مال ہے جس سے وہ خیرات کرتے ہیں اور ہمارے پاس خیرات کرنے کے لیے مال نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ اِلَّا مَنْ اَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكَبِّرُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَخْتِمُهَا بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

فرمایا کہ اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ بتاؤں کہ جن کے باعث تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو جا ملو اور جو تم سے پیچھے ہے وہ تمہیں نہ مل سکے مگر جو تمہاری طرح عمل کرے؟ عرض کی یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اور ان کے آخر میں ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ کہا کرو تو تمہارے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ف

ف۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا نادیہ نظر فستبقوا الخیرات ہوتا تھا کہ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے تھے۔ مال سے محروم حضرات نے محسوس کیا کہ نیکیوں میں وہ اپنے مالدار بھائیوں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ لہٰذا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی اس محرومی کا مداوا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال سے محروم صحابۂ کرام کی ترجمانی کرنے والے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خاص ذکر کی تلقین فرمائی اور خاص طور پر دو باتیں ارشاد ہوئیں کہ ایسا کرنے والے سے ثواب میں کوئی بڑھ نہیں سکے گا اور اسے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ذکر اذکار کے جو طریقے اور جو وظائف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے انہیں دیگر وظائف و مشاغل پر ترجیح دی جائے کیونکہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضمانت کے باعث ان میں نفع کثیر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۵۔ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا سَلَّمَ۔

جب سلام پھیرے تو کیا کہے

۱۴۹۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاَمْلَاهَا الْمُغِيْرَةُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو کیا کہا کرتے تھے؟ حضرت مغیرہ نے اس کا جواب دیا اور حضرت معاویہ کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا فرمائے اور دینے والا نہیں جو تو روکے اور مالدار کو تیرے مقابلے پر مالداری نفع نہیں دے سکتی۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ۔

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو کہتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم اسی کے ہو گئے ہیں خواہ کافر برا منائیں وہ نعمت فضل اور اچھی ثنا والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم اسی کے ہو گئے ہیں خواہ کافر برا منائیں۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الدُّعَاءِ زَادَ فِيهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

ہشام بن عروہ نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر نماز کے بعد لا الٰہ الا اللہ کہا کرتے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ یہ دعا زیادہ ہے نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی وہ نعمت والا ہے آگے باقی حدیث بیان کی۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَهٰذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ قَالَا نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ الطُّفَاوِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دُبُرَ صَلٰوتِهِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ

ابومسلم بجلی کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا سلیمان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے۔ اے اللہ ہمارے اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ رب صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب، میں گواہ ہوں کہ محمد تیرا بندہ اور رسول ہے۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب! میں گواہ ہوں کہ بندے سب بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب! مجھے اپنے لیے خاص کر لے اور میرے اہل خانہ کو دنیا اور آخرت میں ہر وقت۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری سن اور قبول فرما اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور۔ سلیمان بن داؤد نے کہا۔ آسمانوں اور زمین کے رب۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ۔

کام بنانے والا۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

عبید اللہ بن ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیر دیتے تو کہتے۔ اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو میں نے اسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرْ هُدَايَ اِلَيَّ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا اِلَيْكَ مُخْبِتًا اَوْ مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ۔

طلیق بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کیا کرتے اے اللہ! میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ کرنا میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ کرنا۔ میرے لیے خفیہ تدبیر فرما اور میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کرنا۔ مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے اور میری مدد فرما اس کے خلاف جو مجھ پر بغاوت کرے۔ اے اللہ! مجھے اپنے لیے شکر گزار، تیرا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، حکم بجا لانے والا اور رجوع کرنے والا بنا لے۔ اے رب! میری توبہ قبول فرما، میری لغزش دھو دے میری دعا قبول فرما، میری دلیل پختہ کر دے، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو سیدھی رکھ اور میرے دل سے میل نکال دے۔

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيَسِّرِ الْهُدٰى اِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ هُدَايَ۔

مسدد، یحییٰ، سفیان نے عمرو بن مرہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے اور لفظ ہُدَایَ نہیں کہا۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

عبد اللہ بن حارث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب سلام پھیرا تو کہا اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ أَبُودَاؤدَ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالُوْا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيْثًا۔

ہے۔ تو برکت والا ہے اے بزرگی اور کرم والے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ کہتے ہیں کہ سفیان نے عمرو بن مرہ سے اٹھارہ حدیثیں سنی ہیں۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَنَا عِيْسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ۔

ابو اسماء نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے لوٹتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے۔ پھر کہتے۔ آگے معنا حدیث عائشہ بیان کی۔

بَابٌ ۱۵ فِي الْإِسْتِغْفَارِ۔

استغفار کا بیان

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيْ نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِأَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

مولیٰ ابوبکر صدیق نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استغفار کرنے والا گناہ پر اصرار نہیں کرتا اگرچہ ایک دن میں ستر بار اس کام کا اعادہ کرے۔ ف

ف۔ آدمی کو چاہیئے کہ جب گناہوں سے استغفار کرے یعنی اپنے پروردگار سے ان کی بخشش طلب کرے تو دل بھی زبان کا رفیق رہے یعنی جو کچھ کہہ رہا ہے وہ محض زبانی جمع خرچ یا گردان دہرانے کی طرح نہ ہو بلکہ دلی ارادہ ان گناہوں کو چھوڑنے اور آئندہ ان سے دور رہنے کا ہو۔ اس کے باوجود اگر نفس کی شامت یا شیطان کے ورغلانے سے ان کا مرتکب ہو جائے تو استغفار کرے اور توبہ سے نہ کترائے کہ خدائے ذوالمنن معاف کرنے سے تھکتا نہیں ہے بلکہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ کا مژدہ سناتا ہے اس کے برعکس اگر استغفار کرنے والا محض زبانی جمع خرچ سے کام لے رہا ہے صرف وظیفے کے طور پر استغفار پڑھ رہا ہے اور دلی ارادہ کسی گناہ کو چھوڑنے کا نہیں ہے تو اس طرح استغفار کرنا کسی گناہ کو معاف نہیں کروا سکے گا کیونکہ:۔ ؎

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مسدد نے اپنی حدیث میں کہا کہ انہیں حضور کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ آجاتا ہے اور بیشک میں روزانہ سو مرتبہ

لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

استغفار کرتا ہوں۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم گنا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ایک مجلس کے اندر سو مرتبہ کہا کرتے۔ اے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُنِيْهِ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔

بلال بن یسار بن زید مولیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے میرے جد امجد سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے یہ کہا۔ "میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی جانب رجوع ہوا" تو اسے بخش دیا جائے گا خواہ وہ لشکر کفار کے مقابلے سے بھاگ گیا ہو۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو استغفار کو اپنے لیے لازم کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق دے گا جہاں سے گمان میں بھی نہ آئے۔ ف

ف۔ احادیث مطہرہ کے اندر استغفار کی بہت فضیلت آئی ہے۔ جو شخص اپنے پروردگار سے طالب مغفرت رہے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ معاف کرکے اپنی عنایات بے پایاں سے اسے نوازتا رہے گا۔ گناہوں سے کنارہ کش رہنے والے کے بارے میں خدائے ذوالمنن نے فرمایا ہے:۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (۶۵: ۲، ۳) یعنی جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو۔ دوسری جانب جو نفس کی شامت یا شیطان کے بہکانے سے گناہوں کا مرتکب ہو جائے تو در توبہ کو کھٹکھٹائے اور مغفرت کا طلب گار ہو جائے ایسے لوگوں یعنی استغفار کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی اعلان کروایا:۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ

كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهٰرًا (۷۱: ۱۰ تا ۱۲) یعنی میں نے کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر موسلادھار برسنے والی بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا گویا اپنے پروردگار سے مغفرت کے طلب گار رہنے والے دارین کی ترقی و کامیابی سے ہمکنار رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۰۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمٰعِيْلُ الْمَعْنٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَزَادَ زِيَادٌ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا فِيْهَا۔

مسدد، عبدالوارث۔ زیاد بن ایوب، اسمٰعیل، عبدالعزیز بن صہیب، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر کونسی دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچانا (۲: ۲۰۱) زیاد بن ایوب نے یہ بھی کہا۔ حضرت انس جب دعا کا ارادہ کرتے تو اسی کے ذریعے دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا کرنی ہوتی تو اسے اسی کے ساتھ ملایا کرتے۔

۱۵۰۶- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے تو اللہ عطا اسے شہداء کے درجات تک پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی وفات پائے۔

۱۵۰۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَسْمَآءَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ أَنْ يَّنْفَعَنِيْ وَإِذَا حَدَّثَنِيْ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَإِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ

اسماء بن حکم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع دیتا جتنا نفع وہ دینا چاہتا اور جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی مجھ سے آپ کی حدیث بیان کرتا تو اس سے حلف لیتا۔ جب وہ قسم کھاتا تو میں اس کی تصدیق کرتا ان کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابوبکر نے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر نے سچ کہا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو بندہ گناہ کر بیٹھے پس اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ وہ لوگ جو بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں (۳ : ۱۳۴)۔

۱۵۰۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصٰى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

صنابحی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اے معاذ! خدا کی قسم میں تم سے محبت رکھتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو چھوڑ نہ دینا۔ اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر پر اور شکر گزاری پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر حضرت معاذ نے اس کی صنابحی کو اور صنابحی نے ابو عبد الرحمن کو وصیت فرمائی کہ ہر نماز کے بعد ان لفظوں میں دعا کیا کرتا۔

۱۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُنَيْنَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

علی بن رباح لخمی سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سورۃ الفلق اور سورۃ والناس پڑھا کروں۔

۱۵۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ السَّدُوسِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

احمد بن علی بن سوید سدوسی، ابوداؤد، اسرائیل، ابواسحٰق عمرو بن میمون نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرمایا کرتے۔

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ

ابن جعفر نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:- کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ سکھاؤں کہ تم انہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو۔ اے اللہ، میرے رب! میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہلال تو مولی عمر بن عبد العزیز تھے اور ابن جعفر سے مراد عبد اللہ

قَالَ اَبُوْدَاوُدَ هٰذَا هِلَالٌ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَابْنُ جَعْفَرٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ۔

بن جعفر ہیں۔

۱۵۱۲- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ كَبَّرَ النَّاسُ وَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اَعْنَاقِ رِكَابِكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا مُوْسَى اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک سفر کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہارے درمیان اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسیٰ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔

۱۵۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَتَصَعَّدُوْنَ فِيْ ثَنِيَّةٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا الثَّنِيَّةَ نَادٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ لَا تُنَادُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے اور لوگ جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تو پکارتے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں سناتے۔ پھر فرمایا کہ اے عبد اللہ بن قیس! آگے معناً مذکورہ حدیث بیان کی۔

۱۵۱۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ

محمد بن رافع، ابو الحسین زید بن حباب، عبد الرحمٰن بن شریح اسکندرانی، ابو ہانی خولانی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کہا کہ میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ف

ف۔ یہی تینوں باتیں ہیں جن کے متعلق قبر میں نکرین سوال کریں گے پہلا سوال ہوگا۔ مَنْ رَّبُّكَ اس کا جواب دینے پر بھی نجات نہ ہوگی۔ دوسرا سوال ہوگا۔ مَادِيْنُكَ اس کا درست جواب دے دینے پر بھی کامیابی نصیب نہ ہوگی۔ مَاتَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اگر اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو کامیاب ہو جائے گا اور یہ پہچان ایمان اور تعلق بالرسول پر منحصر ہے۔ یہی تینوں باتیں یہاں مذکور ہوئیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس کا کسی کو شریک ٹھہرایا یا اسلام کو دین مان کر کسی دوسرے دین کی پیروی کی یا مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر ان کی توہین و تنقیص کا ارتکاب کیا تو یہ اس کے ایمان کی نفی ہوگی جس کے باعث جنت کی جگہ اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

علاء بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایک دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ ف

ف۔ درود شریف کے حدیثوں میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہونے کے ساتھ اس کے ذریعے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت دل میں جاگزیں ہوتی اور رحمتِ الٰہیہ کی بارش برستی ہے۔ خوش نصیب ہیں۔ وہ حضرات جن کے اوراد و وظائف میں کثرت سے درود ہیں ہوں۔ ہم یہاں اہلِ ذوق کی خاطر فضائل درود شریف میں چند حدیثیں مشکوٰۃ شریف سے پیش کر دیتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ بھیجتا ہے (مسلم۔ ابو داؤد)۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا، دس خطائیں معاف کرتا اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے (نسائی)۔

۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں وہ شخص مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگا جس نے کثرت سے مجھ پر درود پڑھا ہو (ترمذی)۔

۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ پھرنے والے فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی۔ دارمی)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور اور میری قبر کو عید نہ بنا لینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی)

خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

مگردانید قبر مرا عیدگاہ کہ اجتماع کنید براں بزینت وسرود ولہو و لعب کہ موجب غفلت ست چنانکہ یہود و نصاریٰ بر قبور انبیاء خود کنند و بعض گویند کہ مراد آں ست کہ زیارت مرا مثل عید نسازید کہ در سالے جزیک دو بار حاضر نیائید۔ پس ایں ترغیب و تنبیہ ست بر کثرت زیارت و حاضر آمدن بآں درگاہ عالم پناہ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۴۰۸)

میری قبر کو ایسی عیدگاہ نہ بنا لینا جس میں زینت و باجے اور لہو و لعب کے لیے جمع ہوتے ہیں کہ یہ موجب غفلت ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبروں پر کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ میری زیارت کو عید کی طرح نہ ٹھہرا لینا کہ سال میں ایک دو مرتبہ ہی حاضر ہوا کرو۔ پس اس میں اس بات کی ترغیب و تنبیہ ہے کہ اس بارگاہ بیکس پناہ میں کثرت سے حاضر ہونا چاہیئے۔

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے اس کی ناک خاک آلودہ ہو جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی بخشش نہ کروائے۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہو جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پائے یا ان میں سے ایک کو اور پھر جنت میں داخل نہ ہو۔ (ترمذی)

۷۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو چہرۂ انور پر مسرت کے آثار تھے۔ فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے:۔ اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جو تم پر ایک دفعہ درود بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ بھیجوں اور جو تم پر ایک دفعہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں۔ (نسائی۔ دارمی)

۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجا کرتا ہوں۔ پس میں اپنے وظائف میں درود کا کتنا حصہ رکھوں؟ کیا نصف حصہ؟ فرمایا کہ جتنا چاہو لیکن اور بڑھا لو تو بہتر ہے۔ میں عرض پرداز ہوا کہ دو تہائی؟ فرمایا کہ جتنا چاہو لیکن اور بڑھا لو تو بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں سارا وظیفہ درود ہی کو رکھوں گا۔ فرمایا پھر تو یہ تمہارے غموں کے لیے کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو دور کر دے گا۔ (ترمذی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یہ بھی لکھا ہے:۔

چوں شیخ اجل اکرم عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ ایں مسکین را بزیارت مدینہ طیبہ وداع میکرد فرمود بدانید و آگاہ باشید کہ دریں راہ ہیچ عبادتے بعد از ادائے فرائض چوں صلوٰۃ بر حضرت سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیست باید کہ تمامہ اوقات خود را صرف آں کنید و بچیزے دیگر نپردازید عرض کردہ شد کہ آنرا عددے معین ہم باشد فرمود ایں جا تعین عدد شرط نیست چنداں بخوانید کہ بداں رطب اللسان شوید

جب میرے شیخ محترم جناب عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لیے رخصت کیا تو فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس مبارک سفر کے اندر فرض نمازوں کی ادائیگی کے سوا کوئی عبادت سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے جیسی نہیں ہے چاہیئے کہ اپنے تمام اوقات کو اسی میں صرف کرو اور کسی دوسرے ورد میں نہ لگانا۔ عرض گزار ہوا کہ اس کے لیے

برنگ اور نگین شوید و دراں مستغرق گردید۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول، ص ۴۰۹)۔

کوئی تعداد مقرر ہونی چاہیئے۔ فرمایا کہ اس جگہ مقرر تعداد شرط نہیں ہے بلکہ اتنا پڑھو کہ زبان اسی سے تر رہے اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جاؤ اور اسی کے اندر سراپا غرق رہو۔

۹۔ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی نے آکر نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے نمازی! تم نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ لو تو بیٹھ جایا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود بھیجو، پھر دعا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد دوسرے آدمی نے نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے نماز پڑھنے والے! دعا کرو کہ قبول ہو جائے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔

۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ ہے کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کے پاس سے مجھ پر درود بھیجے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور دراز سے بھیجے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)۔

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستّر مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (مسند احمد)

۱۳۔ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو محمد مصطفےٰ پر درود بھیجے اور کہے کہ "اے اللہ! قیامت کے روز انہیں اپنے خاص قرب کی نشست گاہ پر جگہ دینا" تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (مسند احمد)۔

۱۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے۔ پس سجدہ کیا اور اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں ڈرا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس تو نہیں بلا لیا۔ میں دیکھنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے سر مبارک کو اٹھا کر فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے خدشہ بیان کر دیا تو۔ فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے۔ جو تم پر درود بھیجے میں اس پر درود بھیجوں ——— اور جو تم پر سلام بھیجے تو میں اس پر سلام بھیجوں (مسند احمد)

۱۵۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان ہی رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو (ترمذی)۔

مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

ابو اشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں روز جمعہ سب سے افضل ہے پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے حضور کس طرح پیش کیا جائے گا جبکہ آپ گل چکے ہوں گے یعنی لوگوں نے کہا کہ آپ کا جسم ختم ہو چکا ہوگا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو حرام فرما دیا ہے۔ ف

ف۔ حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور ان حضرات کے مقدس اجسام بھی اسی طرح محفوظ ہیں ان حضرات کی موجودہ زندگیاں دنیاوی زندگیوں سے بھی زندہ تر ہیں کیونکہ ان حضرات کا ہر قدم ترقی افزا ہوتا ہے۔ قدرت نے ان میں سے ہر ایک کو ایسی معجز نما زندگی عطا فرمائی تھی جو اپنی حیات بخش معجز نمائی سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو زندہ جاوید کر دیا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود تو دست قدرت کا وہ شہکار ہے کہ ان کے دم قدم ہی سے کونین میں تابندگی اور زندگی کے اندر زندگی ہے۔ اسی لیے ایک مرد آگاہ نے کہا ہے:۔ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَدْعُوَ الْإِنْسَانُ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ۔

اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے لیے بددعا کرنے کی ممانعت

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا نَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ مُتَّصِلٌ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ لَقِيَ جَابِرًا۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی جانوں کو بددعا نہ دو اپنی اولاد کو بددعا نہ دو، اپنے نوکروں کو بددعا نہ دو، اپنے مال کو بددعا نہ دو کہ مبادا وہ ایسا وقت ہو جس میں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ پس تمہارا وہ کہنا پورا ہو جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث متصل ہے کیونکہ عبادہ بن ولید بن عبادہ نے حضرت جابر سے ملاقات کی ہے۔

باب ۵۱۳ الصَّلٰوةُ عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا دوسرے پر درود بھیجنا

نبیح عنزی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ مجھ پر اور میرے خاوند کیلئے دعا فرمائیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے خاوند پر رحمت نازل فرمائے۔

باب ۵۱۴ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰى نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَنَا مُوْسٰى بْنُ ثَرْوَانَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِيْ سَيِّدِيْ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

پیٹھ پیچھے کسی کے لیے دعا کرنا

ام درداء سے روایت ہے کہ میرے آقا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ایسا ہی ہو اور اتنا ہی تیرے لیے۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

ابو عبدالرحمن نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جب ایک غائب دوسرے غائب کے لیے کرے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔

ابو جعفر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ان میں شک نہیں ہے۔ والد کی دعا مسافر کی دعا، اور مظلوم کی دعا۔

باب ۵۱۵ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَافَ قَوْمًا۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کہے

ابوبردہ بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خوف ہوتا تو کہتے۔ اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔

ان کی شرارتوں سے تیری پناہ پکڑتے ہیں۔

بَابٌ ۵ الْإِسْتِخَارَةِ۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُقَاتِلٍ خَالُ الْقَعْنَبِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ لَنَا إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ الَّذِي يُرِيدُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَمَعَادِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِي مِثْلَ الْأَوَّلِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَابْنُ عِيسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ۔

نماز استخارہ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے۔ فرمایا کرتے کہ جب کسی کو کوئی خاص کام درپیش ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے اور کہے :۔ اے اللہ! میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں۔ تو سب کچھ جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام "یہاں اس کام کا نام لے جس کا ارادہ ہے" میرے لیے بہتر ہے میرے دین، میری آخرت اور انجام کار میں تو اسے میرے لیے مقرر فرما دے، میرے لیے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت دے اور اے اللہ! اگر تیرے علم میں وہ میرے لیے برا ہے "آگے پہلے کی طرح کہے" تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقرر فرما جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔ یا یہ کہے کہ وہ اب یا انجام کار میں اچھا ہو ــــ ابن مسلمہ اور ابن عیسیٰ، محمد بن منکدر نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ۶ الْإِسْتِعَاذَةِ۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

کن چیزوں سے پناہ مانگی جائے

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ بزدلی، بخل، بری عمر، امراض قلب اور عذاب قبر سے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کمزوری، سستی، بزدلی، بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَعِيدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَذَكَرَ بَعْضَ مَا ذَكَرَهُ التَّيْمِيُّ۔

عمرو بن ابی عمرو سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا پس میں نے اکثر آپ کو کہتے ہوئے سنا اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں مصیبت، غم، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔ بعض نے تیمی کی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا لوگوں کو ایسے سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، کہتے اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں مسیح الدجال کے فتنے سے اور میں تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسٰى نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ۔

ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے نیز مالداری اور کنگالی کی برائی سے۔

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کنگالی، قلت اور ذلت سے اور تیری

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ۔

پناہ پکڑتا ہوں کہ ظالم یا مظلوم بنوں۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ نَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ۔

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک دعا تھی۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے لوٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگیوں سے۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ نَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ نَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ۔

ابوصالح سمان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ضد، نفاق اور برے اخلاق سے۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے:۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ بُرا ساتھی ہے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بُری عادت ہے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

عباد بن ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں چار چیزوں سے اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جو نہ ڈرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ أُرَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً آخَرَ۔

معتمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس نماز سے جو نفع نہ دے اور دوسری دعا کا ذکر بھی کیا۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

فروہ بن نوفل اشجعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہ کیا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ نَا وَكِيعٌ الْمَعْنَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي۔

احمد بن حنبل، محمد بن عبد اللہ بن زبیر، احمد، وکیع، سعد بن اوس، بلال، عنبسی، شتیر بن شکل، ان کے والد ماجد حضرت ابو احمد شکل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیے۔ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے کان کی برائی، اپنی آنکھ کی برائی، اپنی زبان کی برائی، اپنے دل کی برائی اور اپنی منی کی برائی سے۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔

افلح مولیٰ ابو ایوب نے حضرت ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے اور اونچی جگہ سے گر کر مرنے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں ڈوبنے، جلنے اور بہت بوڑھا ہونے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنائے اور تیری پناہ لیتا ہوں کہ تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا مروں اور تیری پناہ لیتا ہوں کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے مروں۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِأَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ زَادَ فِيهِ وَالْغَمِّ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن عبد اللہ بن سعید، مولیٰ ابو ایوب نے حضرت ابو الیسر سے روایت کرتے ہوئے غم کا ذکر بھی کیا۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ بری بیماریوں سے۔

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِيُّ نَا غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ أَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّي وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي۔ (آخر كتاب الصلوٰة)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں ایک انصاری کو دیکھا جنہیں ابو امامہ کہا جاتا تھا۔ فرمایا ابو امامہ کیا بات ہے! میں تمہیں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں حالانکہ نماز کا وقت نہیں ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! تفکرات اور قرضوں نے گھیر رکھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھا دوں کہ جب تم اسے کہو تو اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کردے اور تمہارا قرض ادا کروادے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ صبح و شام یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں فکر اور غم سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کمزوری اور سستی سے اور تیری پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبے اور لوگوں کے دبانے سے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی دور کردی اور میرا قرض ادا کروادیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اوّل كتاب الزكوٰة

زکوٰۃ کا بیان

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہوگئے حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اس نے اپنے مال و جان مجھ سے بچالیا مگر جو اللہ کا حق و حساب اس پر ہو۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

لَوْمَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُہُمْ عَلٰی مَنْعِہٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰہَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ قَالَ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ رَوَاہُ رَبَاحُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ بِاِسْنَادِہٖ قَالَ بَعْضُہُمْ عِقَالًا وَرَوَاہُ ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ عَنَاقًا قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَۃَ وَمَعْمَرٌ وَالزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ لَوْمَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا وَرَوٰی عَنْبَسَۃُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ عَنَاقًا۔

علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے لڑوں گا حضرت عمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے رباح بن زید، معمر نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ۔ بعض نے عِقَالًا کہا ہے اور ابن وہب نے یونس سے اسے روایت کرتے ہوئے عَنَاقًا کہا امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعیب بن ابوحمزہ اور معمر اور زبیدی نے زہری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے لَوْمَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کہا ہے اور روایت کیا عنبسہ، یونس نے زہری سے اس حدیث کو اور عَنَاقًا کہا (یعنی بکری کا بچہ)۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَیْمَانُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَا اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ حَقُّہٗ اَدَاءُ الزَّکٰوۃِ وَقَالَ عِقَالًا۔

ابن السرح اور سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے اور عِقَالًا کہا۔

بَابٌ ۵۱۸ مَا تَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ۔

زکوٰۃ کا نصاب

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ نَا اِدْرِیْسُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَوْدِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ الْجَمَلِیِّ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ الطَّائِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَرْفَعُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسَاقٍ زَکٰوۃٌ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ مَخْتُوْمًا قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ اَبُو الْبَخْتَرِیِّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ سَعِیْدٍ۔

ایوب بن محمد رقی، محمد بن عبید، ادریس بن یزید اودی، عمرو بن مرہ جملی، ابوالبختری طائی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالبختری کا حضرت ابوسعید سے سماع ثابت نہیں ہے۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا مَخْتُومًا بِالْحَجَّاجِيِّ۔

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے کہا کہ وسق میں حجاج کے ساتھ مُہری صاع ہوتے ہیں۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا صُرَدُ بْنُ أَبِي الْمَنَازِلِ سَمِعْتُ حَبِيبًا الْمَالِكِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونَنَا بِأَحَادِيثَ مَا نَجِدُ لَهَا أَصْلًا فِي الْقُرْآنِ فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ لِلرَّجُلِ أَوَجَدْتُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا شَاةً شَاةً وَمِنْ كَذَا وَكَذَا بَعِيرًا بَعِيرًا كَذَا وَكَذَا أَوَجَدْتُمْ هَذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَمَّنْ أَخَذْتُمْ هَذَا أَخَذْتُمُوهُ عَنَّا وَأَخَذْنَاهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ نَحْوَ هَذَا۔

حبیب مالکی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابونجید! آپ ہم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی اصل ہم قرآن مجید میں نہیں پاتے پس حضرت عمران ناراض ہوئے اور اس آدمی سے فرمایا کیا تم یہاں ہو کر ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور اتنی بکریوں میں ایک بکری ہے اور اتنے اونٹوں میں ایک اونٹ ہے؟ کیا یہ تم قرآن کریم میں پاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم نے یہ کہاں سے حاصل کیں؟ تم نے یہ ہم سے حاصل کیں اور ہم نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور اسی طرح کی کئی اور باتیں ارشاد فرمائیں۔

بَابُ ۵۱۹ الْعُرُوضِ إِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ هَلْ فِيهَا زَكٰوةٌ۔

کیا تجارتی سامان پر زکوٰۃ ہے

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ ابوداؤد، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان، سلیمان، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اما بعد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ ہم تجارتی مال میں سے زکوٰۃ ادا کیا کریں۔

بَابُ ۵۲۰ الْكَنْزِ مَا هُوَ وَزَكٰوةِ الْحُلِيِّ۔

کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوٰۃ

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ نَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس نے سونے کے دو بہت بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے آپ

لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى فِي يَدِي فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ قُلْتُ لَا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ۔

بَابٌ فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَنَسٍ كِتَابًا زَعَمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَهُ لِأَنَسٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَكَتَبَهُ لَهُ فَإِذَا فِيهَا هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا

نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا کیا یہ تمہیں اچھا لگتا ہے کہ قیامت کے روز ان کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے پس اس نے انہیں اتار کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا اور عرض گزار ہوئی کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی لہٰذا عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ فرمایا جو زکوٰۃ کی حد کو پہنچ جائیں اور ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہیں۔

محمد بن ادریس رازی، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب عبید اللہ بن ابو جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء نے عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھیاں دیکھ کر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کے لیے سنگار کیا ہے۔ فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں یا جو اللہ نے چاہا۔ فرمایا کہ تمہیں جہنم کے لیے کافی ہیں۔

چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ

حماد کا بیان ہے کہ میں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے ایک تحریر لی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابو بکر نے یہ حضرت انس کے لیے لکھی تھی اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر تھی۔ یہ اس وقت لکھوائی جبکہ انہیں مصدق بنا کر بھیجا تھا اور اس میں فرض زکوٰۃ کی شرح تحریر تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم فرمایا تھا کہ جس مسلمان سے اس کے مطابق زکوٰۃ مانگی جائے تو ادا کر دے اور جس سے اس کی نسبت زیادہ مانگی جائے وہ نہ دے یعنی جس کے

وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَأَنْ يَجْعَلَ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد مِنْ هَهُنَا لَمْ أَضْبِطْهُ عَنْ مُوسَى كَمَا أُحِبُّ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد إِلَى هَهُنَا ثُمَّ أَتْقَنْتُهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ

پاس پچیس ۲۵ سے کم اونٹ ہوں تو ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے۔ جب یہ پچیس ۲۵ ہو جائیں تو ان پر ایک سال کی اونٹنی دی جائے گی پینتیس ۳۵ تک۔ اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ دے جب یہ چھتیس ۳۶ ہو جائیں تو دو سالہ اونٹنی دے پینتالیس تک جب یہ چھیالیس ۴۶ ہو جائیں تو ان پر تین سال کی اونٹنی دے جس کے پاس نر جا سکے ساٹھ تک جب یہ اکسٹھ ۶۱ ہو جائیں تو ان پر چار برس کی اونٹنی دی جائے پچھتر تک۔ جب یہ چھہتر ۷۶ ہو جائیں تو ان پر دو سالہ اونٹنیاں نوے تک۔ جب تعداد اکانوے ۹۱ ہو تو ان پر دو تین سالہ اونٹنیاں جن کے پاس نر جا سکے ایک سو بیس تک جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس پر ایک دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس پر ایک تین سالہ اونٹنی۔ جب اونٹ کی وہ قسم موجود نہ ہو جو زکوٰۃ میں لازم آئے مثلاً کسی پر چار سالہ اونٹنی لازم آتی ہے لیکن اس کے پاس چار سالہ نہیں بلکہ تین سالہ ہے تو وہ قبول کر لی جائے گی اور اگر اسے میسر ہوں تو دو بکریاں یا بیس درہم اور لیے جائیں۔ اگر کسی کی طرف تین سالہ اونٹنی بنتی ہو لیکن اس کے پاس تین سالہ نہیں بلکہ چار سالہ ہے تو وہ قبول کر لی جائے گی اور مصدق اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔ زکوٰۃ میں جس کی طرف تین سالہ اونٹنی بنتی ہو لیکن اس کے پاس تین سالہ نہیں بلکہ دو سالہ اونٹنی ہے تو وہ لے لی جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس جگہ مجھے موسیٰ بن اسمٰعیل سے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اگر اسے میسر ہوں تو دو بکریاں یا بیس درہم اس سے لیے جائیں۔ جس کی طرف زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی بنے اور اس کے پاس تین سالہ ہے تو قبول کر لی جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے لے کر مصدق بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے اور جس کی طرف دو سالہ اونٹنی بنے اور اس کے پاس صرف ایک سالہ ہو تو وہ لے لی جائے نیز دو بکریاں یا بیس درہم بھی۔ زکوٰۃ میں جس کی طرف ایک سالہ اونٹنی بنے اور اس کے پاس صرف دو سالہ اونٹ ہو تو اسے قبول کر کے واپس کچھ نہیں دینا ہوگا۔ جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر کچھ نہیں مگر جو مالک خوشی سے دے۔ چرنے والی بکریوں

وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَشَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي صَدَقَةٍ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

میں چالیس پر ایک بکری ہے ایک سو بیس تک ـــــــ جب یہ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو سے بڑھ جائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی اور نہ بکرا مگر جبکہ مستحق لینا چاہے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا مال کو اکٹھا اور اکٹھے کو جدا نہیں کیا جائے گا۔ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو وہ حصے کے مطابق آپس میں سمجھوتہ کرلیں اگر کسی کی چالیس تک نہ پہنچیں تو ان پر کچھ نہیں مگر جو مالک خوشی سے دے۔ نقدی پر چالیسواں حصہ ہے اگر یہ مال صرف ایک سو نوّے درہم ہوں تو ان پر کچھ نہیں مگر جو ان کا مالک دے۔

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَعَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ فَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے متعلق ایک تحریر لکھوائی جو عاملوں کے پاس بھیجنے بھی نہ پائے تھے کہ وصال فرمایا اسے اپنی تلوار سے لگا رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر نے اس کے مطابق عمل کیا یہاں تک وفات پائی۔ پھر اس پر حضرت عمر نے آخری دم تک عمل کیا۔ اس میں تھا کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری دس پر دو بکریاں، پندرہ پر تین بکریاں، بیس پر چار بکریاں اور پچیس پر ایک اونٹنی ایک سالہ پینتیس تک جب اس پر ایک بھی بڑھ جائے تو دو سالہ اونٹنی پینتالیس تک۔ اگر اس تعداد سے ایک بھی بڑھ جائے تو ان پر تین سالہ اونٹنی ساٹھ تک۔ اگر ان میں

خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْغَنَمُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِائَةَ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِمَتِ الشَّاءُ أَثْلَاثًا ثُلُثًا شِرَارًا وَثُلُثًا خِيَارًا وَثُلُثًا وَسَطًا فَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ۔

ایک بھی بڑھ جائے تو چار سالہ اونٹنی پچھتر تک ان سے جب ایک بھی بڑھ جائے تو دو سالہ اونٹنیاں نوّے تک۔ جب یہ ایک بھی بڑھ جائیں تو ان پر دو تین سالہ اونٹنیاں ایک سو بیس تک۔ اگر اونٹ ان سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی اور ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی۔ بکریوں میں ہر چالیس پر ایک بکری ایک سو بیس تک۔ اگر اس سے بڑھ جائیں تو دوّ سو تک دوّ بکریاں اگر دوّ سو سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں تین سو تک۔ اگر بکریاں ان سے بڑھ جائیں تو ہر سو پر ایک بکری اور جب تک سینکڑہ پورا نہ ہو جائے اس وقت تک ان پر کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ اور علیحدہ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے جو مال دو حصے داروں کا ہو تو حصے کے مطابق سمجھوتہ کر لیں۔ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی۔ زہری کا بیان ہے کہ مصدق کے آنے پر بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ گھٹیا، بڑھیا اور درمیانی۔ پس مصدق درمیانی بکریوں سے لے گا اور زہری نے گایوں کا ذکر نہیں کیا۔ ف

ف۔ اونٹ کے بچوں کے مندرجہ ذیل اصطلاحی نام ہیں۔

۱۔ بنت مخاض۔ ایک سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۲۔ بنت لبون۔ دوّ سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۳۔ ابن لبون۔ دوّ سال کے اونٹ کو کہتے ہیں۔

۴۔ حقہ۔ تین سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۵۔ جذعہ۔ چار سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن یزید واسطی نے سفیان بن حسین

مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ۔

سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اور زہری کے کلام کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلٰثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلٰثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلٰثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَابْنَتَا لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلٰثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ

یونس بن یزید سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا یہ اس تحریر کی نقل ہے جو زکوٰۃ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکھوائی اور وہ حضرت عمر کی اولاد کے پاس تھی ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے وہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے پڑھائی اور میں نے اسے ان کے سامنے ہی یاد کر لیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اسے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے نقل کروایا پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا:۔ پس جب ایک سو اکیس اونٹ ہو جائیں تو ان پر تین دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو انتیس ہوں۔ جب ایک سو تیس ہو جائیں تو ان پر دو دو سالہ اونٹنیاں اور ایک دو سالہ ایک سو انچاس تک۔ جب ایک سو پچاس ہو جائیں تو ان پر تین سالہ اونٹنیاں تین عدد یہاں تک کہ ایک سو انسٹھ ہوں جب ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو ان پر چار دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو انہتر ہوں جب ایک سو ستر ہو جائیں تو ان پر تین دو سالہ اونٹنیاں اور ایک تین سالہ یہاں تک کہ ایک سو اناسی ہوں جب ایک سو اسی ہو جائیں تو ان پر دو تین سالہ اور دو دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو نواسی ہو جائیں۔ جب ایک سو نوے ہو جائیں تو ان پر تین سالہ تین اور دو سالہ ایک اونٹنی یہاں تک کہ ایک سو ننانویں ہو جائیں جب دو سو ہو جائیں تو ان پر تین سالہ چار اونٹنیاں یا دو سالہ پانچ اونٹنیاں جس عمر کی بھی ملیں لے لی جائیں۔ چرنے والی بکریوں کے متعلق حدیث سفیان بن حسین کے مطابق بیان کرتے ہوئے کہا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی اور نر بھی نہیں لیا جائے گا مگر جبکہ مصدق خود چاہے۔

حِقَاقٍ اَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ اَیَّ السِّنَّيْنِ وُجِدَتْ أُخِذَتْ وَفِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ وَفِيْهِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ هُوَ اَنْ يَكُوْنَ لِكُلِّ رَجُلٍ اَرْبَعُوْنَ شَاةً فَاِذَا اَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوْهَا لِاَنْ لَا يَكُوْنَ فِيْهَا اِلَّا شَاةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ اَنَّ الْخَلِيْطَيْنِ اِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِمَا فِيْهِمَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا اَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلَّا شَاةٌ فَهٰذَا الَّذِيْ سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ۔

امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔ جدا مال کو جمع نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو جدا نہ کیا جائے۔ جیسے دو آدمیوں میں سے ہر ایک کی چالیس بکریاں ہوں اور جب وہ مصدق کو دیکھیں تو دونوں اکٹھی کر لیں تاکہ تمام بکریوں پر ایک ہی دینی پڑے۔ اور اکٹھے مال کو جدا نہ کریں جیسے دو حصے داروں میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہوں تو ان پر تین بکریاں دینا لازم آتا ہے۔ اگر وہ مصدق کو دیکھ کر اپنی بکریاں جدا کر لیں تو ہر ایک کو ایک بکری دینا ہوگی۔ پس اس سلسلے میں یہی میں نے سُنا ہے۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشُوْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعًا وَّثَلٰثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَسَاقَ صَدَقَةَ الْغَنَمِ مِثْلَ الزُّهْرِيِّ وَ قَالَ وَفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ وَفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ وَفِي الْاِبِلِ فَذَكَرَ صَدَقَتَهَا كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ وَفِيْ خَمْسٍ وَ عِشْرِيْنَ خَمْسَةٌ مِنَ الْغَنَمِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا

حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ زہیر نے کہا کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیسواں حصہ زکوٰۃ دیا کرو یعنی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں سے پانچ درہم۔ آگے جتنے بھی زیادہ ہوں تو اسی حساب سے اور بکریوں میں سے ہر چالیس پر ایک بکری۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان پر کچھ بھی نہیں ہے آگے بکریوں کی زکوٰۃ زہری کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ گایوں میں ہر تیس پر ایک سالہ بچھیا اور چالیس پر دو سالہ اور محنتی جانور پر کچھ نہیں۔ اونٹوں کی زکوٰۃ اسی طرح بیان کی جیسے زہری نے ذکر کیا۔ کہا کہ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں۔ جب ان سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان پر ایک سالہ اونٹنی۔ اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ پینتیس تک۔ اگر ان پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان پر دو سالہ اونٹنی پینتالیس تک۔ جب ایک کا اضافہ ہو جائے تو ان پر تین سالہ اونٹنی جس کے پاس اونٹ جا سکے

ابنة مخاض فإن لم تكن ابنة مخاض فابن لبون ذكر إلى خمس وثلاثين فإذا زادت واحدة ففيها بنت لبون إلى خمس وأربعين فإذا زادت واحدة ففيها حقة طروقة الجمل إلى ستين ثم ساق مثل حديث الزهري قال فإذا زادت واحدة يعني واحدة وتسعين ففيها حقتان طروقتا الجمل إلى عشرين ومائة فإن كانت الإبل أكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس إلا أن يشاء المصدق وفي النبات ما سقته الأنهار أو سقت السماء العشر وما سقي بالغرب ففيه نصف العشر وفي حديث عاصم والحارث الصدقة في كل عام قال زهير أحسبه قال مرة وفي حديث عاصم إذا لم يكن في الإبل ابنة مخاض ولا ابن لبون فعشرة دراهم أو شاتان۔

ساٹھ تک۔ پھر آگے حدیث زہری کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا جب ایک زیادہ ہو جائے یعنی اکانوے ہو جائیں تو ان پر تین سالہ دو اونٹنی قابل جفتی ایک سو بیس تک۔ اگر اونٹ اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر تین سالہ اونٹنی اور اکٹھے مال کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اور زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب والا جانور نہیں لیا جائے گا اور نہ نر مگر جب کہ مصدق چاہے۔ پیداوار میں جو نہر سے سیراب کی گئی یا بارش سے ہوئی تو دسواں حصہ ہے اور جسے چرس سے سیراب کیا گیا تو اس میں بیسواں حصہ ہے۔ عاصم اور حارث کی حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ ہر سال وصول کی جائے گی۔ زہیر کا قول ہے کہ میرے خیال میں ایک مرتبہ کہا حدیث عاصم میں ہے کہ ایک سالہ اونٹنی اور دو سالہ اونٹ نہ ہو تو دس درہم یا دو بکریاں لی جائیں گی۔

۱۵۵۸۔ حدثنا سليمان بن داود المهري أنا ابن وهب أخبرني جرير بن حازم وسمى آخر عن أبي إسحق عن عاصم بن ضمرة والحارث الأعور عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم ببعض أول الحديث قال فإذا كانت لك مائتا درهم وحال عليها الحول ففيها خمسة دراهم وليس عليك شيء يعني في الذهب حتى تكون لك عشرون دينارا فإذا كانت لك عشرون دينارا وحال عليها الحول ففيها نصف دينار فما زاد فبحساب ذلك قال فلا أدري أعلي يقول فبحساب ذلك أو رفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم وليس في مال زكوة حتى يحول

عاصم بن ضمرہ اور حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی حدیث کا بعض روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تمہارے پاس دو سو درہم ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر پانچ درہم ہیں اور سونے میں تم پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس دینار ہو جائیں۔ جب تمہارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔ زیادہ ہوں تو اسی حساب سے نہیں معلوم کہ فبحساب ذٰلک حضرت علی کا قول ہے کہ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور مال میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک اس پر سال نہ گزر جائے۔ جریر نے ابن وہب سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مال پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزر جائے۔

عَلَيْهِ الْحَوْلُ إِلَّا أَنَّ جَرِيرًا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَزِيدُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ كَمَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ رَوَاهُ شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرَوٰى حَدِيثَ النُّفَيْلِيِّ شُعْبَةُ وَسُفْيٰنُ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ يَرْفَعُوهُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکوٰۃ میں نے معاف کر دی پس چاندی کی زکوٰۃ لاؤ یعنی ہر چالیس سے ایک درہم اور ایک سو نوّے درہم تک کچھ نہیں۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو اعمش نے ابو اسحاق سے جیسا کہ ابو عوانہ نے کہا ہے اور روایت کیا اسے شیبان ابو معاویہ اور ابراہیم بن طہمان ابو اسحاق، حارث، حضرت علی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نفیلی کی حدیث کو شعبہ اور سفیان وغیرہ نے ابو اسحاق، عاصم، حضرت علی سے روایت کیا اور اسے مرفوع نہیں کیا۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، بہز ابن حکیم۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ بہز بن حکیم ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیس چرنے والوں اونٹوں پر دو سالہ اونٹنی ہے۔ اونٹوں کو حساب سے جدا نہ کیا جائے جس نے ثواب کی نیت سے زکوٰۃ دی۔ ابن العلاء نے فرمایا کہ اس کے لیے ثواب ہے اور جس نے روکی تو اس سے وصول کر لی جائے گی اور اس کا آدھا مال تاوان ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تاوانوں سے ہے اور آل محمد کے لیے اس میں سے کچھ نہیں ہے۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی طرف روانہ کیا تو حکم فرمایا کہ تیس گایوں میں سے ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا لیتا اور ہر چالیس میں سے دو سالہ اوسرا اور بالغ کافر سے ایک دینار جزیہ

وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ.

لینا یا اس کے بدلے یمنی کپڑا لے لینا۔

۱۵۶۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

عثمان بن ابوشیبہ اور نفیلی اور ابن المثنیٰ، ابو معاویہ، اعمش ابراہیم، مسروق، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

۱۵۶۳ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ وَلَا ذَكَرَ يَعْنِي مُحْتَلِمًا أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جَرِيرٌ وَيَعْلَى وَمَعْمَرٌ وَشُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ يَعْلَى وَمَعْمَرٌ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ.

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف روانہ کیا۔ پس پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا لیکن یمنی کپڑے اور بالغ مرد کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے جریر اور یعلی اور معمر اور شعبہ اور ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید، اعمش، ابووائل نے مسروق سے روایت کی۔ یعلی اور معمر نے حضرت معاذ سے اسی طرح روایت کی۔

۱۵۶۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سِرْتُ أَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَارَ مَعَ مُصَدِّقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعْ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَكَانَ إِنَّمَا يَأْتِي الْمِيَاهَ حِينَ تَرِدُ الْغَنَمُ فَيَقُولُ أَدُّوا صَدَقَاتِ أَمْوَالِكُمْ قَالَ فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى نَاقَةٍ كَوْمَاءَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا صَالِحٍ مَا الْكَوْمَاءُ قَالَ عَظِيمَةُ السَّنَامِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ خَيْرَ إِبِلِي قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ فَخَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا ثُمَّ خَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ میں ساتھ گیا یا مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصدق کے ساتھ گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحریر مبارک میں تھا کہ دودھ پلانے والا جانور نہ لیا جائے اور علیحدہ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور نہ اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے اور وہ اس وقت آتا جب بکریاں پانی پینے جاتیں اور کہتا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ راوی کا بیان کہ ایک آدمی نے اپنی کوماء اونٹنی دینا چاہی۔ میں نے کہا اے ابوصالح! کوماء کیسی ہوتی ہے؟ بتایا کہ اونچے کوہان والی مصدق نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرا بہترین اونٹ لیں اس نے لینے سے انکار کیا تو زکوٰۃ دینے والے نے اس سے تھوڑا سا گھٹیا پیش کیا۔ اسے بھی لینے سے انکار کر دیا تو اس سے تھوڑا سا گھٹیا اور پیش کیا۔ اسے قبول کر لیا اور کہا کہ میں نے اسے لے لیا ہے کیونکہ ڈرتا تھا کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو کر

فَقَبِلَهَا وَقَالَ إِنِّي آخُذُهَا وَأَخَافُ أَنْ يَجِدَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي عَمَدْتَ إِلَى رَجُلٍ فَتَخَيَّرْتَ عَلَيْهِ إِبِلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا يُفَرَّقُ۔

فرمائیں کہ تم نے اس آدمی کا اچھا اونٹ چھانٹ لیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ہشیم نے ہلال بن خباب سے مگر اس میں لا یُفرّق کہا۔

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَاضِعَ لَبَنٍ۔

ابو لیلیٰ کندی سے روایت ہے کہ سوید بن غفلہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مصدق ہمارے پاس آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی تحریر کو پڑھا کہ متفرق مال جمع نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے زکوٰۃ کے ڈر سے اور دودھ پلانے والے جانور کا ذکر نہ تھا۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ الْحَسَنُ رَوْحٌ يَقُولُ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ قَالَ فَبَعَثَنِي أَبِي فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَأَتَيْتُ شَيْخًا كَبِيرًا يُقَالُ لَهُ سِعْرٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ يَعْنِي لِأُصَدِّقَكَ قَالَ ابْنَ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا نَتَبَيَّنُ ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَنَمٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا لِي إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقُلْتُ مَا عَلَيَّ فِيهَا فَقَالَا شَاةٌ فَعَمَدْتُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هٰذِهِ شَاةُ الشَّافِعِ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْخُذَ

روح سے روایت ہے کہ مسلم بن شعبہ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد کو نافع بن علقمہ نے اپنی قوم پر عامل مقرر کیا اور انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے ان میں سے ایک جماعت کی طرف بھیجا۔ میں ان میں سے ایک بہت بوڑھے آدمی کے پاس پہنچا جسے سعر کہا جاتا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ فرمایا بھتیجے! تم کیسا مال لیتے ہو؟ میں نے کہا کہ چھانٹ کر جو اچھے تھنوں والے ہوں۔ فرمایا بھتیجے میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر میں بکریاں لے کر ایک گھاٹی میں تھا تو میرے پاس دو آدمی آئے اونٹ پر سوار ہو کر۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ کی بکریوں کی زکوٰۃ وصول کریں میں نے کہا کہ مجھ پر کیا لازم آتا ہے؟ انہوں نے کہا ایک بکری۔ پس میں ان کے پاس ایک جانی پہچانی ایسی بکری نکال لایا جو دودھ اور چربی سے بھرپور تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بکری تو حاملہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حاملہ بکری لینے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ تم کیسی چیز لو گے انہوں نے کہا کہ ایک سال کی یا دو سالہ۔ پس میں نے ایک موٹی بکری کا ارادہ کیا جو بیا ہی نہ تھی مگر گابھن ہو گئی تھی۔ وہ پیش کر دی

شَافِعًا قُلْتُ فَاَیُّ شَیْءٍ تَاْخُذُ اِنْ قَالَا عَنَاقًا جَذَعَةً اَوْ ثَنِیَّةً قَالَ فَاَعْمِدُ اِلٰی عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِیْ لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَاُخْرِجُهَا اِلَیْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلٰی بَعِیْرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ اَبُوْعَاصِمٍ رَوَاهُ عَنْ زَكَرِیَّا قَالَ اَیْضًا مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ كَمَا قَالَ رَوْحٌ۔

تو انہوں نے اسے لے لیا اور اپنے ساتھ اونٹ پر بٹھا کر لے گئے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے زکریا نے روایت کیا ہے اور روح کی طرح مسلم بن شعبہ نے بھی۔

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْنُسَ النَّسَائِیُّ نَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ بِاِسْنَادِهٖ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ فِیْهِ وَالشَّافِعُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا الْوَلَدُ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ قَرَاْتُ فِیْ كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ بِحِمْصَ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْحِمْصِیِّ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ جَابِرٍ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْغَاضِرِیِّ مِنْ غَاضِرَةِ قَیْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَعْطٰی زَكٰوةَ مَالِهٖ طَیِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ رَافِدَةً عَلَیْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَا یُعْطِی الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِیْضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِیْمَةَ وَلٰكِنْ مِنْ وَسَطِ اَمْوَالِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَسْاَلْكُمْ خَیْرَهٗ وَلَمْ یَاْمُرْكُمْ بِشَرِّهٖ۔

زکریا بن اسحاق نے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ مسلم بن شعبہ نے فرمایا۔ الشافع وہ جانور ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن سالم کی کتاب کو حمص میں عمرو بن حارث حمصی کی آل کے پاس پڑھا۔ زبیدی، یحییٰ بن جابر، جبیر بن نفیر، غاضرہ قیس کے حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین کام ایسے ہیں جس نے انہیں کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا یعنی صرف ایک خدا کی عبادت کرنا اور کہنا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بطیب خاطر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہر سال اور نہ دے بوڑھا جانور اور نہ خارشی اور نہ بیمار اور نہ بُری قسم کا بلکہ درمیانی مال دے کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے بڑھیا مال مانگتا ہے اور نہ گھٹیا مال کا حکم دیتا ہے

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِیْ مَالَهٗ لَمْ اَجِدْ عَلَیْهِ فِیْهِ اِلَّا ابْنَةَ

عمارہ بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مصدق بنا کر بھیجا پس میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا تو اس نے اپنا مال میرے پاس جمع کیا۔ اس پر میرے نزدیک صرف ایک سالہ اونٹنی لازم آتی تھی میں نے کہا کہ اپنی زکوٰۃ میں ایک سالہ اونٹنی دے دو۔ اس نے کہا کہ وہ کیا کام آئے گی کہ نہ دودھ دے اور نہ سواری کے مطلب کی۔ ہاں یہ جوان اونٹنی لے لو جو خوب

مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هٰذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ وَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي وَايْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذٰلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً عَظِيمَةً فَتِيَّةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبٰى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ خُذْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ وَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللّٰهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ فَقَالَ فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ۔

موٹی تازی ہے۔ میں نے کہا کہ میں اسے کیسے لے لوں جس کا مجھے حکم نہیں فرمایا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے قریب ہیں اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو جو مجھ سے کہا ہے حضور کی خدمت میں عرض کر دیجیے۔ ایسا کیجیے، اگر حضور نے قبول فرمالی تو میں لے لوں گا اور انکار فرمایا تو نہیں لوں گا۔ اس نے کہا میں ایسا کرتا ہوں پس وہ اسی اونٹنی کو میرے ساتھ لے کر نکلا جو مجھے دینے لگا تھا، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! آپ کا مصدق میرے پاس آیا میرے مال کی زکوٰۃ لینے اور خدا کی قسم اس سے پہلے میرے مال کو اللہ کے رسول نے دیکھا اور نہ آپ کے مصدق نے۔ پس میں نے اپنے مال کو اس کے سامنے جمع کیا تو اس کے خیال میں مجھ پر ایک سال کی اونٹنی لازم آتی تھی جس کا نہ دودھ ہوتا ہے نہ سواری کے کام آتی ہے میں نے یہ جوان موٹی تازی اونٹنی پیش کی کہ اسے لے لیا جائے تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔ یا رسول اللہ! میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں اسے لے لیجیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم پر لازم تو وہی ہے لیکن تم اس بہتر کو اپنی خوشی سے دیتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا اور ہم اسے قبول کر لیتے ہیں وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ یہی ہے جسے لے کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اسے لے لیجیے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو لے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ

ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے فرمایا۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب ہیں۔ پس انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں اس کا رسول ہوں اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے

أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو ان کا مال چھانٹ کر لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابو حبیب، سعد بن سنان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا اس سے روکنے والے کی طرح ہے۔

بَابٌ ۵۲۲ رِضَا الْمُصَدِّقِ۔

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنٰى قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ وَمَا كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ بَشِيرًا قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا۔

ابن عبید سے روایت ہے جو بنی سدوس سے تھے کہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ابن عبید نے اپنی حدیث میں کہا کہ ان کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام بشیر رکھ دیا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو جتنا وہ زیادہ لیتے ہیں کیا اس کے مطابق ہم چھپا لیا کریں؟ فرمایا نہیں۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

حسن بن علی اور یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر نے ایوب سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم سے زیادہ مال لے لیتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرزاق نے اسے معمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْغُصْنِ عَنْ صَخْرِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

عبدالرحمٰن بن جابر بن عتیک نے اپنے والد ماجد حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تمہارے پاس ایسے آدمی آیا کریں گے جن کو تم ناپسند کرو گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں خوش آمدید کہنا اور جو وہ لینا چاہیں انہیں لینے دینا اگر وہ انصاف کریں گے تو اپنی جانوں کے لیے اور اگر ظلم کریں گے

مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهَا وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ اَبُو الْغُصْنِ هُوَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ غُصْنٍ۔

تو اپنی جانوں کے لیے اور انہیں خوش رکھنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل انہیں خوش رکھنے میں ہے تاکہ وہ تمہارے لیے دعا کریں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالغصن سے مراد ثابت بن قیس بن غصن ہے۔ ف

ف۔ مصدق کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرے۔ زکوٰۃ کا مال حق و انصاف کے ساتھ لے۔ کمی یا بیشی نہ کرے ورنہ اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور لوگوں کے جانوروں میں سے چھانٹ کر نہ لے بلکہ درمیانی جانوروں میں سے وصول کرے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لیے دعائے خیر کرے کیونکہ انصاف کرنے والے مصدق کی دعا مقبول ہے اور لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اس بھائی (مصدق) کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اس سے مال نہ چھپائیں۔ اپنے تعاون اور مہمان نوازی سے اس کے دل کو ایسے موہ لیں کہ اس کے دل سے دعائیں نکلیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا پوری طرح خیال رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَهٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ كَامِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا قَالَ فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ زَادَ عُثْمَانُ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ جَرِيْرٌ مَا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ عَنِّيْ رَاضٍ۔

ابوکامل، عبدالواحد بن زیاد۔ عثمان بن ابوشیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان اور ابوکامل کی یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل، عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ بعض مصدق جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ ظلم کریں؟ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو۔ عثمان کی روایت میں ہے کہ خواہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ابوکامل نے اپنی حدیث میں کہا کہ حضرت جریر نے فرمایا۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے تو کوئی مصدق میرے پاس سے نہیں گیا مگر وہ مجھ سے راضی تھا۔

پارہ — ۱۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۵۲۳ دُعَاءِ الْمُصَدِّقِ لِاَهْلِ الصَّدَقَةِ۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ وَاَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ اَبِيْ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ قَالَ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى۔

مصدق کا زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا

عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد بیعت رضوان کرنے والوں میں سے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب لوگ زکوٰۃ پیش کرتے تو کہتے :۔ اے اللہ! فلاں کی آل پر رحمت فرما۔ چنانچہ میرے والد ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔

بَابُ ۵۲۴ تَفْسِيْرِ اَسْنَانِ الْاِبِلِ۔

۱۵۷۶۔ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ سَمِعْتُهٗ مِنَ الرِّيَاشِيِّ وَاَبِيْ حَاتِمٍ وَغَيْرِهِمَا مِنْ كِتَابِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَمِنْ كِتَابِ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَ اَحَدُهُمُ الْكَلِمَةَ قَالُوْا يُسَمَّى الْحُوَارَ ثُمَّ الْفَصِيْلُ اِذَا فَصَلَ ثُمَّ تَكُوْنُ بِنْتَ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ اِلٰى تَمَامِ سَنَتَيْنِ فَاِذَا دَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ فَهِيَ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِذَا تَمَّتْ لَهٗ ثَلَاثُ سِنِيْنَ فَهُوَ حِقٌّ وَحِقَّةٌ اِلٰى تَمَامِ اَرْبَعِ سِنِيْنَ لِاَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ اَنْ تُرْكَبَ وَيُحْمَلَ عَلَيْهَا الْفَحْلُ وَهِيَ تَلْقَحُ وَلَا يَلْقَحُ الذَّكَرُ حَتّٰى يُثْنِيَ وَيُقَالُ لِلْحِقَّةِ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ لِاَنَّ الْفَحْلَ يَطْرُقُهَا اِلٰى تَمَامِ اَرْبَعِ سِنِيْنَ فَاِذَا طَعَنَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعَةٌ حَتّٰى يَتِمَّ لَهَا خَمْسُ سِنِيْنَ فَاِذَا دَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ وَاَلْقٰى ثَنِيَّتَهٗ فَهُوَ حِيْنَئِذٍ ثَنِيٌّ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ سِتًّا فَاِذَا طَعَنَ فِي السَّابِعَةِ

اونٹ کے دانتوں کی تفسیر

ریاشی اور ابو حاتم وغیرہ نے نضر بن شمیل اور ابو عبید کی کتاب سے نقل کیا اور کوئی لفظ ان میں سے ایک کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اونٹ کے بچے کو حُوَار کہتے ہیں اور پیدا ہو جانے پر فُصَیلٌ۔ پھر ایک سال سے دو سال تک بنت مخاض۔ جب تیسرے سال میں داخل ہو جائے تو وہ بنت لبون ہے۔ جب تین سال پورے ہو جائیں تو وہ حق اور حقہ ہے چار سال پورے ہونے تک کیونکہ اب وہ سواری اور جفتی کے قابل ہے۔ اب وہ جوان ہو گئی اور نر چھ سال کا جوان ہوتا ہے اور حقہ کو قابل جفتی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس پر نر کودتا ہے۔ چار سال کی ہونے تک۔ جب پانچویں سال میں لگے تو وہ جذعہ ہے یہاں تک کہ پانچ سال پورے ہو جائیں۔ جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور سامنے کے دانت نکالے تو اب وہ ثَنِیّ ہے یہاں تک کہ چھ سال پورے کرے۔ جب ساتویں سال میں داخل ہو تو نر کو رَبَاعِیًا اور مادہ کو رَبَاعِیَۃً کہا جاتا ہے ساتواں سال پورا ہونے تک۔ جب وہ آٹھویں سال میں لگے اور رباعی کے ساتھ

يُلْقِي الذَّكَرُ رَبَاعِيًا وَالْأُنْثَى رَبَاعِيَةً إِلَى تَمَامِ السَّابِعَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ السَّدِيسَ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ إِلَى تَمَامِ الثَّامِنَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي التِّسْعِ طَلَعَ نَابُهُ فَهُوَ بَازِلٌ أَيْ بَزَلَ نَابُهُ يَعْنِي طَلَعَ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْعَاشِرِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ إِلَى خَمْسِ سِنِينَ وَالْخَلِفَةُ الْحَامِلُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ مِنَ الزَّمَنِ لَيْسَ بِسِنٍّ وَفُصُولُ الْأَسْنَانِ عِنْدَ طُلُوعِ سُهَيْلٍ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْشَدَنَا الرِّيَاشِيُّ ، شعر ؎

إِذَا سُهَيْلٌ أَوَّلَ اللَّيْلِ طَلَعْ
فَابْنُ اللَّبُونِ الْحِقُّ وَالْحِقُّ جَذَعْ
لَمْ يَبْقَ مِنْ أَسْنَانِهَا غَيْرُ الْهُبَعْ
وَالْهُبَعُ الَّذِي يُولَدُ فِي غَيْرِ حِينِهِ

والے دانت نکالے تو وہ سَدِیسٌ اور سُدُسٌ ہے آٹھ سال پورے ہونے تک۔ جب وہ نویں سال میں داخل ہو اور اس کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ بَازِلٌ ہے کہ اس کی کچلیاں نکل آئیں یہاں تک کہ دسویں میں داخل ہو تو اب وہ مخلف ہے پھر اس کے لیے کوئی نام نہیں ہے بلکہ اسے ایک سالہ بازل، دو سالہ بازل وغیرہ یا ایک سالہ مخلف دو سالہ مخلف، تین سالہ مخلف پانچ تک اور الخلفۃ حاملہ کو کہتے ہیں ابو حاتم نے فرمایا کہ الجذوعۃ ایک وقت ہے کسی دانت کا نام نہیں اور دانتوں کی فصل سُہَیل طلوع ہونے تک اُگتی ہے۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ریاشی نے ہمیں یہ شعر سنائے:۔

جبکہ پہلی رات چمکا تھا سُہَیل
حقہ و جذعہ ہوئی بنتِ لبُون
دانت باقی رہ گیا بس اک ہبع
ہبع نکلے جب کہ ہو وہ اندرون

باب ۵۲۵ أَيْنَ تُصَدَّقُ الْأَمْوَالُ.

مال کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی

۱۵۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ گناہ کرتا ہے اور میلانِ طبع اور زکوٰۃ نہ لی جائے مگر لوگوں کے گھروں میں۔

۱۵۷۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فِي قَوْلِهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ قَالَ أَنْ تُصَدَّقَ الْمَاشِيَةُ فِي مَوَاضِعِهَا وَلَا تُجْلَبُ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَالْجَنَبُ عَنْ هَذِهِ الْفَرِيضَةِ أَيْضًا لَا يُجْنَبُ أَصْحَابُهَا يَقُولُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِأَقْصَى

محمد بن اسحاق نے لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ کے بارے میں فرمایا کہ زکوٰۃ کا جانور اپنی رہائش گاہ پر دے دیا جائے اور کھینچ کر مصدق کے پاس نہ لے جانا پڑے۔ اس فرض میں جَنَب کا بھی یہی حکم ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے دور نہ رہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی زکوٰۃ وصول کرنے والوں سے دور رہتا ہو اور اسے مصدق کے پاس جانا پڑے بلکہ اس کے گھر پر زکوٰۃ لی جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والے

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کو نہر یا چشمے سیراب کریں اس میں دسواں اور جس کو رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصّہ ہے۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ وَابْنُ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَا قَالَ وَكِيعٌ الْبَعْلُ الْكَبُوسُ الَّذِي يَنْبُتُ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ الْأَسْوَدِ وَقَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ سَأَلْتُ أَبَا إِيَاسٍ الْأَسَدِيَّ فَقَالَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ۔

ہیثم بن خالد جہنی اور ابن الاسود عجلی، وکیع کا قول ہے کہ بارانی کھیتی وہ ہے جو آسمان کے پانی سے اُگے۔ ابن الاسود، یحییٰ بن آدم سے ابو ایاس اسدی سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جس کھیتی کو آسمان کا پانی سیراب کرے۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ شَبَرْتُ قِثَّاءَةً بِمِصْرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شِبْرًا وَرَأَيْتُ أُتْرُجَّةً عَلَى بَعِيرٍ بِقِطْعَتَيْنِ قُطِعَتْ وَصُيِّرَتْ عَلَى مِثْلِ عِدْلَيْنِ۔

عطاء بن یسار نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا:۔ اناج سے اناج، بکریوں سے بکریاں، اونٹوں سے اونٹ اور گایوں سے گائے لیا کرنا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے مصر میں ایک ککڑی کی پیمائش کی تو تیرہ[۱۳] بالشت تھی اور میں نے اونٹ پر ایک ترنج دیکھا جس کو کاٹ کر دو برابر حصے کر دیئے گئے تھے۔

بَابُ ۵۲۹ زَكَاةِ الْعَسَلِ۔

شہد کی زکوٰۃ

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ أَحَدُ بَنِي مُتْعَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَكَانَ سَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ سَلَبَةُ فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَادِيَ فَلَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا

عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی متعان کے ہلال اپنے شہد کا دسواں حصّہ لے کر حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ اس وادی کا ٹھیکہ دے دیا جائے جس کو سلبہ کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وادی کا انہیں ٹھیکہ دے دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب اس بارے میں حضرت عمر سے پوچھتے ہوئے لکھا حضرت عمر نے لکھا کہ اسے ٹھیکے پر دے دو جب تک جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دسواں حصّہ دیتا تھا: دیتا رہے ورنہ وہ جنگل کی مکھیاں ہیں جو چاہے ان کا شہد کھائے۔

كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشُورِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَهُ وَإِلَّا فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ يَشَاءُ۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ شَبَابَةَ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ سُفْيٰنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ زَادَ فَأَدَّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمٰى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ بَطْنًا مِنْ فَهْمٍ بِمَعْنَى الْمُغِيرَةِ قَالَ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ وَادِيَيْنِ لَهُمْ۔

بَاب ۵۳۰ فِي خَرْصِ الْعِنَبِ۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ النَّاقِطُ نَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ وَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

بَاب ۵۳۱ فِي الْخَرْصِ۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ

عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد نے انکے جدِ امجد سے روایت کیا ہے کہ بنی فہم کی ایک شاخ شبابہ۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر دس مشکوں میں سے ایک مشک۔ سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے فرمایا کہ وہ دو وادیوں کی حفاظت کیا کرتے تھے اور یہ بھی کہا کہ وہ ادا کرتے رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے اور وہ دونوں وادیوں کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

ربیع بن سلیمان مؤذن، ابن وہب، اسامہ بن زید، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد، ان کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ بنی فہم کی شاخ۔ معناً مغیرہ کی طرح کہا کہ دس مشکوں میں سے ایک اور کہا کہ دو وادیوں کی۔

انگوروں کا اندازہ کرنا

سعید بن مسیب نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ انگوروں کا اسی طرح اندازہ کر لیا کرو جیسے کھجوروں کا اندازہ کرتے ہو اور سوکھنے پر ان کی زکوٰۃ لیا کرو جیسے خشک ہونے پر کھجوروں کی زکوٰۃ لیا کرتے ہو۔

محمد بن اسحٰق مسیبی، عبد اللہ بن نافع، محمد بن صالح تمار نے ابن شہاب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا۔

پھلوں کا اندازہ کرنا

عبد الرحمٰن بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابو حثمہ

حبیب بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن مسعود قال جاء سهل بن ابی حثمة الی مجلسنا قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خرصتم فجذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا او تجدوا الثلث فدعوا الربع۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب تم پھلوں کا اندازہ کرو تو لیتے وقت ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اگر تم نے نہ چھوڑے اور تہائی بھی وصول کر لیے تو پوتھائی چھوڑ دیا کرو۔

باب ۵۳۲ متی یخرص الثمر۔

کھجوروں کا اندازہ کب کیا جائے

۱۵۹۲۔ حدثنا یحیی بن معین نا حجاج عن ابن جریج قال اخبرت عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة انها قالت وهی تذکر شان خیبر کان النبی صلی الله علیه وسلم یبعث عبد الله بن رواحة الی یهود خیبر فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منه۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جبکہ وہ خیبر کے حالات بیان کر رہی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو خیبر کے یہودیوں کے پاس بھیجا کرتے تو وہ ظاہر ہونے پر کھانے سے پہلے کھجوروں کا اندازہ کر آیا کرتے تھے۔

باب ۵۳۳ ما لا یجوز من الثمرة فی الصدقة۔

زکوٰۃ میں کون سے پھل جائز نہیں ہیں

۱۵۹۳۔ حدثنا محمد بن یحیی بن فارس نا سعید بن سلیمان نا عباد عن سفیان بن حسین عن الزهری عن ابی امامة بن سهل عن ابیه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الجعرور ولون الحبیق ان یؤخذا فی الصدقة قال الزهری لونین من تمر المدینة قال ابوداؤد اسنده ایضا ابو الولید عن سلیمان ابن کثیر عن الزهری۔

ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعرور اور لون الحبیق کھجوروں کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرما دیا تھا۔ زہری کا قول ہے کہ یہ مدینہ منورہ کی خراب کھجوریں تھیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس کی اسناد یہ بھی ہے ابو الولید، سلیمان بن کثیر نے زہری سے اسے روایت کیا۔

۱۵۹۴۔ حدثنا نصر بن عاصم الانطاکی نا یحیی یعنی القطان عن عبد الحمید بن جعفر حدثنی صالح بن ابی عریب عن کثیر ابن مرة عن عوف بن مالك قال دخل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم المسجد وبیده عصا وقد علق رجل قنا حشفا فطعن بالعصا فی ذلك القنو وقال لو شاء رب هذه الصدقة تصدق باطیب منها وقال ان رب هذه

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں ایک لاٹھی تھی اور کسی نے خشک کھجوروں کا ایک گچھا لٹکا رکھا تھا۔ آپ نے اس گچھے میں لاٹھی مارتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس خیرات والا چاہتا تو اس سے بہتر خیرات کر سکتا تھا اور فرمایا کہ اس خیرات والا قیامت کے روز خشک کھجوریں ہی کھائے گا۔ ف

ف۔ صدقہ و خیرات عمدہ چیزوں سے کی جائے گی تو ثواب زیادہ ملے گا اور گھٹیا چیزیں خیرات کی جائیں گی تو ثواب بھی کم ملے گا۔ مال کی محبت انسان کی فطرت میں رچی بسی ہوئی ہوتی ہے۔ خیرات سے دل کیفیت ظاہر ہوتی ہے کہ وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ (۲: ۱۱۰) کے تحت آخرت کی تیاری کا کتنا خیال ہے اور مال کی محبت میں دل الجھا ہوا ہے یا نہیں۔ اصل بھلائی اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب خدا کی راہ میں انسان اپنے عمدہ مال کو بخوشی صرف کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۳: ۹۲)

الصَّدَقَةَ يَاكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بَابُ ۵۳۴ زَكٰوةِ الْفِطْرِ۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيُّ وَ كَانَ شَيْخَ صِدْقٍ وَكَانَ ابْنُ وَهْبٍ يَرْوِيْ عَنْهُ نَا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔

صدقۂ فطر

عبد اللہ نے ابویزید خولانی سے اسے روایت کیا جو سچے بزرگ تھے اور ان سے روایت کیا اسے ابن وہب اسیار عبد الرحمٰن محمود صدفی نے عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا جو روزوں کی لغویات اور بیہودہ باتوں سے پاکی ہے اور غریبوں کی پرورش کے لیے ہے جس نے نماز عید سے پہلے اسے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ دوسرے صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔

بَابُ ۵۳۵ مَتٰى تُؤَدّٰى۔

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ۔

صدقۂ فطر کب دیا جائے

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ صدقۂ فطر لوگوں کے نماز عید کو نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر اسے ایک یا دو روز پہلے ادا کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۳۶ كَمْ يُؤَدّٰى فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ وَقِرَاءَةً عَلٰى مَالِكٍ اَيْضًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ قَالَ فِيْهِ فِيْمَا قَرَاَهُ عَلٰى مَالِكٍ زَكٰوةَ

صدقۂ فطر کتنا دیا جائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا ہے اور اسی میں فرمایا کہ رمضان کا صدقۂ فطر ہر مالک نصاب پر ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ادا کرے

الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ہر مسلمان خواہ وہ آزاد ہو یا غلام اور مرد ہو یا عورت۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک، ازروئے احادیث صدقۂ فطر واجب ہے اور اس کی مقدار ایک سیر عراقی ہے جو آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ گندم نصف صاع دی جائے گی، جس کا وزن انگریزی سیر کے حساب سے دو سیر تین چھٹانک چھ ماشے بنتا ہے اور پاکستان کے موجودہ اوزان رائج الوقت کے حساب سے فی کس دو کلوگرام اور تقریباً ستر گرام گندم دینا ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا فَذَكَرَ بِمَعْنٰى مَالِكٍ زَادَ وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ سَعِيْدٌ الْجُمَحِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

عمرو بن نافع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا ہے ایک صاع پھر مالک کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ چھوٹا ہو یا بڑا اور حکم فرمایا کہ لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ روایت کیا اسے عبداللہ عمری نے کہ نافع نے فرمایا ہر مسلمان پر۔ اور روایت کیا سعید جمحی نے اسے نافع سے اور اس میں کہا کہ مسلمانوں میں سے۔ عبیداللہ سے روایت مشہور ہے اور مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کا لفظ اس میں نہیں ہے۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ زَادَ مُوْسٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَبُوْدَاؤدَ قَالَ فِيْهِ اَيُّوْبُ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي الْعُمَرِيَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ نَافِعٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى۔

مسدد، یحییٰ بن سعید اور بشر بن مفضل، عبیداللہ۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا۔ ایک صاع جو یا کھجوریں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور آزاد ہو یا غلام۔ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ مرد ہو یا عورت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب اور عبداللہ عمری دونوں نے اپنی حدیثوں میں نافع سے روایت کی کہ مرد ہو یا عورت۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں لوگ صدقۂ فطر نکالا کرتے ایک صاع جو یا کھجوریں یا سلت یا کشمش۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا اور گندم کی فراوانی

اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِيْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ۔

ہوئی تو حضرت عمر نے مذکورہ چیزوں کے ایک صاع کے بدلے نصف صاع گندم مقرر فرمادی۔

۱۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعْطِي التَّمْرَ فَاَعْوَزَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ التَّمْرُ عَامًا فَاَعْطَى الشَّعِيْرَ۔

ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس کے بعد لوگ نصف صاع گندم دینے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ کھجوریں دیا کرتے تھے ایک سال مدینہ منورہ میں کھجوروں کی کمی رہی تو انہوں نے جو دیئے۔

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّيْ اَرٰى اَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهُ اَبَدًا مَا عِشْتُ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ بِمَعْنَاهُ وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ اَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ۔

عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے تو صدقہ فطر کا ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اناج یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع انگور نکالا کرتے تھے۔ ہم اسی طرح نکالتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ حج یا عمرہ کرنے آئے تو انہوں نے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا اور اس میں لوگوں سے کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے خیال میں شام کی دو مُد گندم ایک صاع کھجوروں کے برابر ہے۔ پس لوگ اس پر عمل کرنے لگے حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں تو زندگی بھر ہمیشہ اسی طرح دیتا رہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن علیہ اور عبدہ وغیرہ نے ابن اسحاق، عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام، عیاض، حضرت ابوسعید سے معناً اور ان میں سے ایک آدمی نے ابن علیہ سے اَوْصَاعَ حِنْطَۃٍ نقل کیا لیکن یہ محفوظ نہیں ہے۔

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اِسْمٰعِيْلُ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْحِنْطَةِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَدْ ذَكَرَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نِصْفَ صَاعٍ

مسدد نے اسمٰعیل سے روایت کی اور اس میں گندم کا ذکر نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ذکر کیا اس حدیث میں معاویہ بن ہشام نے ثوری، زید بن اسلم، عیاض، حضرت ابوسعید سے نصف صاع گندم کا اور یہ معاویہ بن ہشام یا ان سے روایت

مِنْ بُرٍّ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْهُ۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى أَنَا سُفْيَانُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا إِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ زَبِيبٍ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى زَادَ سُفْيَانُ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ قَالَ حَامِدٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَهَذِهِ الزِّيَادَةُ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

کرنے والے کا وہم ہے۔

حامد بن یحییٰ، سفیان۔ مسدد، یحییٰ، ابن عجلان، عیاض نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ہمیشہ ایک صاع ہی نکالا کروں گا کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھجوریں یا جو یا پنیر یا انگور نکالا کرتے تھے۔ یہ حدیث یحییٰ ہے۔ سفیان نے یہ بھی کہا کہ ایک صاع آٹا۔ حامد کا قول ہے کہ اس کا انکار کیا گیا تو سفیان نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ زیادتی ابن عیینہ کی ہے۔

بَابٌ ۵۳۷ مَنْ رَوَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ۔

جس نے نصف صاع گندم روایت کی

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ زَادَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ۔

مسدد اور سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، نعمان بن راشد زہری، مسدد نے کہا کہ ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوصغیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ سلیمان بن داؤد نے کہا عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوصغیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گندم یا گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے ہے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورت۔ جو تمہارے مالدار ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جو تمہارے غریب ہیں تو جو انہیں دیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دے گا۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ خواہ کوئی مالدار ہو یا غریب۔

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الدَّرَابْجِرْدِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ نَا هَمَّامٌ نَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا هَمَّامٌ عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

علی بن حسین درابجردی، عبداللہ بن یزید، ہمام، بکر بن وائل، زہری، ثعلبہ بن عبداللہ یا عبداللہ بن ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ محمد بن یحییٰ نیساپوری موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، بکر کوفی، محمد بن یحییٰ بکر بن وائل بن داؤد زہری، عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو

يَحْيَى هُوَ بَكْرُ بْنُ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ صَاعِ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ زَادَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ أَوْ صَاعِ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

صدقہ فطر کا حکم فرمایا یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر فرد کی طرف سے علی نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ ایک صاع گندم یا گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے پھر دونوں متفق ہو گئے کہ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اور آزاد ہو یا غلام۔

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ الْعَدَوِيُّ وَإِنَّمَا هُوَ الْعُذْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْرِئِ۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق، ابن جریج نے کہا کہ ابن شہاب نے عبد اللہ بن ثعلبہ کہا۔ ابن صالح نے انہیں عدوی کہا جبکہ وہ عذری ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر سے دو روز پہلے لوگوں کو خطبہ دیا یعنی آگے معناً حدیث مقری کی طرح

باب ۵۳۱

صدقۂ فطر کس پر ہے

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي آخِرِ رَمَضَانَ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ رَأَى رُخْصَ السِّعْرِ قَالَ قَدْ أَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوهُ صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ حُمَيْدٌ وَكَانَ الْحَسَنُ يَرَى صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى مَنْ صَامَ۔

حمید نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رمضان کے آخر میں بصرے کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ لوگ کچھ نہ سمجھے تو انہوں نے فرمایا کہ جو یہاں مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں وہ اپنے بھائیوں کے پاس جائیں اور انھیں بتائیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا جو اور نصف صاع گندم ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے کی طرف سے۔ جب حضرت علی تشریف لائے اور غلے کی فراوانی دیکھی تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے لہٰذا ہر چیز کا ایک صاع رکھ لو۔ حمید کا قول ہے کہ حسن صدقۂ فطر کو اس پر لازم جانتے جس نے روزے رکھے ہوں۔ ف

ف۔ مختار قول یہی ہے کہ ہر صاحب نصاب صدقۂ فطر ادا کرے خواہ اس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے ہوں یا کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں۔ واللہ تعالیٰ سبحانہٗ اعلم۔

باب ۳۹۵ تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ نَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنْ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الْاَبِ اَوْ صِنْوُ اَبِيهِ۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ اَبُو دَاوٗدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ هُشَيْمٍ اَصَحُّ۔

باب ۳۹۶ فِي الزَّكٰوةِ تُحْمَلُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا اَبِي اَنَا اِبْرَاهِيمُ ابْنُ عَطَاءٍ مَوْلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ زِيَادًا اَوْ بَعْضَ الْاُمَرَاءِ بَعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِعِمْرَانَ اَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَلِلْمَالِ اَرْسَلْتَنِي اَخَذْنَاهَا مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَاْخُذُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعْنَاهَا حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهَا عَلٰى عَهْدِ

زکوٰۃ جلدی دینا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو حضرت ابن جمیل حضرت خالد بن ولید اور حضرت عباس نے انکار کیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو یہی بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو کیونکہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں دے رکھے ہیں۔ رہے عباس یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا تو ان کی زکوٰۃ مجھ پر ہے اور اتنی ہی اور پھر فرمایا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا باپ کی طرح یا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو ہشیم، منصور بن زادان، حکم، حسن بن مسلم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور ہشیم کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

زکوٰۃ کا مال ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا

ابراہیم بن عطاء مولیٰ عمران بن حصین نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ زیاد یا کسی دوسرے حاکم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا جب وہ واپس آ گئے تو عمران سے کہا گیا کہ مال کہاں ہے؟ فرمایا کہ کیا مجھے مال لانے کے لیے بھیجا تھا؟ ہم نے اسے لیا جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں لیا کرتے تھے اور خرچ کر دیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خرچ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۴۵ مَنْ یُعْطٰی مِنَ الصَّدَقَۃِ وَحَدِّ الْغِنٰی

زکوٰۃ کس کو دی جائے اور غنی کون ہے

۱۶۱۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ نَا سُفْیَانُ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَلَہٗ مَا یُغْنِیْہِ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ کُدُوْحٌ فِیْ وَجْہِہٖ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْغِنٰی قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا اَوْ قِیْمَتُھَا مِنَ الذَّھَبِ قَالَ یَحْیٰی فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ لِسُفْیَانَ حِفْظِیْ اَنَّ شُعْبَۃَ لَا یَرْوِیْ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ فَقَالَ سُفْیَانُ فَقَدْ حَدَّثَنَاہُ زُبَیْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے سوال کیا جائے اور وہ غنی ہو تو روز قیامت اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرے پر مختلف قسم کے زخم ہوں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مالداری کیا ہے؟ فرمایا کہ پچاس درہم یا ان کی قیمت کا سونا۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شعبہ تو حکیم بن جبیر سے روایت نہیں کرتے۔ سفیان نے کہا کہ ہم نے اسے زبید سے اور انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کیا ہے۔

۱۶۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ اَنَّہٗ قَالَ نَزَلْتُ اَنَا وَاَھْلِیْ بِبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ قَالَ لِیْ اَھْلِیْ اِذْھَبْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلْہُ لَنَا شَیْئًا نَاْکُلُہٗ فَجَعَلُوْا یَذْکُرُوْنَ مِنْ حَاجَتِھِمْ فَذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَہٗ رَجُلًا یَسْاَلُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اَجِدُ مَا اُعْطِیْکَ فَتَوَلَّی الرَّجُلُ عَنْہُ وَھُوَ مُغْضَبٌ وَھُوَ یَقُوْلُ لَعَمْرِیْ اِنَّکَ لَتُعْطِیْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْضَبُ عَلَیَّ اَنْ لَا اَجِدَ مَا اُعْطِیْہِ مَنْ سَاَلَ مِنْکُمْ وَلَہٗ اُوْقِیَّۃٌ اَوْ عِدْلُھَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا قَالَ الْاَسَدِیُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَۃٌ لَنَا خَیْرٌ مِنْ اُوْقِیَّۃٍ وَالْاُوْقِیَّۃُ اَرْبَعُوْنَ دِرْھَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْہُ فَقُدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عطاء بن یسار نے بنی اسد کے ایک فرد سے روایت کی ہے کہ میں اور میری بیوی بقیع غرقد میں اترے تو میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیے اور ہمارے لیے کھانے کی کوئی چیز مانگ کر لائیے اور اپنی حاجتیں بیان کیجیے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ کے پاس ایک آدمی کو پایا جو سوال کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو تمہیں دوں وہ آپ کے پاس سے لوٹ گیا اور غصے میں کہہ رہا تھا میری عمر کی قسم آپ جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ مجھ پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں۔ جو تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اتنی مالیت ہے تو اس نے لپٹ کر سوال کیا۔ اسدی کا بیان ہے کہ میں نے دل میں کہا ہمارے پاس تو اوقیہ چاندی سے بڑھ کر اونٹنی ہے جبکہ اوقیہ تو صرف چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پس میں لوٹ آیا اور آپ سے سوال نہ کیا۔ پس اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِيْرٌ وَزَبِيْبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ أَوْ كَمَا قَالَ حَتّٰى أَغْنَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ كَمَا قَالَ مَالِكٌ۔

میں جو اور خشک انگور آئے اور آپ نے ان میں سے ہمیں مرحمت فرمائے یا جس طرح فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے سفیان ثوری نے روایت کیا جیسے امام مالک نے فرمایا ہے۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيْمَةُ أُوْقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوْتَةُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أُوْقِيَّةٍ قَالَ هِشَامٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا زَادَ هِشَامٌ فِي حَدِيْثِهِ وَكَانَتِ الْأُوْقِيَّةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا۔

عبدالرحمٰن بن ابوسعید نے اپنے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ کی مالیت کا مال ہو تو اس نے گڑگڑا کر مانگا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری یاقوتہ نامی اونٹنی ایک اوقیہ سے بڑھ کر ہے۔ ہشام نے کہا کہ چالیس درہم سے بڑھ کر ہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور آپ سے کسی چیز کا سوال نہ کیا۔ ہشام نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تھا۔

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مِسْكِيْنٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ نَا سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَاهُ وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا فَأَمَّا الْأَقْرَعُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ فَلَفَّهُ فِي عِمَامَتِهِ وَانْطَلَقَ وَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتُرَانِي حَامِلًا إِلٰى قَوْمِي كِتَابًا لَا أَدْرِي مَا فِيْهِ كَصَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَوْلِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِي

ابوکبشہ سلولی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس حاضر ہوئے اور سوال کیا پس آپ نے ان کے سوال کے مطابق دینے کا حکم فرمایا اور حضرت معاویہ کو حکم دیا کہ ان کے سوال کے مطابق تحریر لکھ دیں۔ اقرع نے تحریر لے کر اپنے عمامے میں لپیٹ لی اور چلے گئے لیکن عیینہ تحریر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے محمد! کیا میں ایسی تحریر اپنی قوم کے پاس لے کر جاؤں جس کے مندرجات سے ناواقف ہوں جیسے صحیفۂ قتل ہے۔ پس حضرت معاویہ نے ان کی بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غنی ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے جہنم کی آگ جمع کی۔ نفیلی نے دوسرے مقام پر جہنم کی چنگاری کہا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! غنی کون ہے؟ نفیلی نے دوسرے مقام پر کہا کہ غنا کیا ہے جس کے ساتھ سوال مناسب نہیں؟ فرمایا کہ جس کے پاس صبح اور شام کا پیٹ بھر کھانا

لَا يَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْ رَمَا يُغْنِيهِ يُعَشِّيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا عَلَى هٰذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي ذَكَرْتُ۔

موجود ہو۔ نفیلی نے دوسرے مقام پر کہا کہ ایک دن رات کا پیٹ بھر کھانا ہو یا ایک رات دن کا اور یہ حدیث جو ہم نے بیان کی یہ نفیلی نے ہم سے اختصار کے ساتھ بیان کی ہے۔

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ۔

زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت ہوا اور طویل حدیث بیان کی۔ پس ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے مال زکوٰۃ سے کچھ عطا فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مال زکوٰۃ کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے حکم پر راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ اس کے متعلق خود حکم فرمایا اور اسے آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم فرمایا اگر تم ان آٹھ قسموں میں سے ہو تو میں تمہیں تمہارا حق دے دیتا ہوں۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَا يَفْطِنُونَ بِهِ فَيُعْطُونَهُ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے لیے در بدر پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا اور لوگ اس کی حالت کو جانتے نہیں کہ اسے کچھ دیں۔ ف

ف۔ بغیر ضرورت محض آسان ترین پیشہ جان کر سوال کرتے پھرنا حرام ہے اور اس طرح حاصل کیا ہوا مال حلال نہیں ہے جانتے ہوئے ایسے لوگوں کو دینا ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے کیونکہ معصیت پر مدد کرنا ہے جبکہ ارشادِ ربانی تو یہ ہے:۔ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۵ : ۲) یعنی نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرنا۔ جب غیر ضرورت مند کا سوال کرنا گناہ ہے تو اسے دینا گناہ پر اس کی مدد کرنا ہوا۔ ثواب ان لوگوں کو دینے میں ہے جو واقعی ضرورت مند ہوں اور جو لوگ ضرورت مند ہونے کے باوجود سوال نہیں کرتے ان کی مدد کرنا اور انہیں دینا بڑا کارِ ثواب اور موجب رضائے الٰہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ الْمَعْنٰى قَالُوا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح بلکہ

نا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَعَفِّفُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيْثِهِ لَيْسَ لَهُ مَا يَسْتَغْنِي بِهِ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَذَاكَ الْمَحْرُوْمُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمُتَعَفِّفُ الَّذِي لَا يَسْأَلُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَى هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ جَعَلَا الْمَحْرُوْمُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔

مسکین وہ ہے جو سوال کرنے سے بچے۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ اس کے پاس اتنا مال نہیں کہ لوگوں سے اسے سوال نہ کرنا پڑے اور نہ اپنی احتیاج ظاہر کرتا ہے کہ لوگ اسے صدقہ دیں پس محروم یہی ہے اور مسدد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ التعفف وہ ہے جو سوال نہ کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے محمد بن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے اور دونوں نے کہا کہ المحروم کا لفظ زہری کا قول ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس انہوں نے اس میں سے مانگا۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا پھر نگاہیں جھکا لیں۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں موٹے تازے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں ورنہ اس میں غنی اور کمانے کے قابل طاقت ور کا حق نہیں ہے۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْبَارِيُّ الْخُتَّلِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَالْأَحَادِيْثُ الْأُخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهَا لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَبَعْضُهَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ إِنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِقَوِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

ریحان بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ غنی اور طاقتور تندرست کے لیے حلال نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے جیسا کہ ابراہیم بن سعد نے کہا ہے اور شعبہ نے اسے سعد سے روایت کرتے ہوئے لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ کہا ہے اور دوسری احادیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے کہ بعض میں لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ اور بعض میں لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ عطاء بن زہیر کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ملے تو انہوں نے فرمایا کہ صدقہ حلال نہیں ہے طاقتور اور کمانے کے قابل تندرست کے لیے۔

بَابٌ ٥٤٢ مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ غَنِيٌّ۔

١٦٢١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ۔

١٦٢٢۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّبْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٦٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا الْفِرْيَابِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ فِرَاسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

بَابٌ ٥٤٣ كَمْ يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنَ الزَّكٰوةِ۔

١٦٢٤۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ نَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جس کو غنی ہونے کے باوجود صدقہ لینا جائز ہے

زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مالدار کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے مگر پانچ کے لیے:۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، زکوٰۃ کا عامل ہو، مقروض ہو، مالِ زکوٰۃ کو اپنے مال سے خریدے یا وہ آدمی جس کا ہمسایہ غریب آدمی ہے اس کے مسکین کو صدقہ دیا اور مسکین نے غنی کو ہدیہ دیا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً وہی روایت۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن عیینہ نے زید سے جیسے امام مالک نے روایت کی اور روایت کیا اسے سفیان ثوری نے زید سے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ایک ثقہ راوی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

عطیہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ حلال نہیں ہوتا غنی کے لیے مگر جبکہ جہاد کرے یا مسافر ہو یا غریب ہمسائے کو صدقہ دو اور وہ تمہیں ہدیہ دے یا تمہاری دعوت کر دے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے فراس اور ابن ابی لیلیٰ، عطیہ، حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔

ایک ہی شخص کو زکوٰۃ کا کتنا مال دیا جا سکتا ہے

بشیر بن یسار کو ان کے گمان میں انصار میں سے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے انہیں دیت کے سو اونٹ ادا کیے یعنی اس انصاری کی دیت جسے خیبر میں شہید کر دیا گیا تھا۔

وَسَلَّمَ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ۔

باب ۲۲۵ مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

سوال کرنا کب جائز ہے

زید بن عقبہ فزاری نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سوال کرنا زخم ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے ایسا کرنا چھوڑ دے مگر یہ کہ کوئی آدمی بادشاہ سے مانگے یا ایسے وقت جب اس کے سوا چارۂ کار نہ ہو۔

کنانہ بن نعیم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک قرضے کی ضمانت کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے قبیصہ! ٹھہرے رہو یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقے کا مال آئے تو ہم اس میں سے تمہارے لیے حکم دیں گے۔ پھر فرمایا اے قبیصہ! سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں ہے مگر تین آدمیوں کے لیے۔ ایک وہ آدمی جس پر ضمانت کا بوجھ پڑا تو اس کے لیے سوال حلال ہے۔ پس سوال کیا کہ اتنا مال پالیا، پھر رُک جائے۔ دوسرے اس آدمی کے لیے جس پر کوئی مصیبت پڑی کہ اس کا مال تباہ ہو گیا تو اس کے لیے سوال حلال ہے یہاں تک کہ اتنا پالے کہ گزارنے کے لیے کافی ہو۔ تیسرے اس آدمی کے لیے جس پر کوئی مصیبت آپڑے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی کہہ دیں کہ فلاں پر بڑی مصیبت پڑی ہے تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے۔ پس اس نے سوال کیا یہاں تک کہ اتنا پالے جو گزارے کے لیے کافی ہو، پھر رُک جائے اے قبیصہ! ان کے سوا دوسروں کو سوال کرنا حرام ہے اور جو اس کے ذریعے کھائے وہ حرام ہے۔ ف

ف۔ جو انصاری بارگاہِ رسالت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تھا، اس کے لیے سوال کرنا گناہ نہیں تھا کیونکہ اس کی کل کائنات ایک پیالہ اور کمبل تھا۔ کھانے کے لیے گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سوال کی ذلت سے

بچا کر مزدوری کے راستے پر لگا دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حتی الامکان سوال سے بچنا چاہیے اور محنت مزدوری کر کے اپنی ضروریات پوری کرنا بہت فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنْ یَدِ السُّفْلٰی (حدیث) دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اسلامی حکومتوں کا فرض ہے کہ جو لوگ کمانے کے قابل ہیں انہیں کسی نہ کسی کام پر لگائیں اور مسلمانوں کو حتی الامکان سوال کرنے کی ذلت سے بچائیں جیسا کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری کو محنت کے راستے پر لگا کر سوال کرنے کی ذلت و رسوائی سے بچایا۔ نیز ہمارے حکمرانوں کو بھی خدا عقل اور اسلامی غیرت دے کہ وہ بغیر ضرورت دوسرے ملکوں سے قرضے مانگنے اور اللہ و رسول کے دشمنوں، اسلام دشمن طاقتوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی عادت بد سے اجتناب و احتراز کیا کریں۔ غور تو فرمائیں کہ کافروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے کہیں اسلامی غیرت کا جنازہ تو نہیں نکلتا۔ خدا پر بھروسہ کر کے اپنے وسائل کو بروئے کار لائیں اور بیکار کاموں میں ملکی خزانے کو نہ لٹائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں کسی کا دست نگر ہونا پڑے۔ دوستو! کیا خدا سے بڑھ کر کوئی ہمارا خیر خواہ اور مددگار ہے؟ ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلٰى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ

ابوبکر حنفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ فرمایا کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھتے اور کچھ حصہ بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے پانی پیتے ہیں۔ فرمایا کہ دونوں چیزیں لے آؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں چیزیں لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا۔ میں انہیں ایک درہم میں لیتا ہوں۔ پھر دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں ان دونوں کو دو درہم میں لیتا ہوں۔ آپ نے دونوں چیزیں اسے دے دیں اور دو درہم لے لیے۔ وہ دونوں انصاری کو دے کر فرمایا کہ ان میں سے ایک کا اناج خرید کر اپنے گھر والوں کو دے دو اور دوسرے درہم کی کلہاڑی لا کر میرے پاس لے آؤ۔ پس وہ لے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈالا، پھر اس سے فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ روز میں تمہیں نہ دیکھوں۔ وہ آدمی گیا،

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَجِیْئَ الْمَسْاَلَۃُ نُکْتَۃً فِیْ وَجْھِکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّ الْمَسْاَلَۃَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلٰثَۃٍ لِذِیْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِیْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِیْ دَمٍ مُّوْجِعٍ۔

لکڑیاں کاٹتا اور بیچتا۔ وہ حاضر بارگاہ ہوا تو اس کے پاس دس درہم تھے۔ بعض کا کپڑا اور بعض کا اناج خرید لیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ روز قیامت تمہارے چہرے پر سوال کرنے کا داغ ہو۔ سوال کرنا درست نہیں مگر تین کے لیے۔ ایک وہ جو خاک پر لٹا دینے والی محتاجی میں ہو۔ دوسرا وہ جو مت مار دینے والے قرضے میں گھر گیا ہو۔ تیسرا وہ جو مجبور کر دینے والے خون میں پھنس گیا ہو۔ ف

بَابٌ ۴۵ ۵ کَرَاھِیَۃِ الْمَسْاَلَۃِ۔

بھیک مانگنے کی کراہیت

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِیْدُ نَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ رَبِیْعَۃَ یَعْنِی ابْنَ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ حَدَّثَنِی الْحَبِیْبُ الْاَمِیْنُ اَمَّا ھُوَ اِلَیَّ فَحَبِیْبٌ وَاَمَّا ھُوَ عِنْدِیْ فَاَمِیْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃً اَوْ ثَمَانِیَۃً اَوْ تِسْعَۃً فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُنَّا حَدِیْثَ عَھْدٍ بِبَیْعَۃٍ قُلْنَا قَدْ بَایَعْنَاکَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا وَبَسَطْنَا اَیْدِیَنَا فَبَایَعْنَاہُ فَقَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّا قَدْ بَایَعْنَاکَ فَعَلٰی مَا نُبَایِعُکَ قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوْا وَتُطِیْعُوْا وَاَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً قَالَ وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا قَالَ فَلَقَدْ کَانَ بَعْضُ اُولٰئِکَ النَّفَرِ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَمَا یَسْاَلُ اَحَدًا اَنْ یُّنَاوِلَہٗ اِیَّاہُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ حَدِیْثُ ھِشَامٍ لَمْ یَرْوِہٖ اِلَّا سَعِیْدٌ۔

ابو مسلم خولانی سے روایت ہے کہ مجھ سے امانتدار دوست نے حدیث بیان کی۔ وہ میرے دوست ہیں اور میرے نزدیک امانتدار بھی یعنی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم سات یا آٹھ یا نو افراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے۔ فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہو؟ ہم تھوڑا ہی عرصہ پہلے بیعت کر چکے تھے لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ سے بیعت کر لی کہنے والے نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم تو پہلے ہی بیعت کر چکے ہیں لہٰذا اب حضور کس چیز پر بیعت فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور پانچ نمازیں پڑھا کرو اور سن کر اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ فرمائی یعنی لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے بعض حضرات کا یہ حال تھا کہ اگر ان کا کوڑا گر جاتا تو کسی سے یہ سوال نہ کرتے کہ اسے پکڑا دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث ہشام کو سعید کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللہِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِیْ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ وَکَانَ ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

ابو العالیہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھے اس بات کا

وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَفَّلَ لِي اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلَ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا۔

اطمینان دلادے کہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کا اطمینان دلادیتا ہوں۔ حضرت ثوبان عرض گزار ہوئے کہ میں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی "جو مجھے سوال نہ کرنے کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں" سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماذون و مختار کر دیا ہے کہ خزائن الٰہیہ سے جو چیز جس کو چاہیں عطا فرما دیں۔ جس کو اجازت نہ دی ہو وہ ضمانت کیسے دے گا اور کس طرح کسی کو کوئی چیز دے گا۔ حالانکہ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا۔ سلنی مجھ سے مانگ لو۔ حضرت ربیعہ عرض گزار ہوئے تھے "اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ" میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، طبرانی) اگر ماذون و مختار نہ ہوتے تو فرماتے کہ میرے گھر میں سے کوئی چیز مانگ لو۔ لیکن آپ حقیقی مالک جل جلالہٗ کے ماذون و مختار حبیب ہیں اس لیے مزید فرمایا "اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ" کیا اس کے سوا بھی کچھ چاہیے؟ سبحان اللہ۔ ؎

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں، دُر بے بہا دیے ہیں

بَابُ ۵۴۲ فِي الْاِسْتِعْفَافِ۔

سوال سے بچنے کا بیان

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ قَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کچھ انصاری لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں عطا فرما دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو استغنا اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرنا چاہے تو اسے صبر دیا جائے گا اور صبر سے بہتر کسی کو کوئی ...

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ ح وَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ اَبُوْ مَرْوَانَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا حَدِيْثُهٗ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اَمَّا بِمَوْتٍ

مسدد، عبداللہ بن داؤد۔ عبدالملک بن حبیب ابو مروان ابن مبارک، بشیر بن سلمان، سیار ابو حمزہ، طارق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں کو بتاتا پھرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا اور جو اسے اللہ کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے غنا سے بدل دے گا خواہ جلدی موت بھیج کر یا جلدی امیر کر کے۔

عَاجِلٍ اَوْ غِنًى عَاجِلٍ۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِينَ۔

مسلم بن مخشی سے روایت ہے کہ حضرت ابن الفراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں سوال کر لیا کروں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اور اگر سوال کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کرنا۔

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِي عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيتَ فَاِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابن الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمر نے صدقات کا عامل بنایا جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور مال ان کے سپرد کر دیا تو انہوں نے مجھے محنت کا صلہ دینے کا حکم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے یہ کام اللہ کے لیے کیا ہے اور میرا اجر اللہ پر ہے۔ فرمایا کہ جو میں تمہیں دیتا ہوں لے لو کیونکہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عامل رہا تھا۔ آپ مجھے محنت کا صلہ دینے لگے تو میں بھی تمہاری طرح عرض گزار ہوا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ جب بغیر مانگے تمہیں کچھ دیا جائے تو اسے کھا لو اور صدقہ کرو۔ ف

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْاَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ قَالَ اَبُو دَاوُدَ اُخْتُلِفَ عَلَى اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ وَقَالَ اَكْثَرُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَقَالَ وَاحِدٌ عَنْ حَمَّادٍ الْمُتَعَفِّفَةُ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر صدقہ لینے اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والے کا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب کی نافع سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے عبد الوارث نے اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفُ ... کہا ہے اور اکثر نے حماد بن زید بواسطہ ایوب میں اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ کہا ہے اور ایک راوی نے حماد سے الْمُتَعَفِّفَةُ روایت کیا ہے۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عُبَيْدَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ

ابو الاحوص نے اپنے والد ماجد حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ فَيَدُ اللَّهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاتھ تین ہیں۔ ایک اللہ کا ہاتھ ہے جو سب سے اوپر ہے اور دوسرا دینے والے کا ہاتھ ہے جو اس کے نزدیک ہے اور تیسرا مانگنے والے کا ہاتھ ہے جو سب سے نیچے ہے بس. زائد از ضرورت چیز کو دے دیا کرو اور اپنے نفس کا کہنا نہ مانا کرو۔

بَابُ ۲۷۵ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا

١٦٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

ابو رافع نے حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے ابو رافع سے کہا کہ میرے ساتھ چلیے، آپ کو بھی اس میں سے کچھ مل جائے گا انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے پوچھ لوں۔ پس میں نے حاضر بارگاہ ہو کر آپ سے دریافت کیا تو فرمایا۔ قوم کا مولیٰ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے اور صدقہ لینا ہمارے لیے جائز نہیں ہے۔

١٦٣٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرتے جس کا مالک معلوم نہ ہوتا تو اسے اس ڈر سے نہ لیتے کہ مبادا وہ صدقے کی ہو۔

١٦٣٨۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ هٰكَذَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو فرمایا۔ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں یہ صدقے کی نہ ہو تو میں اسے کھا لیتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے ہشام نے قتادہ سے اسی طرح۔

١٦٣٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے میرے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ اونٹ لینے کے لیے بھیجا جو آپ نے انہیں صدقے سے عطا فرمائے تھے۔

١٦٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ

محمد بن علاء اور عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن ابو عبیدہ، ابو عبیدہ اعمش، سالم۔ کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس سے اسی

أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ سَدَادًا فِي بَدَلِهَا۔

باب ۵۴۸ الْفَقِيرُ يُهْدِي لِلْغَنِيِّ مِنَ الصَّدَقَةِ۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالُوا شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

باب ۵۴۹ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ۔

باب ۵۵۰ حُقُوقِ الْمَالِ۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارِيَةَ الدَّلْوِ وَالْقِدْرِ۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا

طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ میرے والد ماجد نے ان کے بدلے۔

فقیر کا غنی کو صدقہ سے ہدیہ دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو فرمایا یہ کیسا ہے؟ عرض کی گئی کہ بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جس نے صدقہ دیا پھر اس کا وارث ہو گیا

عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے ایک لونڈی اپنی والدۂ ماجدہ کو صدقہ دی تھی۔ اب ان کا انتقال ہو گیا اور لونڈی پیچھے چھوڑی ہے۔ فرمایا کہ تمہارا ثواب واجب ہو گیا اور وہ میراث میں تمہاری طرف لوٹ آئی۔

مال کے حقوق

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم ڈول اور ہانڈی ادھار دینے کو الماعون شمار کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالدار آدمی مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز اس مال کو جہنم کی آگ میں گرم کرے گا اور اس کے ساتھ اس کی پیشانی، کروٹوں اور پیٹھ پر داغ لگائے گا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف جو بکریوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں ڈالا جائے گا جو اسے سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے کچلیں گی اور ان میں کوئی ٹیڑھے سینگوں والی یا بغیر سینگوں

بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ فِي قِصَّةِ الْإِبِلِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْغُدَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ لَهُ يَعْنِي لِأَبِي هُرَيْرَةَ فَمَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ تُعْطِي الْكَرِيمَةَ وَتَمْنَحُ الْغَزِيرَةَ وَتُفْقِرُ الظَّهْرَ وَتُطْرِقُ الْفَحْلَ وَتَسْقِي اللَّبَنَ۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ

کے نہ ہوں گی۔ جب ایک دفعہ سب باری باری مار چکی ہوں گی تو دوبارہ شروع ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ فرمالے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف جو اونٹوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز سارے اونٹ جمع ہو کر آئیں گے اور وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں ڈالا جائے گا جسے وہ اپنے پیروں سے روندیں گے۔ جب ایک دفعہ سب گزر جائیں گے تو دوبارہ شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی کے مطابق روایت کرتے ہوئے اونٹ کے واقعے میں لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا کے بعد کہا کہ یہ بھی ان کے حقوق سے ہے کہ پانی پلانے کے روز انہیں دوہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا کہ اونٹوں کا حق کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ عمدہ اونٹ دینا، زیادہ دودھ والی اونٹنی دینا، سواری کے لیے دینا، جفتی کے لیے نر دینا اور دودھ پلانا۔

ابوالزبیر نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! اونٹ کا حق کیا ہے؟ پھر اسی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ڈول عاریتاً دینا۔

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَادٍّ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ.

بن یحییٰ بن حبان ان کے چچا واسع بن حبان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ جو دس وسق کھجوریں اتارے وہ ایک خوشہ مسجد میں مساکین کے لیے لٹکا دے۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا نَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي الْفَضْلِ.

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اسے دائیں بائیں پھرانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس کوئی زائد سواری ہے تو وہ اسے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد زادِ راہ ہے وہ اسے دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے یہاں تک کہ ہم گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو زائد چیز رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ نَا أَبِي نَا غَيْلَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ.

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت ۔ جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی (۹ : ۳۴) تو مسلمانوں کو یہ بات بہت مشکل نظر آئی ۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ حضرات کی مشکل میں حل کرتا ہوں ۔ پس یہ جا کر عرض گزار ہوئے : ۔ یا نبی اللہ! اس آیت پر عمل کرنا آپ کے اصحاب کو بڑا مشکل نظر آتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو فرض نہیں فرمایا مگر باقی مال کو پاک کرنے کے لیے اور میراث کو فرض فرمایا ہے تاکہ وہ بعد والوں کے لیے ہو جائے ۔ پس حضرت عمر نے تکبیر کہی پھر فرمایا کیا میں تمہیں آدمی کا بہترین خزانہ نہ بتاؤں ؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب اسے حکم دے تو تعمیل کرے اور جب وہ غائب ہو تو حفاظت کرے۔

ف ۔ یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے کہ حلال ذرائع سے کمایا ہوا مال بھی اس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک شریعت مطہرہ کے

مطابق اس کی زکوٰۃ ادا نہ کردی جائے۔ زکوٰۃ ادا کر دینے سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے۔ مال بیشک باعثِ راحت ہے لیکن سب سے زیادہ راحتِ جان نیک بیوی ہے۔ نیک بیوی کے باعث ایک غریب کا گھر بھی جنت نظیر بن جاتا ہے جبکہ بے شعور عورت اچھے بھلے خوشحال گھر کو جہنم کدہ بنائے رکھتی ہے۔ جس کے حصے میں عفت مآب اور سلیقہ شعار بیوی آئے وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ والدین کو اپنی بیٹیوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ مستقبل میں دوسرے گھر کی آبادی یا بربادی کا انحصار کافی ان کی بیٹی پر بھی ہوگا۔ بیٹی کو اور کچھ بتایا جائے یا نہ بتایا جائے لیکن یہ ضرور ذہن نشین کروا دیا جائے کہ بیٹی، بیوی اور ماں کی صورت میں اس پر کیا فرائض عائد ہوں گے اور ان سے اسے کس طرح عہدہ برآ ہونا ہوگا۔

بَابُ ۱۵۵ حَقِّ السَّائِلِ۔

سائل کا حق

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ۔

محمد بن کثیر، سفیان، مصعب بن محمد بن شرحبیل، یعلی بن ابویحیی، فاطمہ بنت حسین نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ شَيْخٍ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ عِنْدَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

محمد بن رافع، یحیی بن آدم، زہیر ان کے شیخ، سفیان، فاطمہ بنت حسین ان کے والد ماجد حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ۔

عبدالرحمن بن بجید نے اپنی دادی جان حضرت ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے یہ ان میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ایک مسکین میرے دروازے پر آکھڑا ہوتا ہے اور میں اسے دینے کے لیے کوئی بھی چیز نہ پاؤں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تمہیں کوئی چیز دینے کے لیے نہ ملے تو ایک جلا ہوا کھر ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔ ف

ف۔ پیشہ ور اور غیر ضرورت مند سائلوں کو ہرگز نہیں دینا چاہیئے لیکن جو ضرورت مند ہو تو اسے ضرور کچھ نہ کچھ دیا جائے اس کی ضرورت رفع کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ جو کچھ میسر آئے اسی کے ساتھ اس کے کھانے پینے کی ضرورت میں مدد کر دی جائے۔ ضرورت مند سائل کو حتی الامکان خالی ہاتھ واپس نہ بھیجا جائے اور جو ضرورت مند سوال ہی نہ کرے اور نہ اپنی حالت ظاہر کرے اس کی امکان بھر مدد کرنا اپنی عاقبت آباد کرنا اور بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابٌ ۵۵۲ الصَّدَقَةُ عَلَى اَهْلِ الذِّمَّةِ۔

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ فَصِلِي اُمَّكِ۔

ذمی کافر کو صدقہ دینا

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میری والدہ میرے پاس آئی جو قریش کے دین پر قائم اور شرک سے محبت رکھتی تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہے جو مشرکہ ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

بابٌ ۵۵۳ مَا لَا يَجُوْزُ مَنْعُهٗ۔

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِي نَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُوْرٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ اَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَمِيْصِهٖ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ۔

جس چیز کا روکنا جائز نہیں

بہیسہ نامی عورت کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ اندر داخل ہوئے تو آپ کی قمیص مبارک کو اٹھا کر حضور کے جسم اطہر کو چومنے لگے اور لپٹ گئے پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں؟ فرمایا کہ پانی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا جائز نہیں فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا مناسب نہیں؟ فرمایا کہ جتنی تم بھلائی کرو اتنا ہی تمہارا بھلا ہے۔

بابٌ ۵۵۴ الْمَسْاَلَةُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

۱۶۵۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا اَنَا بِسَائِلٍ يَسْاَلُ فَوَجَدْتُ كِسْرَةَ خُبْزٍ فِي يَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاَخَذْتُهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِ۔

مسجدوں میں سوال کرنا

عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک سائل سوال کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عبد الرحمٰن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس میں نے لے کر وہ اسے سائل کو دے دیا۔

بابٌ ۵۵۵ كَرَاهِيَةُ الْمَسْاَلَةِ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اللہ کے نام پر مانگنے کی کراہیت

١٦٥٧۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقِلَّوْرِيُّ نَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ نَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

ابو العباس قلوری، یعقوب بن اسحٰق حضرمی، سلیمان بن معاذ تیمی، ابن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نام پر نہ مانگی جائے مگر جنت۔

بَابٌ ٥٥٦ عَطِيَّةِ مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا

١٦٥٨۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْا بِهٖ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ۔

مجاہد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دے دو۔ جو اللہ کے نام پر سوال کرے اسے عطا کر دو۔ جو تمہیں بلائے اس کی دعوت قبول کرو۔ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو اس کو بدلہ دو۔ اگر تم اس کی نیکی کا بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کیا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا۔ ف

ف۔ اگر آپ پر کسی نے احسان کیا ہو تو اس کے احسان کو یاد رکھنا چاہیے۔ احسان فراموش اور طوطا چشم ہو جانا بہت بری عادت ہے۔ احسان کا بدلہ اتارنے اور مزید احسان کرنے کی نیت ہونی چاہیئے۔ اگر اس کے باوجود اپنی بے بضاعتی کے باعث کوئی احسان کا بدلہ نہ اتار سکے تو اتنا ضرور کرے کہ اپنے محسن کے لیے دعائے خیر ہی کرتا رہے۔ ایسا کرنے سے محسن کا بھلا ہو گا اور آپ کو احسان یاد رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ٥٥٧ اَلرَّجُلُ يَخْرُجُ مِنْ مَالِهٖ۔

جو اپنا سارا مال صدقہ دے

١٦٥٩۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ هٰذِهٖ مِنْ مَعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْاَيْسَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے کان سے حاصل ہوا ہے۔ آپ اسے لے لیجیے، یہ صدقہ ہے اس کے سوا میرے پاس اور مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر وہ دائیں جانب سے آکر مثل سابق عرض گزار ہوا۔ آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ بائیں جانب سے آکر عرض گزار ہوا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ پیچھے سے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لے کر اسے پھینک دیا، اگر اسے لگ جاتا تو زخمی کر دیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

فَخَذَفَهُ بِهَا فَلَوْ اَصَابَتْهُ لَاَوْجَعَتْهُ اَوْ لَعَقَرَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ اَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔

اپنا سارا لے کر میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صدقہ ہے تاکہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے لیے بیٹھ رہے۔ بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے۔

١٦٦٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ زَادَ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهٖ۔

عثمان بن ابوشیبہ، ابن ادریس، ابن اسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا اپنا مال ہم سے لے لو ہمیں اس کی حاجت نہیں۔

١٦٦١۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يَطْرَحُوْا ثِيَابًا فَطَرَحُوْا فَاَمَرَ لَهٗ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَطَرَحَ اَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهٖ فَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

عیاض بن عبداللہ بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اپنے زائد کپڑے جمع کروا دو۔ لوگوں نے جمع کروا دیئے۔ آپ نے ان میں سے دو کپڑے اسے دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے صدقے کی فضیلت بیان کی تو اس نے آکر دونوں میں سے ایک کپڑا جمع کر دیا۔ آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنا کپڑا اٹھا لو۔

١٦٦٢۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى اَوْ تُصُدِّقَ بِهٖ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بہتر صدقہ وہ ہے جو مالداری چھوڑے یا صدقہ دینے کے بعد مالدار رہے اور ابتداء اپنے عیال سے کرے۔

بَابُ ۵۵۱ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ۔

اس کی اجازت

١٦٦٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ کم مال والا جو تکلیف اٹھا کر دے اور ابتدا اپنے عیال سے کرنی چاہیے۔

١٦٦٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهٰذَا حَدِيْثُهٗ قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ حسن اتفاق

أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا۔

کہ اس وقت میرے پاس مال تھا۔ اس روز میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں حضرت ابوبکر سے سبقت لے سکا تو آج لے جا سکتا ہوں۔ پس میں اپنا نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اتنا ہی۔ اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر اپنا سارا مال لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے دل میں کہا کہ میں کبھی ان سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔ ف

ف حدیث نمبر ۱۶۶۵ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سارا مال خیرات کر دینے سے منع فرمایا ہے لیکن عاشقوں کے احکام ہی اور ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال ہی اللہ کے حبیب پر قربان کر دیا اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو عرض گزار ہوئے:۔ ؎

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان و مال قربان کرنے میں حضرت ابوبکر صدیق اپنی مثال آپ تھے۔ شمع رسالت کے ان عدیم المثال پروانوں میں سے اس میدان کے اندر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے فنافی الرسول کو بھی جب حضرت صدیق اکبر کے مقابلے پر اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑا تو کسی اور کا کیا ذکر۔ جس طرح رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گروہ انبیاء میں کوئی نظیر نہیں اسی طرح انبیائے کرام کے علاوہ باقی انسانوں میں حضرت ابوبکر صدیق کا کوئی مدمقابل نہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

باب ۵۵۹ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

پانی پلانے کی فضیلت

۱۶۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ قَالَ الْمَاءُ۔

سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ آپ کو کون سا صدقہ زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ پانی۔

۱۶۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

محمد، عبدالرحیم، محمد بن عرعرہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب اور حسن، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ۔

ابو اسحٰق نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضرت ام سعد کا انتقال ہو گیا ہے، پس کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا پانی۔ پس انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ ام سعد کی طرف سے ہے۔ ف

ف۔ یہ حدیث ایصال ثواب کا بہت بڑا ثبوت ہے یعنی زندوں کی نیکیوں اور صدقہ و خیرات وغیرہ کا ثواب مردوں کو پہنچ جاتا ہے لہٰذا جس طرح اپنے لواحقین کے ساتھ دنیا میں حسن سلوک کیا جاتا تھا، مرنے کے بعد ایصال ثواب کے ذریعے ان کی امداد جاری رکھنی چاہیے۔ آج اگر ہم انہیں بھلائیں گے تو ہمارے مرنے کے بعد ہمارے لواحقین بھی ہمیں فراموش کر دیں گے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے اور مسلمانوں کی ضروریات کے لیے پانی کا بندوبست کر دینا بڑی فضیلت رکھتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي دَالَانَ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔

نبیح نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی ملائی والی شراب میں سے پلائے گا۔ ف

ف۔ آپس میں حسن سلوک کرنا بڑی اچھی بات ہے کہ زید اگر بکر سے اچھا سلوک کر رہا ہے تو بکر بھی زید سے اچھا سلوک کرے گا لیکن غریب، نادار اور بیکس مسلمان کی مدد کرنے کا درجہ ہی اور ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اور اس احسان کو باری تعالیٰ اپنے اوپر لیتا ہے یعنی جو ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا اور جو بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی شراب پلائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۵۶۰ فِي الْمِنْحَةِ۔

مستعار کا بیان

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسٰى وَهٰذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

ابراہیم بن موسیٰ، اسرائیل، مسدد، عیسیٰ اور یہ مسدد کی حدیث زیادہ مکمل ہے یعنی اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابو کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار نیک کاموں میں سے سب سے اعلیٰ دودھ کی بکری کا مستعار دینا ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا يَعْمَلُ رَجُلٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَةَ عَشَرَ خَصْلَةً۔

جو ان میں سے کوئی جانیک کام ثواب کی امید اور خدا کے وعدے کو سچا جان کر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ امام ابو داؤد نے حدیث مسدد میں کہا کہ حسان نے فرمایا۔ ہم نے گنا دودھ کی بکری مستعار دینے کے سوا تو سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا اور تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹانا ہے اور اسی طرح کے پندرہ نیک کاموں کو ہم شمار نہ کر سکے۔

بَابٌ ۱۶۵ أَجْرِ الْخَازِنِ۔

١٦٧١۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَازِنَ الْأَمِينَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَدْفَعَهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

خازن کا ثواب

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانتدار خازن وہ ہے جو وہی مال دے جس کے دینے کا حکم دیا گیا ہے، پورا پورا دے، دلی خوشی سے دے یہاں تک کہ اسی شخص کو دے جس کے لیے حکم دیا گیا ہے تو وہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

بَابٌ ۱۶۶ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا۔

١٦٧٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُ مَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُ مَا اكْتَسَبَ وَلِخَازِنِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ۔

عورت کا خاوند کے مال سے صدقہ دینا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت فساد کی نیت کے بغیر خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا اجر اور اس کے خاوند کو کمانے کا اجر اور ان کے خازن کو بھی اتنا ہی۔ ان میں سے کوئی کسی کے اجر کو کم نہیں کرے گا۔

١٦٧٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأُرَى فِيهِ

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو بیعت کیا تو ایک بھاری بھرکم عورت گویا وہ قبیلہ مضر کی عورتوں سے تھی، کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا نبی اللہ! ہم اپنے باپ اور بھائی کے تابع ہوتی ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میرے خیال میں خاوند بھی کہا۔ پس ہمارے لیے ان کے مال میں سے

وأزواجنا فما يحل لنا من أموالهم قال الرطب تأكلنه وتهدينه قال أبو داود الرطب الخبز والبقل والرطب قال أبو داود وكذا رواه الثوري عن يونس۔

کیا حلال ہے؟ فرمایا کہ تر چیزیں کھاؤ اور ہدیہ دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ تر سے مراد روٹی، سبزی اور تر کھجوریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح سفیان ثوری نے یونس سے روایت کی ہے۔

۱۶۷۴۔ حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق أنا معمر عن همام بن منبه قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها من غير أمره فلها نصف أجره۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرے تو اسے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے۔

۱۶۷۵۔ حدثنا محمد بن سوار المصري نا عبدة عن عبد الملك عن عطاء عن أبي هريرة في المرأة تصدق من بيت زوجها قال لا إلا من قوتها والأجر بينهما ولا يحل لها أن تصدق من مال زوجها إلا بإذنه۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے؟ فرمایا نہیں مگر کھانے خوراک سے اور ثواب دونوں کو ملے گا اور خاوند کے مال سے صدقہ دینا اسے جائز نہیں ہے مگر اس کی اجازت سے۔

باب ۵۶۳ في صلة الرحم۔

رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

۱۶۷۶۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن ثابت عن أنس قال لما نزلت لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قال أبو طلحة يا رسول الله أرى ربنا يسألنا من أموالنا فإني أشهدك أني قد جعلت أرضي بأريحا له فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلها في قرابتك فقسمها بين حسان بن ثابت وأبي بن كعب قال أبو داود وبلغني عن الأنصاري محمد بن عبد الله قال أبو طلحة زيد بن سهل بن الأسود بن حرام بن عمرو بن زيد بن مناة بن عدي بن عمرو بن مالك بن النجار وحسان بن ثابت بن المنذر بن حرام يجتمعان إلى حرام وهو الأب الثالث وأبي بن كعب بن قيس بن عتيك بن زيد بن معاوية بن عمرو بن مالك بن النجار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت:۔ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ وہ چیز خرچ کرو جو تمہیں پسند ہے (۳ : ۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے خیال ہم سے اللہ تعالیٰ ہمارے مال کا سوال کرتا ہے۔ پس میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی اریحا کی زمین اس کے لیے کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ پس انہوں نے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب میں تقسیم کر دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت محمد بن عبد اللہ انصاری سے مجھے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے فرمایا۔ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام۔ یعنی حرام میں دونوں مل جاتے ہیں جو ان کے تیسرے دادا ہیں اور حضرت ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس

فَعَمْرٌو وَيَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا قَالَ الأَنْصَارِيُّ بَيْنَ أُبَيٍّ وَأَبِي طَلْحَةَ سِتَّةُ آبَاءٍ۔

عمرو حضرت حسان، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی کو اکٹھا کر دیتے ہیں انصاری نے فرمایا کہ حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ کے درمیان چھ پشتیں ہیں۔

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ آجَرَكِ اللَّهُ أَمَا إِنَّكِ لَوْ كُنْتِ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لأَجْرِكِ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میری ایک لونڈی تھی تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتائی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا لیکن تم اگر اسے اپنی ننھیال والوں کو دیتیں تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا کہ اسے اپنے اوپر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے بیٹے پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنی بیوی پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے خادم پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ جس کے لیے تم مناسب دیکھو۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ۔

وہب بن جابر خیوانی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالاَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

ابن صالح، یعقوب بن کعب، ابن وہب، یونس، زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ آدمی کی روزی فراخ اور عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرے)۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا الرَّحْمٰنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنْ اِسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ۔

ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا نام رحمٰن ہے جو رحم سے ہے۔ میں نے اس (صلہ رحمی) کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ پس جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ الرَّدَّادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

ابوسلمہ نے ردّاد لیثی سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا۔ پھر معناً مذکورہ حدیث کو روایت کیا۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُلَيْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ فِطْرٌ وَالْحَسَنُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سفیان کا قول ہے کہ سلیمان نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ فطر اور حسن نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برابر بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا ٹوٹتے ہوئے رشتے کو جوڑنے والا ہے۔

بَابٌ ۵۲۴ فِي الشُّحِّ۔

حرص کا بیان

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا۔

ابوکثیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ حرص سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اس نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی اور بدکرداری کا حکم دیا تو انہوں نے یہ کردار پیش کیا۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيْلُ نَا أَيُّوْبُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ حَدَّثَتْنِیْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِیْ شَیْءٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَیَّ الزُّبَیْرُ بَیْتَهٗ اَفَاُعْطِیْ مِنْهُ قَالَ اَعْطِیْ وَلَا تُوْکِیْ فَیُوْکٰی عَلَیْكِ۔

۱۶۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اِسْمٰعِیْلُ اَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَکَرَتْ عِدَّةً مِّنْ مَسَاکِیْنَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ غَیْرُهٗ اَوْ عِدَّةً مِّنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصٰی عَلَیْكِ۔

کِتَابُ اللُّقَطَةِ

۱۶۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ زَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسُلَیْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِیْ اطْرَحْهُ فَقُلْتُ لَا وَلٰکِنْ اِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهٖ قَالَ فَحَجَجْتُ فَمَرَرْتُ عَلَی الْمَدِیْنَةِ فَسَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِیْهَا مِائَةُ دِیْنَارٍ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ لَمْ اَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِکَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا وَقَالَ لَا اَدْرِیْ اَثَلٰثًا قَالَ عَرِّفْهَا اَوْ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

۱۶۸۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا وَقَالَ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ قَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فِیْ سَنَةٍ اَوْ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ۔

میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں مگر جو حضرت زبیر میرے پاس گھر میں لاتے ہیں۔ کیا میں اس میں سے دے دیا کروں؟ فرمایا دے دیا کرو اور نہ روکو ورنہ تمہارا رزق روک لیا جائے گا۔

عبد اللہ بن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مساکین کو گنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا: دوسرے راویوں نے کہا کہ صدقات کو گنا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیتی رہو اور حساب نہ کیا کرو ورنہ تمہیں بھی حساب سے ملے گا۔

گری پڑی چیز کا بیان

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ میں نے زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ کے ساتھ جہاد کیا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ اس سے خود فائدہ حاصل کروں گا ان کا بیان ہے کہ میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ میں حاضری ہوئی تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ پھر حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ پس میں نے ایک سال تشہیر کی اور حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی نہیں ملا جو اسے پہچانتا ہو۔ فرمایا اس کی گنتی یاد رکھنا تھیلی اور اس کا تسمہ محفوظ رکھنا۔ اگر اس کا مالک آجائے تو دے دینا ورنہ خود فائدہ اٹھانا۔ محمد بن کثیر کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ شعبہ نے تین دفعہ تشہیر کے لیے فرمایا یا ایک دفعہ۔

مسدد، یحییٰ نے شعبہ سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ ایک سال تشہیر کرو اور تین دفعہ کہا۔ کہا مجھے معلوم نہیں کہ ایک سال کہا یا تین سال۔

۱۶۹۰- حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد نا سلمة بن كهيل بإسناده ومعناه قال في التعريف قال عامين أو ثلاثة قال واعرف عددها ووعاءها ووكاءها زاد فإن جاء صاحبها فعرف عددها ووكاءها فادفعها إليه۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد نے سلمہ بن کہیل سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ دو یا تین سال تشہیر کرے پھر اس کی گنتی، تھیلی اور سربندھن کو پہچان لے۔ اگر اس کا مالک آکر گنتی اور سربندھن بتا دے تو اس کے سپرد کر دے۔

۱۶۹۱- حدثنا قتيبة بن سعيد نا إسمعيل ابن جعفر عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم فقال خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب قال يا رسول الله فضالة الإبل فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه أو احمر وجهه وقال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يأتيها ربها۔

یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال اس کی تشہیر کرو پھر اس کا سربندھن اور تھیلی پہچان لو اور مالیت کو خرچ کر لو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے ادا کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اونٹ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے کہ مبارک رخسارے تمتما اٹھے اور پر نور چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا توشہ دان اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک آپہنچے گا۔

۱۶۹۲- حدثنا ابن السرح نا ابن وهب أخبرني مالك بإسناده ومعناه زاد سقاؤها ترد الماء وتأكل الشجر ولم يقل خذها في ضالة الشاء وقال في اللقطة عرفها سنة فإن جاء صاحبها وإلا فشأنك بها ولم يذكر استنفق قال أبو داود رواه الثوري وسليمان بن بلال وحماد ابن سلمة عن ربيعة مثله لم يقولوا خذها۔

ابن سرح، ابن وہب، مالک نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ پانی پیتا اور درخت کھاتا ہے۔ گم شدہ بکری کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور گری پڑی چیز کے متعلق فرمایا کہ اس کی ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تم جانو اور خرچ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری اور سلیمان بن بلال اور حماد بن سلمہ نے ربیعہ سے اسی طرح لیکن اسے پکڑ لو نہیں کہا۔

۱۶۹۳- حدثنا محمد بن رافع وهارون ابن عبد الله المعنى قالا نا ابن أبي فديك عن الضحاك يعني ابن عثمان عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة فإن

ضحاک ابن عثمان نے بسر بن سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اس کے سپرد کر دو ورنہ اس کی تھیلی اور سربندھن پہچان لو۔ پھر

جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ۔

کھالو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اسے ادا کر دینا۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ رَبِيعَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ تُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا عَرَفْتَ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ افْضُهَا فِي مَالِكَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ۔

یزید مولیٰ منبعث نے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ پھر حدیثِ ربیعہ کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو، ورنہ اس کا سربندھن اور تھیلی پہچان لو اور اپنے مال میں شامل کر لو۔ اگر مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ قُتَيْبَةَ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِي زَادَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَرَبِيعَةُ إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَحَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً وَحَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً۔

یحییٰ بن سعید اور ربیعہ نے قتیبہ کی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا: اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے اور اس کی تھیلی اور گنتی بتائے تو اس کے سپرد کر دو۔ حماد نے بھی عبید اللہ بن عمر، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ زیادتی جو حماد بن سلمہ بن کہیل اور یحییٰ بن سعید اور عبید اللہ بن عمر اور ربیعہ نے کی کہ اگر اس کا مالک آجائے۔ اس کی تھیلی اور سربندھن بتائے تو اس کے سپرد کر دو۔ یہ محفوظ نہیں ہے کہ اس کی تھیلی اور سربندھن بتائے کیونکہ عقبہ بن سوید کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ایک سال تشہیر کرو اور حضرت عمر بن خطاب کی مرفوعاً روایت میں بھی یہی ہے کہ ایک سال تشہیر کرو۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ الْمَعْنَى الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

مسدد، خالد طحان۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب ابن خالد، حذاء، ابوالعلاء، مطرف ابن عبد اللہ، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

عن مطرف يعني ابن عبد الله عن عياض بن حمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجد لقطة فليشهد ذا عدل او ذوي عدل ولا يكتم ولا يغيب فان وجد صاحبها فليردها عليه والا فهو مال الله يؤتيه من يشاء۔

علیہ وسلم نے فرمایا جو گری پڑی چیز پائے تو ایک یا دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنالے اور نہ چھپائے اور نہ غائب کرے۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کردے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جس کو چاہے دیتا ہے۔

۱۶۹۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خبنة فلا شيء عليه ومن خرج بشيء منه فعليه غرامة مثليه والعقوبة ومن سرق منه شيئا بعد ان يؤويه الجرين فبلغ ثمن المجن فعليه القطع وذكر في ضالة الغنم والابل كما ذكره غيره قال وسئل عن اللقطة فقال ما كان منها في طريق الميتاء والقرية الجامعة فعرفها سنة فان جاء طالبها فادفعها اليه فان لم يات فهي لك وما كان في الخراب يعني ففيها وفي الركاز الخمس۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ضرورت مند اگر کھالے جبکہ چھپا کر نہ لے جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جس کے پاس سے کچھ نکلے تو دوگنا جرمانہ دے اور سزا اس کے علاوہ ہوگی جس نے اس وقت چوری کی جبکہ پکے ہوئے پھلوں کو سوکھنے کے لیے کھلیان میں ڈال دیا گیا اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر ہاتھ کاٹا جائے گا نیز گم شدہ بکری اور اونٹ کا ذکر بھی کیا جیسے دوسرے حضرات نے کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا جو بڑی بستیوں کی عام گزرگاہ سے ملے تو اس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اس کے سپرد کردو اور اگر نہ آئے تو تمہارا ہے اور جو غیر آباد جگہ سے ملے تو اس لاوارث میں پانچواں حصہ حکومت کا ہے۔

۱۶۹۸۔ حدثنا محمد بن العلاء نا ابو اسامة عن الوليد يعني ابن كثير حدثني عمرو بن شعيب باسناده بهذا قال في ضالة الشاء قال فاجمعها۔

ولید بن کثیر نے عمرو بن شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ اسے پکڑلو۔

۱۶۹۹۔ حدثنا مسدد نا ابو عوانة عن عبيد الله بن الاخنس عن عمرو بن شعيب بهذا باسناده وقال في ضالة الغنم لك او لاخيك او للذئب خذها قط وكذا قال فيه ايوب ويعقوب بن عطاء عن عمرو بن شعيب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فخذها۔

عبیداللہ بن اخنس نے عمرو بن شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے لہٰذا اسے پکڑلو۔ اسی طرح ایوب، یعقوب بن عطاء، عمرو بن شعیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے پکڑلو۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ فَاجْمَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا بَاغِيهَا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد۔ ابن العلاء، ابن ادریس، ابن اسحاق، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔ گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ اسے روک لو یہاں تک کہ اس کا تلاش کرنے والا آجائے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَتْ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ رِزْقُ اللهِ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ۔

محمد بن علاء، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، عبید اللہ بن مقسم، ایک آدمی، سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار ملا تو اسے لے کر حضرت فاطمہ کے پاس آئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا: یہ اللہ کا رزق ہے۔ پس اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھایا اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ نے بھی۔ جب اس کے بعد ایک عورت دینار کو تلاش کرتی ہوئی آئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! اسے دینار ادا کرو۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْتَقَطَ دِينَارًا فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِيقِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ فَقَطَعَ مِنْهُ قِيرَاطَيْنِ فَاشْتَرَى بِهِ لَحْمًا۔

بلال بن یحییٰ عبسی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پڑا ہوا ایک دینار ملا۔ انہوں نے اس کا آٹا خریدا تو آٹے والے نے پہچان کر دینار واپس کر دیا۔ چنانچہ اسے لے کر اس میں سے دو قیراط کاٹ لیے اور ان کا گوشت خرید لیا۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَبْكِيَانِ فَقَالَ مَا يُبْكِيهِمَا قَالَتِ الْجُوعُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَوَجَدَ دِينَارًا بِالسُّوقِ فَجَاءَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتِ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَخُذْ لَنَا دَقِيقًا فَجَاءَ الْيَهُودِيَّ فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَنْتَ خَتَنُ هٰذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِينَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيقُ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس گئے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رو رہے تھے۔ پوچھا یہ کیوں رو رہے ہیں؟ بتایا کہ بھوک سے۔ حضرت علی باہر نکلے تو بازار میں ایک دینار پایا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ فلاں یہودی کے پاس جا کر ہمارے لیے آٹا لے آئیے۔ چنانچہ یہودی کے پاس آٹا خریدنے کے لیے گئے یہودی نے کہا۔ آپ ہی اس شخص کے داماد ہیں جو اللہ کے رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ کہا کہ اپنا دینار لے جائیے اور آٹا لے لیجیے حضرت علی وہاں سے نکلے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور انہیں

فَخَرَجَ عَلِيٌّ حَتّٰى جَاءَ بِهٖ فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ اذْهَبْ إِلٰى فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ فَرَهَنَ الدِّيْنَارَ بِدِرْهَمٍ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهٖ فَعَجَنَتْ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَذْكُرُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ لَنَا حَلَالًا أَكَلْنَاهُ وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهٖ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَأَكَلُوْا فَبَيْنَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلَامٌ يَنْشُدُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ الدِّيْنَارَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُعِيَ لَهٗ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّيْ فِي السُّوْقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهٗ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِالدِّيْنَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَأَرْسَلَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ۔

بتایا حضرت فاطمہ نے کہا کہ فلاں قصائی کے پاس جا کر ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت لے آیئے۔ وہ گئے اور دینار کو رہن رکھ کر ایک درہم کا گوشت لے آئے۔ انہوں نے آٹا گوندھا، گوشت پکایا اور روٹیاں پکائیں اور اپنے والد ماجد کے لیے پیغام بھیجا تو حضور تشریف لے آئے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں سارا واقعہ بیان کرتی ہوں۔ اگر آپ ہمارے لیے حلال سمجھیں تو ہم کھائیں اور آپ بھی ہمارے ساتھ تناول فرمائیں۔ فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ ابھی ہم کھا ہی رہے تھے کہ ایک لڑکا دینار کے لیے اللہ اور اسلام کی قسمیں دے رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے بلایا گیا۔ اس سے پوچھا گیا تو بتایا کہ مجھ سے بازار میں گر گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دینار میرے پاس بھیج دو اور تمہارا درہم مجھ پر ہے۔ اس نے بھیج دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار لڑکے کو دے دیا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالْحَبْلِ وَالسَّوْطِ وَأَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ أَبِيْ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهٖ وَرَوَاهُ شَبَابَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوْا لَمْ يَذْكُرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ آدمی اگر لاٹھی، رسی یا کوڑا وغیرہ ایسی چیز پائے تو اس سے فائدہ اٹھائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے نعمان بن عبدالسلام نے مغیرہ بن ابوسلمہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اور روایت کیا اسے شبابہ، مغیرہ بن مسلم، ابوالزبیر نے حضرت جابر سے۔ فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسِبُهٗ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُوْمَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

عکرمہ نے میرے خیال میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گم شدہ اونٹ کو چھپانے کا تاوان یہ ہے کہ اونٹ اس کے ساتھ اور دے۔

١٧٠٦- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرٍو۔

یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب نے حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام احمد نے ابن وہب کا قول نقل کیا کہ حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے۔ ابن موہب نے عمرو سے اسے روایت کیا۔

١٧٠٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَرِيرٍ بِالْبَوَازِيجِ فَجَاءَ الرَّاعِي بِالْبَقَرِ وَفِيهَا بَقَرَةٌ لَيْسَتْ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ مَا هٰذِهِ قَالَ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا نَدْرِي لِمَنْ هِيَ فَقَالَ جَرِيرٌ أَخْرِجُوهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ آخِرُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

منذر بن جریر کا بیان ہے کہ میں بوازیج کے مقام پر حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ پس گایوں کا ایک چرواہا آیا جس کی گایوں میں ایک گائے ایسی تھی جو اس کی نہ تھی۔ حضرت جریر نے فرمایا یہ کیسی ہے؟ کہا یہ آملی، معلوم نہیں کس کی ہے حضرت جریر نے فرمایا کہ اسے نکال دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گم شدہ جانور کو نہیں ملاتا مگر گمراہ۔ زکوٰۃ کا بیان ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ

ارکان حج کا بیان

١٧٠٨- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ أَبُو سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنْ سِنَانٍ۔

ابو سنان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے یا زندگی میں ایک دفعہ؟ فرمایا کہ زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے اور جو زیادہ کرے تو وہ نفل ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سنان الدؤلی ہیں۔ اسی طرح عبد الجلیل بن حمید اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے روایت کی ہے اور عقیل نے اسے سنان سے نقل کیا ہے۔

١٧٠٩- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُ

ابن ابو واقد لیثی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے

مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظُهُورُ الْحُصْرِ۔

کہ انہوں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ اس حج کے بعد گھروں میں ٹِک کر بیٹھنا ہے۔

بَاب ۵۶۵ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

عورت کا بغیر محرم کے حج کرنا

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا۔

سعید بن ابوسعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے ایک رات کا سفر کرنا بھی جائز نہیں ہے مگر جبکہ اس کے ساتھ کوئی مرد اس کا محرم ہو۔ ف

ف: مخلوق میں ہمارے سب سے بڑے ہمدرد و خیر خواہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ جب انہوں نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر محرم مرد کی معیت کے ایک رات دن کا سفر جائز نہیں ہے تو یقیناً اسی میں ہماری بہتری ہوگی۔ در ایں ایام ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا پورے ملک میں بغیر محرم کے کبڈی کھیلتے پھرنا بلکہ بیرونی ممالک تک کے دورے جا کرنا کہیں سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ان کی احادیث پر عدم اعتماد کے باعث تو نہیں۔ اس بے راہ روی کے حیاسوز مناظر سب کے سامنے ہیں۔ مرض ہے کہ دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے اور ایسا مردِ میدان کوئی دیکھنا نصیب نہیں ہو رہا جو چارہ گری کرے اور ملّتِ اسلامیہ کے اس پھٹے ہوئے دامن کو رفو کر سکے۔ خیرِ امت کہلانے والوں کے بہی خواہوں سے حالاتِ حاضرہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں: ؎

ایسا نہ ہو یہ درد بنے دردِ لادوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

عبداللہ بن مسلمہ نفیلی، مالک۔ حسن بن علی، بشر بن عمر، مالک، سعید بن ابوسعید۔ حسن نے حدیث اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے پھر دونوں متفق ہو جاتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک دن رات سفر کرے۔ پھر معناً حدیث بیان کی۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ

سعید بن ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسی طرح بیان کرتے ہوئے بریداً کہا ہے۔

نَحْوَہٗ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ بَرِیْدًا۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَھَنَّادٌ اَنَّ اَبَا مُعَاوِیَۃَ وَوَکِیْعًا حَدَّثَاھُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَھَا اَبُوْھَا اَوْ اَخُوْھَا اَوْ زَوْجُھَا اَوْ ابْنُھَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْھَا۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ ثَلٰثًا اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُرْدِفُ مَوْلَاۃً لَّہٗ یُقَالُ لَھَا صَفِیَّۃُ تُسَافِرُ مَعَہٗ اِلٰی مَکَّۃَ۔

بابٌ ۷۶ لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ یَعْنِیْ سُلَیْمَانَ بْنَ حَیَّانَ الْاَحْمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ۔

بابٌ ۷۷ اَلتِّجَارَۃُ فِی الْحَجِّ۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ یَعْنِیْ اَبَا مَسْعُوْدٍ الرَّازِیَّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُخَرَّمِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ قَالَا نَا شَبَابَۃُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانُوْا یَحُجُّوْنَ وَلَا یَتَزَوَّدُوْنَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ کَانَ اَھْلُ الْیَمَنِ اَوْ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ یَحُجُّوْنَ

ابوصالح نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن یا اس سے زیادہ سفر کرے مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ بھائی، خاوند، بیٹا یا کوئی اور محرم ہو۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت تین دن سفر نہ کرے مگر جبکہ کوئی محرم مرد ساتھ ہو۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی صفیہ نامی مولاۃ کو اپنے پیچھے بٹھا کر مکہ مکرمہ کو سفر کیا کرتے تھے۔

اسلام میں کوئی ضرورت نہیں

عثمان بن ابوشیبہ، ابوخالد سلیمان بن حیان الاحمر، ابن جریج، عمر بن عطاء، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام میں ضرورت نہیں ہے۔

حج میں تجارت کرنا

احمد بن فرات ابومسعود رازی اور محمد بن عبد اللہ مخزمی، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگ حج کرتے اور زادِ راہ ساتھ نہ رکھتے۔ حضرت ابومسعود نے فرمایا کہ یمن والے یا یمن کے کچھ لوگ حج کرتے اور زادِ راہ ساتھ نہ رکھتے اور کہتے کہ ہم خدا پر توکل کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا

وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

اور زادِ راہ ساتھ لے لیا کرو جبکہ بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے (۲: ۱۹۷)

١٧١٨- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى نَا جَرِيْرٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ قَالَ كَانُوْا لَا يَتَّجِرُوْنَ بِمِنًى فَأُمِرُوْا بِالتِّجَارَةِ إِذَا أَفَاضُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اس آیت کو پڑھو کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (۲: ۱۹۸) فرمایا کہ لوگ منیٰ میں تجارت نہیں کرتے تھے لہٰذا تجارت کا حکم فرمایا گیا جبکہ عرفات سے لوٹیں۔

باب ٥٦٨

حج کرنے میں جلدی کرے

١٧١٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِهْرَانَ بْنِ أَبِيْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ۔

حسن ابن عمرو اور مہران بن ابی صفوان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو حج کا ارادہ کرے تو اسے جلدی کرنی چاہیے۔

باب ٥٦٩ الْكَرِيِّ۔

کرائے کے جانور

١٧٢٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ نَا أَبُوْ أُمَامَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكَرِّيْ فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُوْلُوْنَ إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّيْ رَجُلٌ أُكَرِّيْ فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّيْ وَتَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِيْ عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ

ابو امامہ تیمی کا بیان ہے کہ میں حج کے لیے جانور کرائے پر دیا کرتا تھا۔ لوگ کہا کرتے کہ تمہارا حج نہیں ہوتا۔ پس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! میں حج کے لیے جانور کرائے پر دیتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ کیا تم احرام نہیں باندھتے؟ تلبیہ نہیں کہتے؟ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے؟ عرفات سے نہیں لوٹتے؟ کنکریاں نہیں مارتے؟ میں عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارا حج ہے کیونکہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہی پوچھا تھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (۲: ۱۹۸) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَ عَلَیْہِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ قَالَ لَکَ حَجٌّ۔

اسے بلایا اور یہی آیت پڑھ کر فرمایا کہ تمہارا حج ہے۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَۃَ نَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّاسَ فِیْ اَوَّلِ الْحَجِّ کَانُوْا یَتَبَایَعُوْنَ بِمِنًی وَعَرَفَۃَ وَسُوْقِ ذِی الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوا الْبَیْعَ وَھُمْ حُرُمٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَالَ فَحَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ عُمَیْرٍ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَاُھَا فِی الْمُصْحَفِ۔

عبید بن عمیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ لوگ حج کے دوران پہلے تجارت کیا کرتے منیٰ، عرفات، ذی مجاز بازار اور حج کے موسموں میں۔ پھر احرام کی حالت میں تجارت سے ڈرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو حج کے موسموں میں۔ عطاء کا بیان ہے کہ عبید بن عمیر اسے قرآن مجید میں پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ کَلَامًا مَعْنَاہُ اَنَّہٗ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّاسَ فِیْ اَوَّلِ مَا کَانَ الْحَجُّ کَانُوْا یَبِیْعُوْنَ فَذَکَرَ مَعْنَاہُ اِلٰی قَوْلِہٖ مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ احمد بن صالح نے معناً ایک کلام کیا جو یہ ہے۔ مولیٰ ابن عباس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج کے دوران لوگ پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ پھر مواسم الحج تک معناً اس حدیث کا ذکر کیا۔

بَابٌ ۱۷۵ فِی الصَّبِیِّ یَحُجُّ۔

بچے کا حج کرنا

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِیَ رَکْبًا فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا فَمَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَتِ امْرَاَۃٌ فَاَخَذَتْ بِعَضُدِ الصَّبِیِّ فَاَخْرَجَتْہُ مِنْ مِّحَفَّتِہَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِھٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر تھے تو کچھ سوار ملے۔ فرمایا کون سی قوم سے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ایک عورت گھبرا کر بچے کا بازو پکڑے ہوئے اسے اپنی پالکی سے نکال کر لائی اور عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا ہاں اور تمہیں بھی ثواب ملے گا۔

بَابٌ ۱۷۶ فِی الْمَوَاقِیْتِ۔

میقات کا بیان

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ ح وَحَدَّثَنَا

قعنبی، مالک، احمد بن یونس، مالک، نافع سے روایت

احمد بن يونس نا مالك عن نافع عن ابن عمر قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد القرن وبلغني انه وقت لاهل اليمن يلملم۔

ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کا میقات ذو الحلیفہ اہل شام کا جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن مقرر فرمایا اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اہل یمن کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا۔

۱۷۲۵۔ حدثنا سليمان بن حرب نا حماد عن عمرو عن طاوس عن ابن عباس وعن ابن طاوس عن ابيه قالا وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه وقال احدهما ولاهل اليمن يلملم وقال احدهما الملم قال فهن لهم ولمن اتى عليهن من غير اهلهن ممن كان يريد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك قال ابن طاوس من حيث انشا قال وكذلك حتى اهل مكة يهلون منها۔

سلیمان بن حرب، حماد، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس اور ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔ معناً روایت کرتے ہوئے ایک نے کہا کہ اہل یمن کے لیے یلملم اور ان میں سے دوسرے نے الملم کہا۔ فرمایا یہ ان کے لیے ہیں اور جو یہاں سے گزریں اور یہاں کے رہنے والے نہ ہوں جبکہ حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان کے علاوہ ہوں۔ ابن طاؤس نے کہا کہ خواہ کہیں کے ہوں اور اسی طرح اہل مکہ یہاں سے احرام باندھیں گے۔

۱۷۲۶۔ حدثنا هشام بن بهرام المدائني نا المعافى بن عمران عن افلح يعني ابن حميد عن القاسم بن محمد عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل العراق ذات عرق۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا تھا۔

۱۷۲۷۔ حدثنا احمد بن محمد بن حنبل نا وكيع نا سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المشرق العقيق۔

احمد بن محمد بن حنبل، وکیع، سفیان، یزید بن ابو زیاد، محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۷۲۸۔ حدثنا احمد بن صالح نا ابن ابي فديك عن عبد الله بن عبد الرحمن بن يحنس عن يحيى بن ابي سفيان الاخنسي عن جدته حكيمة عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

ابن ابی سفیان اخنسی دادی جان حکیمہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں اور اس

مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ اَيَّتَهُمَا قَالَ۔

کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عبداللہ راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کونسی بات ارشاد فرمائی۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ اَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِيْ زُرَارَةُ بْنُ كَرِيْمٍ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ اَطَافَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَتَجِيْءُ الْاَعْرَابُ فَاِذَا رَاَوْا وَجْهَهُ قَالُوْا هٰذَا وَجْهٌ مُّبَارَكٌ قَالَ وَوَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ۔

زرارہ بن کریم سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ منیٰ یا عرفات میں تھے اور لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔ پس اعرابی آتے اور جب آپ کے چہرۂ انور کو دیکھتے تو کہتے۔ یہ تو مبارک چہرہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے عراق والوں کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا۔

باب ۵۲۷ اَلْحَائِضُ تُهِلُّ بِالْحَجِّ

حائضہ حج کا احرام باندھ لے

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت اسماء بنت عمیس سے شجرہ کے مقام پر حضرت محمد بن ابو بکر کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَاِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ اِذَا اَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ حَتّٰى تَطْهُرَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيْسٰى عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدًا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عِيْسٰى كُلَّهَا۔

عکرمہ اور مجاہد اور عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیض اور نفاس والی عورتیں جب مقام میقات پر آئیں تو غسل کر کے احرام باندھ لیں اور حج کے تمام ارکان ادا کریں ماسوائے طوافِ بیت اللہ کے۔ ابو معمر نے اپنی حدیث میں کہا۔ یہاں تک کہ پاک ہو جائے اور ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کا ذکر نہیں کیا بلکہ عطاء کے واسطے سے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اور ابن عیسیٰ نے لفظ کُلَّهَا نہیں کہا۔

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا

۱۷۳۲ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِإِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں احرام باندھنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی اور احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی۔

۱۷۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی تابانی کا اب بھی نظارہ کر رہی ہوں جبکہ آپ حالت احرام میں تھے۔

بَابُ التَّلْبِيدِ۔

سر کے بال جمانا

۱۷۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لبیک کہتے سنا سر کے بال جمائے ہوئے۔

۱۷۳۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک کے بال شہد سے جمائے۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ۔

ہدی کا بیان

۱۷۳۶ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ الْمَعْنٰى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَةُ فِضَّةٍ قَالَ ابْنُ مِنْهَالٍ بُرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ زَادَ النُّفَيْلِيُّ يَغِيظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِينَ۔

نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن منہال، یزید بن زریع، ابن اسحاق، عبداللہ بن ابونجیح، مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کے کئی جانور لے گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان جانوروں میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا چھلا تھا۔ ابن منہال نے کہا کہ سونے کا چھلا۔ نفیلی نے یہ بھی کہا کہ یہ مشرکین کو جلانے کے لیے کیا تھا۔ ف

ف۔ کافروں اور مشرکوں کی شان و شوکت کا جنازہ نکالنا ان کے غرور کو خاک میں ملانا اور پھر انہیں جلانا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب و مرغوب ہے کیونکہ کفر کی سربلندی میں اسلام کی پستی اور اسلام کی سربلندی میں کفر کی پستی ہے۔ ایمان اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ یہ دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے کہ اجتماعِ ضدین محال ہے اور ایک کی ترقی میں دوسرے کا تنزل ہے۔ حالات کی ستم ظریفی اور ملی غیرت کا جنازہ نکلتا دیکھیے کہ مسلمان ملکوں کے سربراہ اپنے اپنے ملک کو ترقی و کامرانی کی راہ پر گامزن کرنے میں کوشاں ہیں لیکن کافر ملکوں کے زیرِ سایہ رہ کر ان کی ہدایات کی روشنی میں اور ان کی امداد و اعانت کے سہارے۔ خدا کے بندو! جب برضا و رغبت کافروں کی غلامی قبول کر لی۔ انہیں اپنا یار و غمخوار ہی نہیں بلکہ آقا و مولیٰ بنا لیا، اندرونِ خانہ انہیں ایڑی سے چوٹی تک اپنے اوپر مسلط کر لیا تو غور فرمائیے کہ اسلام کے فیوض و برکات سے زبانی جمع خرچ کے سوا پلے کیا رہ گیا؟ پروردگارِ عالم تو یہ فرماتا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔

(سورۂ ہود، آیت ۱۱۳)

جب ظالموں یعنی کافروں اور مشرکوں کی طرف جھکنے، تھوڑا سا قلبی میلان رکھنے پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جہنم کی آگ میں جانے کی وعید سنائی تو جنہوں نے کافروں کو اپنا ملجا و ماویٰ اور نجات دہندہ بنا لیا ہو ان کا ٹھکانا کیا ہوگا۔ آئیے قرآن کریم ہی سے پوچھ لیتے ہیں کہ کافروں کو کون دوست بنایا کرتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان (کافروں) کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت ساری تو اللہ کے لیے ہے۔

(سورۂ النساء، آیت ۱۳۸)

اس آیت میں کافروں سے دوستی رکھنے والوں کو منافق بتایا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں قرآن مجید کا یہ فیصلہ بھی سامنے رکھ لیا جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

(سورۂ المائدہ، آیت ۵۱)۔

اس آیت میں بتایا کہ ایسے لوگ ظالم ہیں اور جن کافروں سے دوستی رکھیں گے خدا کے نزدیک وہ ان میں ہی شمار ہوں گے یعنی ہندوؤں سے دوستی رکھنے والا ہندو، کمیونسٹوں سے دوستی رکھنے والا کمیونسٹ، یہودیوں سے دوستی رکھنے والا یہودی اور نصاریٰ سے دوستی رکھنے والا نصرانی شمار کیا جائے گا۔ اب مزید اپنے پروردگار کا فیصلہ سنیے اور آنکھیں کھول کر دیکھیے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

مسلمان کافروں کو دوست نہ بنا لیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا تو اسے اللہ سے کچھ علاقہ (تعلق) نہ رہا۔

(سورۂ آلِ عمران، آیت ۲۸)۔

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں کی امداد سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور جن کے رحم و کرم پر جینا انہوں نے پسند کر لیا ہوتا ہے ان کے رحم و کرم پر ٹھوکریں کھانے کے لیے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ کیا ابھی یہ بات ہمارے ذہنوں میں نہیں سمائے گی کہ موجودہ مسلمانوں

کی ذلت وخواری کا راز کیا ہے اور وہ غیروں کے دست نگر ہوئے کیوں پڑے ہیں۔ قرآن کریم نے تو مسلمانوں کی شان اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (۴۸:۲۹)، بتائی ہے کہ وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحمدل ہوتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم آپس میں آج ایک دوسرے کے لیے عذاب بنے ہوئے ہیں اور کافروں کے سامنے نہ صرف بھیگی بلی ہیں بلکہ برضا ورغبت ان کے ہاتھوں میں کھلونے بن کر اقوامِ عالم کے سامنے سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ شاعرِ مشرق اسی لیے تو نوحہ کناں ہوئے تھے۔ ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا!

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

بَابٌ ۵۷۶ فِي هَدْيِ الْبَقَرِ۔

۱۷۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً۔

گائے کی ہدی

عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آل کی طرف سے ایک ہی گائے کی قربانی دی۔

۱۷۳۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَا نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ان ازواج مطہرات کی طرف سے ایک ہی گائے ذبح کی جنہوں نے عمرہ کیا تھا۔

بَابٌ ۵۷۷ فِي الْإِشْعَارِ۔

۱۷۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنَى قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

اشعار کا بیان

ابو حسان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ذو الحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی۔ پھر اپنے اونٹ کو منگوایا اور اس کے کوہان کے دائیں جانب سے اشعار کیا، پھر اس کو دبا کر خون نکال دیا اور دو جوتیاں اس کے گلے میں لٹکا دیں پھر اپنی سواری کے پاس آئے۔ جب اس پر سوار ہو کر بیداء کے مقام پر آئے تو حج کا تلبیہ پکارنے لگے۔ ف

ف۔ جمہور آئمہ کے نزدیک ہدی کی تقلید کرنا یعنی اسے قلادہ پہنانا مستحب اور اشعار کرنا یعنی کوہان کو ایک جانب سے چیر دینا تاکہ ہدی کا امتیاز ہو جائے یہ چاروں آئمہ مجتہدین کے نزدیک سنت ہے یہ صرف اونٹ کا کیا جاتا ہے باقی جانوروں کے لیے قلادہ پہنانا کافی ہے بعض

حضرات نے امام ابوحنیفہ کی جانب اشعار کی کراہیت منسوب کی ہے یہ امام اعظم پر افتراء ہے کیونکہ انہوں نے اشعار کو مکروہ نہیں کہا بلکہ ان کے زمانے میں قرب و جوار کے بعض لوگ اشعار میں مبالغہ کیا کرتے تھے تو آپ نے جانور کی تکلیف کے باعث اشعار میں مبالغہ کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنٰى أَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ رَوَاهُ هَمَّامٌ قَالَ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ بِإِصْبَعِهٖ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ هٰذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ الَّذِيْ تَفَرَّدُوْا بِهٖ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ نے اس حدیث کو ابوالولید سے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ پھر خون بہا دیا اپنے ہاتھ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمام نے اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ خون بہا دیا اپنی انگلی کے ساتھ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صرف بصرہ والوں کی روایت سے ہے۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهٗ وَأَحْرَمَ۔

عروہ نے مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ہدی کی تقلید فرمائی، اس کا اشعار کیا اور احرام باندھ لیا۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى غَنَمًا مُقَلَّدَةً۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقلید کی ہوئی بکریوں کی قربانی پیش کی۔

بَابٌ ۴۷۸ تَبْدِيْلِ الْهَدْيِ۔

ہدی کا تبدیل ہو جانا

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ خَالِدُ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ خَالُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ رَوٰى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُوْدِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَهْدٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بُخْتِيًّا فَأُعْطِيَ بِهَا ثَلٰثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَهْدَيْتُ بُخْتِيًّا فَأُعْطِيْتُ بِهَا ثَلٰثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَأَبِيْعُهَا وَأَشْتَرِيْ بِثَمَنِهَا بُدْنًا قَالَ لَا انْحَرْهَا إِيَّاهَا قَالَ أَبُوْدَاوُدَ هٰذَا لِأَنَّهٗ كَانَ أَشْعَرَهَا۔

نفیلی، محمد بن سلمہ، ابوعبدالرحیم یعنی خالد بن ابویزید جو ابن سلمہ کے ماموں تھے، حجاج بن محمد، جہم بن جارود، سالم بن عبداللہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بختی اونٹ کو ہدی کیا۔ پھر کوئی اس کے تین سو دینار دینے لگا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے ایک بختی اونٹ ہدی کیا ہے اور مجھے اس کے تین سو دینار ملتے ہیں تو کیا میں اسے بیچ دوں اور اس کی قیمت میں دوسرا اونٹ خرید لوں؟ فرمایا کہ اسی کو نحر کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ یہ اس لیے کہ اس کا اشعار کر دیا گیا تھا۔

باب ۵۷۹ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ وَأَقَامَ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيْعًا وَلَمْ يَحْفَظْ حَدِيْثَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا وَلَا حَدِيْثَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا قَالَا قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَدْيِ فَأَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِيْنَا حَلَالًا يَأْتِيْ مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ۔

باب ۵۸۰ فِيْ رُكُوْبِ الْبُدْنِ۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ

جو ہدی بھیجے اور خود بیٹھا رہے

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ کے لیے قلاوے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر آپ نے اس کا اشعار کیا اور اس کو ہار پہنا کر بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور خود مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے۔ اس کے باعث کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی جو کہ آپ کے لیے حلال تھی۔

عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی بھیجتے تو اس ہدی کے لیے ہار میں بٹتی۔ پھر آپ ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام باندھنے والا اجتناب کیا کرتا ہے۔

ابن عون نے قاسم بن محمد اور ابراہیم سے روایت کی دونوں سے سنا لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ اس حدیث کا کونسا حصہ ان کا ہے اور کونسا ان کا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو اس کے لیے روئی کے ہار میں نے اپنے ہاتھ سے بٹے جو کہ ہمارے پاس تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں اسی طرح حلال کام میں رات گزارتے جیسے آدمی اپنی بیوی کے پاس گزارتا ہے۔

ہدی کے جانور پر سوار ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کرلے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ آپ نے فرمایا۔ تم پر افسوس ہے، سوار ہو جاؤ۔

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا تو

سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

بَابٌ [illegible] الْهَدْيُ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ۔

١٧٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ فَقَالَ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَانْحَرْهُ ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ۔

١٧٥٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا الْأَسْلَمِيَّ وَبَعَثَ مَعَهُ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ تَنْحَرُهَا ثُمَّ تَصْبُغُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا مَكَانَ اضْرِبْهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الْإِسْنَادَ وَالْمَعْنَى كَفَاكَ۔

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔ مجبوری کے وقت اس پر سوار ہو جاؤ جب دیکھو کہ اس کے سوا اور کوئی سواری میسر نہیں ہے۔

جب ہدی اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائے

حضرت ناجیہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ہدی کے جانور بھیجے اور فرمایا کہ ان میں سے اگر کوئی مرنے لگے تو اسے نحر کر دینا۔ پھر اس کے خون میں جوتا رنگ لینا۔ پھر لوگوں کے کھانے کے لیے اسے چھوڑ دینا۔

موسیٰ بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں اسلمی کو بھیجا اور اس کے ساتھ قربانی کے اٹھارہ اونٹ روانہ کرتے ہوئے فرمایا:۔ اگر ان میں سے تم کسی کو کم ہوتا ہوا دیکھو تو نحر کر دینا۔ پھر اس کی جوتی اس کے خون میں رنگ کر اس کی گردن پر چھاپا لگا دینا۔ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس کا گوشت کھائے یا یہ فرمایا کہ تمہارے رفیقوں میں سے۔ عبدالوارث کی حدیث میں فرمایا پھر اس کے سینے پر چھاپا مارو چھاپا مارنے کی جگہ پر امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم نے اسناد اور معنی کو درست کر لیا تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

سنن ابوداؤد - جلد اوّل

جدول

(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۱	۱ تا ۷۵	۷۵	۱ تا ۱۸۶	۱۸۶	
" ۲	۷۶ تا ۱۳۱	۵۶	۱۸۷ تا ۳۵۴	۱۶۸	
" ۳	۱۳۲ تا ۱۸۸	۵۷	۳۵۵ تا ۵۲۷	۱۷۳	
" ۴	۱۸۹ تا ۲۶۳	۷۵	۵۲۸ تا ۷۱۵	۱۸۸	
" ۵	۲۶۴ تا ۳۲۰	۵۷	۷۱۶ تا ۹۲۱	۲۰۶	
" ۶	۳۲۱ تا ۴۰۴	۸۴	۹۲۲ تا ۱۱۴۳	۲۲۲	
" ۷	۴۰۵ تا ۴۵۰	۴۶	۱۱۴۴ تا ۱۲۸۰	۱۳۷	
" ۸	۴۵۱ تا ۴۹۳	۴۳	۱۲۸۱ تا ۱۴۲۴	۱۴۴	
" ۹	۴۹۴ تا ۵۲۲	۲۹	۱۴۲۵ تا ۱۵۷۴	۱۵۰	
" ۱۰	۵۲۳ تا ۵۸۱	۵۹	۱۵۷۵ تا ۱۷۵۰	۱۷۶	
	میزان	۵۸۱	×	۱۷۵۰	